LIBRARY
Muhammad Iqbal Mujaddidi
LAHORE. 3088

بعون صناع یکین و مکان خلاق زمین و زمان

کہ حسب فرمایش عالیجناب بابو رامدین سنگھ صاحب عم نامدار عالیجناب
راجہ اودہیش سنگہ صاحب تعلقدار رام پور دو کالا کانکر دام اقبالہ

مسمّٰی بہ

# تاریخ گڑہ مانکپور ۱۳۳۴ھ

من تالیف لطیف جناب منشی عبداللہ خانصاحب علوی متخلص
بہ قیس رئیس قصبہ مانکپور ضلع پرتابگڈہ

سنہ ۱۹۱۶ء

قیصر ہند پریس الہ آباد باہتمام محمد فصیح اللہ مینجر طبع شد

ذخیرہ محمد اقبال مجددی

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

# مختصر فہرست مضامین کتاب تاریخ کڑہ مانکپور

129499


| صفحہ | مضامین |
|---|---|
| ۱ | دیباچہ۔ |
| ۲ | شکریہ ناظرین۔ |
| ۳ | پہلا حصہ جغرافیہ (کڑہ مانکپور) |
| ۴ | نمونہ خشت ہائے کہنہ۔ |
| | (باب اول متعلق قصبہ کڑہ) |
| ۵ | وجہ تسمیہ آبادی کڑہ۔ |
| ۷ | ترجمہ عبارت سنسکرت سنگ پارینہ قصبہ کڑہ |
| ۸ | حدود اور رقبہ آبادی قصبہ کڑہ مع دیگر حالات۔ |
| | (مشہور عمارات و معابد و مقابر) |
| ۱۹ | اقوام موجودہ قصبہ کڑہ مع دیگر حالات۔ |
| | باب دوم متعلق قصبہ مانکپور |
| ۲۱ | حدود قصبہ مانکپور معہ دیگر حالات |
| ۲۲ | وجہ تسمیہ آبادی قصبہ مانکپور |
| // | عمارات و معابد و مقابر مشہورہ قصبہ مانکپور |
| ۳۶ | نقل فرمان شہاب الدین آباد |
| ۳۸ | اقوام موجودہ قصبہ مانکپور مع دیگر حالات |
| | (دوسرا حصہ تواریخ) |
| ۴۳ | ہندوستان کے اصلی باشندہ اور دیگر مقامات سے حملے |
| ۴۴ | آریہ |

| صفحہ | مضامین |
|---|---|
| ۴۵ | نام و لقب اقوام اہیر و بہر |
| ۴۶ | اقوام بہر کا طرز معاشرت و پرستش و تعمیرات و حالات مجمل |
| ۴۸ | کنپوریہ راجگان |
| ۴۹ | رایان ڈال وباں و قوم کالیستھہ |
| ۵۰ | اقوام مورائی دکورحی |
| ۵۱ | اقوام پاسی اور صوبہ اودہ کے راجپوت |
| ۵۲ | قوم بیس |
| ۵۵ | کنپوریہ راجپوت اور حالات ترقی قوم اور علاقہ جات صوبہ اودہ |
| ۵۷ | عرب اور اسلام |
| ۵۸ | شجرہ قبایل عرب از آدم علیہ السلام |
| ۵۹ | شجرہ آل غالب |
| ۶۰ | شجرہ آل عبد الشمس |
| ۶۱ | شجرہ آل ہاشم |
| ۶۲ | شجرہ آل عباس |
| ۶۳ | شجرہ آل چنگیز خان مغل |
| ۶۴ | افغانستان کے اقوام |
| ۶۵ | فتح کابل |
| ۶۷ | حملہ اسلام ہندوستان پر |


Marfat.com

| صفحہ | مضامین |
|---|---|
| ۶۸ | واقعات سید سالار مسعود غازی |
| ۷۱ | مسلمانان عہد غازی میان |
| ۷۲ | نشان ہراول فوج غازی میان |
| ۷۳ | سلطنت اسلام ہندوستان مین اور مسلمانون کا منصب جاگیر |
| ۷۵ | اقوام پیشہ ور نومسلم ہند |
| ۸۸ | مختصر فہرست فرمانروایان اسلام ہند ونام حکام متعینہ کڑہ مانک پور |
| | **باب اول متعلق قصبۂ کڑہ** |
| ۹۸ | مختصر حالات قصبۂ کڑہ |
| ۱۰۰ | گہروار راجپوت وسادات قطبی قصبۂ کڑہ |
| ۱۰۵ | شجرہ سادات قطبیہ کڑہ |
| ۱۰۶ | سادات اجہوا ورسولپور پرگنہ کڑہ مع شجرہ |
| ۱۰۷ | شجرہ سادات قطبی راجوپور ضلع راے بریلی |
| ۱۰۸ | شجرہ سادات قطبی موضع کورالی ضلع الہ آباد |
| ۱۰۹ | سادات قطبی قصبہ جایس نصیر آباد وڈلمؤ وتکیہ راے بریلی |
| ۱۱۱ | سادات قطبی کورہ سادات ضلع فتحپور مع شجرہ |

| صفحہ | مضامین |
|---|---|
| ۱۱۴ | حالات خواجہ کڑک مجذوب |
| ۱۱۸ | سادات اصفہانی قصبۂ کڑہ مع شجرہ |
| ۱۲۱ | شجرہ سادات زیدی قصبۂ کڑہ |
| ۱۲۲ | شجرہ سادات زیدی موضع بہیرہ سادات ضلع فتحپور |
| ۱۲۳ | سادات جعفری قصبۂ کڑہ |
| ۱۲۴ | خاندان علوی قصبۂ کڑہ مع شجرہ |
| ۱۲۶ | سادات رضوی قصبۂ کڑہ ودارانگر |
| ۱۲۷ | خاندان شاہ اسمعیل فاروقی قصبۂ کڑہ مع شجرہ |
| ۱۲۹ | سادات خجندی قصبۂ کڑہ مع شجرہ |
| ۱۳۱ | شیوخ عثمانی قصبۂ کڑہ مع شجرہ |
| ۱۳۲ | خاندان تکیہ گداعلی شاہ قصبۂ کڑہ |
| ۱۳۴ | سادات بخاری قصبۂ کڑہ مع شجرہ |
| ۱۳۷ | خاندان جہنت قصبۂ کڑہ مع شجرہ |
| ۱۳۸ | سادات موسوی مشہدی قصبۂ کڑہ مع شجرہ |
| ۱۵۱ | شجرہ خاندان حسن الحسینی قصبۂ کڑہ |
| ۱۵۲ | نسب نامہ خاندان حسن الحسینی [illegible] |
| ۱۵۲ | فہرست شیوخ وسادات جنکی اولاد اب قصبۂ کڑہ مین آباد نہین ہے |
| | **باب دوم متعلق قصبۂ مانکپور** |
| ۱۵۳ | اقوام گہروار وبوندیلہ راجپوت |


Marfat.com

| صفحہ | مضامین |
| --- | --- |
| ۱۵۴ | گھروار-راجپوت اور حالات تاریخی قصبۂ مانک پور |
| ۱۵۸ | قوم بیسن راجپوت معہ اصلیت قوم |
| ۱۶۰ | بنساوتی رائے ہوم مل بیسن |
| ۱۶۱ | ذکر قیام رائے ہوم مل اور ترقی اولاد و ریاست |
| ۱۶۴ | فہرست علاقہ جات سندی اولاد رائے ہوم مل |
| ۱۶۵ | تعلقداران رامپور اور فہرست دیہات آباد کردہ مع شجرہ |
| ۱۷۱ | تعلقداران ڈہنگوس اور فہرست دیہات آباد کردہ معہ شجرہ |
| ۱۷۵ | علاقہ ڈیرہ مع تعلقہ بہدری و شمس پور وچوراس ودہیالوان و فہرست دیہات آباد کردہ مع شجرہ |
| ۱۸۹ | قوم کالیستھ قصبۂ مانکپور مع شجرہ- |
| ۱۹۱ | عروج وتنزل اقوام شیوخ ومغانی مانک پور وحال علاء الدین خلجی |
| ۱۹۹ | شیوخ غوری قصبۂ مانکپور مع شجرہ |
| ۲۰۳ | خاندان قاضیان بلندہ واقع قصبۂ مانکپور مع شجرہ |
| ۲۰۶ | سادات نقوی گردیزی قصبۂ مانکپور مع شجرہ |

| صفحہ | مضامین |
| --- | --- |
| ۲۲۵ | سادات موضع مصطفےٰ آباد پرگنہ چایل مع شجرہ |
| ۲۳۳ | سادات موضع اونچا گاؤں مع شجرہ |
| ۲۳۶ | سادات موضع رسولپور ضلع رائے بریلی مع شجرہ |
| ۲۴۲ | سادات موضع محترم پور مع شجرہ |
| ۲۴۳ | سادات موضع بازید پور مع شجرہ |
| ۲۴۵ | سادات موضع مصطفےٰ آباد ضلع رائے بریلی مع شجرہ |
| ۲۵۰ | خاندان حسامی پیرزادگان قصبۂ مانک پور مع شجرہ |
| ۲۵۷ | خاندان پیرزادگان پالی گلی قصبۂ مانک پور مع شجرہ |
| ۲۶۱ | خاندان پیرزادگان حسامی الکرمی قصبۂ سگون مع شجرہ |
| ۲۷۰ | خاندان شیوخ فاروقی فریدی قصبۂ مانکپور مع شجرہ |
| ۲۷۳ | خاندان حکیم حیدر علی فاروقی قصبۂ مانکپور مع شجرہ |
| ۲۷۶ | افغانان خٹک قصبۂ مانکپور |
| ۲۷۷ | خاندان علوی قصبۂ مانکپور مؤلف کتاب ہذا مع شجرہ |
| ۲۸۳ | خاندان نانہالی مؤلف کتاب ہذا واقع شاہجہان آباد ضلع بجـ |
| ۲۸۷ | خاندان موسوی نانہالی زوجہ مؤلف کتاب ہذا |


Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

نام نیکو رفتگان ضائع مکن
تا بماند نام نیکت برقرار

افسوس باشندگانِ لندن اور فرانس تو ہمارے وطن پر طبع آزمائی کریں اور ہم اپنے بزرگوار کے ناموں سے بھی واقف نہیں ہیں سچ ہے کہ اگر مورخ کا قلم اپنی روانی سے صفحہ عالم کو بوقلموں نکرتا تو آج مشاہیر عالم کے کارنامے ہمارے سامنے خیالی تصویریں ہوتیں اونکی ہستی جاوید پر گمنامی کا تاریک پردہ پڑا ہوتا اور دست بُرد زمانہ اُن جواہرات کو خاک میں چھپائے رکھتا۔

بس نامور بزیر زمین دفن کردہ ایم
کہ از ہستی اش بروئے زمین یک نشان نماند

اِس لئے مؤلف نے آیندہ نسلوں کے واسطے حالات تواریخی قصبہ جات کڑا مانکپور قلمبند کرنا مناسب سمجھا کیونکہ زمانِ سابق میں قصبہ جات مذکورہ اہل ... اور بہت سی قوموں کا عروج وتنزّل ہوچکا تھا اور کسیوقت میں یہ مقامات اہل ہنود و اسلام کی حکومت کے مرکز تھے۔ پس مؤلف نے کوشش کے ساتھ جہانتک ہوسکا واقعات گذشتہ اور موجودہ قلمبند کرکے اس مختصر تحریر کا نام تاریخ کڑا مانکپور رکھا اگرچہ ان حالات کے لکھنے میں راقم کو وقفیت یہہ واقع ہوئی کہ اہل ہنود کے یہاں سیوائے نام کسی واقعہ کا صحیح پتہ



Marfat.com

نہین چلتا اور مسلمانونکی کتب تواریخ اور روزنامچہ سلاطین مین یکجائی نام کڑہ مانکپور بلا واو عطف تحریر ہے اور اسوقت دفاتر سرکاری مین قصبۂ کڑا کا نام اور سواد خط لکھا جاتا ہے لیکن قصبۂ مانکپور کا نام تبدیل ہوگیا ہے صرف نام پرگنہ مانکپور کے نام سے لکھا جاتا ہے ایسی صورت مین تحریرات سابق سے تاریخ فیصلہ کرنا دشوار ہوا البتہ صحت اسکی بیانات قوم اور ملفوظ بزرگان اور اسناد شاہی سے ممکن تھی لیکن وہ بھی صاف طور سے دستیاب نہین ہوتے زبانی بیانات متعلق [illegible] ہین ہر شخص اقوام پاریہ کا بیان ہے کہ ہمارے مورث بوسیلہ جہاد تشریف لائے اور فلان راجہ جو یہان کا حاکم تھا اوسکو قلع قمع کرکے مسند نشین ریاست ہوئے اور ظاہر ہے کہ روایت کے ساتھہ درایت کی ضرورت ہوتی ہے ورنہ زبانی روایت زمان دراز کی غیر وقعت خیال کیجاتی ہے اور جہان روایات زبانی اور تحریری بلا وجوہ عقلی قابل تسکین ہون وہان ثبوت مادی اولی سمجھا جاتا ہے اسلئے مؤلف نے کتب تواریخ و اسناد شاہی و کاغذات خانگی اور خطا وعہدہ و علاقہ دہات و ساخت عمارت و طرز معاشرت اور دستورات قوم سے نتیجہ تواریخ منتخب کرکے تاریخ کڑا مانکپور مرتب و تالیف کی ہے اور اس کتاب کے دو حصہ و چار ابواب کرکے حصہ اول متعلق جغرافیہ اور دوسرے حصہ مین تاریخی حالات اور سوانح عمری و شجرۂ خاندان درج کئے گئے ہین - ناظرین سے امید انصاف ہے -

ملتمس

عبداللہ علوی قیس مانکپوری - مؤلف - کتاب -

## شکریہ

الحمد للہ کہ یہ نسخہ تاریخ بزبان حکومت رعایا پرور عدل گستر عالیشان والا دودمان عالیجناب معلی القاب جناب مولوی سید محمد ہادی صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ضلع پرتابگڈہ دام اقبالہ کے بعد ملاحظہ سرسری طبع ہوئی اور مین تہ دل سے اون حضرات عالیشان کا شکریہ ادا کرتا ہون جنہون نے قبل طبع کتاب نظر عمیق سے اس نسخہ کا مطالعہ فرمایا - لہذا چند صاحبان ذیشان کا نام نامی و اسم گرامی ظاہر کرتا ہون -

(فہرست اسماء)

Marfat.com

| اسم شریف | مضمون |
|---|---|
| (۱) عالیجناب مسٹر ہوپ سیمپسن صاحب بہادر رجسٹرار کواپریٹو سوسایٹی ممالک متحدہ آگرہ و اودھ | اُنہون نے کتاب کو پسند فرمایا اور جناب مسٹر ہپ صاحب بہادر کو اس کتاب کی تعریف تحریر فرمائی |
| (۲) عالیجناب آنریبل راجہ رام پال سنگہ صاحب بہادر مرحوم رئیس کالا کانکر۔ | کتاب کی بعد ملاحظہ تقریظ تحریر فرمائی۔ |
| (۳) عالیجناب خان بہادر مولوی فرید الدین احمد صاحب پنشنر سب جج و رئیس قصبۂ کڑا۔ | اُنہون نے کتاب کا ملاحظہ فرما کر پسند کیا۔ |
| (۴) عالیجناب ایم۔ اے۔ بابو مدن گوپال صاحب پروفیسر کالج۔ | اُنہون نے بعد ملاحظہ کتاب اپنی تقریظ تحریر فرمائی |
| (۵) عالیجناب منشی جالپا پرشاد صاحب اڈیٹر اودہ اخبار و رئیس قصبۂ مانکپور۔ | اُنہون کتاب ہذا کی تالیف مین امداد فرمائی۔ |
| (۶) عالیجناب مولانا حافظ شاہ محمد نعیم عطا صاحب سجادہ نشین سلون۔ | اُنہون نے بعد ملاحظہ تاریخ ختم کتاب تحریر فرمائی |

# پہلا حصہ جغرافیہ

## (کڑہ مانک پور)

یہہ دو بستیان دریائے گنگا کے دونون کنارون پر جانب [illegible] اور جانب شمال قصبۂ مانکپور ضلع پرتاب گڈہ مین واقع ہین اور مابین دونون [illegible] پہلے دریائے گنگ حد منفاصل تھا اب یکے با دیگرے ۵ میل کا فاصلہ ہو گیا ہے [illegible] آبادی موجودہ یکسان اور ایک وقت کی معلوم ہوتی ہے مگر مکانات [illegible] بکثرت ہین پورانی اینٹون سے جدید عمارات تعمیر ہوتی ہین [illegible] مکانات خام مین بھی اینٹین کھچڑی ہین بالخصوص مقابر پختہ اس کثرت سے ہین کہ ہندوستان کے بڑے بڑے شہرونمین بمقدار آبادی یہہ کثرت نہین ہے اور اب اِن قصبہ جات کی آبادی

Marfat.com

برائے نام ہے لیکن آئین اکبری مین یہہ قصبے داخل فہرست بلاد ہندہین اورتاریخ فرشتہ اور اسکے پہلے کی کتب ہائے تاریخ اور تحریرات مین ولایت کٹرہ مانکپور لکھا ہوا ہے اور حقیقت مین بانی اہل ہنود یہہ مقامات راجدہانی کے تہے اور حکومت افاغنہ مین مانکپور۔ دہلی۔ کو جیسا لکھا جاتا تہا اور مثل بلاد دہلی وقنوج مردم خیز مقامات تھے یہان کے باشندے دور دراز ملکون مین پائے جاتے ہین کہ بوجہ انقلاب حکومت جلاوطن ہوکر چلے گئے ہین۔

## نمونہ ہائے خشت کہنہ

خشت نمبر (۱) چار انگشت موٹی اور ایک ہاتہہ عرض مربع۔

ایضاً نمبر (۲) ایک بالشت موٹی اور اسیقدر چوڑی اور ڈیڑہ بالشت لمبی۔

ایضاً نمبر (۳) چار انگشت موٹی اور ایک بالشت عرض مربع۔

خشت ہائے نمبر الغایت نمبر۳ عہد حکومت اقوام بہر کی شمار کیجاتی ہین خشت پزی کے اوسوقت جوکچہہ طریق ہون لیکن باوجود درازقامت ہونے کے نہایت پختہ اور عمدہ ہین۔

خشت (نمبر۴) دس انگشت عرض مربع وارتفاع یہہ حکومت راجہ پرتھی راج عرف پتہورا کی معروف ہے لیکن کم پائی جاتی ہے۔

ایضاً (نمبر۵) ایک بالشت طول اور چہہ انگشت عرض اور دو انگشت موٹی کہ جسکو آٹہہ سریہ کہتے ہین عہد راجگان قنوج کی ہین اور انکا ابتک رواج دیہات قصبہ جات مین موجود ہے اور انکے خشت پزی کے طور ایسے ہین کہ خشت ہائے خام چنکر لکڑیان اوسپر نبار کرکے اور مٹی سے سربمہر کرکے آگ لگادیجاتی ہے جسمین اکثر اوقات اینٹین خام رہجاتی ہین اور کہنجر ہوجاتی ہین کیونکہ بذریعہ دودکش دہوان یا زیادہ آنچ خارج نہین کیجاتی۔

خشت (نمبر۶) دس انگشت طول اور چہہ انگشت عرض اور دو انگشت موٹی } زمان حکومت افاغنہ

ایضاً (نمبر۷) گیارہ انگشت طول اور چہہ انگشت عرض اور ڈیڑہ انگشت موٹی۔

شروع حکومت اسلام مین اسکا رواج ہوا بلند مقامات جسکو پزاوہ کہتے ہین اور جو ان قصبہ جات مین موجود ہین اور بیرون آبادی خشت پزی کیلئے اپنے مقام قرار دیے جاتے تہے اور بذریعہ کوڑے اور کسافت گہاس وغیرہ کے کہ جسکی آنچ معتدل ہوتی تہی اینٹین

Marfat.com

پکائی جاتی ہتین جو نہایت پختہ اور مضبوط ہین اہنین اینٹونکی عمر مین ایکہزار سال کی مان لیگئی ہین۔ خشت (نمبر ۸) سات انگشت طول پانچ انگشت عرض اور سوا انگشت موٹی جسکو لکھوری کہتے ہین اور یہہ حکومت مغلیہ کی ہین اور قصبۂ کڑا مین پائی جاتی ہین اور قصبہ مانکپور مین نہین ہین مگر خشت ہائے نمبر ۶ و ۷ مانکپور مین زیادہ ہین۔ اور زمان فرخ سیر سے خشت پزی ان قصبہ جات مین نہین ہوتی آبادی کی تعمیرات کا زوال اسیوقت سے خیال کرنا چاہیئے۔ حدود قصبہ کا اندازہ اور عروج و تنزّل کا زمانہ خشت ہائے کہنہ و نشانات ناپراوہ سے ظاہر ہوتا ہے۔

انگریزی اینٹین جسکو گوما کہتے ہین ابتک ان قصبہ جات مین نہین بنتین لیکن ۱۹۰۸ء سے قصبۂ کڑہ مین بیرونجات سے آنے لگین اور تعمیر شروع ہو گئی۔ اور قصبۂ مانکپور مین اس قسم کی خشت پزی شروع ہو گئی ہے

# باب اوّل متعلق قصبۂ کڑہ

## (وجہ تسمیہ آبادی)

اہل ہنود روایت کرتے ہین کہ درگاہ دیوی[۵۱] جسکو اب سیتلا دیوی کہتے ہین اس دیوی نے دواپر جگ مین وارد ہو کر سرزمین کڑہ مین اپنا پنجہ رکہہ دیا تہا زبان سنسکرت مین ہاتہ کو کر کہتے ہین لہذا برعایت لفظ کر اس مقام کا نام کڑہ معروف ہو گیا۔ دوسری روایت ایک راجہ کے ہاتہ شل ہونیکی ہے یعنی راجہ نے ہاتہ اسکو ایک پتہر سے جو سرزمین کڑہ مین حضرت آدم کیوقت سے رکھا ہوا تہا مَس کیا تہا اور اچہا ہو گیا تہا اوسوقت کر آیا محاورہ ہاتہ صحت یافتہ کہا گیا اور کثرت استعمال سے کر آیا کا لفظ کڑہ معروف ہو گیا۔

سرزمین کڑہ ایک پارینہ مقام ہے لیکن مبالغہ پسند طبیعتون نے اسکی قدامت ہونے مین افسانہا گوناگون نقل کئے ہین حالانکہ کسی بزرگ کی یادگار بنانے سے زمانہ [illegible] اوس بزرگ کی زمان موجودگی سے شمار نہین کیا جاتا کیونکہ مختلف اوقات اور مختلف مقامات[۵۲]

---

[۵۱] دیکھو مندر سیتلا دیوی مندرجہ صفحہ ۱۱ (جغرافیہ کتاب ہذا)۔

[۵۲] دیکھو موضع برام پور ضلع فتحپور اور موضعات املہن تحصیل بارہ و انباری تحصیل چایل ضلع الہ آباد و محلہ الوپ شنکری واقع شہر الہ آباد۔



Marfat.com

مین اہن دیوی کے استہان و مندر تعمیر ہوئے ہین لیکن میلے سےمقامات مین ایک ہی تاریخ پر ہوتے ہین
اہل اسلام جو سات آٹھہ سو برس سے اِس قصبے مین آباد ہوئے ہین وہ بھی ایسی خوش کن
حکایات کے شامل کرنیمین قیل وقال کرتے ہین۔ نقل ہے کہ بزمان حضرت سلیمان پیغمبر ایک دیو
گرفتار ہوکر خدمتمین پیغمبر صاحب کے جارہا تہا اور جب وہ سرزمین کڑہ مین پہونچا تو اوس نے
اس مقام کو دیکھکر بیان کیا کہ کئی ہزار سال گذرے جب مین اول مرتبہ یہان آیا تہا تو عمارات
یہان کی سونے کی تہین اور بعد عرصہ بعید جب دوبارہ میرا گذر ہوا تو چاندی کے مکانات مشاہدہ
کیئے اور تیسری مرتبہ ویرانہ دیکہا اور چوتھی مرتبہ اب خشت اور پتھر کے مکانات دیکھتا ہون
واقعی یہ حکایات عبرت الناظرین تو ضرور ہے لیکن یہہ قیاس کہ آبادی موجودہ وہی ہے
جو پہلے سونے چاندی کی تہی اور جسکو آفتاب کی تمازت نے پگھلا کر دریائے گنگا مین بہا دیا ہے اب
اینٹ اور گارے کی عمارات رہ گئین ہین۔ ایسا ہے جیسا کہ اہل ہنود موجودہ شہر اجودہیا
کی نسبت بیان کرتے ہین اور اس شہر مین بھی اہل اسلام کی قدامت بیان کرنیکے لئے مقبرہ
شیث بن حضرت آدمؑ موجود ہے جسکی تعمیر کا زمانہ تقریباً چارسو سال کا ہوا ہے غرض قصبہ
کڑہ کا بانی کوئی شخص خاص معلوم نہین ہوتا ہے اہل ہنود کے معتبر مقولات اور اشعار زبان سنسکرت[۱]
سے اور یہہ اشعار ایک پتھر پر کندہ ہین اور وہ پتھر منجملہ سنگ ہائے پارینہ ہند عجائب خانہ کلکتہ مین رکھا
ہوا ہے اور جسکی نقل مع ترجمہ درج کتاب ہذا کیجاتی ہے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ آبادی موجودہ
اکبرپور کے ملحق دریائے گنگا مین ایک کنڈہ ہے جسکو اہل ہنود جہانوی کندہ کہتے ہین اور اس کنڈہ کے
مغربی حصہ دریا کو بہاگیرتھی گنگا اور مشرقی کو جہانوی گنگا کہتے ہین اور منقول ہے کہ بہاگیرت مہاراج
گنگا جی کو سری مہادیو جی کی جٹا سے لیکر جب روانہ ہوئے تو اثناء راہ مین بمقام سرزمین کڑہ
جہان اب اکبرپور آباد ہے۔ جہانو منی نے بزور کرامات چہین لیا اور پی گیا اور جب بہاگیرت مہاراج
نے بہت دنون خوشامد اور منت کی تو اپنی ران کو چیر کر گنگا کو بہا دیا اسوقت سے جہانوی کنڈہ گنگا
کنارہ پرستش گاہ اہل ہنود ہوگیا اور رشی و منی عبادت و ریاضت کی غرض سے یہان رہنے لگے اور رفتہ
رفتہ ایک گانون آباد ہوگیا۔ اور مضامین اشعار سے معلوم ہوتا ہے کہ سرزمین کڑہ مین کرکوٹک نام

[۱] دیکھو خلاصہ ایشیاٹک سوسائٹی حصہ پنجم صفحہ ۱۴۳ – ۷ ۔ اور پراچین لیکہامن مالا حصہ اول۔

Marfat.com

ناگ دیوتا یہان رہتا تہا لہذا یہہ مقام عبادت و ریاست کے لئے متبرک قرار دیا گیا اسلئے اس مقام آبادی ہو گئی سمبت ۱۰۹۳ بکرمی تک ایک گاؤن کی حیثیت پر تہا اور کرکوٹک ناگ دیوتا کے نام سے کڑہ معروف ہوا ہے اگرچہ بہت پورانا اور قدیم مقام کڑہ ہے لیکن آبادی اسکی مثل شہر یا قصبہ کے پہلے نہین تہی کیونکہ بترکیب ہندی کڑہ مانکپور پکارا جانا اسکی صاف دلیل ہے یعنی آبادی مشہور کے ساتہہ غیر معروف آبادی لگائی جاتی ہے جیسے فتحپور ہسوہ اور غازیپور زمانیہ وغیرہ وغیرہ۔

## نقل عبارت پتھر

श्री सम्वत १०९३ अषाढ सु
१ अध श्रीम चुकाम हाराज धि
राज श्री ज स पाल को जान्हवो
कूले कड़ा ग्रामे महामाय जीव
स म धि साह जी अ त्व वे ते ज
स्वी मि प्सर वि क्रम शा ग्र न्वे
राम प्र साद वि त्त मान न र पा
लि त अत्र स नाः १

### अथ श्लोक

क र्कों टिक स्य ता ग स्य धा नि
स्था न स्य ली ह र-ना प्र रा
स्य राज अर्थे की र्त तं क लि ना
शा न म १ स म्वि त पूर्जः ल यो
ग्र मो न वा शा च न व खिलः॥
च तु र्द स्यु ग स्य जा जा नं मु
क्ति स्थानं भ व त ले २॥ शालि
ग्रा मो म हा जी गी संम्भ ले ह

## ترجمہ

سمبت ۱۰۹۳ بکرمی اساڑہ سودی یکم آج
سری مدہو کر مہاراج دہراج سری جسپال
گنگاجی کے کنارے جسکو جہالونی گہاٹ
کہتے ہین کڑہ نام ایک گاؤن ہے جہان
مہا نام جیو سمادہ ساہ جی جس پال ور مدہو
بکرم ساہ انکے بعد رام پرشاد راجہ گذرا ہے

### اشعار

یہہ کرکوٹک ناگ دیوتا کے رہنے کی جگہہ ہے
اس دیوتا کی برکت سے نجات ملتی ہے
یہہ گاؤن نیا آباد ہوا ہے
یہہ استان بہت پورانا ہے۔
سال گاؤن جوگیون کا استہان اور ازل
مین مہادیوجی کا مندر رہے۔
اجودہیا مین نند گاؤن نجات دہندہ ہے
رنڈکا۔ کڑہ۔ کاشی۔ کالی کلکتہ۔ بٹیشر۔
کالنجر۔ مہاکال نجات دہندہ مقامات ہین

Marfat.com

स्मंदिरे नंन्दनग्रा मःकाश
त्न प्य मुक्तिदः इरेगाकः सु
करे काशी काली कालवोटे
स्वरः कालिं जरो महाकाल श्री
विलः नव मुक्तिदः ।।

## حدود اور رقبہ آبادی قصبہ کڑہ مع دیگر حالات

حد شرقی سیاہ و جہانگیر آباد حد غربی موضع کمال پور شمالی دریائے گنگ حد جنوبی دارانگر گورمنٹ انگریزی نے ۱۸۶۵ع مین رقبہ آبادی مالی ۔۔ ایکڑ ۲ روڈ ۲۷ پول اور ۱۷ محلہ اور مردم شماری از روے ۱۸۸۱ع (۵۰۸۰) حسب ذیل لکھی ہے۔

| ہندو | | | مسلمان | | | میزان کل | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| مرد | عورت | میزان | مرد | عورت | میزان | مرد | عورت | میزان |
| ۱۰۱۰ | ۱۰۴۴ | ۲۰۵۴ | ۱۵۰۶ | ۱۵۲۰ | ۳۰۲۶ | ۲۵۲۶ | ۲۵۶۴ | ۵۰۸۰ |

اس قصبہ پر ہوس ٹکس ۱۸۸۱ع مین قایم ہوا تھا اسوقت ایکہزار دس مکانات تھے لیکن تجارت اور آبادی مین جب کمی واقع ہوئی تو ۱۹۰۹ع مین ہوس ٹکس موقوف ہوگیا سڑک شاہی اور مسافرونکی سرائے منہدم ہوگئی صرف ایک سڑک پختہ قصبہ سے باہر روانگی کیواسطے جو کڑی گہاٹ سے تحصیل سراتہو کو جاتی ہے موجود ہے اور یہ قصبہ شہر الہ آباد سے اُتہیں جانب گوشہ غرب شمال دریائے گنگ پر واقع ہے۔

## مشہور عمارات و معابد و مقابر پارینہ

قلعہ لب گنگ۔ گوشہ مشرق و شمال آبادی موجودہ سے دریائے گنگ کے کنارے ایک قلعہ ہے اور اس قلعہ کی ساخت مثل باون۵۲ کوٹ اقوام ہے کے سورج بیدی ہے اور آبادی کے بعد تعمیر شدہ ہے کیونکہ قلعہ کی مٹی مین کویلہ اور کنکریونکی آمیزش ہے اور رقبہ بھی قریب

Marfat.com

اٹھارہ بیگہ کے ہے جسپر اسوقت زراعت ہوتی ہے اور قلعہ کے تین طرف خندق ہے جو کہ اب مٹی سے پٹ گئی ہے زیر قلعہ دریائے گنگا رواں ہے بالائے قلعہ چند عمارات ہیں جو مختلف اوقات میں تعمیر ہوئی ہیں ایک ورمینار پیمایش کا ہے جو مہتم بندوبست نے تعمیر کرایا ہے زمانۂ تعمیر قریب سمبت ۱۰۹۳ بکرمی کے ہے۔

**قلعہ اچل گڈھ** ۔ مرزعہ سیاہ میں قریب گوشہ دریائے گنگا واقع ہے سمبت ۱۸۲ بکرمی میں اچل گر گوشائین نے جو عامل مرہٹہ کا گورو تھا زمان حکومت مرہٹوں میں تعمیر کرایا ہے اور اسوقت ایک مٹی کا ٹیلہ ہے۔

**تکیہ گدا علیشاہ** ۔ مرزہ سیاہ میں واقع ہے باقی حالات حصّہ تواریخ میں مذکور ہونگے

**درگاہ ملک سلطان شرقی** ۔ مرزعہ سیاہ میں واقع ہے سال تاریخ وفات مصرعہ ہشت صد ہشتاد ہجری شد شمام ÷ یہ زمانہ ضرور سلاطین شرقیہ جونپور کا ہے۔

**کالا مٹرف** ۔ بازار گھاٹ میں تعمیر کردہ کرشنا پنڈت عامل مرہٹہ مقام کڑہ کا ہے اسکے دروازہ پر سرکار عالی مصاف دار السلطنت صوبہ الہ آباد غرّہ ذیقعدہ ۴۲ سنہ جلوس والا عالمگیر ۱۱۴۱ھ کتبہ تحریر ہے۔

**روضہ قتلغ خان** ۔ موضع سیاہ سرحد کڑہ پر واقع ہے یہ ایک خوشنما عمارت ہے جسکے چارگوشوں پر چار بروج اور روضہ پر گنبد کلاں ہے قتلغ خان فرزند اکبر سلطان بلبن کا ہے بوقت معاودت ملک بنگالہ کڑہ میں وفات پائی بوجہ نہونے مرمت کے روضہ شکست ہوتا جاتا ہے۔

**روضہ شیخ سلطان** ۔ محلہ کاغذیان میں واقع ہے اشعار تاریخی درج ذیل ہیں۔

| | |
|---|---|
| شیخ سلطان بن حسن بافضل وجود | رفت در شوال فی الدار الخلد |
| یکہزار و شصت و یک بود از سنین | بست و دوم از رہ تاریخ بود |
| کردیدرش روضۂ او رابنا | در مہ رمضان چو جنت رخ نمود |

**روضہ شاہ خوب اللہ** ۔ یہ روضہ لب گنگ گجراتی گھاٹ پر واقع ہے اور اس روضہ کے چاروں طرف دیواروں میں اشعار ذیل تحریر ہیں۔



Marfat.com

| | | |
|---|---|---|
| اندرون روضہ | روضۂ خلد برین خلوت دل بشاش است | تا بہ خدمت درویشان است |
| دیوار مشرق پر | اللہ اللہ آن ولی خدا | مقتدائے امام پیر ہدا |
| دیوار مغرب پر | حبذا کاخ کہ جائے کعبہ گر ساز د مقام | پرورِ اُم القرا در بطن خویش چون جنین |
| دیوار جنوب پر | عنایت اللہ خاک درگاہش | مردم دین راہنما د ضیا |
| دیوار شمال پر | چو زسال وصال تاریخش ۴ | فضل رحمت بیافت رضوان جا |

**قبر سالار حاجی جمال** - قلعہ لب گنگ کے گوشۂ شمال و مغرب مین ہے یہہ شہدائے مجاہدین لشکر سالار مسعود سے ہین اولاد انکی موضع دولت پور مین آباد ہے وصلت و مصاہرت موضع بری تحصیل کنڈہ سے ہے -

**قبر ملک احسان** - عوام مین جو مشکل آسان مشہور ہین یہہ قبر درمیان دیوار قلعہ لب گنگ جانب گوشۂ مغرب واقع ہے شہدائے مجاہدین سے ہین عُرس آپکا دسوین رمضان کو ہوتا ہے اولاد انکی محلہ دلال کڑہ مین ہے اور اقوام شیوخ معروف ہے وصلت و مصاہرت مثل اقوام پارینہ دیہات حوالی کڑہ سے ہے -

**احاطہ و مقبرہ مولانا خواجگی** - لب گنگ کبڑی کہاٹ پر واقع ہے یہ ایک پُر فضا مقام ہے دروازہ اسکا گوشۂ شمال و مغرب کیطرف ہے اندرون احاطہ دو درخت نیب بطور شامیانہ قرار پر سایہ فگن ہین جدید تعمیر سید کبیر الدین احمد نے بروز جمعہ شعبان المعظم ۱۳۰۳ھ سے شروع کرکے بروز جمعہ ماہ رجب ۱۳۰۴ھ مین ختم کی سال ولادت مولانا صاحب ۶۰۹ھ اور سال وفات ۶۶۹ھ ہے قطعہ سنگ مزار تصنیف کردہ مولانا صاحب -

| | |
|---|---|
| برائے خدائے عزیزان من | نویسید بر گور من این سخن |
| کہ چون خواجگی در تہ خاک شد | نیکو شد کہ خسم جہان پاک شد |

**مندر کلیشر ناتھ مہادیو اور کوٹی نانگہ** - لب گنگ موضع جہانپور مین واقع ہے - عرصہ ستر برس کا ہوا کہ کلیشر ناتھ کے قریب یہہ کوٹی تعمیر ہوئی ایک فقیر نانکہ بطور گدی نشین یہان رہتا ہے اس کوٹی مین اس فرقے کی سمادھی ہے اور وارد و صادر کے

واسطے سدابرت بھی جاری ہے اور متفرق مقامات ہیں اسکے متعلق معافیات اراضیات بھی ہین۔

**چبوترہ چھتریال۔** اس مقام پر ایک حوض پختہ جسکو کنڈہ کہتے ہین جین مذہب والونکا ہے جین مذہب والونکی جب مراد پوری ہوتی ہے تو اس کنڈہ کو گھی سے بھرتے ہین شاید پہلے اس مذہب کے لوگ یہان آباد تھے۔

**مندر سیتلا دیوی۔** موضع جہانپور مین واقع ہے عرصہ سولہ برس کا ہوا کہ سیتل پرشاد کایستھ کہرے ساکن قصبہ گڑھا نے اسکی تعمیر کی ہے اور اسوقت اندر دس سال کے بہت عمارات چندے سے اقوام ہنود نے تعمیر کرائی ہین اور سلسلہ تعمیرات بھی جاری ہے اس مندر پر ہر سال ماہ اساڑہ اور چیت وساون کی اشٹمی کو میلہ ہوتا ہے لیکن ماہ اساڑہ کی اشٹمی کو بڑا میلہ ہوتا ہے دور دور سے سوداگری اسباب فروخت کیواسطے آتا ہے اہل ہنود کے بچون کا یہان مونڈن ہوتا ہے لوگ جھنڈیان اور چھوٹے بیش قیمت جھنگے اور بہنی کے لاتے ہین اور گاتے بجاتے آکر مندر پر چڑہاتے ہین اس مندر کے پنڈے اقوام مالی ہندو اور مسلمان دونون ہین اور سیتلا دیوی کی اس مقام پر نہایت ہونیکی وجہ یہہ بیان کیجاتی ہے کہ متہرا کا راجہ اوگرسین نام تہا اور اوسکا بیٹا راجہ کنس اور بیٹی مسماۃ دیوکی تھی جو بسدیوجی کو بیاہی گئی تہی اور نارد من برہمن نے راجہ کنس کو پہکار کہا تہا کہ مسماۃ دیوکی کی اولاد تیرے قتل کا باعث ہوگی اس اندیشہ سے اوس نے اپنے باپ راجہ اوگرسین کو تخت سلطنت سے اوتار دیا تہا اور خود تخت نشین ہوکر مسماۃ دیوکی اور بسدیوجی کو نظربند رکہا تہا اور جو اولاد دیوکی کے پیدا ہوتی تہی اوسکو قتل کروا ڈالتا تہا چنانچہ آٹہوین اولاد مسماۃ دیوکی کے سری کرشن نہایت حسین بیٹا پیدا ہوا بسدیوجی بخوف قتل اپنے پارہ جگر کو لیکر دریائے جمنا اوترے اوس پار موضع گوکل مین گئے جہان نند اگوپ کی مسماۃ یسودا کے اسوقت ایک لڑکی پیدا ہوئی تہی بسدیوجی نے آنکھہ بچاکے اپنے پارہ جگر کو اوسکے پہلو مین لٹادیا چونکہ رات کا وقت تہا کسی نے نہین دیکھا اور اوسکی لڑکی نوزائیدہ کو لیکر اور فوراً چڑہے دریا مین کودکے اس پار ہو آئے مگر راجہ کنس کو یہہ معلوم ہوا کہ دیوکی کے دختر پیدا ہوئی ہے طلب کرکے حسب معمول اوسکو مارنا چاہا وہ ایک دیوی تہی غصہ ہوکر

Marfat.com

وہان سے اُوڑی اور سرزمین کڑہ مین اپنا پنجہ ٹیک دیا جب غصہ فرو ہو گیا تب یہان سے روانہ ہو کر کوہ بندہاچل قریب مرزاپور مین یہہ دیوی مقیم ہوئی یہان کے پہاڑ پر آٹھ بھوجا کی مورت انکی موجود ہے اور بہت بڑا میلہ ہوتا ہے چونکہ سرزمین کڑہ مین اپنا پنجہ رکہا تہا اور ہندی زبان مین ہاتہہ کو کر کہتے ہین لہذا برعایت لفظی کر کے اس مقام کا نام کڑہ معروف ہو گیا اور بسبب اسکے کہ کڑہ کے مقام پر غصہ دیوی کا فرو ہو گیا تہا اس لئے نام دیوی کا اس مقام پر سیتلا کہلایا گیا اور کہتے ہین کہ جلہری یعنی حوض آب کے اندر ایک نشان پنجہ کا اب بہی موجود ہے۔

**روضۂ قطب عالم**۔ لب گنگ جانب گوشۂ شمال و مغرب ایک عمارت سنگین گنبددار موجود ہے اور ایک سنگین مسجد بہی قطب عالم کی لب جو ریا بلند ٹیلہ پر مجاذی روضہ موجود ہے لیکن یہ مسجد اندرون احاطہ کوٹھی خان بہادر مولوی فرید الدین احمد آگئی ہے اور روضہ بہی اندرون احاطۂ باغ آگیا ہے لیکن روضہ و مسجد کے قطعہ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ تعمیر کردہ محمد علی ہے مگر یہہ ظاہر نہین ہوتا کہ صاحب قبر کس خاندان لیشیان سے تھے اور بانی عمارت محمد علی کون بزرگ تھے صرف قطعہ سال تاریخ سے اسقدر ثابت ہوتا ہے کہ ۱۱۱۶ھ مین جو آخر عہد سلطنت عالمگیر بادشاہ ہے تعمیر روضہ ہوئی۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۱۱۶ھ | محمد علی کرد بہر خدا<br>بتاریخ سالش چو ہاتف شنید | بنا روضۂ قطب عالم بجا<br>ندائے بہ بیت العتیق نما | ۱۱۱۶ھ |

**قبر سید احسن رضوی**۔ محلہ قطبی مین ہے اولاد انکی زمینداران موضع دارانگر مین۔

**روضۂ بندگی شاہ فرید**۔ محلہ قطبی مین ہے یہ بزرگ ۸۸۱ھ مین پیدا ہوئے اور ۹۹۱ھ مین وفات پائی اولاد آپکی سادات مشہدی قصبہ کڑہ مین موجود ہے۔

**درگاہ سالار حسن و روضہ بودھی شہید و روضہ منور شاہ** کے حالات راقم کو نہین معلوم ہوئے۔

**خانقاہ**۔ بنا کردہ حاجی الحرمین سید محمد راجی دانشمند ہے جو ۱۰۵۰ھ ہجری مین تعمیر ہوئی ہے۔

**کوٹھی و مسجد جدید**۔ محلہ قضیانہ مین ہے جسکو خان بہادر مولوی سید فرید الدین احمد مشہدی نے بعد غدر ۱۸۵۷ء تعمیر کرایا ہے۔

Marfat.com

**پاٹی گلی وسنگین دالان** - پاٹی گلی کے نام سے محلہ معروف ہے لیکن پاٹی گلی اسوقت منہدم ہوگئی ہے دالان سنگین موجود ہے زمانہ تعمیر عہد شاہجہان بادشاہ ہے جسکو قریب تین سو برس کے گذرتا ہے اس دالان سنگین مین شہتیر چوبی درخت شیشم کے ہین زمانہ تعمیر کے نصب کردہ بیان کیجاتے ہین بانی اس عمارت کا کوئی شخص اولاد سید محمد اصفہانی سے ہے اور ابتک یہ عمارت مقبوضہ خاندان ہے شان عمارت سے پایا جاتا ہے کہ کسی بزرگ کی خانقاہ ہے -

**قلعہ رتہاس گڈھہ** - اندرون آبادی قصبہ کڑہ ایک مسمارشدہ قلعہ ہے جو بطور شہر پناہ تعمیر ہوا تہا اسوقت کچھہ نشانات اوسکے قریب محلہ نخاس نمایاں ہین -

**امام باڑہ بازار** - سید احمد حسن قطبی کا یہ امام باڑہ تعمیر کردہ ہے سید احمد حسن چند قطعات املکیت کا زمیندار تہا اسکے تین لڑکیاں تہین بحین حیات حقیت وملکیت جایداد اپنی مسماۃ نجم النساء بی بی زوجہ خود کو ہبہ کردی تہی اور مصارف امام باڑہ اور مجالس عشرہ محرم آمدنی ملکیت غیر منقولہ سے حسب وصیت زبانی سید احمد حسن ہوتے تہے سید احمد حسن پہلے فوت ہوئے اور ۱۹۱۲ء مین اونکی زوجہ مسماۃ نجم النساء بی بی نے وفات پائی ہر سہ دختران نے کاغذات سرکاری مین بجائے مادر متوفیہ اپنا نام داخل ہونیکی استدعا کی سید حسین ساکن قصبہ مانکپور برادر متوفیہ معترض ہوا الغرض باعانت مولف کتاب ہذا امام باڑہ اور مکان مسکونہ اور ایک ربع حصہ ملکیت زمینداری واقع چک مجویان کہ جسکی آمدنی ایکسو روپیہ سالانہ کے قریب ہے واسطے مصارف امام باڑہ کے نذر حضرت امام حسین ہو کر وقف کیا گیا اور کاغذات سرکاری مین لکھا گیا -

**مسجد سنگین بازار** - اس مسجد کو قربان علی نے ۱۲۰۳ھ مین تعمیر کرایا -

| | |
|---|---|
| کرد قربان علی بنا مسجد<br>تا ہر آن کو در آید از در آن | اہتمام حسن علی شد خاص<br>گو ید الحمد از برائے خلاص |

**اوجلی حویلی** - محلہ بازار مین واقع ہے عرصہ سو برس کا ہوا کہ شیخ امام بخش چکلہ دار شاہ اودہ نے تعمیر کرایا ہے -



Marfat.com

**استھل بابا ملوک** اس محلہ بھگت مین ہے حالات مفصل حصہ تواریخ مین تحریر ہین
**مسجد پیر بخش خیاط** محلہ بھگت مین ہے ۱۰۵۶ھ سال تعمیر ہے **قطعہ تاریخ**

صد شکر کہ این مسجد پُر نور کرامت — تعمیر پذیر رفت چو از روئے ہدایت
تاریخ بنایش سحر از غیب شنیدم — ادریس شدہ بانی این کان عبادت

**قبر سید محمد اصفہانی** مسجد سنگین محلہ بازار کے پہلو مین ہے یہ مورث سادات اصفہانی کڑہ ہین۔
**مسجد اللہ والی** سرائے قدیم منہدم شدہ کے پہلو اور سڑک پختہ کے جانب مشرق واقع ہے اس مسجد کو نگاہی مل ایک شخص اہل ہنود نے شاید تعمیر کیا تہا اور جب وہ منہدم ہوگئی تو ۱۰۹۸ھ مین تعمیر جدید اسکی ایک عورت نے کی ہے جو سادات سبزواری کہلاتی ہے شعر

مسجد اللہ والی در کڑہ — شد بہ اعمال نگاہی مل بنا

**قبر شیخ کمال الدین عرف مولانا کالو** بالائے سڑک پختہ جانب پچھم ایک بلند ٹیلہ پر واقع ہے یہ مرید و خلیفہ حضرت شاہ حسام الحق مانکپوری رحمۃ اللہ علیہ کے ہین اولاد انکی موضع رکن پور پرگنہ کڑہ مین آباد ہے۔
**قبر مولوی بشیر علی شاعر** یہ قبر بالائے سڑک پختہ قریب رخت املی ایک بلند ٹیلہ پر جہان بہت سے مقابر پختہ ہین واقع ہے بشیر علی زبان اُردو کے شاعر اور خواجہ حیدر علی آتش لکھنوی کے شاگرد تہے آپکا آخری کلام یہہ تہا۔ ؎

اے رہروئے سالک محمدؐ — افسوس یہ حسرت و رجا ہے
تربت پہ بشیر کے جو گذرے — تکبیر کی اوس سے التجا ہے

**خانقاہ اچھو میاں یا اوٹی مسجد** محلہ بہاردواری کے شمال مین ایک مسمار شدہ عمارت ہے۔

Marfat.com

# فہرست گنگا گھاٹ حوالی کڑہ

| نمبر شمار | نام گھاٹ | نام تعمیر کنندہ گھاٹ | مدت بنیاد گھاٹ تا ۱۹۱۲ء |
|---|---|---|---|
| ۱ | بازار گھاٹ | کرشنا پنڈت مرہٹا عامل کڑا | ۱۹۰ سال |
| ۲ | گجراتی گھاٹ | گردھاری دوبے ساکن دارانگر | ۱۹۰ سال |
| ۳ | بندرابن گھاٹ | بندرابن برہمن | ۱۴۰ سال |
| ۴ | پرشاد گھاٹ | پرشاد برہمن | ۱۴۰ سال |
| ۵ | گھاٹ ہیم راج | ہیم راج چوبے ساکن کالنجر | ۱۴۰ سال |
| ۶ | گھاٹ اگروالہ | اگروالہ ساکن میٹھر | ۱۴۰ سال |
| ۷ | گھاٹ گلاب | گلاب ڈھمیر ساکن سکرہا | ۹۰ سال |
| ۸ | گھاٹ منورتھ | منورتھ چھتری جے پور | ۱۴۶ سال |
| ۹ | گھاٹ شیوبخش | شیوبخش بقال ساکن سوپرگنہ کماسن | ۱۹۰ سال |
| ۱۰ | گھاٹ بٹنا | بٹنا برہمن | ۱۹۰ سال |
| ۱۱ | کھتری گھاٹ | بزرگوار گوپال کھتری اکبرپور | ۱۹۰ سال |
| ۱۲ | گھاٹ بسنت رائے | بسنت رائے ستر کے قوم چھتری سکونت گنگا پار | ۱۴۰ سال |
| ۱۳ | گھاٹ گنگا پتر | فقیرے گنگا پتر ساکن اکبرپور | ۹۰ سال |
| ۱۴ | گھاٹ باج پئی | باج پئی ساکن منہا | ۱۴۰ سال |
| ۱۵ | گھاٹ بیاس جی | بیاس جی برہمن ساکن اکبرپور | ۲۴۰ سال |
| ۱۶ | چنتامن گھاٹ | چنتامن چوبے ساکن کرینٹی | ۱۹۰ سال |
| ۱۷ | گھاٹ بنو باونا | بنو باونا ساکن ہبونگر | ۹۰ سال |
| ۱۸ | گھاٹ سیتل داس | سیتل داس باونا ساکن ہبونگر | ۱۶۵ سال |
| ۱۹ | گھاٹ اسرے | اسرے باونا ساکن ہبونگر | ۱۶۵ سال |
| ۲۰ | گھاٹ سوہنی | مسماۃ سوہنی قوم باونا ساکن ہبونگر | ۱۶۵ سال |
| ۲۱ | گھاٹ سیوارام | سیوارام باونا ساکن ہبونگر | ۱۴۰ سال |
| ۲۲ | بیراگی گھاٹ | مان داس بیراگی | ۲۴۰ سال |

Marfat.com

روضۂ جہان خان - موضع جہانپور مین واقع ہے اور یہہ موضع ان کے نام سے منسوب ہے روضہ کے اندر کچھہ عبارت مشکوک ہے اور بخط طغرا انت کلام اللہ لکھا ہوا ہے -

گنگا گہاٹ - قصبۂ کڑہ اور اکبرپور مین ۲۲ گہاٹ پختہ مذکورہ دریائے گنگا مین موجود ہین لیکن زمانہ تعمیر انکا تین سو برس سے زیادہ کا نہین ہے لیکن گنگا اشنان کے میلے پہلے اکبرپور مین ہوتے تھے اب کبڑی گہاٹ مین ہوتے ہین -

روضۂ شاہ محمد اسمعیل - موضع اسمعیل پور ملحق کڑہ واقع ہے اور موضع اسمعیل پور انکا آباد کردہ ہے یہہ ایک وسیع احاطہ ہے جسمین شاہ صاحب کی آرام گاہ ہے آپ پیر و مرشد کمال خان کہکر صوبہ دار کڑہ مانکپور کے تھے اولاد آپ کی قصبۂ کڑہ و مانکپور اور مواضعات رشیدئی اور رعلا و لیور ٹکڑی وغیرہ مین موجود ہے -

روضۂ فقیر ہاشم - اولاد شاہ محمد اسمعیل سے ہین مقبرہ اور احاطہ درگاہ پشت احاطۂ شاہ محمد اسمعیل واقع ہے قطعہ سال تاریخ وفات ۱۰۳۰ھ ہے -

| | |
|---|---|
| چون گنبد منور از دور چرخ گشتہ | موجود ہیچو اختر سر بر فلک کشیدہ |
| از موت ہیچ کس را چون چارہ نباشد | قبر فقیر ہاشم تاریخ او گزیدہ + |

روضہ مجنون خان قاقشال - بالائے سڑک موضع سونرئی بزرگ کی اراضی مین واقع ہے روضہ سنگین عالیشان گنبد کے نیچے دو قبرین ہین اور روضہ کے پچہم جانب ایک مسجد سنگین ہے بعہد اکبر بادشاہ مجنون خان گورنر صوبہ کڑہ مانکپور رہا -

چبوترۂ تاج خان - یہ مقبرہ ایک بلند چبوترہ سڑک کے پچہم طرف موضع سونرئی بزرگ مین ہے -

روضۂ کمال خان کہکر - آبادی موضع کمال پور کے ملحق جانب مشرق واقع ہے اور یہہ موضع بہی انکے نام سے آباد ہے یہ صوبہ دار کڑہ مانکپور بزمان اکبر بادشاہ تھے

مقبرہ سید شاہ بدر فیروز - موضع کمال پور مین ہے یہہ مورث خاندان چودہرائن مجندی سے ہین -

مقابر مردان پور - یہہ قبرین زمین مردان پور مین ہین انپر دہوپ کی گرمی اثر

نہین کرتی ہمیشہ ٹھنڈی رہتی ہین۔

**روضہ و احاطہ درگاہ خواجہ کڑک** - اس درگاہ کے دو احاطہ ہین اول احاطہ مین بہت مقابر پختہ ہین اور دوسرے احاطہ مین بھی بہت سے مقابر ہین مغرب کیطرف ایک چھوٹی سی مسجد ہے اور اوسکے پہلوئے شمال مین اور جنوب مین ایک ایک کوٹھری ہے جنوبی کوٹھری مین ایک قبر پختہ ہے صحن مسجد مین ایک روضہ بیضاوی گنبد دار ہے اور زیر گنبد ایک دراز قامت قبر ہے جو خواجہ کڑک صاحب کی معروف و مشہور ہے اس احاطہ مین امرایان خلجی اور شہزادگان عصر کے مقابر ہین خواجہ صاحب کا عرس سالیانہ تیسری تاریخ ماہ رجب مین ہوتا ہے مفصل حالات آپکے حصہ تواریخ قصبہ کڑہ مین آیندہ تحریر ہونگے - وفات ۳ رجب سنہ [illegible]ھ مین ہے۔

**عیدگاہ** - جانب شمال درگاہ خواجہ کڑک سے واقع ہے اور یادگار ناصر مشہور ہے ناصر امیر الامراء عہد سلطنت مغلیہ مین تھے۔

**روضہ سیف خان** - عیدگاہ سے شمال کیطرف ایک احاطہ وسیع کے اندر واقع ہے جہان سیف خان کا آباد کردہ ایک قریہ ہے جسکو چبوترہ سیف خان عرف گڈریہ پور کہتے ہین اور یہ بھی امیر الامراء کے خطاب سے سرفراز تھے۔

**روضہ دیوان علیخان** - عیدگاہ سے پورب کیطرف ہے یہ جاگیردار سیونڈھا تحصیل کروان ضلع باندہ کے تھے اولاد انکی موضع سیونڈھا مین آباد ہے منجملہ اولاد عبد الغفار خان زمیندار موضع ظفرپور پرگنہ کڑہ ہے۔

**قبر مولانا کا چونک** - تخاری احاطہ خواجہ کڑک جانب جنوب کچھ فاصلہ پر واقع ہے مولانا صاحب مرید و خلیفہ مولانا شاہ حسام الحق رحمۃ اللہ علیہ مانکپوری کے تھے۔

**روضہ شریف شہید** - جانب شمال درگاہ خواجہ کڑک سے واقع ہے تعمیر گنبد قبر بمصداق شعر ایک صدائے غیب سُنی گئی اور گنبد عدم تعمیر رہ گیا

| | | |
|---|---|---|
| مردمان سازند گنبد بر مزار اولیا | | بر مزار ما غریبان گنبد گردون بس است |

**روضہ و احاطہ سید قطب الدین محمد مدنی** - اس روضہ کے گرد ایک وسیع احاطہ ہے جسمین بہت سے مزارات ہین درمیان مین دو قبر و نیز گنبد ہے جنوب کیطرف ایک گنبد بیضاوی ہے



Marfat.com

یہہ قبر سید قطب الدین محمد مدنیؒ کی مشہور ہے اور روضہ کے ملحق اندرونی حاطہ ایکدرخت بہیڑہ کا ہے یہ حاطہ محاذی درگاہ خواجہ کڑک جانب جنوب واقع ہے ماہ چیت مین چند یکشنبہ کو عورات کا میلہ ہوتا ہے اور یہہ میلہ بیبیون کے نام سے مشہور ہے عرس غیرہ اس وضع پر نہین ہوتا نہ کوئی مجاور یا خادمان درگاہ ہین البتہ ہر میلہ کی شب مین عورات درخت بہیڑہ کے نیچے اپنا دامن پہیلا کے بیٹھتی ہین جسکے دامن پر پہل درخت بہیڑہ ازخود گرتا ہے عورات کا اعتقاد ہے کہ وہ عورت حاملہ ہوجاتی ہے سادات قطبی قصبۂ کڑہ کا بیان ہے کہ سید قطب الدین محمد مدنیؒ ہمارے مورث کا مقبرہ ہے کہ جو فاتح قلعہ کڑہ تھے اور جنہون نے بعہد سلطنت غلامان راجہ کڑہ کو شکست دیکر یہان بود وباش اختیار کی ہے۔

(نوٹ) اس مقام پر کوئی مراسم فاتحہ خوانی ادا نہین ہوئے حالانکہ صاحب قبر کی موجودگی مین وہ رسم حکومت اسلام یہان ہوچکا تہا برخلاف اسکے میلہ اس قسم کا ہوتا ہے جیسا کہ مجاہدین اسلام کے شہدا کے مقابر پر بڑے ادا مراسم عرس وغیرہ ہوتا ہے۔

**قبر ملک قطب حیدر**۔ یہہ سرداران مجاہدین اسلام سے تہے اور ہمراہ سید سالار ساہو بدر غازی میان کے لشکر جہادی وارد قصبۂ کڑہ ہوکر میدان جنگ مین اقوام بہر کے ہاتہہ سے شہید ہوئے مگر اسوقت قصبہ کڑہ مین اونکی قبر لاپتہ ہے حالانکہ اونکے ہمردیف ملک امام الدین کا روضہ قصبہ مانکپور مین موجود ہے اور انکی قبر پر مراسم فاتحہ خوانی او رعرس غیرہ کچہہ نہین ہوتا لیکن سات یکشنبہ کو سات میلہ عورات کے ہوتے ہین اور بیٹیون کے میلے کہلاتے ہین۔

**مدرسہ حجام**۔ عمارت سنگین زیر گنبد کلان احاطۂ مقبرہ سید قطب الدین محمدؒ کے مغرب کیطرف واقع ہے یہہ مقام تدریس کا تہا اسیطرح کا ایک مدرسہ مانکپور مین کالیخان کا تہا۔

**قبر سید ابو الخیر**۔ جانب شرق احاطۂ سید قطب الدین محمدؒ سے واقع ہے اور قبر پر نادعلی لکھی ہے یہہ مورث خاندان سادات مشہدی قصبہ کڑہ ہین کہتے ہین کہ سنہ ۶۱۰ھ مین آپ وارد کڑہ ہوئے اور بمقام سیدڑیا سکونت اختیار کی۔

**قبر سید بندگی شاہ ٹیکی**۔ محاذی احاطہ سید قطب الدین محمدؒ جانب مشرق واقع ہے بہرادر حقیقی سید بندگی شاہ فرید مشہدی کے ہین اولاد آپکی قصبہ کڑہ مین موجود ہے۔

**قبر اکبر شہید**۔ مابین سڑک قصبہ کڑہ و دارانگر سڑک کے پورب طرف قریب گنگا باغ واقع ہے

Marfat.com

**گھوڑے شہید** - دو قبرین جنکا تعویذ قبر اونچا تعمیر ہوا ہے بالائے سٹرک پختہ محاذی قبر سید بندگی شاہ مٹھی جانب مشرق کچھ دور فاصلہ پر واقع ہین عزیزون کا بگڑا ہوا گھوڑا شہید ہے -

**مسجد قاضی محمد یعقوب** - یہہ خاندان مشہور قصبہ کڑا سے ہین مسجد شریف پر بخط طغرا کلمۂ طیب لکھا ہوا ہے اور سنہ ۹۷۰ھ کندہ ہے -

## اقوام موجودہ قصبہ کڑہ

### (ہنود)

برہمن - مالوی برہمن - گنگا پتر - مہا برہمن - رستوگی - کہتری - بقال - تنبولی - حلوائی - اہیر - تیلی - گڈریہ - کلوار - بہاٹ - بڑہئی - باری - حجام - سونار - چڑیا - درزی - موچی - دہوبی - چمار - بہنگی - کہٹیک - مالی - مورائی - کورحی - بہڑبہوبخیہ - کالیستہ - قوم چڑیا اس قصبے کے قدیم باشندے ہین پہلے مذہب انکا جین مت تہا - اور اقوام لوہار - کمہار - دہرکار - ملّاح - پاسی - چڑیمار - اور چہتری خاص قصبہ مین آباد نہین ہین - مہنت اور ناگہ فقیر و نکا یہان مسکن اور گو ودتہان ہے -

### (اسلام)

شیخ - سید - مغل - پٹہان - جولاہا - ندّاف - نان بائی - کنجڑا - قصائی - معمار - درزی - حجام - دفالی - فقیر - پیرزادہ - میراثی - تہوی - منہار - کاغذی - کمنگر - جہیگر - مالی - بہشتی - سُنّی اور شیعہ دونون فرقے کے لوگ آباد ہین - طوائف - گویا - ہیجڑا - بہٹیارہ آباد ہین -

## پیشہ

اہل ہنود مین کالیستہ و رستوگی و برہمن و اہل اسلام مین شیخ و سید زمینداری و نوکری پیشہ ہین اور سلسلۂ ملازمت مین بڑے بڑے عہدہ پر ممتاز ہین جاگیرات عطیہ سلاطین کے اجزا ابتک مقبوضہ اہل اسلام و قوم کالیستہ کے ہین یہان کے دیگر باشندے معدودہ چند سوداگری پیشہ ہین قوم کہتری مہاجنی اور قوم مورائی زراعت پیشہ ہے -

Marfat.com

## تجارت

کوئی مشہور کاروبار تجارتی بجز تعزیہ سازی نہین ہے پہلے دیسی کاغذ بنایا جاتا تھا بوجہ قایم ہونے کارخانہ کاغذسازی بمقام سری رام پور ضعف پیدا ہوا اور جب شہر لکھنؤ مین پیپر مل قایم ہوئی یہاں کاغذسازی کا کام بند ہوگیا علی ہذا کمل بھی ایک پاٹ کا یہان کا مشہور تھا مگر اب نہین بنایا جاتا۔

## صنعت

جڑاؤ کام زیورات مین جگنو یہان کا مشہور ہے تعزیہ سازی مین بند شل ور آئینہ بندی اور شہرون سے جداگانہ ہے مٹھائی چندیہ اور کپور نار یہانکی ایجاد ہے چندیہ کا موجد بابا ملوک داس ہے اور دیگر دستکاری معمولی بطور دیگر مقامات کے ہے۔

## میلے

میلہ صحبت۔ میلہ سیتلا دیوی۔ میلہ گنگا اشنان۔ بی بیون کا میلہ۔

## علوم و فنون

اہل ہنود مین سنسکرت کا جاننے والا کوئی نہین ہے اہل اسلام مین زبان عربی کے جاننے والے دو ایک شخص ہین زبان فارسی اور انگریزی کے ماہر زیادہ ہین قانون دان اور وکلاء عدالت اور بیرسٹر ایٹ لا موجود ہین طبیب یونانی اور بید مصرانی نہین ہین ڈاکٹری فن سے بعض اشخاص کچھ واقف ہین شاعری زبان اُردو مین کم لوگ ہین صرف ایک شخص سید عارف حسین کا کلام عمدہ ہوتا ہے مگر زمان سابق مین اُردو زبان کے شاعر میر پرورش علی تخلص سخی اور مولوی وحید الدین تخلص حید اور مولوی بشیر علی تخلص بشیر نامی گرامی گذرے ہین اور شیخ امام بخش ناسخ لکھنوی بھی اس قصبہ مین آیا تھا علی ہذا القیاس ہندی بھاشا مین بھی پہلے لوگ شاعر تھے منجملہ اونکے بابا ملوک داس کا کلام ایک شہرت خاص رکھتا ہے زمان گذشتہ مین علوم عربیہ کے علماء زیادہ تھے چونکہ باشندگان قصبہ کا میلان طبیعت ملازمت کیطرف زیادہ تھا اس لیے سلطنت انگریزی مین تعلیم انگریزی کی ترقی ہوئی اور علوم عربی کے حاصل کرنے مین کمی واقع ہوگئی۔

## پیداوار ارضی

پانی یہان کا شور ہے اور تماکو زیادہ پیدا ہوتا ہے نیشکر اور دھان خاص قصبہ مین پیدا نہین ہوتا

Marfat.com

مگر ترکاریاں ہرقسم کی پیدا ہوسکتی ہیں لیکن بوئی نہیں جاتی ہیں باغات انبہ و مہوہ بکثرت ہیں ترشا یا نہیں ہے اور قلمی آم کے پودے ہونگی اب افزائش ہے درختان تار نہیں ہیں اور کھجور کے درخت زیادہ ہیں

## طرز معاشرت

اہل ہنود اور مسلمان کا طرز اور طریقہ مثل دیگر قصبہ جات ممالک متحدہ آگرہ اودھ کے ہے لہجہ کلام مثل شہر الہ آباد کے ہے اور مادری زبان دیہاتی پوربی ہے۔

| (صفحہ) | باب دوم متعلق قصبہ مانکپور | (صفحہ) |
|---|---|---|

حد شرقی موضع ڈنڈولی حد غربی نالہ سنگرام پور جنوبی دریائے گنگا تا سر حد موضع گوتنی اور حد شمالی زمین موضع بجا ہیٹ چونکہ آبادی سابق ویران ہوکر متفرق ہوگئی ہے اور ہر ایک پارہ آبادی کا نام اوسکے مالکوں نے جدا گانہ رکھہ لیا ہے اب سواد خط قصبہ مانکپور باقی ہے نہ مانکپور کا نام کاغذات سرکاری میں لکھا جاتا ہے صرف نام پرگنہ مانکپور لکھا جاتا ہے البتہ حسب تحقیقات بندوبست سرکاری قصبہ مانکپور کا شمار دیہات مندرجہ تحت ذیل پر کیا گیا ہے۔

مواضعات ڈنڈولی و کہمسرہ ۔ سہانا پور ۔ پاٹی ہار ۔ چوکا پور ۔ سلطان پور ۔ بہمن پور ۔ جوت دس ۔ کاچھی پٹی ۔ دوری باغ ۔ سلطانپور ۔ پورہ علی نقی ۔ چک ہمدان ۔ رانا پٹی ۔ میرگڈوا ۔ چک حمت علی ۔ عنایت گنج ۔ آئمہ راجی محمد حیات ۔ احاطہ خانقاہ ۔ چک میر میران ۔ چک میر آخور ۔ ترکہ ابو العلی ۔ منہیاری ٹولہ وغیرہ اور رقبہ سمت جات کا ہے ان ملکیت ہائے متفرق کے ویرانہ میں بنیاد مکانات پختہ اور بوسیدہ اور مقابر پارینہ اقوام گذشتہ کی یادگار باقی ہے۔

| | |
|---|---|
| ہر کجا افتادہ بینی خشت در ویرانہ + | ہست ورق دفتر از یاد صاحب خانہ |

اس قصبے میں سڑک خام ایک الہ آباد سے رائے بریلی کو گئی ہے اور دوسری سڑک خام پرتاپگڈھ کو اور تیسری سڑک خام قصبہ سے سلون کو گئی ہے سڑک آہنی ریلوے قصبہ کی آبادی کے شمال و مشرق میں ہے اسٹیشن ریلوے کا نام گوتنی ہے ۱۹۱۲ء میں ریلوے ٹرین اس قصبہ میں جاری ہوئی ہے۔ یہہ قصبہ پرتاب گڈہ سے گوشہ جنوب و مغرب میں بہ فاصلہ ۲۴ میل واقع ہے۔



Marfat.com

## وجہ تسمیہ آبادی قصبہ مانکپور

راے مالدیو عرف راے مان دیو پسر بلدیو قوم گہروار راجپوت جو میان دوآب کا رہنے والا تھا سنہ ۱۱۹۱ھ مین جب راجہ قنوج کا ہوا تو گنگا پار اوتر کے صوبہ اودہ مین اپنی حکومت اسنے قایم کرلی اور مانکپور موجودہ کے گوشہ پورب دکہن مین دریاے گنگا کے کنارے ایک بستی آباد کی اور اس آبادی کا نام اسنے مانپور رکہا راجہ مانکچند کے عہد حکومت مین مانپور کا نام تبدیل ہو کر مانکپور مشہور ہوا اسوقت قصبہ بہار رونق پر تہا اور بودہ مذہب کا مدرسہ تہا اسوقت مانکپور بہار پکارا جاتا تہا حکومت سلطنت اسلامیہ مین جب قصبہ کڑہ کو ترقی ہوئی تو قصبہ بہار کا ساتہ چہوٹ گیا اور قصبہ کڑہ مانکپور مشہور ہوا جو اب تک دور و دراز مقامات مین معروف ہے۔

## عمارات و معابد و مقابر

اس قصبے مانکپور مین اہل ہنود کے معابد مین بجز مندر جوالامکہی دیوی و قلعہ لب گنگا و چند جدید گہاٹ کے کوئی پرانی عمارت موجود نہین ہے در باب تعمیر معابد پیہوست کا اثر اس موضع مین کم پایا جاتا ہے کیونکہ اقوام بہر کی حکومت یہان مسلمانونکے حملہ مجاہدانہ تک ہی ہے البتہ مسلمانونکے مقابر و مساجد اور ٹوٹی پہوٹی عمارات موجود ہین مگر بہت سے مقابر کے وارث اور متولی پائے نہین جاتے۔ اللہ اللہ یہہ باشندگان شہر خموشان جو پاؤن پہیلائے ہوئے سرزمین مانکپور مین سو رہے ہین کبہی پہلے انکے صاحب حکومت تہے جنکی قبر دبیر روشنی تو درکنار کبہی باد صبا بہی ہو کر نہین گذرتی کہ گرد و غبار تو صاف ہو جاتا البتہ ان مقابر پارینہ کی صفائی کرنیوالے زمینداران حال ہین کہ وہ مقابر شہدا و بزرگان قوم کو صاف کرکے کہیت بنوا رہے ہین اسلئے راقم ان گم گشتگان کا پورا پورا حال لکہنے مین قاصر ہے مگر مشہور مقابر اور مقامات کا حال تحریر کرتا ہون۔

**موضع کہمسرہ** - یہہ گاؤن گوشہ جنوب و مشرق لب گنگ آبادی موجودہ مانکپور سے واقع ہے پہلے نام اسکا کہیم سرائے تہا کثرت استعمال سے کہمسرہ ہو گیا راجپوتون نے زمان سلطنت سکندر لودہی اس موضع کو بوجہ بتخانہ رانی بہوین آباد کیا تہا اور پہر بعہد شاہ جہان بادشاہ ان راجپوتون نے بدست راجی سید عبدالقادر گردیزی بیع کردیا۔

**رانی بہوتین** - نام رانی سیتا زوجہ راجہ رام چندر راجہ اجودہیا کا ہے اور یہہ مقام

129499

Marfat.com

آبادی موضع کھمسرہ کے ملحق جانب شمال واقع ہے اس مقام پر ایک چبوترہ خشتی ہے اور ایک پتھر نصب ہے اور پتھر پر نشان نقش پا ہین جسکو اہل ہنود چرن کہتے ہین یہہ نشان بہ رسم مصور نقوش قدم موجودہ ٹھاکردوارہ مہاراجہ ٹیکم گڈہ واقع شہر اجودہیا کے ہین رانی ہوئین کا مقام گنگا کے کنارے واقع ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی زمانہ مین راجہ رامچندر اور رانی سیتا دیوی یہان آئی ہونگی اور گنگا سے عبور کیا ہوگا کہ دریا کے کنارے اونکی یادگار اہل ہنود نے تعمیر کی ہے۔

**یکشنبی مسجد** - رانی ہوئین کے ملحق جانب شمال دریائے گنگا کے کنارے بتخانہ بزرگ اہل ہنود کا تھا اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ دہلی جب بتقریب ورہ وارد قصبہ مانکپور ہوا تو اس بتخانہ کو منہدم کراکے رات بھر مین مسجد تعمیر کرائی گئی اور صبحکو اس مسجد مین نماز سحر ادا کرکے یہان سے چلا گیا اسوجہ سے یہہ مسجد یکشنبی مشہور ہو گئی۔

**شاہ آباد اور سیاہ** - شاہ آباد[۱] ملحق صمد آباد اور سیاہ جسکو عوام الناس سیہا کہتے تھے یہہ دونون آبادیان مابین یکشنبی مسجد اور صمد آباد در موضع مبارکپور واقع تھین اور اب ان دونون آبادیونکا نشان تک باقی نہین ہے شاہ آباد ملکزادہ چھجو کا مقام تخت گاہ تھا اور سیاہ اسکی لشکر گاہ تھی

**احاطہ مقبرہ تھن و انا ابدال** - آبادی موجودہ صمد آباد کے ملحق پورب کیطرف واقع ہے آپ مرید و خلیفہ مولانا شاہ محمد اسمعیل قریشی کے ہین جنکا مزار شریف موضع بھرولی پرگنہ چایل ضلع الہ آباد مین ہے نقل ہے کہ جو شخص ایکدن مین پہلے مولانا صاحب کی قبر پر فاتحہ پڑہے اور وہان سے چلکر تھن ابدال کی قبر پر فاتحہ پڑہے پھر قصبہ کڑہ مین پہونچکر مزار خواجہ کرک پر فاتحہ پڑہے تو وہ شخص خواجہ کرک صاحب کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

**مقبرہ تھن دیوان** - مابین صمد آباد اور مانکپور دریائے گنگا کے کنارے واقع ہے نشان عمارت قبر سے کسی دولتمند کا قبرستان ظاہر ہوتا ہے اور اسم شریف مین لفظ دیوان ہوجو ... ہر چہار اطراف مین کثیر التعداد مقابر ہین لیکن ان مقابر کا کوئی وارث موجود نہین شاید یہہ قبرستان اقوام وا مغانی کے عہد کے ہین - تھن دیوان صاحب مرید و خلیفہ شیخ تقی ملقب بہ جائک المعروف ہتی گل بیتی ہین مگر لقب جائک کا کوئی سبب خاص معلوم نہین ہوتا کیونکہ اونکی اولاد مین شیخ نکلن ہین

[۱] دیکھو دستاویز ہبہ نامہ نوشتہ راجی سید عبد القادر بنام راجی علی جواد مورخہ ۲۵ شعبان ۱۰۵۹ھ

Marfat.com

اور جنسے بارہ مواضعات مکن پور وغیرہ ضلع فتحپور مین آباد ہیں اور وہ لوگ اپنے تئین اولاد جعفر طیار ابن ابیطالب
بیان کرتے ہین اور وصلت اور مصاہرت بہی اونکی دیگر سادات و شیوخ قرب و جوار کیساتہ ہے شاید یہہ
لقب عطیہ مرشد ہو علی ہذا انکا دوسرا لقب بہی متی گل پٹی کا اشارات درویشانہ سے ہے شیخ تقی کا مقبرہ لب
دریاے گنگ موضع بہنڈاپور پرگنہ ہتگام ضلع فتحپور مین موجود ہے اور کبیر داس معروف درویش کو فیض
باطنی شیخ تقی صاحب سے پہونچا ہے پہلے کبیر داس مانند برہمن کا چیلہ ہوا تہا حالت اسلام مین شیخ تقی کے
مرید ہونے کے سبب سے کبیر اس جولاہا مشہور ہو گیا بلکہ کبیر اس ہی اصلی نام نہین معلوم ہوتا چونکہ وہ شاعر تہا
ہندی مین شاعر کو کب یا کبیر کہتے ہیں اور داس بمعنی غلام یعنی شاعرون کا غلام اپنا نام رکہہ لیا تہا۔
شیخ تقی کا سال وفات ۹۸۲ھ اور کبیر اس نے ۱۰۳۰ھ مین وفات پائی قطعہ سال تاریخ۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| باہزاران آرزو اندر بہشت | | چون تقی روشن ضمیر حق پرست | |
| بہر سال ارتحال آن جناب | | شد ندا از عقل مہر حق پرست | |

**گہاٹ کہنہ گنگا**۔ محاذی مقبرہ تہن لوان لب گنگ ایک گہاٹ بوسیدہ اور شکستہ ہے
اس سے دریافت ہوتا ہے کہ پرانی آبادی مانکپور اسکے بالائی حصہ پر واقع ہوگی۔
**بنگلہ و مقبرہ لولی منیا**۔ بنگلہ ایک حجرہ ہے اور اسکے ملحق مقبرہ لولی منیا ایک طوائف کا ہے
**مزار شاہ غلام حسن**۔ لب گنگ واقع ہے یہہ بزرگ خاندان پانٹی کلی کے مورث اعلیٰ ہین۔
**قلعہ لب گنگ**۔ رقبہ اس قلعہ کا تخمینا ۱۰ بیگہ کا ہے اینٹین دراز قامت بہرن
کے عہد کی ہین اور ساخت سورج بنسی مثل باون کوٹ اقوام بہر کی ہے بانی اسکا راجہ مانکچند گہروار
مشہور ہے اس قلعہ کی تعمیر بعد آبادی مانکپور کے اسسے ظاہر ہوتی ہے کہ قلعہ کی مٹی مین کویلہ اور
ٹھیکرونکی آمیزش ہے اور ظروف گلی قلعہ کی بنیاد مین پائی جاتی ہین صدر دروازہ شمال کیطرف ہے
بالائے قلعہ گوشہ جنوب مشرق مین ایک مسجد بوسیدہ ہے جسکے صحن مین قبر سید حامد خان عباسی
کی ہے عہد شاہان اودہ مین قلعہ تحصیلداری کا مقام تہا اب ویران ہوکر منہدم ہوتا جاتا ہے

| | | |
|---|---|---|
| چند نوبت می زند بر قلعہ افراسیاب | | پردہ داری میکند بر طاق کسرا عنکبوت |

یہہ قلعہ نزول سرکار تہا ۱۹۰۱ء مین راجہ رام پال سنگہ رئیس کالاکانکر نے گورنمنٹ سے
بحقیت زمینداری خرید کرلیا۔ اور قلعہ کے خندق مین کاشتکاری ہوتی ہے۔

Marfat.com

**بھینسا ٹیر**۔ قلعہ مذکور کے دروازہ پر ایک برج بوسیدہ ہے اگلے زمانہ مین یہان بھینسہ کی قربانی ہوتی تھی۔

**قلعۂ رتھاس گڈہ**۔ محاذی قلعہ لب گنگ یہ قلعہ زمین دوز ہے شہر پناہ کو ہندی زبان مین رتہاس گڈہ کہتے تھے۔

**روضۂ راجی سید نور**۔ انکا نام راجی سید نورالدین عرف نورالحق ہے یہ روضہ محاذی قلعہ لب دریاے گنگا جانب گوشہ مشرق و شمال مین واقع ہے احاطہ اسکا خشت کا ہے جسمین بہت سے مقابر انکی اولاد کے ہین ور روضہ کے ستون پتھر کے ہین اور فرش سنگ مرمر اور سنگ موسی کا ہے زیر گنبد تین مقابر جسمین دو سنگ مرمر کے اور ایک راجی نورشاہ اور دوسرے راجی سید مبارک کی ہے اور تیسری قبر معمولی پتھر کی ہے بالاے ستون زیر گنبد قطعات سال تاریخ نہایت خوشخط پتھر پر کندہ ہے لیکن بوجہ مرور ایام چند مصارع ابیات کے ایسے محکوک ہو گئے ہین کہ پڑہے نہین جاتے جسقدر پڑہے گئے وہ درج کتاب کئے جاتے ہین ہرچند کہ مادہ سال تاریخ کا مصرعہ پڑہا نہین جاتا لیکن مضامین دیگر مصارع سے تعمیر روضہ کی بزمان اکبر بادشاہ معلوم ہوتی ہے راجی سید نورشاہ فرزند اکبر راجی سید حامد شاہ کے ہین۔

| | |
|---|---|
| قادر ذو الجلال والاکرام | آسمان راست قدرتش بانی |
| چون مشوش شدہ عنایت او | ہم بتوفیق و لطف سبحانی |
| در زمان جلال دین اکبر | کہ بداوش خدا جہانبانی |
| روضہ را ساخت مصطفی راجی | کش چو رضوان سزد بدربانی |
| بہر سال نہاد تاریخش + | ہم بیک بیت گفت دہقانی |

**قطعہ دیگر**

| | |
|---|---|
| جناب راجی سید نور دین شہ | شدہ واصل زدنیا قرب اللہ |
| بجستن سال فوتش بود ذاکر | کہ سید نور دین شاہ واصل اللہ |

راجی سید نور صاحب کے مرید و خلیفہ مخدوم بندگی نظام الدین قصبہ امیٹھی اور مخدوم



Marfat.com

شیخ من اللہ عرف شیخ بڈھن جونپوری جنکی اولاد اسوقت سجادہ نشینان سلون چشتیہ حسامیہ کرمیہ ہین۔
راجی نور جیسا مرید و خلیفہ راجی حامد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تہے اور آپکی اولاد مختلف مقامات
قصبۂ مانکپور و رسولپور و مصطفےٰ آباد و بازید پور وغیرہ مین آباد ہے اور ان مقامات مین بڑی برکت اولاد نے
مساجد راجی نور کے نام سے تعمیر کرائی ہین اسوقت بیشتر مذہب اولاد کا شیعہ ہے اسوجہ سے آپکی روضہ کی
مرمت نہین ہوتی دوسری قبر زیر گنبد جو سنگ مرمر کی ہے وہ راجی نور کے پوتے راجی سید مبارک کی ہے
انکے قطعہ سال تاریخ وفات مین صرف دو شعر پڑہے گئے وہ درج کئے جاتے ہین۔

| | |
|---|---|
| امام سالکان قطب قطاب | شہ دین حضرت راجے مبارک |
| درین دنیائے دون حلت نمودہ | کہ ذاتش بُد تعالی اللہ تبارک |

**مقبرہ راجے سید ابوالعلی** ۔ محاذی روضہ راجے نور جانب شمال بفاصلہ دس
قدم ایک بلند چبوترہ پختہ ریختہ اور بوسیدہ ہے جسپر علاوہ قبر راجے سید ابوالعلی کے اور بہت سے مقابر خاندان
ہین راجے سید ابوالعلی نبیرۂ راجے سید حامد شاہ کے ہین آپ سجادہ نشین درگاہ راجے سید حامد شاہ کے تھے
اور ترکۂ ابوالعلی آپکے نام سے اس قصبۂ مین اب تک لکہا جاتا ہے موضع علی پور آپکا آباد کردہ ہے۔

**مسجد سنگین و روضہ راجے سید کرم اللہ عرف راجے کرمو** ۔ اس مسجد کا روکار سنگین تھا
وہ منہدم ہوگیا ہے روضہ خستی کا گنبد شکست ہوگیا ہے زیر گنبد دو قبرین ہین ایک قبر راجے سید کرم اللہ
اور دوسری قبر راجے سید غلام احمد عرف راجے گومن و نکے نواسہ کی ہے بیرون گنبد قرارات و مقابر
پختہ و خام اولاد راجے گومن کے ہین موضع کرم گنج عرف کرمو گنج راجے کرم اللہ کا آباد کردہ ہے ان بزرگوار کا
عرس سالیانہ یہان ہوتا تہا جب سے اولاد کا مذہب شیعہ ہوگیا مراسم سالیانہ فاتحہ خوانی بند ہوگئے۔

**احاطہ مقبرہ راجے سید ابراہیم** ۔ یہہ احاطہ راجے نور کے روضہ سے چالیس قدم کے فاصلہ پر
جانب گوشہ جنوب و مشرق واقع ہے راجے سید ابراہیم ۔ راجے نور شاہ کی ساتوین پشت اولاد مین ہین
راجے ابراہیم شاہ درویش کامل مشہور ہین آپکے قوم اجنّا تابع تہی کہتے ہین کہ جب آپ وضو کرتے تہے تو کوئی
خدمتگار نہین ہوتا تہا ۔ اجنّا وضو کراتے تہے اور لوٹا پانی کا معلق رہتا تہا کوئی پانی ہاتہہ پر ڈالنے والا
نظر نہین آتا تہا موضع ابراہیم پور جو اب مشمولہ علاقہ بریانوان ہے آپکا آباد کردہ ہے اولاد آپکی مانکپور مین و دیگر
مقامات مین موجود ہے آپکی اولاد مین سید یسین تھے جنکا آباد کردہ موضع سید یسین پور عرف سید اسی پور مشمولہ

Marfat.com

علاقہ بریالوان ہے۔

**خانقاہ حسامی**۔ یہ عمارت سنگین جسکے پہلوے غربی و مشرقی مین دالان خشتی ہین اور ایک احاطہ خشتی سے محدود ہے صدر دروازہ جانب شمال ہے دالان سنگین سجادہ نشینان خانقاہ کی نشست گاہ ہے گرد و پیش مکان اہل خاندان کے ہین اس خانقاہ کے بانی شاہ قاسم رحمۃ اللہ علیہ ہین اور مجالس عرس تمامی بزرگوار حضرت شاہ حسام الحق رحمۃ اللہ علیہ سے اولاد تک اس خانقاہ اور دیگر مقامات قرب مین ہوتے ہین۔

**روضۂ سلیمان خاتون**۔ محاذی سنگین دالان خانقاہ جانب شمال ایک روضہ کلان گنبد کا واقع ہے جو روضۂ سلیمان خاتون کا معروف ہے زیر گنبد علاوہ قبر سلیمان خاتون کے دیگر بزرگوار خاندان حسامی کے بھی ہین کہتے ہین کہ سلیمان خاتون دختر سلیم شاہ سوری بادشاہ دہلی کی تھین انکا عقد نکاح شاہ قاسم کے ساتھہ ہوا تھا لیکن اینٹین اس روضہ مین اقوام بھر کے زمانہ کی ہین اور ساخت بھی پارینہ معلوم ہوتی ہے۔

**درگاہ حسامی اور مسجد**۔ اس درگاہ کے دو احاطہ ہین احاطہ اول کا صدر دروازہ گوشہ جنوب و مغرب مین واقع ہے اور اس دروازہ کے اندر پہلوے مغربی مین ایک دالان سنگین تعمیر کردہ قاضی شمس الدین اولاد شیخ احمد محتسب عثمانی رئیس کڑہ کا ہے اور جانب مشرق اسکے ایک دالان خشتی ہے اور احاطہ کے صحن مین بیشتر مقابر خاندان حسامی کے ہین اور ایک قبر وسط صحن مین شیخ مخدوم بخش کوتوال سابق عہد شاہ اودہ کی ہے احاطہ اول مین جانب شمال دوسرا جزو احاطہ کچھہ بلندی پر واقع ہے جسکا دروازہ جانب جنوب احاطہ اول مین ہے اس دوسرے احاطہ مین مزار اقدس حضرت مولانا شاہ حسام الحق رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور اسی احاطہ مین بھی بہت سے مقابر اس خاندان کے ہین اور ان دونون احاطہ درگاہ سے جداگانہ چار ہاتھہ کے فاصلہ پر جانب جنوب ایک مسجد ہے جب وہ پارینہ ہوگئی تو حاجی شاہ محمد اسمعیل سجادہ نشین خانقاہ نے اوسکی تعمیر جدید کی اور کنوان پختہ بھی صحن مسجد کے گوشہ جنوبی و مشرقی مین تعمیر کرایا ہے۔

**قبر سید خان شاہ**۔ مورث سادات اصفہانی قصبۂ کڑہ موضع منڈوا اور مرید و خلیفہ مولانا شاہ حسام الحق مانکپوری۔ پہلے آپ قصبۂ کڑہ مین بود و باش رکھتے تھے سمیان موسیٰ و سید عیسیٰ سادات قطبی سے اور آپ سے ملال خاطر ہوا اور ان لوگون نے آپکو تکلیف دی تب آپ نے اپنے پیر و مرشد حضرت شاہ حسام الحق صاحب سے شکایت کی حضرت نے ان کے حق مین بد دعا کی اور کہا کہ موسیٰ دہر گھونسا اور عیسیٰ دہر پیسا چنانچہ موسیٰ ہاتھی کے گھونسہ سے اور عیسیٰ زیر دیوار دب کر

Marfat.com

ہلاک ہوئے اور سید خان شاہ نے حسب اجازت اپنے مرشد کے موضع منڈوامین کونت اختیار کی ایکمرتبہ آپ واسطے زیارت مرشد مانکپور مین قیام پذیر تھے اور یہان عارضہ ہیضہ پھیلا ہوا تھا اس عارضہ مین آپ نے وفات پائی قبر آپ کی زیر دیوار مشرق احاطہ درگاہ حسامی موجود ہے کہتے ہین کہ آپنے اس قصبہ سے اس عارضہ کو ہمیشہ کیلئے جذب کرلیا ہے جب کبھی اس عارضہ کا اثر یہان نمایان ہوتا ہے تو لوگ گندم بریان اور گوڑ جسکو گوڑ دہنیان کہتے ہین آپکی قبر پر نیاز دلاتے ہین۔ اوسوقت یہ عارضہ قطعی معدوم ہوجاتا ہے

**احاطہ وقرار حاجی عبدالکریم**۔ ملحق روضہ سلیمان خانؒ اندرون حلقہ خانقاہ واقع ہے جسمین آپ سودہ ہین مفصل حالات آپکے حصّہ تواریخ مین تحریر ہونگے۔ اور بانی درگاہ شریف شاہ محمد غفور عطا صاحب ابن حضرت شاہ کریم عطا صاحب ہین

**مقبرہ نصیرالدین پہلوان**۔ یہہ مقبرہ آبادی مانکپور سے گوشۂ مشرق بالائے نالہ جنگی واقع ہے اس مقبرہ پر پہلے ایک گنبد کلان تہا ۱۸۷۱ء مین کثرت بارش سے گنبد منہدم ہوگیا زیر گنبد دو قبرین ہین ایک شاہ نصیرالدین اور دوسری اونکے دوست کی انکی نیاز تین کوڑی اور دوست کی دو کوڑی کی شیرینی پر ہوتی ہے۔ زیادہ مصارف سے آپ ناخوش ہوتے ہین اور مُراد بھی پوری نہین ہوتی شہر دہلی اور اوسکے جوار مین آپ نصیرالدین شاہ قلم معروف ہین آپ مرید وخلیفہ شیخ علاءالحق صاحب پنڈوی بنگالی کے ہین اور شاہ ولایت مانکپور تھے آپکا زمانہ خواجہ سرور جہان سلطان شرقی جونپور کا ہے آپ کی اولاد یا خادم سے کوئی نہین ہے مولانا شاہ حسام الحق کو وقت عطائے ولایت مانکپور اونکے پیرومرشد حضرت نور قطب عالم پنڈوی نے فرمایا تہا کہ نصیر تا نصیر و حسام تا قیام۔

**مزار لولی نارنگ**۔ یہہ مقبرہ پختہ بالائے جنگی نالہ محاذی مزار نصیرالدین پہلوان واقع ہے اس قبر کا کتبہ مزار شکست ہوکر قبر کا سر پوش ہے کہتے ہین کہ لولی نارنگ ایک طوائف کی لڑکی تھی جو عہد طفلی سے عابدہ تھی انکی عبادات اور ریاضت اور کمالات کی داستان فقراء کے ملفوظات درکتب مین مطول موجود ہین لولی نارنگ کا زمانہ اوسوقت کا معلوم ہوتا ہے کہ جب سلیمان تارہ ولایت تھے ایسی عورت کو لولی اپنی زبان مین بولتے تھے۔

**مزار حبیب اللہ**۔ لولی نارنگ کے مزار کے ملحق جانب شمال ایک قبر سنگین جسپر حبیب اللہ فوت شد ۹۴۳ھ پتھر پر منقوش ہے۔

Marfat.com

**محمد باڑہ** - اس مزار حبیب اللہ سے جانب مشرق کچھ فاصلہ پر ایک گنبد عالیشان تھا جو اب منہدم ہو گیا ہے اور احاطہ باقی ہے سابق مین یہہ مقام پہلوانون کے کشتی لڑنیکا تھا اکھاڑہ کے بجائے باڑہ بولا جاتا تھا محمد خان وعنایت خان جنکا آباد کردہ عنایت گنج اور کالے خان جسکا کالے مدرسہ مشہور ہے سرداران قوم گہروارسے تھے -

**میدان چوکاپور** - اس وسیع میدان مین صدہا مقابر و مساجد اقوام دامغانیان کے موجود ہین اور ہزارہا مقابر پختہ کھود کر کہیت ہوگئے ہین یہہ وہ میدان ہے کہ جسمین شیوخ اسلام مجاہدین غازی میان سے اور اقوام ہند سے میدانداری ہوئی اور بعد کو چالیس سال باہم مابین شیوخ و ہنود معرکہ آرائیان رہین اور یہہ وہی میدان ہے کہ جسمین مانکپور پہلے آباد تہا اور شیوخ دامغانیان کا عروج و تنزل واقع ہوا -

**قبر مولانا شاہ محمد اسمٰعیل** - یہہ مورث خاندان حسامی مانکپور ہین قبر انکی روضہ ملک امام الدین کے مغرب کیطرف ہے مکان مسکونہ بہی انکا اسی مقام پر بیان کیا جاتا ہے -

**روضۂ ملک امام الدین** - ملک امام الدین سرداران لشکر جہادی غازی میان سے ہین بعد فتوحات جنگ کڑہ مانکپور یہہ مانکپور مین مقیم تہے جب سالار غازی میان بہرائچ مین شہید ہوگئے اور مسلمانونکا زمانہ گردش مین آیا تو ملک امام الدین بہی حملہ کفار مین گہر گئے قوم مخالف نے آپ کو سخت تکلیف دی چونکہ آپ کے ہمراہ چہہ دختران ناکتخدا اور ایک زوجہ تہین قوم مخالف نے دختران ناکتخدا کی خواستگاری جبریہ کی ایسی استدعا قوم مخالف کی ایک عادت مستمرہ تہی اس قوم کا عام دستور تہا کہ دولہن کا ڈولہ پہلے سردار قوم ہنود کے یہان اوتارا جاتا تہا دوسرے روز اوسکے شوہر کی نوبت ہوتی تہی زناکاری کوئی فعل معیوب نہین تہا الغرض ملک صاحب کیطرف سے انکار ہوا مگر اونکی زوجہ نے بخوف ہلاکت جان لڑکیونکا دینا قبول کیا - اور جب مخالفین کا تقاضا شدید ہوا اوسوقت ملک صاحب نے درگاہ جناب باری مین نہایت انکساری کیساتھہ مناجات کی کہ اے پردہ پوش گنہگاران اسی بے کس وبیکس کی عزت و حرمت تیرے دست قدرت مین ہے ناگاہ زمین شق ہوگئی اور ملک صاحب مع دختران پاکدامن کو لیکر پیوند خاک ہوئے قوم مخالف ملک صاحب کی اس کرامات کی قائل ہوگئی تل چاول جسکو ہندی محاورہ مین تل چوری کہتے ہین اور ہنود کے دیوتاؤن پر چڑہائی جاتی تہی وہی دستورات انکی قبر پر مرعی ہوگئے یعنی دختران ناکتخدا ابتک تل چوری مزار پر چڑہاتی ہین اور کڑہی روٹیان اور



Marfat.com

پھلکی جو خاص خورش اہل ہنود ہے عورات ہندو اور مسلمان ملک صاحب کی قبر پر چڑہاتے ہین جسکو عوام الناس ایک محاورہ خاص مین ملک چھوانا بولتے ہین یہہ وٹیان و پھلکی بالائے قبر ملک صاحب پر پھیلائی جاتی ہین ان مراسم سے ظاہر ہوتا ہے کہ اوسوقت یہان اسلام کا گذر نہین ہوا تھا کہ دستور فاتحہ خوانی ہوتا کیونکہ ملک صاحب کا فاتحہ یا عرس تک نہین ہوتا البتہ روضۂ ملک صاحب شہزادہ کیقباد بادشاہ دہلی نے تعمیر کرایا تھا گنبد مزار اب منہدم ہو گیا ہے۔ ماہ اگھن مین ہر سال سات میلے سات جمعرات کو قبر ملک صاحب پر ہوتے ہین اور ان میلون کا نام ملک بیٹھ ہے ان میلون مین عورات کی کثرت ہوتی ہے مگر میلے صفائی مین عمدہ ہوتے ہین اول جمعرات کو جب خفیف میلہ ہوتا ہے عورات اپنے محاورہ مین کہتی ہین کہ آج پہلی کیواڑی کھلی۔ اور روضہ ملک امام الدین سے جانب شمال بیس قدم کے فاصلہ پر ایک احاطہ جسمین قبر زوجہ ملک صاحب کی ہے عورات جب قبر ملک صاحب پر جاتی اور نیاز چڑھاتی ہین تو بوقت واپسی کچھ کنکریان قبر زوجہ ملک صاحب پر پھینکتی ہین اس مطلب سے کہ اسنے دختران معصوم کو حاکم بدکار کے دینے کو کیون منظور کیا تھا پس کنکریان ایک سنگ ملامت ہے خادم درگاہ یا جاروب کش اس مزار کے قوم ڈفالی سے ہین جو خود کو لشکریان غازی میان سے شمار کرتے ہین۔

**مزار شاہ جمال الدین اولیا اور زندہ سوختہ**۔ یہہ مزار آبادی موجودہ مانکپور سے جانب شمال واقع ہین یہہ مزار پختہ ہشت پہلو مدوّر سطح زمین سے پانچ فیٹ بلند اور ستّو فیٹ مدوّر سہ کا چبوترہ ہے اور بالاے چبوترہ دیوار و صحن صراحیان یا نقش و نگار ہین اور دروازہ سنگین جانب جنوب واقع ہے اور بالاے شہ نشین دو قبرین پتھر کی ایک شاہ جمال الدین اولیا دوسری زندہ سوختہ کی ہے اوران قبرون کے گرد پتھر کا کٹہرہ ہے اوران مزارات کے چارونطرف صدہا مقابر پختہ بیشتر سادات گردیزی مانکپور کے ہین اور اسکے محاذی مکانات و آبادی بھی سادات گردیزی کی ہے مجاور درگاہ شریف منور علیشاہ بن باقر علیشاہ ہے جو بیان کرتا ہے کہ میری پچیس پشت اس درگاہ کی جاروبکشی مین گذری ہین اور جو بیانات میرے خاندان مین نقل ہوتے آئے ہین وہ یہہ ہین کہ شاہ جمال اولیا اور زندہ سوختہ برادران حقیقی اپنی قوم کے سردار تھے بوسیلہ جہاد یہان تشریف لائے اور راجہ مانکچند سے جنگ کرکے شہید ہوئے ایک عرصہ تک انکی قبرین لاپتہ رہین جب بادشاہ دہلی کو عالم رویا مین بشارت ہوئی کہ ہمارے مقابر تعمیر کیے جاوین پس بحکم بادشاہ دہلی ایک مقام مین دو قبرین تعمیر ہوئین

Marfat.com

جب صندوق قبر تیار ہوا تو ایک مقام قریب تر کے زمین خود بخود شق ہو گئی اور اوس مین شق شدہ سے
یہہ دونون شہید برآمد ہوئے اور صندوق تیار شدہ مین استراحت فرمائی تب سے یہہ مزارات زیارتگاہ
عام مین پہلے معافی زمین متعلق درگاہ زیادہ تہی اب صرف صہ بگیہ باقی ہے جو وجہ معاش جاروب کش
کی ہے اور یہہ معافی عطیہ سادات گرویزی ہے۔

**(نوٹ)** بوجہ امتداد ایام شاید اس روایت کے حافظہ مین کچہہ فرق آگیا ہے لیکن شان قبر شاہد ہے
کہ مقبرہ ضرور کسی امیر کا ہے قبرستان سادات گرویزی کے الحاق سے اور معرکہ مجاہدانہ راجہ مانکچند اور
شہاب الدین گرویزی سے ایسا ثابت ہوتا ہے کہ شاہ جمال الدین اولیا اور زندہ سوختہ ضرور اوسی جماعت سے
تہے اور شہید ہوئے جب دوبارہ اولاد سید شہاب الدین کو عروج ہوا تو اونہون نے قبرین ان شہداء کی
تعمیر کرائین اور خطاب زندہ سوختہ کی کوئی وجہ خاص معلوم نہین ہوتی بجز اسکے کہ ریاضت و عبادت مین
خود کو جلا دیا ہے ؎ تا نسوزی بر نیاید بوئے عود + اور مقابر کا احاطہ جو مدوّر ہے یہہ مقام بالائے قلعہ
زمین دوز جسکو رتہاس گڈہ کہتے ہین اوسکے ایک گوشۂ مشرق و شمال مین واقع ہے یہہ کوئی مدور برج
ہوگا چونکہ شہدا موصوف بالائے برج شہید ہوئے تہے اس لئے انکا احاطہ مزار مدور تعمیر کیا گیا کہ برج
کی علامت ظاہر رہے۔

**احاطۂ مزار راجے سید حامد شہ گرویزی**۔ یہہ احاطہ جانب مغرب چند قدم کے
فاصلہ پر مزار شاہ جمال الدین اولیا سے واقع ہے راجے سید حامد شہ عالیخاندان سادات گرویزی مانکپور
سے ہین اور آپکی اولاد اب قصبۂ مانکپور اور اطراف و جوانب مین آباد ہے آپ مرید و خلیفہ رشید مخدوم شاہ
حسام الحق صاحب مانکپوری کے ہین اور درجہ فقر مین آپ شاہ ولایت جونپور تہے اور آپکے احاطۂ درگاہ مین
ایک قبر سنگین آپکی ہے اور بہت سے مقابر انکے خاندان اور شہزادگان عصر کے ہین چنانچہ آپکے مزار سے
بفاصلہ سولہ ہاتہہ جانب مشرق قبر سید احمد ثانی کی ہے جو آپکی پانچوین پشت مین ہین اور شیخ پیر محمد
سلونی کو اول شرف بیعت سید احمد ثانی سے حاصل ہوا ہے کیونکہ شیخ پیر محمد صاحب کے بزرگ جدّ اعلیٰ
مخدوم شیخ مبارک اللہ عرف شیخ بڈہن سید احمد ثانی کے جدّ اعلیٰ راجے سید نور صاحب کے مرید و خلیفہ تھے بعد
وفات سید احمد صاحب شیخ پیر محمد نے سلسلہ کریمیہ مین بیعت حاصل کی ہے۔ محامد و خصایل راجے
سید حامد شہ بیشمار ہین مخدوم شاہ اشرف جہانگیری کچھوچھوی اپنی کتاب لطائف اشرفی مین آپکے اذکار

Marfat.com

حمیدہ تحریر کرتے ہین آپ لکھے پڑہے نہین تہے سلاطین شرقیہ جونپور آپکے معتقد تھے ایک مجلس علماء مین آپکو بغرض امتحان طلب کیا تہا اور مسائل شرعی آپسے دریافت کیے گئے تہے آپکے جوابات سے علامۂ عصر مولانا حسن طاہر آپ کا مرید ہوگیا تہا علم باطنی کا آپ مین شرف حاصل تہا آخون درویزہ جو شہر پشاور کے مغربی دروازہ پر آسودہ ہین اور جنسے تمامی افغانستان مین سلسلہ بیعت ہے آپکے مرید و خلیفہ ہین **نقل ہے** کہ سو برس بعد وفات آپکے کسی سخت کی جڑ سینۂ پاک پر آگئی تہی اولاد کو بشارت ہوئی چنانچہ صندوق قبر کہولا گیا اور جڑ کاٹی گئی اور غسل و کفن دوبارہ دیا گیا اور اصلاح بنوائی گئی اور پہر مدفون ہوئے اور سابق کا کفن اور ناخون اور موئے تراشیدہ مدت تک اولاد کے پاس تبرکا رکہے رہے لوگ اوسکی زیارت سے مشرف ہوتے تہے بوجہ امتداد ایام ضایع ہوگئے مگر ایک عصائے چوبی آپکا اب تک موجود ہے سنگ مزار ٹوٹ گیا تہا معتقدان نے چندہ کرکے قبر کی مرمت سنہ ۱۹۱۲ع مین کرادی اور احاطہ درگاہ کا دروازہ شکست ہوگیا تہا بجائے دروازہ چوبی کے اب دروازہ آہنی لگادیا گیا ہے زمانہ سلاطین وہ سے اکثر اولاد مذہب شیعہ ہوگیا ہے اسوجہ سے آپکی قبر کی جانب کم توجہی ہے بلکہ آپکی قبر کے متصل تعزیہ مدفون ہونے لگے ہین آپنے بعمر نوے سال سنہ ۹۱۰ھ مین وفات پائی قطعہ سال تاریخ درج ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| تاخت چون از جہان بخلد برین<br>گفت سرور بسال تاریخش | | حامد ذات احمدی و علیؓ<br>قطب دین حامد خدا و نبیؐ | ۹۱۰ھ |

**روضۂ عنایت خان** ـ یہہ روضہ ایک احاطۂ بزرگ مین مزار راجے حامد شاہ کے جانب مغرب بفاصلہ ۲۰ ہاتھ کے واقع ہے عنایت خان سرداران اقوام گکھڑ سے ہین اور عنایت گنج انکا آباد کردہ ہے انکی نسل سے اب کوئی مالکون مین نہین ہے عنایت گنج مین پختہ احاطہ تہا مگر اب وہ نیست ونابود ہے لیکن مقبرہ بوسیدہ انکا اب تک موجود ہے یہہ روضہ نہایت خوشنما تعمیر ہوا تہا اسمین مغرب کیطرف تین گنبد عالیشان تھے درمیانی گنبد کے نیچے قبر عنایت خان کی ہے مگر اسوقت تینون گنبد منہدم ہوگئے ہین احاطہ کی دیوارین بلند ہین دو دروازے ایک جانب شمال اور دوسرا جانب جنوب ہے اور احاطہ کے گوشہ شرقین جنوب و شمال مین برج تھے وہ بہی اب گرگئے ہین۔

**قبر راجے رستی گردیزی** ـ یہہ قبر معہ دیگر مقابر پختہ کے بالائے حصار رہتاس گڈہ عنایت گنج سے جانب جنوب واقع ہے یہہ خاندان سادات گردیزی مین صاحب کمال درویش گذرے ہین

Marfat.com

اولاد انکی مانکپور اور مصطفے آباد وغیرہ مین آباد ہے۔ شادی بیاہ کے کہانے مین اب تک ان کا حصہ لگایا جاتا ہے۔

**مسجد و مقبرہ میر طوفان شہید**۔ بازار شاہ آباد مین بالا نالہ محاذی قبر راجے رشنی جانب مغرب کچھہ دور فاصلہ پر مسجد بوسیدہ اور مقبرہ میر طوفان واقع ہے۔ انہون نے شہر ربیع الثانی [illegible] مین کفار کے ہاتہہ سے بضرب تیر تفنگ شہادت پائی یہان عرس سالیانہ ہوتا تہا جب سے [illegible] علی مجاور فوت ہو گیا مراسم عرس بند ہو گئے میر طوفان کی اولاد اب یہان آباد نہین ہے مگر کچھہ لوگ اس نسل کے موضع ہیبت پور پرگنہ ہتگام تحصیل کہاگا ضلع فتحپور مین آباد ہین انکی اولاد کا مکان شاہ آباد مین لب سڑک تہا اب صرف مسجد باقی ہے اس خاندان مین ایک شادی ایسے اصراف سے ہوئی تہی جسکی۔ عورت کا کہانا ہر اقوام تمام سکنائے مانکپور کو دیا گیا تہا میر طوفان کے بالین مزار پر جو سنگ نصب ہے اوسمین جو قطعہ کندہ ہے وہ بجنسہ نقل کیجاتی ہے۔

| | |
|---|---|
| میر طوفان چون ہزبر یکہ تاز | بر سر کفار شبہائے دوید |
| از قضا تیر اجل یعنی تفنگ | بر تن پاک شریف او رسید |
| سال فوتش از خرد تسلیم گفت | کو بجائے حرب طوفان شد شہید |

خمس ستین و ثمانمائۃ شہر ربیع الثانی ترقمہ العبد مولانا مبارک۔

| | |
|---|---|
| الٰہی چنان کن کہ انجام کار | تو خوشنود باشی و ما رستگار |
| ہر کہ آید بجہا اقل فنا خواہد شد | آنکہ پاینده و باقیست خدا خواہد شد |

**مقبرہ نواب لہمد خان**۔ یہہ سادات گردیزی خاندان سے ہین یہہ مقبرہ ایک بلند اور وسیع چبوترہ پر میر طوفان کے مقبرہ کے جانب شمال کچھہ فاصلہ پر واقع ہے اور اس چبوترہ پر اور مقابر بھی ہین جو [illegible] لیکن اب یہان مردے دفن نہین ہوتے۔

**روضہ لاڈلی بی بی**۔ مقبرہ نواب عبد الصمد خان سے کچھہ فاصلہ پر جانب شمال یہہ روضہ واقع ہے اس روضہ کے گرد ایک بلند احاطہ خشتی ہے اور دروازہ سنگین و مختصر لوپ کیطرف واقع ہے اور وسط احاطہ مین روضہ سنگین گنبددار ہے اور اس روضہ کے باہر بہت سے مقابر بنے ہین یہہ لاڈلی بی بی خاندان سادات گردیزی سے ہین جنکا لقب راجے میر کلر پہلے ہے کیونکہ وہ ضلع کلکر یا اس خاندانکی حقیت آبائی تہی



Marfat.com

اس خاندان کے لوگ اب مانکپور مین آباد نہین ہین میر خیرات حسین ساکن سلون اس نسل سے تہے ایک نابالغ لڑکا ان کا قصبہ سلون مین موجود ہے -

**قبرستان بارہ دواری** - یہہ ایک بلند اور وسیع چبوترہ جسپر مقابر پختہ ہین لاڈلی بی بی کے روضہ سے جانب گوشہ مغرب شمال مین کچہہ دور فاصلہ پر ہے یہہ قبرستان بارہ گہرونکا ہے اسوقت ان گہرون سے کوئی باقی نہین ہے -

**عیدگاہ** - متصل آبادی اجے محمد حیات مین جانب گوشہ مغرب و شمال واقع ہے یہہ عیدگاہ پورانی ہے مغرب کی دیوار کے دونون سرو نیز بروج سنگین تھے لیکن وہ منہدم ہوگئے فرش عیدگاہ ایک چبوترہ بلا قید تہا اسوجہ سے اسمین احتمال ناپاکی اور آمد و شد جانوران کا تہا حاجی کریم بخش نے کوشش کے ساتہہ چندہ سے احاطہ تعمیر کرایا اور اسمین دروازہ لگا دیا اب یہہ مسجد عیدگاہ نو تعمیر ہوگئی -

**گہوڑے شہید** - غوری شہید کا بگڑا ہوا گہوڑا شہید ہے یہہ مقابر آبادی شاہ آباد سے جانب شمال واقع ہین -

**چہیپیونکی مسجد** - یہہ مسجد آبادی شاہ آباد کے مغرب کیطرف ہے اقوام چہیپا پہلے یہان آباد تھے یہہ مسجد چندہ سے بنائی گئی تہی اس مسجد کے بانی کی اولاد آج ضلع مانڈہ پرگنہ کڑا مین آباد ہے اور قوم چہیپا معروف ہے

**روضۂ شہاب الدین گردیزی اور روضۂ شہزادی** - یہہ دو روضہ گنبد دار ایک احاطہ خشتی کے اندر جسمین بہت سے مقابر پختہ ہین اور احاطہ منہدم ہوگیا ہے اور منجملہ دو روضہ کے ایک روضہ سنگین ہے جو شہادت الدین گردیزی کا معروف ہے مگر سوا اس قبر کے سادات گردیزی کے کوئی مورث یہان مدفون نہین ہین گردیزی سادات کا بیان اس روضہ کی نسبت عجیب و غریب ہے وہ کہتے ہین کہ شہاب الدین ہمارے مورث کا مقبرہ دریا کے کنارے پر تہا جب وہ مقام دریا برد ہونے کے قریب ہوا تو اولاد نے یہہ روضہ تعمیر کراکے دوبارہ اسی روضہ مین مدفون کیا بیان ایسا ہے جیسا کہ نسبت قبر شاہ جمال الدین اولیا - ہم پہلے تحریر کر چکے ہین اور یہہ بیان مثل قصہ کہانی زبانی ہے کوئی ثبوت تحریری نہین ہے نہ کوئی عمل ما بعد ایسا ہے جسکی صداقت سے اسکو تسلیم کر لیا جاے اولاد شہاب الدین مانکپور مین بکثرت پہلے آباد تہی اور اب بھی آباد ہے مگر سبھی خاندان کا گورستان یہان نہین ہے ساخت روضہ ہمشکل مسجد جامع و چہل ستون واقع شاہ آباد کے ہے دوسرا روضہ شہزادی کا مشہور ہے جسمین قبر کے گرد پتہر کا کٹہرہ نہایت خوشنما ہے اور قبر کے سرہانے

Marfat.com

دیوار مین ایک پتھر نصب ہے او قطعہ تاریخ اوسمین کندہ تھا مگر بوجہ مرور ایام حروف اُسکے محکوک ہو گئے ہین صرف ایک شعر پڑھا جاتا ہے جو درج کرتا ہون ۔ ع

| | |
|---|---|
| وزید باد خزان شمع مجلس جعفر | ہزار حیف کہ گل شد نماند تا بسحر |

اب غور طلب یہہ امر ہے کہ یہہ مقبرہ کس خاندان سے ہین اول جعفر خان بن خضر خان ابن سلطان علاء الدین خلجی جاگیردار کرّہ مانکپور اگر اس جعفر خان کی بیگم کا یہہ روضہ ہے تو اسکا چچا شہزادہ شہاب الدین تھا روضہ سنگین اوسکا ہے ۔

**مسجد جامع** ۔ شاہ آباد کے مغرب کیطرف دریائے گنگا کے کنارے ایک عالیشان عمارت سنگین تھی جو منہدم ہو گئی صرف مغرب کیطرف کی عمارت سنگین جسمین دالان وسیع اور اوسکے پہلو مین ایک سمت شمال اور دوسر اسمت جنوب دالان موجود ہے اس مسجد کے مصارف کیواسطے شاہجہان بادشاہ دہلی نے حسب فرمان شاہی صد ما بیگہ زمین معاف عطا کی ہے جسکے فرمان کی نقل بجنسہ درج تاریخ ہذا ہے اور بوجہ انقلاب حکومت یا متولیان کی طمع سے یہہ اراضی معافی اب زمینداری خالصہ ہے ۔ اور درناو میر عدل نے جنکے نام فرمان شاہی ہے منتقل بہی کر دی ہے اگرچہ فرمان کی عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ میر عدل راجے عبد القادر نے ایک قصبہ بنام شہاب الدین آباد ۔ آباد کیا تہا اور شاہجہان بادشاہ کا نام شہاب الدین ہے اور میر عدل کے مورث کا نام بہی شہاب الدین تہا اور غرض میر عدل کی اپنے مورث کے نام سے تہی اور دریردہ خوشنودی مزاج شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ سے بہی تہی ۔

اس قصبے کی آبادی اور نام کا جو کچھہ سبب ہو لیکن یہہ بات ذہن نشین نہین ہوتی کہ راجے سید عبد القادر میر عدل نے کئی لاکہہ روپیہ صرف کر کے مسجد اور مکانات سنگین جو عمارت عالیشان دریا کے کنارے واقع ہین تعمیر کرائی اور صد ما بیگہ زمین بحیلہ مصارف مسجد حاصل کی کیونکہ اُسوقت زمین ایسی بیش قیمت شئے نہین تہی جسقدر روپیہ تعمیرات مین صرف ہوا ہوگا اوس قیمت مین ایک علاقہ زمینداری خرید کر لینا ممکن تہا اوس وقت کے کاغذات خانگی اس خاندان کے راقم نے بچشم خود دیکہے ہین میر عدل کے پاس جیسی عمارات عالیشان بنی تہین ویسا علاقہ زمینداری یا معافی نہین تہا ۔

LIBRARY.
Muhammad Iqbal Mujaddidi
LAHORE.
3088

# نقل فرمان

دستخط طغرا

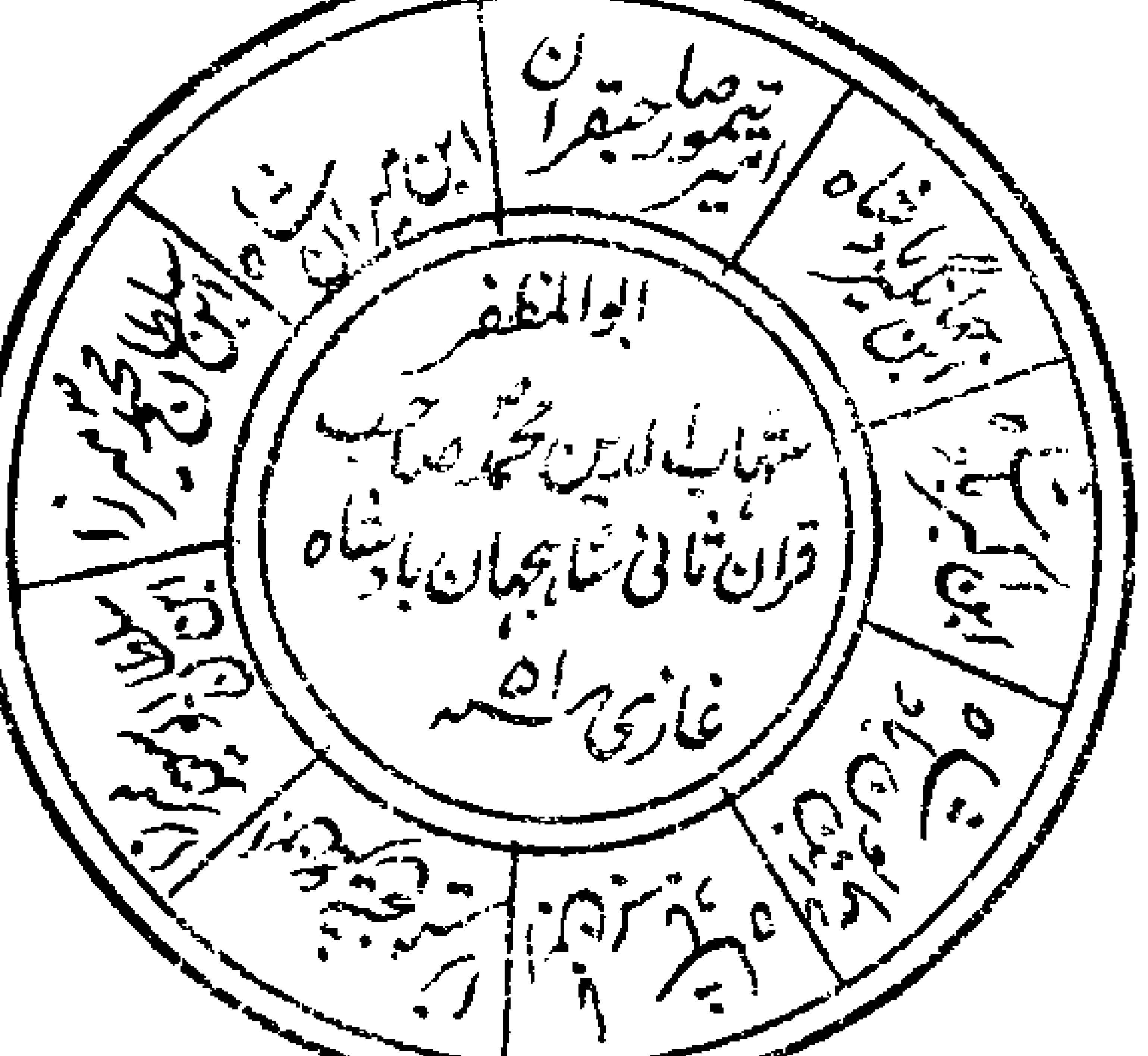


مهر

درین وقت فرمان عالیشان مرحمت عنوان شرف اصدار و عز ایراد یافت چون بعرض مقدس رسید
که سعادت و نقابت پناه فضائل دستگاه سلالهٔ سادات الاماجد العظام نتیجه النقاد و اولیاء الکرام نقاد
العرفا و الاعاظم ذی الحسب الطاهر و النسب الطاهر زبدة الافاضل و الاکابر راجی سید عبد القادر میر عدل
در سواد بلدهٔ مانکپور عسکر ظفر اثر برکنار دریا قصبه بنام نامی و اسم سامی اشرف اقدس ارفع همایون اعلی
آباد ساخته بشهاب الدین آباد موسوم گردانیده التماس نمود که مسجد جامع میخواهد در انجا بنا کند تا سکنه
انجا بادای صلوات خمسه جمعه و عیدین قیام نموده محتاج رفتن جای دیگر نباشند و اثر مثوبات آن لاحق روزگار
اشرف همایون گردد و نیز التماس نمود که محترفه و سکان آن قصبه از عمله و فعله و پته و گذر و غیره هیچکس را
مجال تعدی و ستم نباشد با مرفه الحال و فارغ البال کامیاب علی الدوام بمشاغل خویش نموده بدعاگوی
دوام دولت ابد پیوند اشتغال می نموده باشند و این معنی از دیاد آبادی و معموری قصبه و اجتماع مردم
شود حکم جهان مطاع گیتی مطاع ارتفاع از مکمن لطف و مرحمت شرف اصدار و عز ایراد یافت که موازی
یانصد بیگه زمین مزروع و افتاده بالمناصفه دیه و و دا بطریق انعام سو بد و مخلد و وجه اخراجات مسجد
و ضیافت وارد و صادر و باغات از پرگنه حویلی مانکپور و غیره حسب الضمن مقرر و مفوض باشد
که سیادت و نقابت پناه مشار الیه اولاد و احفاد موصی الیه بطناً بعد بطن و نسلاً بعد نسل ابداً موبداً
تنفقه احوال مساکین از درین انجا کوشیده به ترویج و تعمیر مسجد و قیام قصبه اقدام می نموده باشند

Marfat.com

وسلسل حکام وعمال متصدیان مہمات وجاگیرداران فوجداران کروریان حال واستقبال الصوبہ سرکار آنکہ
بموجب حکم الاشرف اقدس اعلی کوشیدہ اراضی مذکورہ رابمود دہچک بستہ بتصرف موحی الیہم بازگذاشتہ اصلاو
مطلقا تغیر وتبدل برآن راہ ندہند وبعلت یا بوجہات واخراجات مثل قلنغہ وپیشکش وجرمانہ وضابطانہ
محصولانہ ومہرانہ دروغگانہ وبیگار وشکار ودہ نیمی ومقدمی وصدوقمی وقانونگوئی وضبط ہرسالہ وتکرار
زراعت واحضار اشخاص وتصحیحہ صدور وتجدید اسناد وکل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی مزاحمت
نسازند با نفراغ خاطر حاصلات آنرا صرف اخراجات مسجد وضیافت وارد وصادر در انجا وغیرہ می نمودہ باشند
وجمیع سکنہ محترفہ واہل کسب آن قصبہ از بقال وجبی وبافندہ وکاغذی ودلال وملاح وغیرہ کہ در بازار
بیٹھہ وگذر کار میکنند از جمیع تکالیف ومطالبات معاف ومسلم ومرفوع القلم شمردہ از جمیع عوارضات مصون
ومحروس شناختہ اصلاو مطلقا بہیچ نہج من الوجوہ مزاحم نشوند تمامی متعلقات ومضافات آن قصبہ را
بلا شرکت ومساہمت بآن سیادت ونقاوت پناہ مشار الیہ وفرزندان موحی الیہ منسوب داشتہ اصلا مداخلت
ننمایند وبعلت زکوۃ محترفہ وسایر امور نامشروعہ وممنوعہ بادشاہی یکدام طلب وتوقع نکنند می باید کہ
ہیچکس از اہالی انجا در ہیچ معاملہ وقضیہ تکلیف رجوع بدیگرے بغیر آنہا نکنند می باید کہ بموجب مقررہ مسلم
دانستہ از شوایب تغیر وتبدل مضمون سند درین باب ہرسالہ فرمان وپروانچہ مجدد نطلبند واز فرمودہ
تخلف انحراف نورزند چون بتوقیع رفیع منیع اشرف اعلی مزین ومحلی گردد اعتبار نمایند در عہدہ دانند
تحریرا فی التاریخ ۲۸- خورداد الہی سنہ ۳۔

(**نوٹ**) عبارت ظہری اس فرمان کی بوجہ محکوک ہوجانے حروف کے پڑھی نہیں گئی اسلئے اخیر
عبارت کے فقرات تحریر کئے جاتے ہیں - ۲۸- ماہ خورداد الہی سنہ ۳ مطابق ۳- شہر شوال سنہ ۱۰۳۹ھ متعدس

| | | |
|---|---|---|
| از حویلی مانکپور قریب آبادانی مسجد زمین افتادہ۔ ما ر بیگہ لایق زراعت | از قریات گذارہ از موضع بلدہ واز تغیر جاگیردار۔ ما م بیگہ مزروع | از قریات پائیگاہ از موضع بہکہر وغیرہ ما ر بیگہ - افتادہ لایق زراعت |

اور واضح ہے کہ فرمان کو بین قصبہ کا نام شہاب الدین آباد لکھا گیا ہے اور ۵ بیگہ اراضی واسطے
مصارف ادرو وارد وصادر مسجد کے سرکار دہلی سے عطا ہوئی ہے اور اوسوقت کے دوسرے کاغذات کے
دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسکے پہلے یہاں ایک آبادی کا نام شاہ آباد تھا اسکے قریب میں حسب مرعدل نے

سلہ دیکھو ہبہ نامہ نوشتہ راجے علی سجاد بن راجے عبد القادر مورخہ ۴- رمضان سنہ ۱۱۰۲ ہجری۔



Marfat.com

ایک قصبہ آباد کیا اوسکا نام شہاب الدین آباد رکہا لیس یہہ دونون قصبے اب شامل ہوگئے اور سب کا نام
شہاب الدین آباد لکہا جانے لگا اور جب میر عدل کی اولاد راجے سید محمدؐ حیات کا زمانہ ہوا تو انہون نے
اپنی کل ملکیت کا مجموعہ کرکے اپنے نانکار کی ایک سند حاصل کرکے موضع کا نام آئیمہ راجے محمدؐ حیات قرار
دیا جو اسوقت بہی کاغذات سرکاری اور خانگی مین لکہا جاتا ہے راجے سید عبدالقادر میر عدل کو بذریعہ فرمان
شاہی پانسو بیگہ زمین مین محال احویلی مانکپور۔ قریات گذارہ۔ اور قریات پائیگاہ سے ملی تہی شہاب الدین آباد
مین اُسکے حدود بہت کم تہے اسوقت موضع آئیمہ راجے محمدؐ حیات مین سات سو بیگہ کا رقبہ رضی ہے
پس بہت سے چکوکات کی زمین اسمین شامل ہوگئی ہے۔

**چہل ستون و سنگین محل** چہل ستون ج مقبرہ ہے جسمین تین تین درجے ہر چہار اطراف مین
سنگین عمارت کے تہے اوسکے وسط مین ایک گنبد کلان سنگین تہا جو اسوقت منہدم ہے زیر گنبد تین
قبرین ایک سنگ مرمر کی جانب مشرق اور دو سنگ سرخ کی جانب مغرب لیکن تینون مقابر برابر ہین ان
مقابر کو کوئی نہین بتلا سکتا کہ کس بزرگ کی قبرین ہین بعض لوگ کہتے ہین سنگ مرمر والی قبر شہید کی ہے
اور بعضونکا خیال تہا کہ قبرین فرضی ہین یہہ عمارت عمدہ تعمیر کرائی گئی تہی اور اسمین چالیس ستون اس
ترکیب کے ساتہہ تعمیر کئے گئے تہے کہ باہر سے کوئی شخص بندوق یا گولی یا تیر چلائے تو جو شخص وسط کے
کمرے مین بیٹہا ہوگا اوسکو کچہہ نقصان نہ پہونچے گا بلکہ گولی یا تیر کسی ستون مین رہجائیگا اسکی تعمیر پر جا
بادشاہ دہلی کو دیا گیا تہا کہ شاہی مکان کی نقل راجے سید عبدالقادر میر عدل نے بنوائی ہے پس میر عدل
نے بخوف و عتاب سلطانی فرضی قبرین اسمین تعمیر کرائی ہین تاکہ یہہ عمارت منہدم ہونے سے محفوظ رہے بعض
کہتے ہین کہ یہہ دفینہ ہے اور قبرین فرضی ہین ان خیالات سے قابض حال راجے سید تعشق حسین نے بطمع دفینہ ایک
قبر کو جسکا تعویذ سنگ مرمر کا تہا کہدوا ڈالا جب تختہ مزار جدا کیا گیا تو اوسمین سے ایک خوشبو برآمد ہوئی اور دیکہا گیا
کہ ایک مردہ شخص سو رہا ہے مگر اوسکی ہڈیان سُرخ ہین اور صرف ہڈیان باقی ہین یہہ دیکہکر فوراً سنگ مزار
بند کر دیا گیا قابضان عمارت جنکا موروثی ترکہ ہے وہ اس عمارت کی تعمیر کی اصلی حقیقت نہین بتلا سکتے
نہ کوئی کاغذ اونکے یہان ایسا ہے کہ جسکے دیکہنے سے اس عالیشان عمارت کا صحیح پتہ دریافت ہو سکے نہ کوئی علاقہ
زمینداری کی ایسی فہرست بنام راجے عبدالقادر اس خاندان مین موجود ہے کہ اس عمارت کے شایان ہو
اور اگر ہے تو وہی فرمان شاہجہان بادشاہ کا جسکی نقل راقم لکہہ چکا ہے یا چند دیہات زمینداری کے کاغذات مین

Marfat.com

جنکے دیکھنے سے قیاس غالب نہین ہوتا البتہ کتب تواریخ سے جاگیرداران خلجی کی یہان سکونت ثابت ہوتی ہے
جنکا مفصل حال راقم آیندہ حصہ تواریخ کتاب ہذا مین اور اقوام و امغانیان کے عروج کے ساتھہ تحریر کریگا
تواریخ[1] سے یہہ بہی ثابت ہوتا ہے کہ جلال الدین فیروز خلجی شہنشاہ دہلی مانکپور مین دریائے گنگا کے کنارے
قتل کیا گیا ہے چہل ستون کا مشرقی حصہ سنگین اوس احاطہ مین واقع ہے جہان بڑی بڑی عمارات سنگین تہین
اور اسوقت مشرقی پہلو مین ایک عمارت سنگین موجود ہے یہہ سنگین محل ایک درباری مکان معلوم ہوتا
ہے یا خانقاہ مقبرہ چہل ستون اسکے وسط کے دالان کشادہ ہین اور دو منزلہ کمرے ایسے ہین کہ وہانکی
نشست سے وسطی دالان کے لوگ دکہائی پڑتے ہین جلسہ عام کیغرض سے یہہ مکان ضرور تعمیر ہوا ہے اور عرصہ
دراز سے اس محل مین اب تعزیہ داری ہوتی ہے اور سید الشہدا حضرت امام حسینؑ کے نام کی مجالس
اسمین برپا ہوتی ہین اس محل کے مشرق جانب زیر محل ایک وسیع تہ خانہ سنگین ہے یہہ تہ خانہ موسم
گرما مین سرد رہتا ہے اور اس محل کے صحن میں اسکے مہندس نے عجیب صنعت کہی ہے کہ صحن گہرا ہے
پانی کی نکاس کو کوئی بدر رو نہین ہے عملداری انگریزی مین حکام ضلع اس مقام پر عین موسم برسات مین
آئے اور اسکے صحن مین پہول گلاب کے بوقت بارش برباران ڈالے گئے کہ دیکہین وہ پہول بہکر کسطرف کو
جلتے ہین لیکن وہ پہول جہان ڈالے گئے تہے وہین رہے ۔ اور پانی صحن کا جلد خشک ہوگیا اس محل کی
پشت پر رنگین محل و پایئن باغ تہا مگر وہ نیست و نابود ہوگیا صرف ایک سنگین دالان اوسمین موجود ہے اور
محل سنگین کے سامنے سمت شمال اس محل کا جواب سنگین عمارت تہی وہ بہی کہود گئی اور اس محل کے
پورب کیطرف چوبی محل تہا اوسکا نشان بہی باقی نہین ہے اوس چوبی محل کی ایک دیوار جنوبی باقی ہے جسمین
سنگین دروازہ کلان جانب جنوب رویہ ہے اور رنگین محل کے شمال مین ایک مکان خشتی نو تعمیر موجود ہے
اور ان سب عمارات کا ایک وسیع خشتی احاطہ ہے جسکا صدر دروازہ اوتر کی جانب ہے اس احاطہ کے گوشہ مغرب
و شمال مین ایک چہتری دار گنبد ہے کہ جسمین ستون تہرکے ہین اور چہت کے نیچے چند قبو[illegible]
بتلا سکتا کہ یہہ مقابر کسکے ہین اور اوسکے قریب ایک چہوٹی ٹٹی کی مسجد ہے اور اسکے [illegible] شمال مین بیرون
صحن چند مقابر پختہ ہین وہ البتہ مالکان و قابضان عمارت کے عورتون کی ہین ۔
راجے سید علی سجاد اور راجے سید علی جواد ابنائے راجے سید عبدالقادر کی حویلی محاذی قلعہ لب گنگ

---

سلہ[1] دیکہو تاریخ فرشتہ و طبقات ناصری ۔ و تاج الماثر ۔

Marfat.com

اور عمارت مکانات قاضیان مانکپور کے پشت پر واقع تھین جو اسوقت منہدم ہوکر کھیت ہوگیا ہے یہہ بات سمجھہ مین نہین آتی کہ جب ان لوگون کے باپ کی عمارت عالیشان شہاب الدین آباد مین موجود تھی تو ان کے نام سے یہہ حویلی کیون معروف ہوئی۔

## اقوام موجودہ قصبہ مانکپور

برہمن - مہابرہمن - گنگاپتر - بقال - تیلی - تمبولی - برئی - حلوائی - اہیر - گڈریہ - کلوار - باری - نائی - کہار - بھڑبھونجہ - بہاٹ - برہئی - لوہار - سونار - درزی - دہوبی - چمار - موچی - چارچار روز - پٹوا - ملاح - دہرکار - کہار - چڑیمار - کایستہ - کھٹک - پاسی - مورائی - کبنی یا کوری - کہٹا - قوم کہٹا سوا قصبہ مانکپور و دیگر مقامات مین پہلے آباد نہین تھی کیونکہ زمانہ سابق مین ریشم بافی کا پیشہ یہہ لوگ کرتے تھے بیش قیمت ریشمی کپڑہ شہر دہلی کو مانکپور سے جاتا تھا (دیکھو کارنامہ تغلق) اسوقت یہہ قوم پارچہ بافی کا کام کرتے ہے اور شہر بنارس اور بہت سے مقامات مین آباد ہے اور ادنی درجہ کے ہندوئن مین انکا شمار ہے اور قوم بقال سروانی آباد ہے جو خطہ کشمیر سے قبل عملداری اسلام یہان آباد ہوئی تھی اب یہان سے تمامی ہند مین منتشر ہوگئی لیکن یہ قوم اپنی تارک لوطنی دوسرے مقامات مین مانکپور سے بیان کرتی ہے - قوم راجپوت اس قصبہ مین آباد نہین ہے برہمن بھی تھوڑے آباد ہین مسلمانونکا اس قصبہ مین تعصب مذہبی کسیوقت مین زیادہ بڑہ گیا تھا کہ اہل ہنود مین شریف قوم کی آبادی بہت کم رہ گئی کیونکہ ابتک اس قصبے مین یہہ رسم چلی آتی ہے کہ گاؤ قصاب وسط آبادی کے بلند مقامات مین ہر روز بآواز بلند وہ الفاظ پکارتے ہین کہ قوم ہنود جسکے سننے کی برداشت نہین کرسکتے -

## سکھہ

مذہب سکھہ کی ایک عمارت موسوم بہ سنگہت دریائے گنگا کے کنارے واقع ہے اور سنگہت کے اندر گرو کی سمادہ بھی ہے اور ایک گدی نشین اس فرقہ کا یہان رہتا ہے سال مین ایکمرتبہ گروپرب کا جلسہ ہوتا ہے اس فرقہ کے لوگ اور دیگر مذہب کے لوگ جمع ہوتے ہین اور ٹہیک اس جلسہ مین راگ و رقص مین مشغول ہوتے ہین اور ختم جلسہ پر موہن بھوگ (حلوا) تقسیم ہوتا ہے -

Marfat.com

## پرم ہنس

ایک سنگھت بوسیدہ فرقہ پرم ہنس کی شاہ آباد کے مغرب جانب دریا گنگا کے کنارے واقع ہے اسمین ایک فقیر رہتا ہے مگر کوئی جلسہ نہین ہوتا ہے۔

## قوم اسلام

شیخ - سید - پٹھان - جولاہا - نداف - نان بائی - کنجڑا - قصائی - معمار - درزی - حجام - دفالی - فقیر - پیرزادہ - قلعی گر - گویا - طوائف - تہوئی منہار - مالی - موچی - قوم مغل آباد نہین ہے اور بہشتی بہی آباد نہین ہے سُنی اور شیعہ دونون فرقے کے لوگ آباد ہین۔

## پیشہ وران

شیوخ وسادات زمینداری پیشہ اور پٹھان زمینداری اور مہاجنی اور قوم کا پیشہ زمینداری و نوکری اور پیرزادگان زمینداری معافی اور نیز نوکری پیشہ ہین اور سلسلہ بیعت مریدانہ بھی جاری ہے اس قصبہ کے لوگ ملازمت سرکاری مین اسوقت کم عہدہ دار ہین قوم مورائی زیادہ زراعت پیشہ ہے جاگیرات عطیہ سلاطین دہلی اور لکھنو کے اجزا ابتک مقبوضہ اقوام شیوخ وسادات ہین۔

## تجارت

کوئی مشہور کاروبار اس قصبہ مین نہین ہوتا اور ہفتہ مین چہ روز بازار ہیٹیہ مقامات بہمن پور اور کنور گنج وشاہ آباد مین ہوتا ہے لیکن ۱۹۱۲ء سے ایک جدید بازار اسٹیشن ریلوے پر قایم ہوا ہے جسکا نام علی حسن گنج قرار پایا ہے۔

## صنعت

کوئی خاص صنعت یہان کی مشہور نہین ہے البتہ زمانہ سابق مین یہان کا غذ اور ریشمی کپڑا بنایا جاتا تہا لیکن لوہار اور بڑہئی یہان کے زیادہ ہوشیار اور کاریگر ہین۔

## میلے

صحبت غازی میان - ملک بیٹن - چالابند ہیاچل - اور بہت سے تکیوں استہان کے میلے ہوتے ہین۔



Marfat.com

## علوم وفنون

اہل ہنود مین زبان سنسکرت کا کوئی عالم نہین ہے مسلمانون مین زبان عربی کے عالم معدود چند ہین فارسی کے جاننے والے زیادہ ہین زبان انگریزی کے ماہر دو چار شخص ہین طبیب مصرانی کوئی نہین ہے اور فن ڈاکٹری مین بھی کوئی نہین ہے علم طب یونانی کے ماہر زیادہ ہین اونمین حکیم مرتضی حسن سربرآوردہ ہین زبان اُردو کے شاعر زیادہ ہین جنکو زبان لکھنؤ کی تقلید ہے خصوص رائے سید تعشق حسین تخلص تعشق و میر حیدر حسین تخلص حیدر و شاہ عبدالغفور تخلص بقا اور حافظ خلیل حسن تخلص خلیل اور جلیل القدر حافظ جلیل حسن تخلص جلیل شاعر درباری ریاست حیدرآباد دکن اور عبداللہ علوی تخلص قیس مولف تاریخ ہذا اور انشاپردازی کے محقق بہت کم ہین۔ علم موسیقی مین مہتاب خان اور بدرالدین خان گویا موجود ہین۔

## پیداوار اراضی

پانی یہان کا شور ہے تماکو زیادہ پیدا ہوتا ہے اور ترکاریان بھی زیادہ پیدا ہوتی ہین نیشکر اور دھان خاص قصبہ مین نہین ہوتا باغات انبہ و مہوہ بکثرت ہین ترشا یا نایاب ہے درختان تاڑ زیادہ ہین عرق تاڑ اوتارا جاتا ہے اور کھجور کے درخت کم ہین ۔

## عمارات موجودہ

عمارات پارینہ مین عیدگاہ ۔ مسجد جامع ۔ چہل ستون سنگین محل ۔ باؤلی ۔ خانقاہ حسامی ۔ اور جدید مکانات مین مکان محمد حیدر خان مرحوم اور گنگا گھاٹ وغیرہ ہین ۔

## طرز معاشرت

ہندو اور مسلمان کا طرز معاشرت مثل دیگر قصبہ جات صوبۂ اودہ کے ہے مگر خاندان پیرزادگان مین علاوہ عُرس رسم گاگر بہرنے کی ہے اس قصبے کے باشندون کو زبان اُردو مین تقلید لکھنؤ سے ہے اس لئے لہجہ کلام لکھنوی ہے اور مادری زبان دیہاتی پوربی ہے

Marfat.com

# دوسرا حصہ تواریخ

## ہندوستان کے اصلی باشندے اور ممالک کے حملے

اصلی باشندے ہندوستان کے وحشی اور جنگلی کوتاہ قامت رنگ سیاہ بدصورت تھے اور ننگے رہتے تھے درختوں کے پہل اور جڑیں اور سؤر و ہرن کا گوشت کہاتے تھے نکیلے پتھروں سے شکار کرتے تھے بعدہٗ دوسری کاموں سے آگاہ ہوئے۔ سچ ہے کہ پہلے انسان ایک شکاری تہا اور شکار کرنے میں بعض مویشی اسکے مطیع ہو گئے تو شکاری سے چرواہا بنا پھر گلہ بانی سے زراعت کے پیدا ہونیکا تجربہ حاصل ہوا اور وقت سے غذا میں غلہ کا اضافہ ہوا اور زراعت کرنے سے سکونت مستقل کا موقع ملا اب گاؤن آباد ہونے لگے اور آپس کی ضروریات میں تجارت کی ضرورت لاحق ہوئی اب سب تاجر ہوا اور آپس کی باتین یاد رکہنے کی غرض سے علامتین لکہنے پڑہنے کی ایجاد ہوئین تو تہذیب کے درجہ پر فائز ہوا۔

ہندوستان کے اصلی باشندے اول ہی درجہ پر تھے کہ کوہ ہمالیہ سے ایک قوم جسکا نام لوڈہ تھا حملہ آور ہوئی اور ان وحشیونکو مغلوب کیا اسکے بعد پھر شمالی ہند سے متعدد حملے ہوئے جو پہلے لوگ آئے ہوئے تھے وہ اصلی باشندونکے ساتھ جنوب کیطرف ہٹ گئے اور جو لوگ رہگئے وہ حملہ آوروں سے ملگئے تیسرا حملہ ہمالیہ کے شمال و مغرب کے درّون سے ہوا یہہ قوم نہایت مضبوط اور قوی تہی ہندوستان میں اس قوم کا نام دراوڑ کہلایا گیا یہہ قوم سانپ اور درختونکو پوجتے تہے اس قوم نے جنگل کو صاف کرنا اور کاشتکاری کی بنیاد ڈالی اور سابق کے باشندونسے ملگئی۔ چوتہا حملہ ہندوستان کے پورب دراوڑ کے گوشہ سے ہوا اس نے قوم دراوڑ کو مغلوب کیا اور آخر مین وہ مل جلگئے۔ پانچوان حملہ پہر اسی سمت سے ہوا اس حملہ کے لوگ تورانی کہلاتے تہے جسمین تبت رانی کا بستہ داخل ہین کشمیر سے بنگالہ تک کا ملک ان کا مقبوضہ تھا یہہ قوم اب ملک بنگالہ مین زیادہ ہے۔

## آریہ

آریہ مراد باشندگان سرزمین ایران سے ہے کوہ قاف کے باشندے چند گروہ ممالک ایران و ترکستان مین جو پہلے آباد ہوئے تہے ترکستانی گروہ ماوراالنہر سے بڑہا اور ایک گروہ سرزمین ایران سے چلا یہہ دونون گروہ سرحد ایران پر پہونچکر باہم ملگئے اور پہر وہان سے آگے بڑہے اور شہر ہرات کو ان

Marfat.com

گروہونے آباد کیا ان گروہون کے لوگ مختلف زبانین بولتے تہے ایک زبان کرینکی غرض سے انہونے زبان کو آراستہ کیا اور اوسکا نام سنسکرت رکہا اور اس زبان مین قانون شریعت یعنی ویدونکی بنیاد ڈالی اس گروہ کے لوگ برہمن اور چہتری تھے اس گروہ کے لوگ جب سرحد ہندوستان پر پہونچے تو انکو ایک دریا ملا زبان سنسکرت مین اوسکو سندہو کہا اور اوسکے کنارے پر قیام کیا ہندوستان کے باشندے ان لوگونکو بوجہ بود و باش لب دریا سندہو کہتے تھے اور چند زمانے بعد مین بوجہ کثرت استعمال سندہو تبدیل ہوکر ہندو مشہور ہوگیا چونکہ یہہ گروہ سرزمین ایران سے آیا تہا لہذا یہہ گروہ آریہ بہی معروف ہوا گروہ آریہ نے چار قومین بنائین - اول برہمن یعنی ویدخوان - دوم کشتری یعنی صاحب تیغ - تیسرے ویش یعنی تاجر - چوتھے شودر یعنی خدمت پیشہ - برہمن اور چہتری تو اول درجہ گروہ آریہ سے تھے اور انکے درمیانی درجہ کے لوگ ویش اور ممالک مفتوحہ کے باشندے شودر کہے جاتے تہے - منوجی کا قول ہے کہ کوئی شخص جنم کے باعث برہمن خواہ چہتری نہین ہوتا بلکہ کرم سے ہوتا ہے دونون اقوام برہمن اور کشتری مین بہی چند اقسام ہین چنانچہ اول برہمن مین تین اقسام مصرحہ ذیل ہین اور اون مین بہی بہت سے خاندان ہین -

| گوڑ | دراوڑ | اوپ برہمن |
| --- | --- | --- |
| (۱) کان کبج - | (۱) مہارشٹر - | (۱) متہر یا چوبے - |
| (۲) میتھل - | (۲) دراوڑ - | (۲) ساکلدیپی - |
| (۳) گوڑ - | (۳) گرجر یعنی گجراتی - | (۳) کشمیری - |
| (۴) سارسوت - | (۴) کارناٹک - | |
| (۵) اتکل - | (۵) تیلنگ - | |

علی ہذا القیاس کشتریون مین بہی دو اقسام اور چند خاندان مصرحہ ذیل ہین -

| کشتری | اوپ کشتری |
| --- | --- |
| (۱) سورج ونشی | (۱) چترگپت ونشی |
| (۲) چندر ونشی | (۲) چندرگپت ونشی |
| (۳) اگن ونشی | (۳) ناگ ونشی |
| (۴) رشی ونشی | |

Marfat.com

اور بقول رگ وید اشولائین شروت سوترہ سات برہم رکہہ گوتر ہین یعنی:-

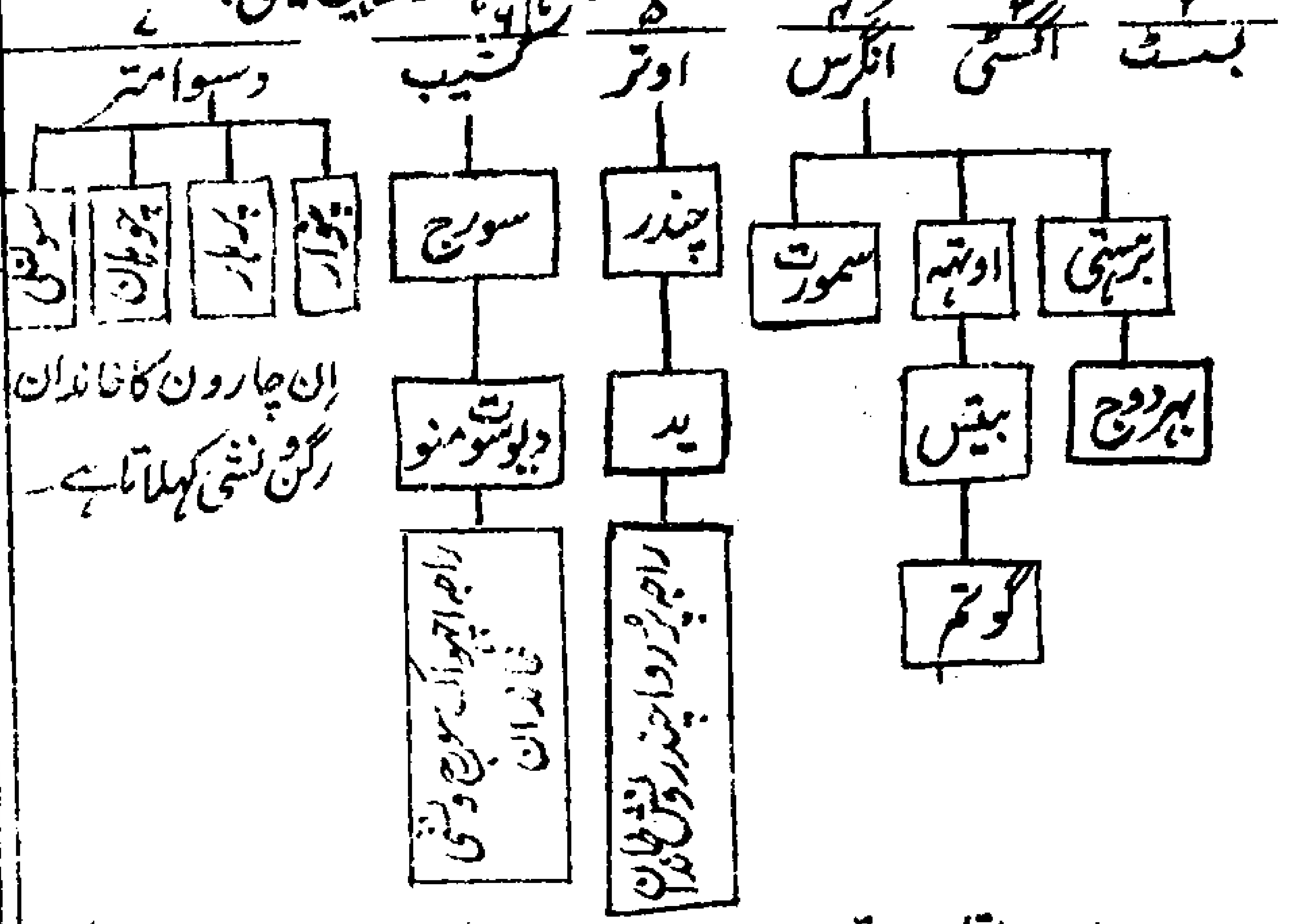


بھرگ
۲-کوی
۳-تجبس
۴-چیون
۵-اپلوان
۶-اوریہ
۷-رچنیک
۸-جمدگن
۹-پرسرام جی

آریہ کو جب ہندوستان مین تسلط ہوا تو اسکا نام آریہ ورش رکھا گیا اسمین کوئی شک نہین کہ آریہ ورش کے باشندے علم و اخلاق مین درجہ اول پر تھے لیکن علم تواریخ شاعرون کے سپرد تھا کوئی بیان نظم اور مبالغہ سے خالی نہین تھا اب صحیح واقعات کا معلوم کرنا دشوار ہو گیا۔

اہل اسلام و اہل یورپ نے مبالغہ پسند طبایع شاعران ہند کے کلام اور غیر آریہ کے گیتون اور پنواڑون اور سیاحان غیر ممالک کے روزنامچون سے حالات تواریخی منتخب کر کے قومی تواریخ بہم پہونچائی ہے پھر بھی سکیو اراے زنی کے صحیح بھروسہ ناممکن ہے۔

# نام و لقب اقوام اہیر و بھر

اہیر بلفظ سنسکرت بمعنی شکاری یہہ قوم اصلی اقوام ہند سے ہے جسکا طرز معاشرت اہیر قوم وحشی اور جنگلی تھا آریہ نے ایسے لوگونکو یہہ خطاب دیا ہے اور جب اس قوم کے لوگون نے مویشی پالنا اختیار کیا تو وہ لوگ گوالا یا گوالیا گڈریہ کہلائے اور بعض مقامات مین ایسی حالت پر بھی اہیر ہی کہلاتے رہے اور انمین سے جو گروہ وحشی و جنگلی رہا وہ لوگ بھر کے لقب سے معروف ہوئے کیونکہ اہیر کے معنی بھی شکاری کے ہین کثرت استعمال سے اہیر کا الف حذف ہو گیا صرف بھر باقی رہ گیا۔



Marfat.com

## طرز معاشرت اقوام بھر

انکا طریقہ قدیم وحشی اور جنگلی انسانونکی مانند تھا اور اب بھی بعض مقامات مثل گونڈہ وغیرہ کے مزروعہ زمین سے نفرت کلی ہے جب جنگل کا کوئی قطعہ مزروعہ ہوجاتا ہے تو وہ اسکو چھوڑکر دوسرے صحرائی مقامات مین چلے جاتے ہین اور انکی زندگی ہمیشہ ایک جنگل سے دوسرے جنگل کی آوارہ گردی مین صرف ہوتی ہے یہہ لوگ نہایت بزدل ہوتے ہین لیکن سچے امین اور عمدہ شکاری ہین اور شکار کے تعقب مین وہ کبھی نہین تھکتے اپنی لمبی بندوقون سے عمدہ نشانہ لگاتے ہین مگر بیل گائے کی حفاظت مین البتہ ہندوین ظاہر کرتے ہین اور سور کے گوشت اور شراب کے بڑے شایق ہین انکی دعوتون مین چاول اور گوشت اور مہوہ کی شراب بکثرت لنڈہائی جاتی ہے۔

## پرستش اقوام بھر

سامائی دیوی کے سامنے بکرے کی بہینٹ چڑہاتے ہین کارے گورے دیوتاؤن یعنی سانپو نکے روبرو مرغی کے چوزونکی قربانی کرتے ہین بنس پتی مائی کا پوجا البتہ ہندؤنکے مشابہ ہے کیونکہ چہڑہاوا غلہ وگھی وغیرہ کسی برہمن کو دیا جاتا ہے مگر انکی شادی بیاہ مین کسی برہمن کی ضرورت نہین ہوتی اور ملک برہما کے مانند دولہ کا باپ ایک چھوٹا قطعہ جنگل کا دولہ کو شکار کھیلنے کے لئے عطا کرتا ہے اگرچہ بعض مراسم اور پرستش ابتک اقوام پاسی اور اہیر و مورائی وچمار اور علی الخصوص اقوام خانہ بدوش مین پائی جاتی ہین جس سے صاف طور سے ثابت ہوتا ہے کہ یہہ مجموعہ اقوام کسیوقت مین ایک ہونگی۔

## تعمیرات اقوام بھر

بھرونکی تعمیر کردہ سنگین وخشتی قلعے اور ربانده اور زمین دوز گڈہیان ممالک متحدہ آگرہ واودہ مین ابتک موجود ہین بہار کے دو بودہ منارونکو اور ہریاکوٹ جو غازیپور مین واقع ہے بھرونکا تعمیر کردہ ہے اور یہی حالت اون کہنڈرون اور ویران مواضعات کے ٹیلون اور قصبہ جات کی ہے جو اضلاع بستی وغازیپور و اعظمگڈہ و گونڈہ و الہ آباد و پرتابگڈہ اور رائے بریلی وغیرہ مین واقع ہین اور اکثر بھراڈیہہ کے نام سے معروف ہین اور بھرونکی سمار گڈہیان جنمین مختصر جنگل ہوتا تھا ابتک جابجا موجود ہین اور اضلاع رائے بریلی اور پرتابگڈہ مین باون[۵۲] کوٹ بھرونکے نام سے مشہور ہین بھرونکے

---

ﻪﻠﻋ دیکھو اودہ گزٹیر۔

تالاب ور قلعے سورج بیدی پورب پچھم لمبے ہوتے تہے حالانکہ اہل ہنود کے مکانات اور قلعے اور تالاب چندر بیدی اوتر دکھن لمبے ہوتے ہین۔

## حالات مجمل

قوم بہر اون اصلی اقوام سے ہے کہ گورکھپور سے لیکر بندیلکھنڈ اور ساگر تک کا ملک جنکے قبضہ مین تہا[۵۱] اور قوم بہر کے نام مختلف اضلاع غازیپور و بستی مین ابتک مشہور ہین یعنی بہر۔ راج بہر۔ بہرئیوا۔ بیار۔ بیون۔ بند۔ جونکہا۔

[۵۲] بہر خود کو راج بہرون سے افضل سمجھتے ہین اور راج بہر انکے دعوے کو تسلیم نہین کرتے یہہ دونون فرقے آپس مین اکل و شرب نہین کرتے ہین۔ بہرونکی آبادی ضلع غازیپور مین زیادہ ہے لیکن ان کے قبضہ مین ایک ایکڑ زمین نہین ہے مگر خاص خاص اب کاشتکاری کرنے لگے ہین ورنہ مثل اقوام پاسی و آرکہہ چوکیدار موضع کی خدمت انکے متعلق تہی انمین کثرت سے جرائم پیشہ مثل چوری اور نقب زنی کے عادی ہین۔ راج بہر سور کا گوشت نہین کہاتے اور ادنی درجہ کے ہندو خیال کئے جاتے ہین لیکن بہر بالکل ہندو سوسائٹی سے خارج ہین ایک مثل مقامی راج بہرونکی یہہ مشہور ہے کہ انکا تعلق ستاسی راج سے ہے۔

[۵۳] یہہ بات نہایت حیرت انگیز ہے کہ پورانون مین بہرونکا اوس وقت تک سراغ نہین ملتا جبتک اسبات پر غور نکرین کہ برہما پوران مین اونکا ایک تاریک بیان ہے۔

[۵۴] غازیپور اور اعظمگڈہ مین بہرون کے دشمن سینگر راجپوت تہے جو بہپوند ضلع اٹاوہ سے آئے تہے اور ضلع مرزاپور مین بہرونکے راجہ ملی بہپاپور مین تہے جنکو راجہ گودن دیو گہرواڑ مورث خاندان کنتت ضلع مرزاپور نے لیلی تہی پرگنہ بہدوئی کی حکومت مونا راجپوتونے لیلی جو ا[illegible] مہ پور سے آئے تہے پرگنہ جہونسی ضلع الہ آباد مین بئین لوگونے اور سکندرہ مین اتیال ا[illegible]

---

[۵۱] دیکھو کتاب متحدہ مصنفہ مسٹر ولیم کروک صاحب۔ بی۔ اے۔ بنگال سروس۔

[۵۲] رسالہ سر ایچ۔ ایم۔ الیٹ صاحب۔

[۵۳] ایضاً۔

[۵۴] دیکھو رسالہ مسٹر شیرنگ صاحب۔

Marfat.com

ضلع فتحپور مین کہیجر و بنج اور کرٹہ و پرگنہ اتہربن وکرالی اور جایل ضلع الہ آباد اور پرگنہ مانکپور اور بہار و دہنگو مین۔ رام پور ضلع پرتابگڈہ مین بسین راجپوت نے بہرونکی جگہہ حاصل کی۔

اودہ کے بہر بہر وا ون قصص اور حکایات مین ملتے ہین جو ۵ اور ۶ کے درمیان مین تصنیف ہوئے ہین۔

جن اصحاب نے ہندوستان کی تاریخ ملاحظہ فرمائی ہے کہ اصلی اقوام صوبہ اودہ اور میان دوآب باسی دیہہ تہے جب آریہ نے اپنا سکہ جمایا تو انکو صحرا نورد ہونا پڑا یہہ اپنے تمدن آزادانہ اور سادگی سے بسر کرتے تہے جنگل کے پہل اور درختونکی جڑین اور شکار کا گوشت انکی غذا تہی دہوپ کی تپش اور سردی کی تکلیف کے لئے غارونمین رہنا پسند تہا تہذیب کے سیلاب نے آخر انکو بہی ڈبو دیا اور آریہ اپنے رقیب کی دیکہا بہالی سے صحرا لوزدی مین قوم فاتح کے شریک عادات و اطوار ہوئے اور بہار راجپوتون کے ساتہہ شمشیر آزمائی ہونے لگی اور رفتہ رفتہ رہزنی اور غارتگری پر کمر حسیت کی جب ہندوستان کے راجگان عیش و عشرت مین پڑے اور بدنظمی نے اپنا عمل کیا تو انکے نمبر بہرنے لگے اور مسلمان حملہ اور ہوئے جب آریہ کی جمعیت کو پریشان کیا اوسوقت انلوگونے اپنی حکومت قایم کرلی اور استقلال کے ساتہہ قلعہ بندی شروع کی اور صوبہ اودہ مین بہت سے کوٹ اور گڈہیان تعمیر کرائین کہ آرام کے ساتہہ لوٹ مار کیا کرین جیسے جیسے صعوبتونکا سامنا ہوا ویسے ویسے تجربہ بڑہتا گیا رفتہ رفتہ ان قلعون کی ریاستین قایم ہوتی گئین اسلام کی حکومت قایم ہوتے وقت تک انکی حکومت تمام صوبہ اودہ مین و میان دوآب مین اچہی طرح پہیل گئی تہی اور دولت کیساتہہ قومیت کا نمبر بہی تبدیل کردیا گیا اور چہتری لوگ مین شمار ہونے لگا صوبہ اودہ مین اب اقوام بہر بجز ضلع گونڈہ اور کہین پائی نہین جاتی۔۔

کنپوریہ فرقہ کا مورث اعلیٰ جو راجپوتونکا ایک گروہ کلان اضلاع رائے بریلی اور پرتابگڈہ مین راجگان راہسل و رہیس تہے جہونٹے انصف ضلع پرتابگڈہ بہرونکو شکست دیکر چہین لیا تہا اور بہرونکے سردار راجہ تلوکی اور ریلوکی میدان جنگ مین قتل کر کے چہوڑ دیئے گئے تہے اسیطرح ڈونڈیا کہیڑ کے بہیسون کا بیان ہے کہ راجہ ابہی چند جو خاندان بیس کا بانی تہا رائے ڈال والی ڈلمو اور رائے

---

۱؎ دیکہو رسالہ اسٹر دبلیو سی۔ بنٹ صاحب۔

Marfat.com

بال وائی رائے بریلی کو گنگا کے کنارے شکست دی اور یہہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ راجا ابھے چند[۵۱] ہمعصر راجہ راہس اور راجہ سہس کے تھے اور تیرہوین صدی کے اوائل مین زندہ اور موجود تھے ایک روایت یہہ بھی مشہور ہے کہ رایان ڈال اور بال کو سلطان ابراہیم شرقی نے ڈلمؤ مین جنگ کرتے وقت گنگا کے کنارے مابین سرحد اضلاع رائے بریلی اور پرتابگڈہ قتل کیا ہے اور اسکی تصدیق اس امر سے ہوتی ہے کہ سال مین ایک مرتبہ اہیرن کا میلہ ایک ٹیلہ پر گنگا کے کنارے ہوتا ہے جہان ان سردارونکی قبرین ہین جو مقام ڈلمؤ سے کچہہ فاصلہ پر واقع ہین اور اس مقام کو شاہ بھی کہتے ہین یہان قوم اہیراون کے نام پر دودہ چڑہاتے ہین علی ہذا کرہ مانکپور کے گرد ونواح کے اہیر بھی راجہ جے چند والی کرڑہ اور راجہ مانکچند والی مانکپور کے نام پر دودہ چڑہاتے تھے لیکن اسوقت یہان قلعہ جات کڑہ ومانکپور مین کوئی رسم ادا نہین ہوتی

## قوم کایستھہ

(دیکھو صفحہ ۱۴۱ - چترگوپت ونشی)

اقوام[۵۲] کایستھہ نے یہہ ثابت کیا ہے کہ دھرم راج جو گنہگارونکی سزادہی کو مامور ہین اونہون نے سری برہماجی سے غرض کی کہ ایسا بڑا کام مجھسے اکیلے انجام نہین ہوسکتا ہے پس سری برہماجی اس دہیان مین مشغول ہوگئے تو ایک پُرش سیام روپ دوات قلم ہاتہہ مین لئے ہوئے سامنے آکہڑا ہوا تب سری برھماجی نے اوس سے فرمایا کہ تو میرے کایا سے پیدا ہوا ہے لہذا نام تیرا کایستھہ رکھا گیا چونکہ تو میرے چتر سے یعنی دل مین تیری گپت (حفاظت) ہوئی ہے اس لئے لوگ تجھکو چترگپت کہین گے تب سری چترگپت کوٹ نگر مین جاکر دیوی کی پوجا مین مشغول ہوئے اور دہرم شرما نے کہ اوتم دوج تھے اپنی دختر مسماۃ ایراوتی کو چترگپت کے ساتہہ بیاہ کردیا اوراس عورت کے پیٹ سے آٹہہ فرزند پیدا ہوئے یعنی بہوان - چترچارد - اور آتن چند اور چارو - سوچارو - چتر - مت مان - اور دوسری عورت مسماۃ دکشنا سے چار بیٹے پیدا ہوئے

---

۵۱ دیکھو رپورٹ ضلع رائے بریلی مرتبہ کروک صاحب -

۵۲ دیکھو یم سنگہتا اور پدم پوران اور بہوشیہ پوران اور گرڑ پوران اور رگ وید - یجر وید اور مہابہارت الواسن پرب -



Marfat.com

بہانو۔ بہانو۔ بیرج دان۔ سری باستنب۔ بیل ول بیسر چاروں نے متہرا مین اپنی نودو باش اختیار کی اسلئے اوسکی ذات ماتہر کہلائی اور سوجار و گوڑ دیش مین ساکن ہوا لہذا اوسکی ذات گوڑ معروف ہوئی اور جتیر ساکن بہٹ ندی ہوا اوسکی ذات بہٹ ناگر ہوئی اور برت مان اپنی عورت کے ساتہہ چلا گیا اوسکی ذات سکہہ سینہ کہلائی گئی اور ہموان نے اپنے کو آزاد کردیا اسکی ذات امشٹ ہوئی اور بہانو سری داس نگر مین آباد ہوا اوسکی ذات سری واستویہ اور بہانو سورسین کو چلا گیا اسلئے اوسکی ذات سورج دُج کہلائی اسی طرح جسقدر اولاد سری چترگپت کی جہان جہان آباد ہوتی گئی اون مقامات کے نام سے ذات اونکی معروف ہوئی ماسوائے اس کے اور بہاب بہی تفریق ذاتون کے ہین جیسے سری باستنب کے دو بیٹے پیدا ہوئے اولاد اکبر کی اولاد کہرے کالیتہہ اور دوسرے لڑکے کی اولاد باستنب وسری ال مشہور ہوئی ہے

دو کتبے[1] قلعہ کالنجر سے برآمد ہوئے ہین جنسے ایسا ثابت ہوا ہے کہ۔ کوسمبہی کالیتہو نکا مورث اعلی اس مرتبہ کو پہونچگیا تہا کہ اوس نے اجیگڈہ کا قلعہ لیلیا تہا جسکے جانشین جنیوا۔ ہارد جلنہار۔ گنگا۔ دہرا۔ کملا۔ اور مالکا تہی۔ یہہ آخر نام مالکا لفظ مالکی سے مشابہ ہے جسکا تذکرہ تاریخ فرشتہ اور طبقات ناصری مین مفصل طور سے مندرج ہے کہ جسکو ۶۴۷ھ مین سلطان ناصر الدین محمود نے کڑہ مین شکست دی ہے اور یہہ خاندان بہہ خیال کیا گیا ہے اس خاندان کا آغاز اور خاتمہ ڈیڑہ سو برس کے اندر ہوگیا ہے کل چہہ پشت دورہ حکومت رہا۔

## اقوام مورائی اور کورمی

یہہ قوم صوبہ اودہ اور تمامی ہند مین منتشر ہے اور زیادہ تر زراعت پیشہ ہے اور بعض مقامات مین مورائی کو موراؤ اور کورمی کو کُنبی کہتے ہین۔

مؤ لفظ ہندی پراکرت سے ہے زمان سابق مین مؤ اوس گالؤن کو کہتے تہے جو راجہ کے دربار سے تانکار مین ملتا تہا اور چونکہ اس قطعہ عطیہ کا وہ شخص مالک ہوتا تہا اسلئے وہ موراؤ یا مورائی کے لقب سے معروف تہا اور یہہ لقب بہت پورانا ہے زمان سابق کے القاب موروثی ہوتے تہے موضع کے راے کی گو حیثیت باقی نرہے لیکن اولاد راے کے لقب سے پکاری جائیگی یہہ ظاہر ہے کہ

[1] دیکھو رسالہ مسٹر لیسن صاحب۔

Marfat.com

ہندوستان مین کاشتکاری زمینداری کا زینہ ہے اول ہندوستان مین کاشتکاری شروع ہوئی اور
وہ کاشتکار ہی بالآخر زمیندار کہلائے پس گاؤن کا مالک مورائی ہوا اور جب اونکی اولاد کی ترقی
ہوئی تو بعض نے صرف کاشتکاری پر اکتفا کیا مگر تب بھی لقب اونکا بدستور سابق قایم رہا۔
لیکن ان کے دور کے رشتہ دار کورمی کہلاتے تھے اونکے ساتھ یہہ لقب موروثی ہوگیا
یہہ دونون قوم کے لوگ کارے گورے دیوتاؤن کو پوجتے ہین پس اصلی اقوام ہند کا خون
انمین شامل ہے قاعدہ کی بات ہے کہ قوم مفتوحہ ہمیشہ قوم فاتح کے اطوار پر چلتی ہے آریہ کی
دیکھا بھالی اور اونکے ساتھہ بود و باش رکھنے سے انمین ہندوپن آگیا ہے۔

## اقوام پاسی

پاسی لفظ ہندی پراکرت جسکے معنی قریبی یا نزدیکی کے ہین اور اسوقت یہہ قوم صوبہ اودہ
اور میان دوآب ضلع الہ آباد مین زیادہ آباد ہے اس قوم کے لوگ سور پالتے ہین اور
شراب بکثرت پیتے ہین اور شراب کو مدائن دیوتا کہتے ہین اسکی چھوٹی قسم نہین کہاتے دستور اور
رسومات مشابہ قوم بھر سے ہے اور ذاتونکی تفریق بھی ہے اور مثل قوم بھر انمین بھی ایک قوم
راج پاسی کی ہے جو اپنے تئین ہندوستان کا اہل حکومت ہونا کسی وقت مین ظاہر کرتے ہین
ان لوگون کی قومی گیتون اور بنواڑون سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی زمانہ مین یہہ لوگ حکمران
تھے کیونکہ جنگ پرسرام اور اپنے خاندانکی تباہی بیان کرتے ہین اور دعویدار ہین کہ ہم لوگ
چھتری بنس ہین مگر عادات اور صفات مین مثل اقوام بھر یہہ بھی امانت داری مین ایماندار
اور جرایم پیشہ مثل چوری اور نقب زنی مین مشاق ہین راقم کے نزدیک اقوام بھر کے رشتہ دار
قریب ہین اگر یہہ نہین ہے تو وہ فرقہ چھتری جو پرسرام کی جنگ مین مغلوب ہوکر بھر دونکی ذریات
مین شامل ہوگیا ہے اونکے رشتہ دار قریب ضرور ہین۔

## صوبہ اودہ کے راجپوت

اودہ کے راجپوت تین تاریخی زمانے پر تقسیم ہوسکتے ہین مگر بسین۔ گہردار۔ اور چندیل
تاریخی زمانے سے پہلے یہان آباد ہوئے ہین اور گوتم۔ جنوار۔ چوہان۔ رکوار۔ دکھیت۔ سکروار
نے بارہوین صدی عیسوی کے خاتمہ پر شہاب الدین محمد غوری کے تاخت و تاراج کے بعد

Marfat.com

نقل وطن کیا ہے اور گہلونت سینگر بنوار گوڑ اور پریہار اسلامی حکومت قایم ہونیکے بعد آئے ہین - راوت اور مہر ور صرف ضلع اوناؤ کے باشندے ہین علاوہ ہیونس راجپوتون اور کنوار اون کے تمام فرقے اپنا وطن شمالی مغرب یا مغرب خاص بیان کرتے ہین جنہین مالوہ اور بندیلکھنڈ اور میان دوآب گنگا اور جمنا اور وہ حصہ ملک جو جمنا کے اس پار دریاے گہاگرہ سے دہلی تک اور گہاگرہ پار واقع ہے ان فرقون کا قدیم وطن تہا جو اب زیادہ تر یہودرمین آباد ہین اور اودہ کے چہتری فرقے جو صوبہ اودہ سے باہر اپنی اصلیت کا دعوی کرتے ہین وہ ایک چہتری کی نسل بیان کرتے ہین مگر وہ نہین کہتے کہ راجپوت حملہ آورونکی فوج سے اونکا تعلق تہا بیسواڑہ کے راجپوتون کا بہی ایسا ہی خیال ہے جو تلوک چند کی اولاد ہونیکا دعوی کرتے ہین جو ملک متوسط سے آیا تہا - اور راجکمار بیان کرتے ہین کہ وہ مین پوری کے چوہان بریار سنگہہ کی اولاد مین ہین جسکے ذریعے سے وہ راجہ پرتہی راج دہلی کے عزیز قریب ہونیکے دعویدار ہین ان مستثنیات کے سوائے مشرقی اودہ کا کوئی فرقہ مغربی اصلیت کا دعویٰ نہین ہے شکلی فرقونکی روایتونسے یہہ امر بخوبی ظاہر ہے کہ انمین بہت سے فرقونکا قریبی تعلق اصلی اقوام کے ساتہہ ہے اور اسکے شبہہ کی بہت بڑی وجہ یہہ ہے کہ ا دنکی نسل خالص ہے مثلاً اقوام کنوریہ اور بندل گوتی روایتی طریق سے مخلوط شادیونسے پیدا ہوئے ہین اور امیٹیا اپنے تئین چمار گوڑ کہتے ہین - روتار ایک کثیر التعداد فرقہ ہے جسکے والدین برہمن اور دوسرے اقوام کی عورات ہین اور بیلوار بہی ایک صورت اعلی کی نسل ہین جسکے تین عورتین دوسری قوم کی ہتین اور بہالے سلطان کی ایک مشتبہہ اصلیت ہے بہت سے بیس تلوک چندی بیسونکے برابر نہین سمجہے جاتے اس امر کے ثبوت مین کہ موجودہ اقوام راجپوت مختلف قومونکا ایک مجموعہ ہے مسٹر نیسفیلڈ صاحب بہت سے شکلی فرقون کا نام بیان کرتے ہین جنکی نسبت اونکی راے ہے کہ وہ شکاری یا چوپان فرقونسے ہین یعنی بروار - گدڑیا - کہنگار - گوجر - بھٹ گوجر - یادو جادون - میو - گوڑ چمار گوڑ - جبیسوار - ڈومور - کہاگی - ناگور - ناگ بنسی - بہلیا - بڑیا وغیرہ اور اسمین شک نہین کہ ترقی کی ابتک یہہ کارروائی جاری ہے

## بلیس[1]

چہتیس ۳۶ اقوام شاہی مین بیسونکا بہی شمار ہے بعض کا خیال ہے کہ یہہ سورج بنشی خاندان کا

[1] دیکہو ٹاڈ راجستان -

Marfat.com

ایک شکمی فرقہ ہے کیونکہ انکا تذکرہ نہ تو چندر بہان کی فہرست مین ہے نہ کو مرپال چرترمین اور صوبہ اودہ مین یہہ لوگ ڈونڈیا کہیڑے سے اپنی اصلیت کا سراغ تبلاتے ہین ونبسواڑہ[۵۱] وہ ملک ہے جسکے مغرب مین کانپورا ور مشرق مین سئی ندی اور جنوب مین چہوا ٓب ندی اور شمال مین دکہتان ہے ۔ ہیون تسنگ سیاح چینی نے راجہ ہرش بردہن کو جو سنہ ۶۰۷ع سے سنہ ۶۴۸ع تک بالائے ہند مین ایک بڑا راجہ تہا فیشی یا ویشیا لکہا ہے جس سے یہہ نفذ ہوا ہے کہ مراد بیس ہے ورنہ[۵۲] اونکا تعلق مالوہ اور بلبہی راجپوت خاندانون سے غیر ممکن تہا اور انکا قومی ہیرو سالباہن ہے جو ایک سانپ خیالی بیٹا تہا اور جسنے بکرماجیت راجہ اوجین کو مغلوب کیا تہا اور اس سانپ کی علامت اور روایت کو قومی روایت سے استحکام دیا گیا ہے جسمین بیان ہے کہ سانپ نے اس خاندان کے کسی شخص کو ہلاک نہین کیا درحقیقت سانپ ایک نسلی توتم ہے ڈونڈیا کہیڑے کے[۵۳] بیسونکا بیان ہے کہ راجہ سالباہن کی بیسوین پشت مین راجہ ابہے چند ہوئے اور گنگا اشنان کیغرض سے شیوراجپور ضلع فتحپور مین وارد ہوئے تہے راجہ ارگل ضلع فتحپور نے اپنی دختر کا بیاہ راجہ ابہے چند کے ساتہہ کر دیا تہا اسلئے راجہ ابہے چند شیوراجپور مین مقیم ہوگئے اور اقوام بہر کو شکست دیکر انکے علاقونپر قابض ہوئے اسیوقت سے بیسواڑہ کی ابتدا شمار کیجاتی ہے راجہ ابہے چند کی دسوین پشت مین راجہ تلوک چند ہوئے اور انکے دو بیٹے ہرہر دیو اور پرہتی چند تہے تلوک چندی بیس خالص خون کے فرقونمین شادی بیاہ کرتے ہین اونکی شاخین ہرہر دیو اور پرتہوی چند ہین اور معمولی بیس اپنی لڑکیونکو سینگر ۔ بہدوریہ ۔ چوہان ۔ کچھواہہ ۔ گوتم ۔ پرہار ۔ دکہیت ۔ گہروار چہترونمین بیاہ دیتے ہین اور دیناپہر ۔ جنوار ۔ کہیچر ۔ رگہوبنسی ۔ ریکوار ۔ کرچول ۔ گہلوت فرقونکی لڑکیان قبول کرتے ہین فرقۂ بیوار واقع مین پوری د بیس ڈونڈیا کہیڑے کے تارک الوطن ہین سنہ ۱۳۹۱ع و سنہ ۱۳۹۲ع مین اونہونے راٹہور ... کے ساتہہ ایسا ہنگامہ برپا کیا تہا کہ جسکے فرو کرنے کی غرض سے شاہی فوج کے بہیجنے کی ضرورت

---

۵۱ دیکہو رسالہ سرایچ ۔ ایم ۔ الیٹ صاحب ۔

۵۲ دیکہو رسالہ جنرل کنگہم صاحب ۔

۵۳ دیکہو کتاب صحیفہ زرین صفحہ ۲۴۲ ۔



Marfat.com

لاحق ہوئی تہی - دیولی برنا ہل مین اونکا خاص مستقر ہے جو ایک زبردست[۵۱] مقام بیان کیا گیا ہے سلطان
خضر خان نے کوئل سے اٹاوہ جاتے وقت ۱۴۲۰ع مین حملہ کرکے اسکو تاخت و تاراج کیا ہے
فرخ آباد کی تاریخ مین مذکور ہے کہ ڈونڈیا کہیڑے کے تارک الوطن کو ہنسراج اور بچھراج دو
بہائی لیگئے تہے وہ پہلے اصلی قوم بہینہار کے مطیع تہے لیکن آخرکار اونہونے انکو وہان سے نکال دیا
اور سکت پور سور نکہہ وغیرہ مواضع جو ایسن ندی کے پار واقع ہین پہر اپنی حکومت جمائی -
بداؤن مین چودہری اور راے دو فرقے مین جو بیسواڑہ کے روایتی سرغنہ دلیپ سنگہ کے
دو بیٹونکی اولاد ہین ضلع بستی مین یہہ لوگ ترک وطن ہونیکی تاریخ صرف پانچ چہہ پشت اوس وقت
سے بیان کرتے ہین کہ جب مسٹر مین صاحب نے تاریخ مشرقی لکہی تہی گورکہپور مین اس فرقے کے
لوگ اپنے کو ناگ ونشی خاندان بیان کرتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ مشہور گلے کا مذہبی کی نا
سے پیدا ہوئے ہین جو وششٹہا کی ملکیت تہی - غازیپور کا فرقہ دعویدار ہے کہ وہ نکہیل راے
کی اولاد ہے جو بیسواڑہ سے پندرہ پشت قبل مین آیا تہا اور جنگل مین آباد ہوا تہا روہیلکہنڈ
مین انکی تارک الوطنی اکبر بادشاہ سے زیادہ مدت کی نہین پائی جاتی انکے خاندانمین ایک
مشہور قصہ یہہ ہے کہ انمین سے دو شخصونے شہزادہ ارکلی کو مسلمان کے ہاتہہ سے کیونکر بچایا تہا
اور اوسی زمانہ سے وہ گوتم کے ساتہہ اپنی شادی کرنیکو اپنی بڑی خوش نصیبی سمجہتے ہین - ان
باتون کے بعد اس امر مین بڑا شبہہ ہے کہ یہ خالص خون راجپوت ہین یا نہین معلوم ہوتا ہے کہ
اس فرقے مین چارسو برس پہلے مختلف طبقے کے لوگ جری اور بہادر شریک تہے اور اعظمگڈہ مین
یہہ لوگ اسلامی طرق کے مطابق خواجہ منہاج کی یادگار ہین بائین پردے کا انگرکہہ پہنتے ہین
اور اونکی ساتہہ کی نسبتی علامت سے ظاہر ہوتا ہے کہ انمین اصلی اقوام کا خون ملا ہوا ہے اور انکی
عورتین سفید کپڑون کے سوا رنگین نہین پہنتی ہین اور پاؤن مین زیور طلائی نہین پہنتی ہین اور
مرد ہل کو ہاتہہ سے نہین چہوتے - ان لوگونکو[۵۲] اس بات پر ناز ہے کہ وہ صوبہ اودہ مین فیاض
اور دولتمند اور بہادر و عالیخاندان اور خوش پوشاک ہین حالانکہ اون راجپوتونکی طرح نہین

[۵۱] دیکھو تاریخ مبارک شاہی -
[۵۲] دیکھو لکچر ڈاکٹر بلیئر صاحب -

Marfat.com

جو کاشتکار یا سپاہی بن سکتے ہین گو کہ فوجی خدمات کے متعلق اپنی تہمات پر غالب آئے ہین مگر ابہی تک کوئی ایسا نہیں جس نے دریائی سفر اختیار کیا ہو اور اوسکو اپنی ذات مین شامل ہونیکی اجازت دیگئی ہو نہین ہے۔ کلکتہ سے جیپور تک مہاجنی اور تجارت پیشہ البتہ ہین۔

## کینوریہ راجپوت

اضلاع رائے بریلی اور پرتابگڈہ مین چند علاقہ جات کانپوریہ راجپوت کے ہین اون کا بیان[51] ہے کہ راجہ مانکچند گہرواروالی مانکپور کی اولاد دختری ہین ہملوگ ہین راجہ مذکور نے اپنی دختر سوجہیہ کہہ ہمارے مورث اعلیٰ کو بیاہ دی ہتی اور اپنا راج پاٹ دختر کو دیدیا تہا اور اوسکے بطن سے ایک بیٹا راجہ کاہنہ پیدا ہوا اور راجہ کاہنہ کے دو بیٹے راجہ رہس اور راجہ سہس پیدا ہوے اور راجہ رہس نے اپنی راجدہانی مقام گوراکہاری مین قرار دی اور اوسکی گیارہوین پشت مین دو بیٹے پیدا ہوئے بڑے راجہ اودہبان راجہ تلوئی اور چہوٹے گلاب شاہ راجہ شاہمو ضلع رائے بریلی مین اور اونکی اولاد سے اور بہت سی ریاستین ہوگئین اور راجہ سہس نے اپنی راجدہانی مقام کیتہولا ضلع پرتابگڈہ مین قرار دی چنانچہ راجہ مہیش بخش سنگہ راجہ سہس کی بیسوین پشت مین ہین اور سوجہیہ رکہہ مورث کی دوسری عورت سے جو قوم کی برہمنی ہتی جو اولاد پیدا ہوئی وہ شہر الہ آباد مین پانڈے کے لقب سے معروف ہے۔

## حالات ترقی قوم اور علاقہ جات صوبہ اودہ

بیان[52] ہے کہ ایک معزز فرقہ راجپوت کا ناگ ونشی خاندان یا پیروان بدہ سے بہاگا تہا پس راجپوتونکی جماعت کثیر اقوام بہار و چیرو منین شامل ہوگئی ہتی پہر جب اہل اسلام نے سرداران ہنود کو شکست دی تو کچہہ اقوام بہہ مسلمانون اور کچہہ دوسری اقوام مین شامل ہوگئی موجودہ اقوام مین آ[illegible] بڑا حصہ بہرونکی ذریات کا ہے اور ان مین بعض زوال سلطنت مغلیہ پر قوت حاصل کرکے اپنی ریاست اور حکومت قایم کرکے راجپوتون مین داخل ہوگئے۔

---

[51] دیکہو صحیفہ زرین صفحہ ۴۸ و ۴۹ ۱۷۔

[52] دیکہو رسالہ مسٹر کارنیگی صاحب۔

Marfat.com

تاخت وتاراج زمان سابق مین میداران صوبہ اودہ کا دستور العمل تہا مگر شاہان اودہ کے ہر لونگ
مین لوٹ مار ملک گیری کا اول مرکز ہوگیا تہا اکثر اقوام سرکش کی ترقی کا باعث یہی بدعملگی اور
بدانتظامی تہی حکام اودہ کا دستور تہا کہ دیہات اور مواضعات کی سالانہ تشخیص جمع مالگذاری کرتے
تہے اور حکام کا تقرر بہی منجانب شاہ اودہ چندروزہ تہا بعض محل مین کل محاصل محال ملکیت سرکار
سمجھکر پوری خام نکاسی پر تشخیص مالگذاری ہوتی تہی اور زمینداروں کو کچہہ رقم یا زمین بطور نانکار یا حق
التحصیل چہوڑ دیجاتی تہی اور تشخیص جمع بر پٹہ وقبولیت ہوتی تہی مگر زمیندار کا ایک گونہ کوئی حق
مستقل نہین تہا اور رعایا کے حقوق بہی زمیندار کے سامنے بیوقعت تہے ویسے ہی اون کو
آزادی تہی ایک گانون کو چہوڑ کے دوسرے گانون مین آباد ہو جانے سے کل مواخذہ سے کاشتکار
بری ہوجاتی تہی چہوٹی چہوٹی زمینداریان معرض زوال تہین بڑے علاقہ دار خودسر تہے اور
اونکی روز افزون ترقی تہی کیونکہ چہوٹی زمینداری بڑے علاقہ دار کی جوگان گاہ تہی جب چہوٹے
زمینداران کے کاشتکار ما تحت فصل غلہ یا پیداوار اراضی جمع کرتے تہے بڑے علاقہ دار قریب تر
لوٹ مار شروع کر دیتے تہے رعایا پریشان ہوکر بڑے علاقہ جات کی زمینداری مین آباد ہو جاتے تہے
جب گانون چہوٹے زمیندار کا لوٹ لیا جاتا تہا تو وہ بخوف مواخذہ خراج سرکاری مفرور ہو جاتے
تہے علاقہ داران کلان کے وکلاء وکارندگان ناظمان چکلہ داران شاہی کے ہمراہ رہتے تہے
اونہین حکام سے کہہ سنکر اس گانون کو بہی شامل قبولیت علاقہ کلان کرا لیا کیونکہ اسی غرض سے
تو تعلقدار صاحب نے پہلے ہی ہاتہ صاف کیا تہا بر تقدیر چہوٹے زمیندار جا بنر کہیل کے کچہری
چکلہ داران مین حاضر ہو گئے تو تحقیقات لوٹ مار تو درکنار رہائی بدون ضمانت ادائے جمع سرکار
دشوار تہی وہی حریف علاقہ دار کے وکلاء وکارندگان ضامن ہو جاتے تہے جسکو اوسوقت کے
محاورہ مین قبض کہتے تہے قبض ہونا تہا کہ علاقہ دار صاحب کے پاؤن اس زمینداری مین جم گئے
بعض محل مین چہوٹے زمینداران ان حادثات سے محفوظ رہنے کی غرض سے اپنی زمینداری
حضور تحصیل کرا دیا کرتے تہے مگر یہہ بات دشوار گذار کوششون سے حاصل ہوتی تہی جب
چہوٹے زمیندار نے سمجھہ لیا کہ ہمکو علاقہ دار کلان سے جانبری نہوگی تو خود علاقہ دار صاحب
سے کچہہ معاہدہ کرکے اپنی درخواست سے اپنی زمینداری کو شامل قبولیت علاقہ کرا دیتے تہے

Marfat.com

س قسم کی شاملاتی زمینداری عہد انگریزی مین زمینداری قابض رسیانی یا ماتحت داری کہلاتی ہے

# عرب و اسلام

عرب[1] کا ملک سکندر اعظم کے حملوں سے محفوظ رہا حضرت عیسیٰ کے تین سو برس پہلے سے یہہ ملک آزاد تہا اور ایکہزار برس تک کسیکا مطیع نہین رہا اس ملک کے باشندے چست و چالاک قوی و مضبوط دلیر و جفاکش سواری کے فنون مین طاق سفر کے مشتاق محنت کے عادی مصیبت مین مستقل مزاج آپس کی خانہ جنگیوں مین شہرۂ آفاق ہو چکے تھے صرف ایک رہبر صادق کی ضرورت تہی چنانچہ ۲۰ اگست ۵۷۰ء مین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہر مکہ مین جو دریائے قلزم کے کنارے سے ۲۰ کوس کے فاصلے پر واقع ہے پیدا ہوئے اور اس قوم جنگجو کے ہادی ہو گئے حضرت نے سبکو دینی و دنیوی ترقیات مین لگا دیا عام دعوی قوم کا یہہ تہا کہ سب بندے اللہ کے ایک امت اور ایک قوم ہو جائین اور ہر ایک توحید کا معتقد اور اسلام کا پیرو ہو آخر مین اس سچے دین نے شرک و بت پرستی صرف عرب ہی کی زمین سے نہین بلکہ دنیا کے بڑے بڑے حصوں سے دور کر دی اور فتوحات کا سلسلہ برابر جاری رہا خلیفہ عمر[2] کے عہد دولت مین ۱۰۳۶ شہر فتح ہوئے یہہ خلیفہ معاملات پولیٹکل مین درجہ اول کا تہا اور جو قواعد جنگ اس نے مرتب کئے تہے جبتک اسکے جانشین ان پر عمل کرتے رہے فتوحات کا سلسلہ برابر جاری رہا عرب مین خلفاء راشدین کے بعد بنی امیہ اور عباسیہ خاندان دورہ حکومت ہوا لیکن فتوحات کا سلسلہ ترقی پذیر رہا چند ہی دنوں مین دمشق سے لیکر بنگال تک اسلامی سلطنت بنی امیہ کی اور بعد عباسی ایشیاء کوچک و رسیریا کی فتح کے بعد فوجین اسلام کی قسطنطنیہ مین داخل ہو گئین اور وہان سے تھوڑے ہی عرصہ مین دیانا پر حملہ کیا گیا اور [illegible] فرانس کے وسط مین اسلامی پھریرا اوڑنے لگا ملک اسپین مین اسلامی سلطنت [illegible] قائم ہو گئی مشرق کیطرف سلسلہ فتوحات ایران افغانستان اور [illegible] ہوا ہندوستان مین پہونچا

---

[1] دیکھو تمدن عرب اور تاریخ عرب۔

[2] دیکھو الفاروق اور سیرت فاروق اور دفتر عباسیہ اور سیر البغداد و طاق کسری۔

اسلئے ہندوستان مین پاک و متبرک نسلین شیوخ وسادات عرب بکثرت آباد ہین چونکہ ہندوستان مین سلطنت اسلامی اقوام غور و غزنین نے قایم کی ہے اسلئے پٹھان اور مغل بھی ہندوستان مین زیادہ آباد ہین لہذا اول شجرہ قبایل عرب درج کیا جاتا ہے تاکہ شیوخ وسادات کو اپنے شجرہ خاندانی کے سمجھنے مین آسانی ہو اور ربع مین مختصر ذکر خیر اقوام پٹھان اور مغل کیا جائیگا۔

## شجرہ قبائل عرب از آدم علیہ السلام [۱]

| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| حضرت آدم | شیث | انوش یونس | قاینن | مہلائیل | یرد | اخنوخ ادریس | متوشلخ | لامک |
| ۱۰ نوح | ۱۱ سام | ۱۲ ارفخشد | ۱۳ شالخ | ۱۴ عابر | ۱۵ قالغ | ۱۶ سلکان | ۱۷ حضر | ۱۸ شاروخ |
| ۱۹ ناحور | ۲۰ آزر یا تارخ | ۲۱ ابراہیم | ۲۲ اسماعیل | ۲۳ قیدار | ۲۴ عوام | ۲۵ عوص اول | ۲۶ مُرّہ | ۲۷ سّمامے |
| ۲۸ زُراخ | ۲۹ ناجب | ۳۰ معصر | ۳۱ ایہام | ۳۲ آفتاد | ۳۳ حُمران | ۳۴ اِین | ۳۵ برَی | ۳۶ بجَری |
| ۳۷ بلحی | ۳۸ اُرعوا | ۳۹ عنفا | ۴۰ حسّان | ۴۱ عیبنی | ۴۲ اُلرّعا | ۴۳ عبید | ۴۴ عنف | ۴۵ عستقی |
| ۴۶ ماحی | ۴۷ ناحوز | ۴۸ فاجم | ۴۹ کالخ | ۵۰ بدلان | ۵۱ بلدارم | ۵۲ جُرا | ۵۳ ناسل | ۵۴ ابی القوام |
| ۵۵ لتباویل | ۵۶ برَو | ۵۷ عوص دوم | ۵۸ سلامان | ۵۹ ہمسع | ۶۰ ادَو | ۶۱ عدنان | ۶۲ مُور | ۶۳ حَمل |
| ۶۴ نابت | ۶۵ سلامان دوم | ۶۶ ہمسع دوم | ۶۷ الیسع | ۶۸ اُدد دوم | ۶۹ ادّ | ۷۰ عدنان دوم | ۷۱ معد دوم | ۷۲ نزار |
| ۷۳ مُضر | ۷۴ الیاس | ۷۵ مُدرکہ | ۷۶ غزیمہ | ۷۷ کنانہ | ۷۸ نضر | ۷۹ مالک | ۸۰ فہر [۲] | ۸۱ غالب |

(۱) دیکھو تاریخ ابن خلدون ۔ توریت شریف ۔

(۲) فہر کے تین پسر تھے ۔ غالب ۔ و محارب و حارث ۔ بس حارث کے قبیلہ اور اونکے وہب اونکے ہلال اونکے جرّاح اونکے عبد اللہ اونکے ابو عبیدہ عامر فاتح شام تھے ۔

Marfat.com

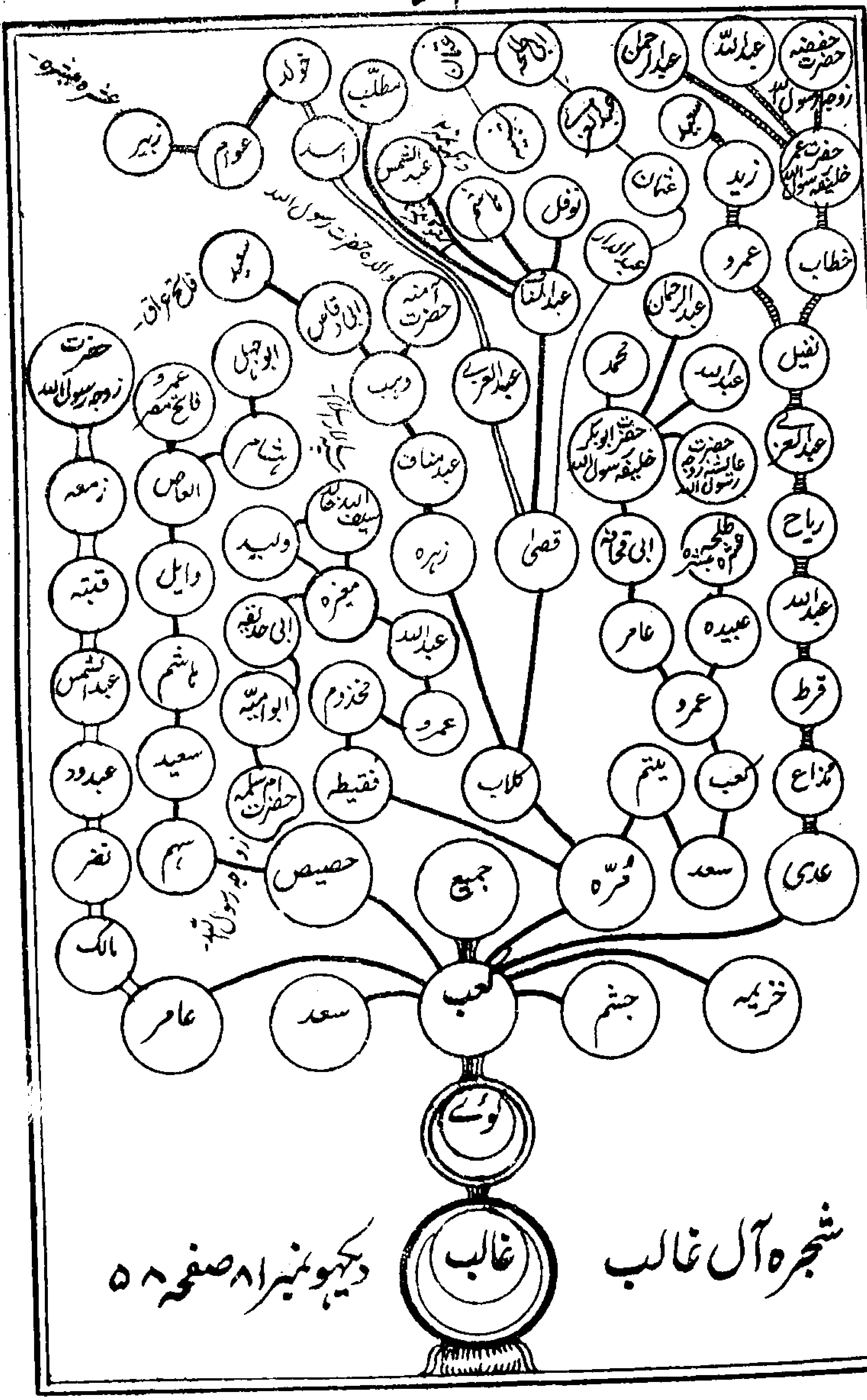


شجرہ آل غالب — دیکھو نمبر ۱۸ صفحہ ۵۸

# شجرۂ آلِ عبدالشمس بن عبدالمناف

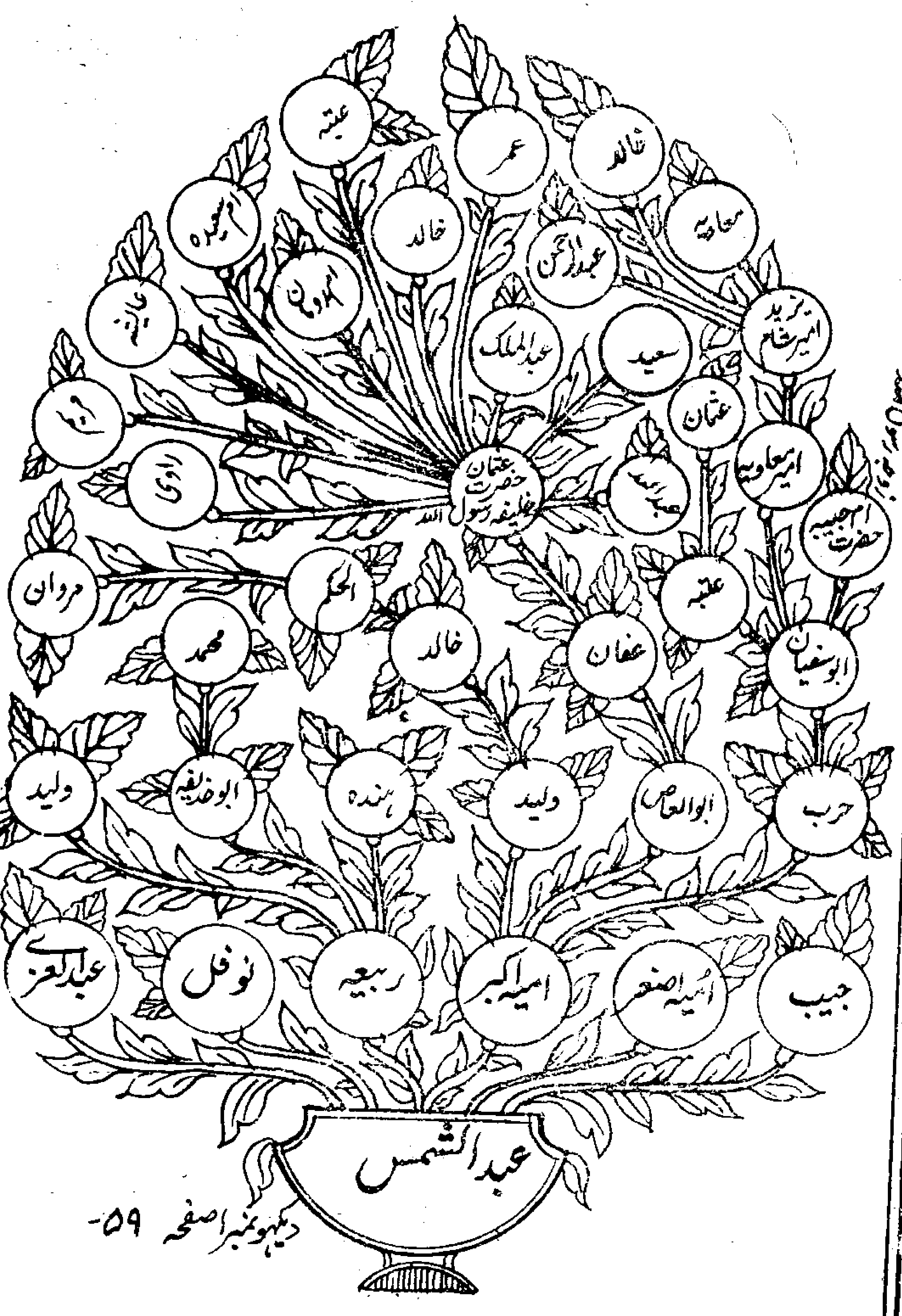


دیکھو نمبر۱ صفحہ ۵۹-

Marfat.com

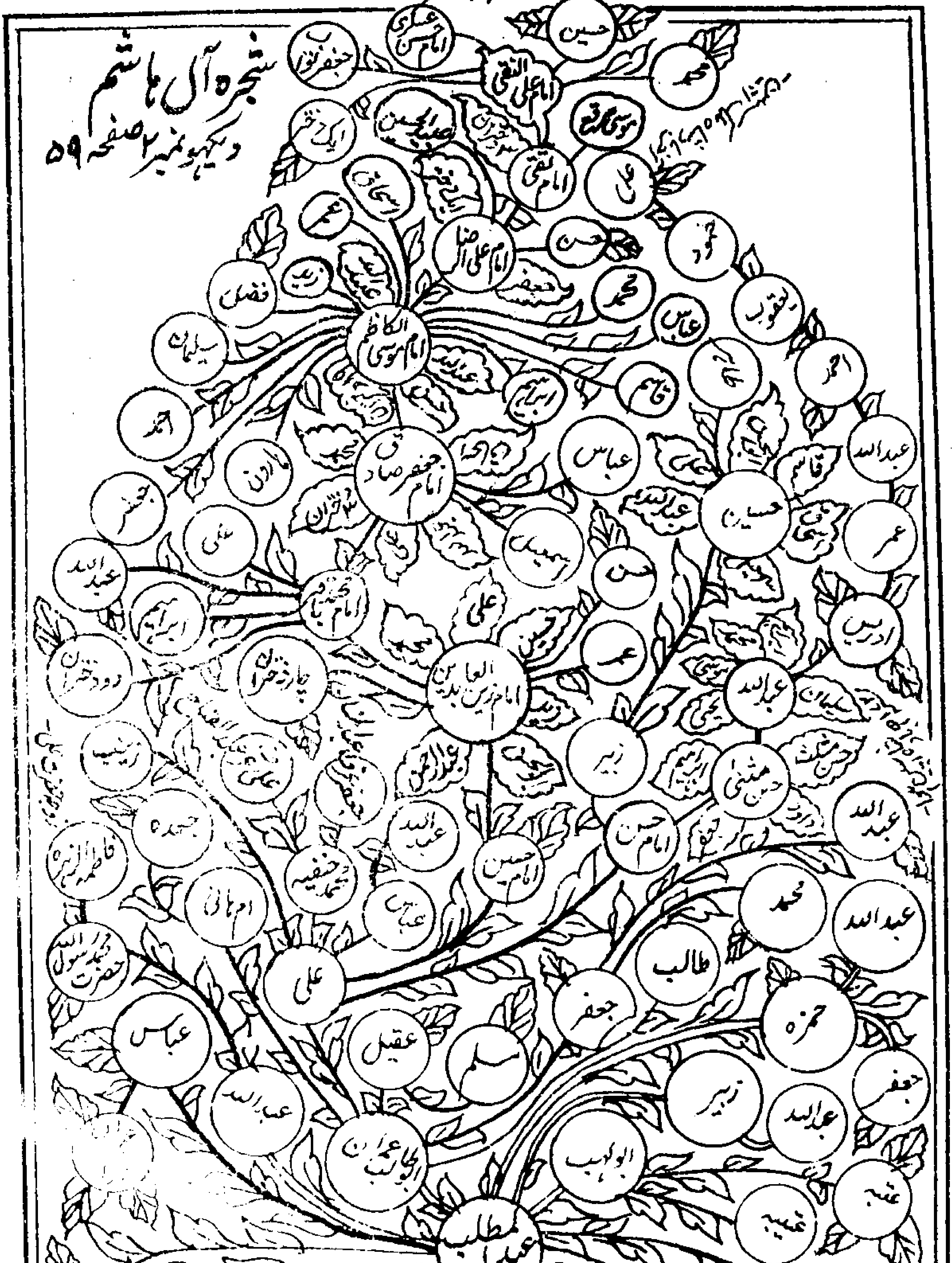

شجرہ آل ہاشم
دیکھو نمبر ۲ صفحہ ۵۹
ہاشم
عبد المطلب
ابوطالب عمران
عبد اللہ
عباس
ابولہب
حمزہ
زبیر
عبداللہ
جعفر
غیداق
عتبہ
مقوم
ضرار
قثم
حجل
صفیہ
عاتکہ
برّہ
ام حکیمہ
اروی
امیمہ
علی
عقیل
جعفر
طالب
مسلم
محمد
عبداللہ
عبداللہ
حضرت سیدہ
فاطمۃ الزہرا
ام ہانی
جمانہ
زینب
امام حسن
امام حسین
محمد حنفیہ
عباس
عبداللہ
حسن مثنیٰ
زید
امام زین العابدین
علی
عمر
حسین
امام محمد باقر
عبداللہ
ابراہیم
امام جعفر صادق
اسمٰعیل
عباس
امام موسیٰ الکاظم
امام علی رضا
امام محمد تقی
امام علی النقی
امام حسن عسکری
حسین
محمد
جعفر کذاب
علی
حسن
محمد
عباس
قاسم
ابراہیم
اسحاق
فضل
سلیمان
احمد
ہارون
جعفر
عبداللہ
قاسم
عمر
ادریس
عبداللہ
احمد
یعقوب
محمود
موسیٰ مبرقع




Marfat.com

عباس عم رسول مقبول صلعم کے کئی پسر تھے لیکن یہان صرف عبد اللہ کا سلسلہ عقاب قایم کیا جاتا ہے کیونکہ ہندوستانین زیادہ تر یہی سلسلہ ہے۔

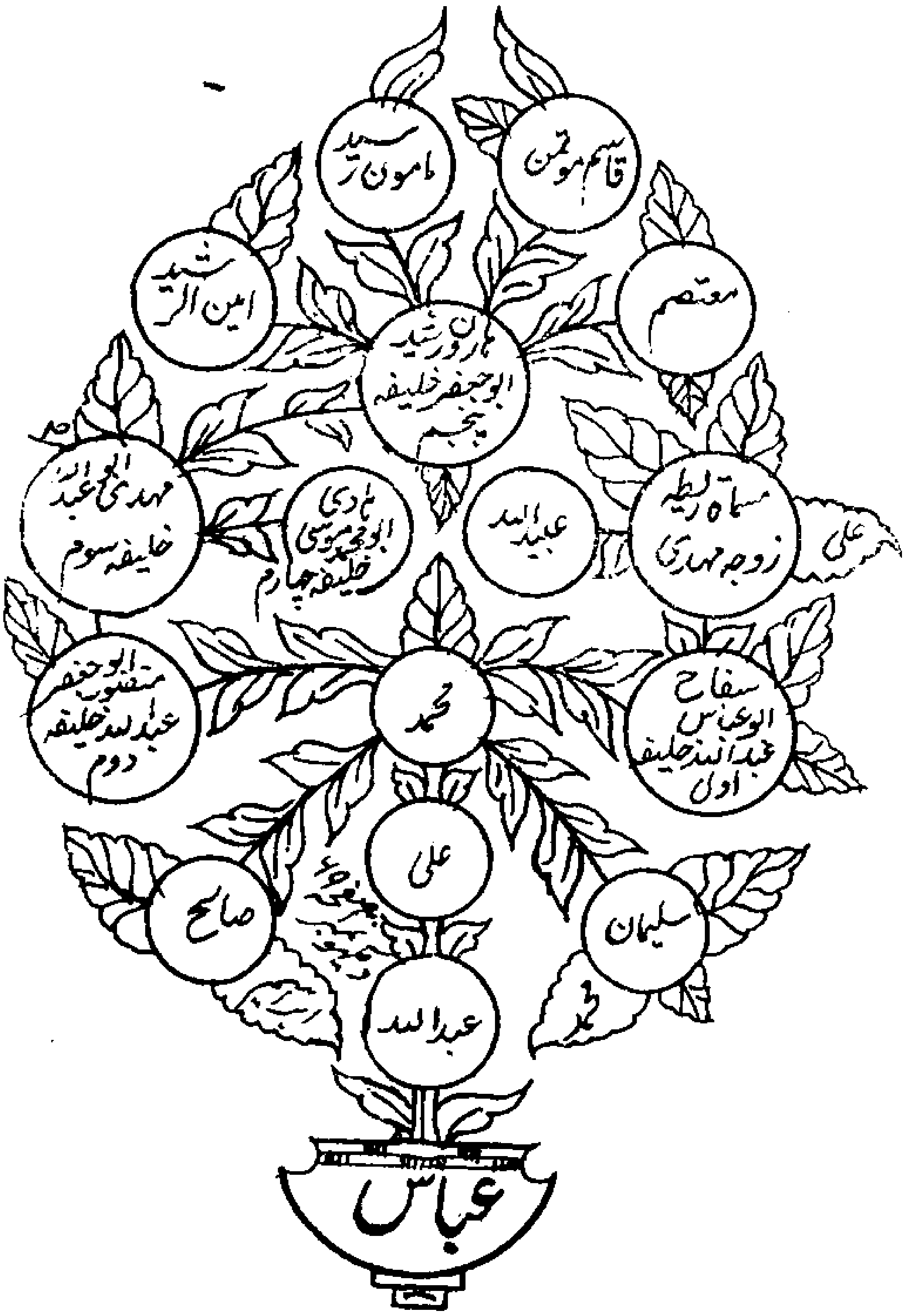


مہدی ابو عبد اللہ خلیفہ سوم کی بارہ (١٢) اولاد تھین۔[٥٢]

(١) علی۔ (٢) عبید اللہ۔ (٣) یعقوب۔ (٤) اسحاق۔ (٥) ابراہیم۔ (٦) موسی۔ (٧) ہارون الرشید۔ (٨) عباسہ دختر۔ (٩) عالیہ دختر۔ (١٠) منصورہ دختر۔ (١١) سلیمہ دختر۔ (١٢) بالوقہ دختر۔

٥٢ دیکھو ابن خلکان صفحہ ١٣٣ - اور طبری صفحہ ٦٦٦ جلد ٢۔

Marfat.com

# مغل

مغل نسل ترکستان کی ہے اور ہندوستان مین یہہ نسل آباد ہے کیونکہ فاتح ہند یہہ قوم ہے اس قوم کے سردار کا لقب ترکی زبان مین بیگ کا ہے اور عورات کا خطاب بیگم اور رئیس کا خطاب خان ہے ہمکو مکمل شجرہ کسی خاندان کا نہین ملا اکثر لوگ اپنا سلسلہ نسل چنگیز خان بادشاہ چین و ترکستان سے منتہی کرتے ہین لہذا ایک مختصر شجرہ درج کتاب کیا جاتا ہے۔

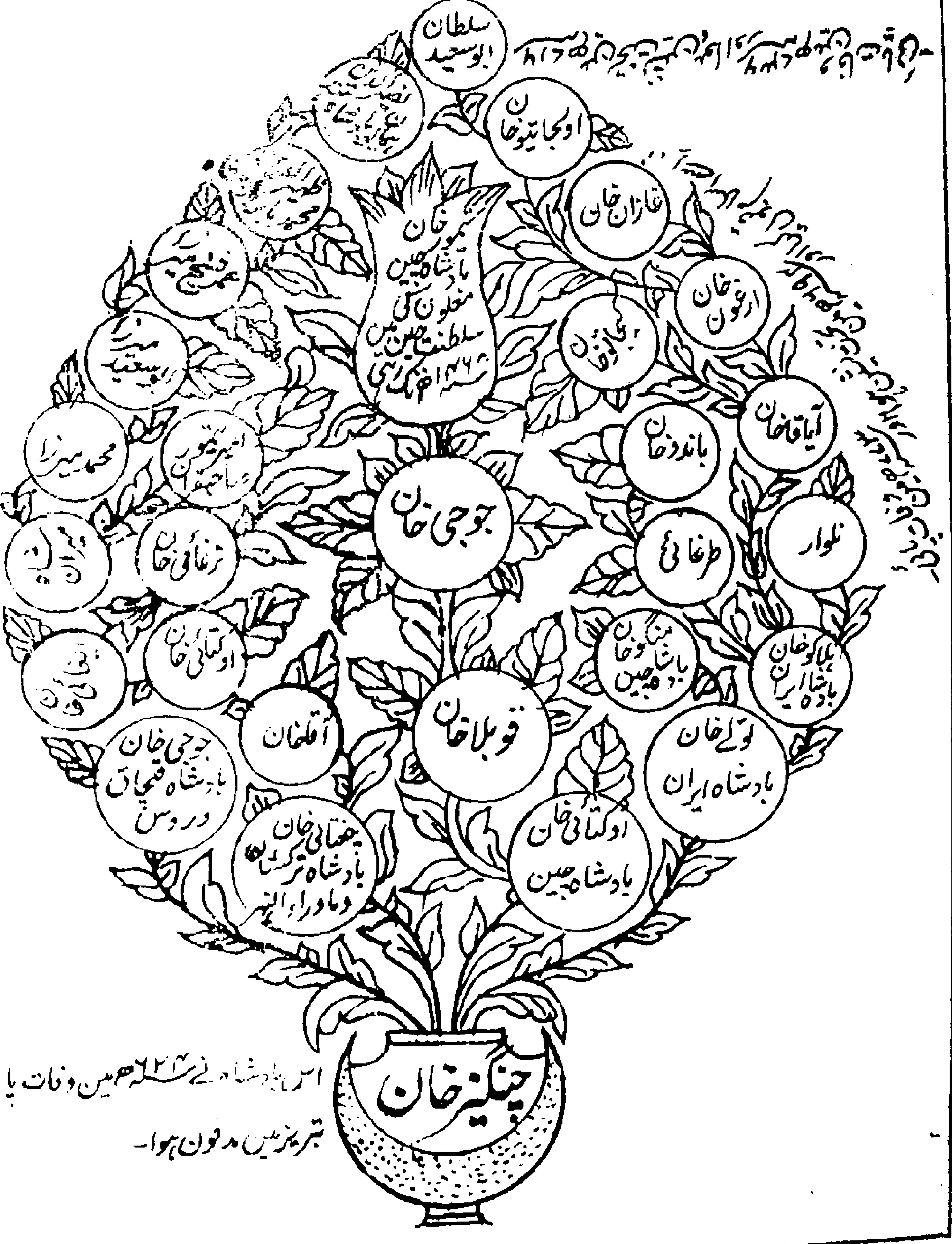


اس بادشاہ نے سنہ ۶۲۴ھ مین وفات پائی اور تبریز مین مدفون ہوا۔

Marfat.com

# افغانستان کی اقوام

اس ملک کے باشندے عموماً پٹھان یا افغان کہلاتے ہین اور یہہ نسل ہندوستان مین بکثرت آباد ہے اگلے زمانہ مین یہہ ملک پکتان[۵۱] کہلاتا تہا کیونکہ زبان سنسکرت کی پورانی کتابون مین اس ملک کا نام پکتہان دیش لکہا ہوا ہے اور پکتہان کا بگڑا ہوا لفظ ہندوستان مین اب پٹھان ہے اور اس ملک کی زبان کو بہی پختو زبان ابتک کہتے ہین اور جسکا بگڑا ہوا لفظ پشتو ہے اس زبان مین ہندی اور فارسی اور ترکی زبان کے الفاظ بگڑے ہوئے مخلوط ہین لو زیادہ تر بگڑے ہوئے الفاظ ہندی سے ہین شامل ہین بعض مورخین نے لکہا ہے کہ زبان پشتو مین پہاڑ کی چوٹی کو پاتہ کہتے ہین اور جب پہاڑون کے اوپر کے باشندے ہندوستان مین آئے تو وہ لوگ پٹھان کے نام سے مشہور ہوئے۔

مسلمان[۵۲] مورخین لکہتے ہین کہ بخت نصر بادشاہ کے ہنگامہ مین ایک گروہ مصری یہان کے پہاڑون مین پناہ گزین ہوا تہا اس گروہ کے لوگ اولاد ملک طالوت بن قیس بن ضلب بن اخنوخ بن یہودا - ابن حضرت یعقوب پیغمبر مین تہے اور ملک طالوت کے بارہ بیٹے تہے از انجملہ دو پسر برخیا اور ارمیا کو حضرت سلیمان پیغمبر نے ایک کو وزیر الممالک اور دوسرے کو سپہ سالار فوج کا عہدہ عنایت فرمایا تہا اور ان دونو کا خطاب آصف اور افاغنہ کا تہا اور آصف کے اٹھارہ اور افاغنہ کے چالیس بیٹے پیدا ہوئے تہے چونکہ گروہ افاغنہ یہان آیا تہا اسلئے اس گروہ کے لوگ فاغنہ یا افغان کہلائے گئے۔ تاریخ فرشتہ سے افغان کی وجہ تسمیہ فریاد و زاری ہے یعنی جب لشکر اسلام نے اس سرزمین کو فتح کیا تو یہان کے مرد زیادہ قتل ہوگئے تہے عورات اونکی شبانہ روز گریہ و زاری مین مصروف رہتی تہین اور اہل ایران کی آمدورفت تہی جب کوئی ایرانی یہان سے واپس جاتا تہا اور اوس سے ایران مین لوگ پوچہتے تہے کہ احوال کابل بچہ طور ہست تو وہ جواب دیتا تہا کہ از ہر خانہ کابل صدای افغان می آید پس لفظ افغان ضرب المثل ہوکر نام قوم افغان مشہور ہوگیا - راقم کے نزدیک اصلی باشندے یہان کے ترکی نژاد ہین ان پہاڑون کے نام سے ضرور یہہ قوم معروف ہوئی ہے

۵۱ دیکہو پراچین لیکہن حصہ دوم -

۵۲ دیکہو تاریخ فرشتہ -

Marfat.com

نقل ہے کہ سپہ سالار اسلام نے بزمان پیغمبر اسلام ایک سردار افاغنہ کو جیسے غور کے باشندے غوری۔
جسکا نام عبدالرشید قیس بن عمیص بن سلول بن عتبہ بن نعیم بن فرہ بن سکندر بن زمان بن علین
بن جہلول بن سلم بن صلاح بن قارود بن آیم بن تہول بن کرم بن اعمال بن خلیفہ بن حذیفہ بن
نہا ... قیس ... بن علیم بن اسمعول بن ہارون بن قمرو بن ابی بن صیب بن زال بن لوی بن
... آصاس ملک طالوت تہا بنا بردعوت اسلام
... اتو پیغمبر صاحب نے
... تیرے نام کیساہتہ نقیب
... سربنی۔ بٹنی اور ان
... سے اخذ کیے گئے ہیں
... بدالرشید وارد اس ملک کے

... گیا اسوقت سے اکثر
... عات ملکی یہان کے
... و مصاہرت بہی اونکے
... یہ حسین شاہ باعث بدعملی
... بدالرشید پناہ گزین ہوا۔
... بی دختر بٹنی سے اسکا
... ونکہ یہہ حمل پوشیدہ چوری
... حمل ہوتا ہے اسلیے ...
... معروف ہوا دوسرا بیٹا
... یہ پسران کی اولاد بسلسلہ
... خان لودہی بادشاہ دہلی

اور شیر شاہ اولاد ابراہیم لودہی بن حسین شاہ کے ہین اور علی ہذا ابنڈاری بن جام ابن نیازی بن ابراہیم لودہی اور مدوخیل بن جمعیت ابن ابراہیم لودہی مذکور۔

نقل ہے کہ ایک قافلہ قبیلۂ عرب کا بل وارد صحرائے کابل ہوا تہارات کو قافلہ کی کسی عورت کے وضع حمل ہوکر ایک نرینہ بچہ پیدا ہوا جسوقت یہہ پیدا ہوا قافلے مین خبر منتشر ہوئی کہ عنقریب قافلہ لوٹا جائیگا چنانچہ مردمان قافلہ اس بچہ نوزائیدہ کو ایک آہنی کڑہائی کے نیچے بند کرکے صبحکی تاریکی مین کوچ کرکے علی الصباح اڑمڑ خیل کے لوگ بہ ارادہ غارتگری جب مقام قیام قافلہ پہونچے تو بچہ شیر خوار زیر کڑہائی دستیاب ہوا پس سلسلۂ نسل اس بچہ کا بجز اسکے کہ قبایل عرب کی نسل اور کچہہ معلوم ہوا چونکہ زبان پشتو مین کڑہائی کو کڑانی کہتے ہین اسلئے اس طفل کا نام کڑانی معروف ہوا اور اسکی نسل کو بڑا فروغ ہوا کڑانی کے دو پسر کودی اور ککی پیدا ہوئے اور انسے صدہا خیل مثل خٹک آفریدی و ملک میرو خیل کبیر و بنگش اور لوہات وغیرہ ہوگئے۔

سید اسحاق اولاد حضرت زین العابدین بوجہ حادثات زمانہ وارد کوہ کاشغر ہوئے او یہہ مقام مسکن شیرانی خیل کا تہا اور اس خیل مین انکی شادی ہوگئی اور انکی اولاد بہی زمرۂ نسل افغان شمار ہوئی۔

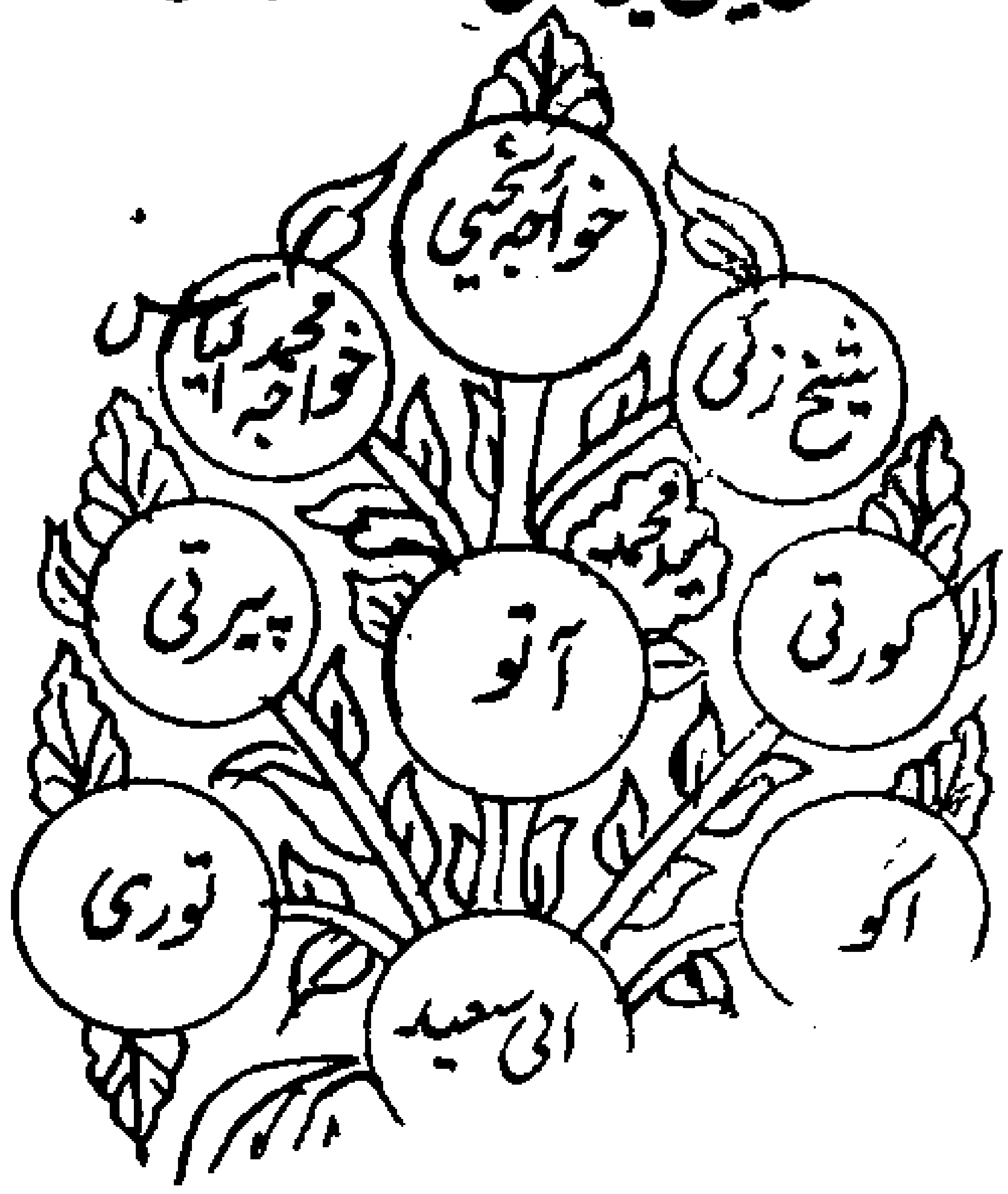


Marfat.com

علی ہذالقیاس سید محمد بن سید غور ابن سید عمرو بن سید قاف ابن قاسم بن سید رجال
ابن سید اسمعیل بن امام جعفر صادق اتفاق زمانہ سے وارد سرزمین افغانستان ہوئے قبیلہ کرانی
وشیرانی وکانکڑ مین انکی تین شادی ہوئین ورہر سہ زوجگان سے سلسلۂ نسل قایم ہوکر جملہ اولاد
افغان کہلائی دختر کرانی سے دو پسر درد ک اور ہوتی اور دختر شیرانی سے اوشترانی اور
دختر کانکڑ سے مشوانی پیدا ہوئے اوران سے بہت سے خیل ہوگئے ۔

## حملہ اسلام ہندوستان پر

۵۳ھ مین مہلب ابی صفرہ ایک امیر عرب براہ مرو کابل ہوکر ہندوستان پر حملہ آور ہوا اور
دس بارہ ہزار اہل ہنود کو لونڈی غلام بنا کر پنجاب سے واپس گیا دریائی سندھ کے کنارے پر کچھہ
نومسلم اور بعض بعض مسلمان مہلب کے ساتھیون سے آباد ہو گئے تھے ۔
۹۴ھ مین محمد بن قاسم جنرل افواج اسلام بزمان خلیفہ ولید بادشاہ شام جو ملک
عراق مین باتحتی سپہ سالار حجاج بن یوسف اپنی کمال کرتا تہا اور اسوقت مسلمانون کے
جہاز اہل ہند نے لوٹ لئے تہے بغرض انتقام یہہ سردار ملک عراق سے بسواری جہاز چھہ ہزار
سوار لیکر وارد ملک سندھ ہوا اور اوس ملک کو زیروزبر کرکے صوبہ مالوہ مین داخل ہوا مگر
راجہ چیتور گڈہ سے شکست کہائی پہر اسنے قنوج پر حملہ کیا دریای گنگا پر اسلامی جھنڈا اول اسی سردار
نے نصب کیا اور مختصر فوج سے بڑے بڑے راجگان کو شکست دی اسکے مہمات مین ۳۲ ہزار
اہل ہند سے مشرف بہ اسلام ہوئے اب صوبہ گجرات و مالوہ و قنوج مین مسلمانونکی آبادی شروع ہوئی
محمد بن قاسم کی فتوحات کے بعد لشکر خلیفہ مامون رشید بادشاہ بغداد نے ہندوستان پر
چڑہائی کی اور چوبیس لڑائیان راجہ کہمان چیتور گڈہ سے ہوئی لیکن اسلام کے لشکر کو [illegible] نصیب
نہوئی اور واپس ہوا صرف دو حملے لشکر اسلام کے براہ سمندر واقع ہوئے ۔
۲۶۵ برس بعد محمد بن قاسم کے ۳۴۸ھ مطابق ۹۷۰ء مین راجہ جیپال والی لاہور نے
افغانستان پر حملہ کیا سبکتگین بادشاہ غزنی سے شکست کہائی اور خراج سالانہ دینا قبول کرکے
مخلصی حاصل کی لاہور مین پہونچکر بد عہدی کی اسپر سبکتگین نے لاہور پر حملہ کیا اگرچہ راجہ کی امداد

Marfat.com

بہت سے راجگان ہند موجود تھے پہر بہی جیپال نے شکست کہائی اور دوبارہ عہد وپیمان ہوکر خراج مقرر ہوا اور بہت سا زر وجواہر راجہ نے دیا مگر حکومت پشاور وملتان سلطان سبکتگین نے شیخ حمید کو عنایت کی اور آپ واپس غزنی ہوا سلطان غزنی کی وفات پر راجہ جیپال نے خراج دینا بند کردیا ۳۷۹ھ مین سلطان محمود بن سلطان سبکتگین نے لاہور پر فوج کشی کی راجہ جیپال نے بعد جنگ ہزیمت اوٹہائی اور بپاس عزت خودکشی کی محمود واپس گیا لیکن سلطان محمود اور اوسکی لشکر کا دل بڑہگیا تہا اب متواتر حملے محمود کے ہندوستان پر ہونے لگے اور سب جگہہ وہ فتحمند رہا بارہوان حملہ محمود نے گجرات کے مندر سومنات پر کیا یہان کی لوٹ مار مین دس کروڑ زر وجواہر غنیمت اوسکے ہاتہہ لگے اگرچہ یہہ لڑائی مابین ہنود اور اسلام ایسی ہوئی ہے کہ جیسے صلاح الدین مصری سے اور عیسائیون سے بیت المقدس کے فتح کرنے مین واقع ہوئی تہی کیونکہ سومنات کے جنگ مین تمامی ہند کے اہل ہنود ایک طرف اور محمود تہا اوسکے مقابلہ پر تہا مقتولین ہنود کا شمار بے اندازہ ہے لیکن سلطان مصری کی جنگ مین تمام یورپ برسر مقابلہ سلطان تہا اور معشوقان یورپ نے وعدہ وصال تمغہ بہادری جنگ بیت المقدس مقرر کردیا تہا اسی طرح ہندوستان کی بیوہ گان نے سوت کات کے اوسکا زر منافع بہادران ہنود کے نذر کیا تہا اسپر محمود ہی کی فتح رہی اور باوجود اہل یورپ کی کوششون اور جانبازی کے بیت المقدس پر اسلاتی پہریرا اوڑنے لگا اور مقتولین عیسائی کا شمار اس جنگ جہادی مین چالیس لاکہہ کا ہے کیونکہ عیسائیون مین انکا فاتحہ ہوتا ہے محمود کی لڑائی اور جنگ بیت المقدس مین یہہ فرق ہے کہ محمود نے لیلے زر ودولت ہنود کے مندرونکو توڑا کیونکہ زمانہ سابق مین ہندوستان کے دولت کا خزانہ مندر ہنود تہے ۔ اور ہندوستان مین مسلمانونکی اسوقت جابجا آبادی ہوگئی تہی ۔

## واقعہ غازی

سید سالار[1]
ابن سید طیب

بن سید محمد ابن[2]

[1] دیکہو مرآ

حضرت محمد حنفیہ ابن حضرت علی تاریخ یکم شعبان بقولے ۲۱ ۔ رجب ۴۰۵ھ روز یکشنبہ کو تولد ہوئے اور تاریخ ۱۴ ۔ ماہ رجب ۴۲۵ھ روز یکشنبہ بوقت جنگ جہادی بمقام بہرائچ راے سہر دیو کے تیر سے شربت شہادت نوش فرمایا ۔ قطعہ تاریخ ولادت وشہادت

| | |
|---|---|
| محبوب خدا بود امیر مسعود | درچار صد و پنج در آمد بوجود |
| چون مدنیست در جہادش افزود | درچار صد و بست و پنج رحلت فرمود |

ہندوستان مین بلے میان و غازی میان اور سالار غازی اور پیر علیم کے نام سے اور ملک خراسان مین سالار رجب کے نام سے آپ مشہور ہین آپکی والدہ کا نام ستر معلے ہے جو رشتہ مین سلطان محمود غزنوی کی حقیقی ہمشیرہ ہین تاریخ فرشتہ مین آپکا نسب پٹھان لکہا ہے اسکا سبب یہہ ہے کہ افغانستان مین سادات بوجہ وصلت و مصاہرت پٹھانونمین شمار ہوگئی ہین ۔ سید سالار مسعود و سالار ساہو مع دیگر افسران مجاہدین لشکر جہاد لیکر ہندوستان مین آئے اور اون قطعات زمین کی تلاش ہوئی جہان مسلمانون کا قدم نہین پہونچا تہا چنانچہ براہ گجرات و پنجاب لشکر مجاہدین قنوج مین داخل ہوا اور وہان سے صوبہ اودہ کیطرف کوچ ہوکر بمقام ستر کہ وارد ہوا یہان سید سالار مسعود نے فوج مجاہدین چند حصص مین تقسیم کردی تہی اور ہر حصہ فوج مین ایک دو سردار کو افسر سپاہ کرکے ہر چہار اطراف کو روانہ کیا تہا اس ملک مین کبہی مسلمانون کا گذر نہین ہوا تہا بلکہ یہان کے باشندے مسلمانونکو ملچھ کہتے تہے ۔

| نام سردار فوج | مقام تعیناتی براے جہاد | نام سردار فوج | مقام تعیناتی براے جہاد |
|---|---|---|---|
| سالار سیف الدین<br>سالار رجب | براے تسخیر بہرائچ | سالار ساہو<br>ملک قطب حیدر<br>ملک عبد اللہ<br>ملک امام الدین | کڑہ مانک پور |
| ملک فیروز عمرو | گذر سرو بیاس | | |
| ملک فردوس | کانور | | |
| امیر حسن | جہوبہ | امیر بایزید | اوناؤ |



Marfat.com

| نام سردار فوج | مقام تعیناتی برائے جہاد | نام سردار فوج | مقام تعیناتی برائے جہاد |
| --- | --- | --- | --- |
| میر سید علی عرف لال پیر<br>ملک آدم | گوپامئو<br>لکھنؤ | ملک فیض | بنارس |

کڑہ مانکپور کی فتح کیواسطے زیادہ حصۂ فوج اور اکابر سرداران فوج بھیجے گئے تھے کیونکہ رایان کڑہ مانکپور صوبہ اودہ مین راجگان کلان سے تھے اور سید سالار مسعود کی فوج کے ساتھ عداوت قلبی رکھتے تھے چنانچہ اس لڑائی سے پہلے رایان کڑہ مانکپور نے اپنے یہانسے چند نائی اور اونکے استرے زہر آلودہ کرا کے بھیجے تھے تاکہ لشکر اسلام کا خاتمہ ہوجائے اسلئے لشکر اسلام کو بھی ان رایان سے زیادہ کاوش تھی اگرچہ لشکر جہادی صوبہ اودہ مین چہار اطراف مین ٹڈی کے مانند دوڑتا پھرتا تھا اور ہزارہا اقوام مسلمان ہوچکی تھین اور نو مسلمونکی جماعت سے اس لشکر جہادی کا نمبر بڑھتا جاتا تھا سترکہ سے جو فوج نے کڑہ مانکپور کیطرف کوچ کیا تو اثناء راہ مین بھی چند مقامات مین معرکہ جہاد در پیش ہوا اور یہہ لشکر فتحیاب ہوا کیونکہ مقامات رائے بریلی و جائس و رشید پور اور سلون مین اوسوقت کے شہداء کے مقابر اب تک موجود ہین الغرض لشکر جہادی مانکپور مین پہونچا اور بمقام میدان جوکا پور جنگ عظیم برپا ہوئی اور مسلمانونکی فتح ہوئی پھر یہہ لشکر قصبہ کڑا مین داخل ہوا اور یہان لڑائی ہوئی ملک قطب حیدر شہید ہوئے لیکن مجاہدین کی فتح ہوئی رایان کڑہ مانکپور مفرور ہوگئے سید سالار ساہو پدر سید سالار مسعود نے بعد فتحیابی سترکہ کیطرف مراجعت کی اور سترکہ مین پہونچکر درد سر لاحق ہوا اور دنیا سے رحلت فرمائی قطعہ تاریخ وفات۔

| | | | |
| --- | --- | --- | --- |
| | حضرت ساہو مہ برج کمال<br>سال تاریخش ۴۲۴ کرد فکر | | شد فنا فی اللہ و در راہ خدا<br>گفت ساہو طالب راہ بقا |

اس درمیان میں ... خبر لشکر سید سالار مسعود پہ ... فتح ہوئی اور سید سالار ... سید سالار مسعود کو ... نہیں آئینگی اور ...

... الا سیف الدین افواج مخالف مین گھر گئے ہین یہہ ... جنگ عظیم برپا ہوئی اور لشکر اسلام کی ... منتشر ہوئی کہ ... 

وجوانب مین تقسیم ہوگئی ہے۔ اس خبر سے قوم مخالف یعنی اقوام بہر کے حوصلے بڑہے اور بہرائچ مین بہت سے رایان اقوام جمع ہوگئے اور سید سالار مسعود پر حملہ آور ہوئے۔ اور فی الواقع فوج جہادی تقسیم ہو کر بہرائچ مین بمقدار قلیل رہ گئی تہی اور قوم مخالف کا انبوہ کثیر تہا لڑائی طرفین سے شروع ہوگئی ہر چند کہ لشکر اسلام نے بڑی بہادری سے مقابلہ کیا اور خوب جانبازی کی اور اپنی دلیری کے جوہر کہلائے مگر بوجہ قلت فوج نے شکست کہائی اور سید سالار مسعود معہ دیگر سرداران اسلام شہید ہوئے مسلمان اس واقعہ پر آشوب سے سراسیمہ و پریشان تہے فوج مخالف بر سر انتقام تہی لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جماعت نومسلم زیادہ ہوگئی تہی اس لئے مسلمان قتل عام ہونے سے محفوظ رہے اور سید سالار مسعود سے کچہ کرامات بہی ایسی نمایان ہوئین تہین کہ جسنے قوم مخالف بہی اعتقاد دلی رکہتی تہی جیساکہ اب تک غیر آریہ اقوام کا اعتقاد ہے۔

## مسلمانان عہد غازی میان

کتب تواریخ[1] سے ثابت ہوتا ہے کہ کڑہ مانکپور مین اور اوسکے گرد و نواح مین مسلمانان مجاہدین کی بود و باش ہوگئی تہی اور حقیقت مین افواج مجاہدین سے کوئی شخص غزنی کو واپس نہین ہوا کچہہ شہید ہوگئے کچہہ نومسلم جماعت کے ساتہہ مل جل کر رہنے لگے۔ اور جب انکی اولاد کی جماعت بڑہی تو پہر جنگ جہادی شروع ہوگئی اور چالیس سال تک اکثر مابین شیوخ اسلام اور اقوام بہر لڑائیان رہین اور آخر قوم بہر پسپا ہوئی اور ایسا کشت و خون وقتاً فوقتاً ہوا کہ کڑہ مانک پور کی زمین استخوان مقتولین سے معمور ہوگئی جہان ابتک زمین کہودی جاتی ہے استخوان بوسیدہ کشتگان جنگ کے برآمد ہوتے ہین اللہ واکبر مسلمانون نے اپنی جانین وقف جہاد کردی تہین لیکن قوم بہر کا نام و نشان بہی صوبہ اودہ سے ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کردیا قوم بہر کے عہد حکومت مین صوبہ اودہ عملداری قنوج سے مرفوع القلم تہا بعد چند روز کے راجہ قنوج نے اپنی حکومت کڑہ مانکپور مین قایم کرلی مسلمانون نے سکونت قصبہ جات ترک کرکے بیرون جات دیہات مین سکونت اختیار کی اسوقت کے مسلمانون کا اندازہ اون اقوام پر ہوسکتا ہے

---

[1] دیکہو کامل التواریخ۔

جو آپس مین شیوخ وسادات و افغان و مغل شادی بیاہ کرتے ہین اگرچہ انمین بھی نو مسلم شریک ہوتے چلے آتے ہین

# نشان ہراول فوج غازی میان

ایک میلہ کڑہ اور مانک پور مین ہوتا ہے اس میلے کا نام میلہ صحبت غازی میان معروف ہے اگرچہ مختلف مقامات مین اس میلے کے نام مختلف ہین جیسے شہر لکھنؤ مین چہڑیون کا میلہ اور اضلاع مغربی مین نیزونکا میلہ کہلاتا ہے الغرض ملتان اور پنجاب سے صدہا نشانات بلند اقوام ڈفالی لیکر سالانہ بہرائچ مین تاریخ مقررہ فاتحہ سالانہ سپہ سالار مسعود پر لاتے ہین اور ہر ہر مقامات پر کثیر التعداد ہجوم میلہ کا ہوتا ہے اور یہہ نشانات یادگار فوج غازی میان کا شمار ہزار و نیز ہے اور ان نشانات نیز اقوام مسلمان اور ہنود کے لوگ شیرینی چڑہاتے ہین اور مرادین مانگتے ہین عورات اجلاف پر ایک کیفیت طاری ہوجاتی ہے بعض عورات مشہور کرتی ہین کہ فلان پر غازی میان آتے ہین اقوام ڈفالی اپنا دف بجاکے بالے میان کی گیت بلا تال سُر کے گاتے ہین معتقدان غازی میان کو ایک حالت وجدکی ہوتی ہے اور عورات سر ہلا ہلا کر جھوم جھوم کر ڈفالی کے ساتھہ غازی میان کی گیت گاتی ہین اور ہزار ہا روپیہ آپکے نام پر نثار ہوتا ہے نیاز آپکی زیادہ تر قوم اجلاف مین کڑہی اور پھلکی پر ہوتی ہے۔ مہذب اقوام شیرینی اور کلاوا چڑہاتی ہے۔ قصبہ جات کڑہ و مانکپور مین بھی یہہ میلہ ہوتا ہے اور مانک پور سے جو نشان بہرائچ کو جاتا ہے اوسکا نام نشان ہراول فوج غازی میان ہے معلوم ہوتا ہے کہ کڑہ مانکپور کو غازی میانکی اوس فوج نے فتح کیا ہے جو لشکر مین ہراول تہی۔ مانکپور سے تا بہرائچ اس نشان کے ساتھہ صدہا نشانات ہوتے ہین لیکن ... آگے نشان ہراول چلتا ہے اور اسکے سامنے دوسرے نشان کا ڈنکا نہین بجتا ہے مقامات ... اس نشان کے ساتھہ بڑا میلہ ہوتا ہے۔ زمان سابق مین اس نشان کا ... ہوا تو اوسکے رشتہ دار جھولی خان کو یہہ ورثہ پہونچا او ... بخش کو یہہ ورثہ پہونچا اور جب ... اکو یہہ خدمت ...

و

وسادات کی وصلت وبصاہر دیہات قرب جوار کے ساتھ ہے اور اسکا ایک ممبر اہل ہنود قوم مورائی سے ہے غالباً عہد غازی میان مین یہہ قوم دوسرے نامون سے پکاری جاتی تہی۔

## سلطنت اسلام ہندوستان مین

ہندوستان مین مسلمانونکی آبادی تو جابجا ہو گئی تہی اور افغانستان سے سلسلہ آمد و رفت بہی تہا اور تہوڑا بہت تجارت کا معاملہ بہی ہوتا تہا لیکن مسلمان صاحب حکومت ہنین تہے نہ ایک عرصہ سے کوئی حملہ مغربی ہوا تہا ہندؤن کا دماغ عرش پر تہا خود بینی مین بست عیش و نشاط کے نشہ مین چور غرور اور نخوت کی گہٹی عہد طفلی سے پی چکے تہے اپنے برابر صورت و سیرت اور بہادری مین دوسرونکو نہین سمجہتے تہے ہر ایک راجپوت خود کو رستم و اسفندیار سمجہتا تہا بہارت کے اشعار ورد زبان تہے رنگین مزاجونمین رس کیت کا وظیفہ ناچ رنگ اور بہنگ شبانہ روز کا مشغلہ تہا ہندؤن کے سرسبز میدانون مین ہرن کلیلین کرتے اور چوکڑیان بہرتے تہے راجپوت تیر و کمان لیئے اونکے تعاقب مین سرگردان تہے خانہ جنگیون کی یہہ کیفیت کہ بات بات پر لڑائی خود شگوفہ کہلا کے شمشیر آزمائی لہجہ کلام شیر کی مانند غرانا راستہ چلنے مین اکڑکے لقا کبوتر بنجانا۔ ہندوستان مین آلہا اور اودل کی داستان جو آجتک نہایت ذوق و شوق سے گائی جاتی ہے وہ ایک وقت کی میدان داری ہے۔ دہلی اور قنوج کے راجاؤن مین معاملہ جنگ درپیش تہا اور قوم مسلمان چشم حقارت سے دیکہی جاتی تہی محمود کے محاربات خواب و خیال ہو گئے تہے کہ ۵۶۹ھ مطابق ۱۱۹۱ء سے سلطان شہاب الدین محمد سام غوری کے حملے شروع ہو گئے اور بالآخر راجگان دہلی و قنوج نے شکست کہائی اور قنوج شامل دہلی ہوا اور قطب الدین ایبک کو تخت سلطنت دہلی شہاب الدین محمد غوری دیکر واپس گیا اسوقت سے ہندوستان مین مسلمانون کی بادشاہت قایم ہوئی۔

## مسلمانون کا منصب جاگیر

ہندوستا کی فتوحات کا ذریعہ کسی مولوی کا وعظ نہ تہا کہ راجپوتونکے قلوب متوجہ ہوتے نہ کسی صاحب کمال کی دعا تہی کہ تیر بہدف ہوتی نہ کسی عامل کا عمل اقتلو



Marfat.com

یا مریخ کا تہا کہ اشارے مین ہزاردن کے سر قلم ہوجاتے یہہ تو تسلط کی باتین اور مذہبی گپین
اور پیٹ بہرے کی حکایتین ہین۔ اسلام کی جنگی قواعد اور بہادرانہ خیالات اور جہادی رغبت
نے البتہ مسلمانونکو روشن ضمیر کردیا تہا کتاب عالم کے اوراق پراگندہ کی شیرازہ بندی اور ہزارون
مذہب اور ملت کی یکسوئی کس نے کی وہی شمشیر خداداد جہاد جو مسلمانون کی ترقیات
ملکی و مذہبی اور تمامی مشکلات کی ناخن تدبیر تہی۔ حکام وقت کے سلوکات اور بدل خدمات
بہی ویسے ہی تہے مسلمانون کے عطیات کے شرائط ماسواے آبادانی رعایا۔ کفار کا مقابلہ
دین کی اشاعت ضروری امور تہے شروع حکومت اسلام مین جسقدر جاگیر و منصب عطا
ہوئے وہ ایک گونہ حصہ غنیمت مال کفار تہا ایسی صورت مین عطیہ دار یا جاگیردار کو سردار
مجاہدین کے القاب سے بپاس ادب سلطان وقت لکہنا نامناسب سمجہا جائے تو ممبر مجلس جہاد
خطاب دیگر ضرور لکہنا زیبا تہا مگر افسوس کہ وقایع نگاران ہند نے محاربۂ سلاطین تو قلمبند
کئے لیکن اراکین جہاد جاگیرداران و حصہ داران کے معرکہ جو حصول قبضۂ جاگیر عطیۂ سلطانی مین
واقع ہوا تاریخ ہندوستان سے قلم انداز کردیا اسلئے بہت سے واقعات تحریر مین نہین آئے
اور زبانی بطور قصہ کہانی ایسے مذکور مشہور رہے جسکا اسوقت صحیح اندازہ کرنا مشکل ہے۔
ہندوستان مین اول جسقدر حملے سرداران اسلام کے ہوئے سپہ سالاران فوج مال
و متاع لیکر واپس چلے جاتے تہے بعض بعض لوگ اسلام سے اور نومسلم کی قلیل جماعت کو
اکثر ہندوستان کی دریاؤن کی ترائی ہرے بہرے کہیتون کی خنک بیز ہوائے یہان ٹہیرالیا
اور جب لشکر فاتح چلا گیا اور قوم مغلوب کے دل سے خوف سرداران اسلام کا دور ہوگیا تو
قوم مغرور آزادانہ خود ... اسفندیار شمار کرنے لگے اور مسلمانون کو ہندوستان جنت نشان
کے غلمان دوزخ ... بتکلیف دہ ہوئے اب نہ راہ رفتن نہ پائے ماندن
کنوئین مین کود ... اسکے یہان کے خوشگوار ہوا اور آب
شیرین کی نعمت ... ۰ + خانہ ملاح د
چین ست ...
تو اپنی ...

یہہ حالت بجنسہ اون لوگون کی بیان کی گئی ہے جو بلا ثروت و حکومت ہندوستان مین آباد ہوئے اور جب سلاطین اسلام نے ہندوستان مین حکومت اپنی قایم کی اور گذشتہ حالت مسلمانان کی ملاحظہ فرمائی اوسوقت سیواے اسکے اور چارہ نظر نہ آیا کہ اپنی قوم کو جاگیرات و معافی بکثرت عطا کرین تاکہ اس جاگیر کے ذریعہ سے قوم کی ترقی اور تسلّط اور بقاے سلطنت ہو اور اقطاع ہند مین مسلمانون کا اقتدار بڑہے اور قوم مخالف پر ہمیشہ غالب رہین لیکن دوسرے کے گھر مین داخل ہو کر اوسکی ملکیت مین قبضہ حاصل کرنا آسان بات نہین تہی ایسی صورت مین اوسی جنگ جہادی اور جانبازی کا سامنا تہا البتہ فرق یہہ تہا کہ بعض موقع پر امداد سلطانی بہی ہو جاتی تہی۔ اور بعد تسلّط جب فرمان ایک شخص کے نام معافی جاگیر کا ہوتا تہا تو اوسکے دوست بہی اپنا حصہ قایم کرنیکی غرض سے ہمراہ رکاب ہو جاتے تہے۔

# اقوام پیشہ ور نومسلم ہند

اہل اسلام مین اقوام شیوخ و سادات عرب افغان و مغل جو دوسرے ملکون سے ہندوستان مین آکر آباد ہوئے اونکے شجرۂ انساب و نکے خانگی کاغذات تواریخ ہند سے اکثر ملتے و جُلتے موجود ہین مگر اقوام پیشہ ور نومسلم ہند جو پہلے سے ادنی درجہ کے لوگ تھے اون کے شجرۂ انساب اور قومی واقعات جو کبہی احاطۂ تحریر ہی مین نہین آئے اسوقت اونکی بہم رسانی بہت مشکل ہے اسلیے مؤلف نے بعض بعض اقوام جو خاص قصبہ جاکرٹھ و مانکپور مین آباد ہے اونکی مختصر سوانح عمری تحریر کی ہے تاکہ ناظرین کو صلیت اقوام معلوم ہو جائے۔

## جُولاہا

جولاہا۔ جولہ۔ نساج۔ حایک۔ نورباف۔ مومن۔ کوری۔ کہسنا۔ ان اقوام مین گروہ بندی اور دستورات مثل اقوام اجلاف اہل ہنود کے ہے اور ذاتون کی اقسام بہی ہین جیسے اہل ہنود نے سابق مین ٹاٹ بندی کر دی تہی دایرہ اسلام مین داخل ہونے پر بہی وہی گروہ بندی برقرار رہی یہہ ظاہر ہے کہ ہندوستان کی فتوحات مین کوئی قوم پیشہ ور دیگر

Marfat.com

ممالک سے نہین آئی بلکہ جیسے تجارت وصنعت پیشہ ور خدمتی لوگ پہلے سے تہے وہی لوگ بدستور اپنا کام انجام دیتے رہے البتہ اونکے نام قوم فاتح نے اپنی زبان مین پکارے وہی مشہور ہوگئے ہندوستان مین دو پیشہ ور گروہ قدیم سے زیادہ تہا - ایک پیشہ غلہ فروشی جو محض تجارتی پیشہ ہے اسمین کوئی صنعتی کام نہین ہے اسکو ہر قوم کا آدمی کرسکتا ہے اس پیشہ کے لوگ پہلے سے معزز اور شریف خیال کیے جاتے تہے جنکو ہندی زبان مین بنیان اور فارسی مین بقال کہتے ہین اس گروہ کے لوگ جب مسلمان ہوئے تو سودہی وموکیری یا دلال کے نام سے معروف ہوئے چونکہ یہہ لوگ نومسلم تہے اسلیے بخیال طبائع اشخاص ہند درجہ ادنی مین شمار کیے گئے اور دوسرے فرقہ کے ساتہہ پیشہ صنعت پارچہ بافی تہا اور اس پیشہ کو ہندوستان مین ادنی درجہ کا گروہ کرتا تہا اسلیے مبتذل حالت مین رہا اگرچہ باب صنعت وتجارت کو ترقی ہے لیکن قومی حیثیت سے کوئی فرق نہین ہوا -

## قوم بہنا

بہنا - دُہنیان - پنجارہ - ندّاف - حلّاج - اس قوم کے مدمقابل ہندؤن مین کوئی قوم نہین ہے نہ کوئی اہل حرفہ ہے ممالک ایران مین روئی کا دُہنتا اور پوشش سرمائی مین بہرنا دو پیشہ جداگانہ ہین اول کام کرنیوالے کو حلّاج اور دوسرے کو ندّاف کہتے ہین مگر ہندوستان مین یہہ دونون کام ایک ہی کے متعلق ہین یہہ قوم اون نومسلمون مین سے ہے جو سید سالار مسعود کے حملون مین مسلمان ہوئی ہے کیونکہ غازی میان کی کندوری اس قوم مین ہوتی ہے اور قوم ڈفالی اس قوم مین امورات شادی بیاہ مین مجری ہین اور خواجہ منصور کا فاتحہ بہی ہوتا ہے جسکو انکے محاورہ مین اوستاد کی دیگ کہتے ہین - یہہ خواجہ منصور جنکا اصلی نام حسن بن منصور ہے اور اپنے باپ کے نام [illegible] معروف ہین ایک درویش کامل تہے ایک روز حلّاج کی دوکان پر تشریف لیگئے اور او[illegible] سے کہین بہیجنے کو فرمایا اوس نے جواب دیا کہ حضرت میرا کام کون کریگا [illegible] کہ منظور ہوا کہ خواجہ صاحب کو میں دیکہون روئی کیونکر دُ[illegible] [illegible]گا اور جب وہ واپس آیا تو دیکہا کہ [illegible] [illegible]ات سے قوم حلّا[illegible] [illegible]کر دیا

چونکہ ہندوستان مین مسلمانون کے پہلے اس پیشیہ کا سُراغ نہین چلتا اہل اسلام کے تصرف سے ہندوستان مین یہہ پیشیہ قایم ہوا ہے اور عجم کے پیشیہ ورون کی حکایت سے اور اپنی غلط فہمی سے خواجہ منصور کو اس پیشیہ کا موجد خیال کیا ہے اور اون کے فاتحہ کے کہانیکو اوستاد کی دیگ سے معروف کیا ہے -

# قوم نائی

نائی یا ناؤ - حجّام - حلّاق - موتراش - جرّاح - خلیفہ - اِن بہی گروہ بندی مثل اقوام اجلاف ہند کے ہے اور اسکے مدّمقابل دوسری قوم اہل ہنود سے موجود ہے اس قوم مین غازی میان کی کندوری ہوتی ہے اس قوم کے لوگ سنگدل او رعیار مشہور ہین اور اہل ہنود نائی کو چہتیسہ کہتے ہین - غازی میان[1] کے حملون کے وقت رایان کڑہ ومانکپورنے اس قوم کے ناخن گیر اور استرے زہر آلودہ کرا کے سترگہ مین جہان لشکر غازی میان تہا بغرض ہلاکت غازی میان نائیون کو بہیجا تہا لیکن وہ گرفتار ہوگئے اور کڑہ ومانک پور کو افواج غازی میان نے فتح کیا اور اس قوم کو مسلمان کیا ممالک عرب وعجم ایران مین حلّاق یعنی موتراش اور حجام کے دو خدمات جداگانہ متعلق ہین کیونکہ حلّاق صرف اصلاح کا کام کرتا ہے اور حجام شاخ لگاتا ہے اور خون کہینچتا ہے اور ختنہ کرتا ہے اور یہ پیشیہ جرّاحی بہی کرتا ہے ہندوستان مین یہہ قوم سنگدل مشہور ہے مسلمانون نے دونون پیشیہ ان کے متعلق کرکے حجام کے لقب سے پکارا ہندو نائی یہان پہلے سے خدمتی پیشیہ بہی تہے زمانہ اسلام مین وہ پیشیہ بہی ان کے متعلق رہا ورنہ ممالک ایران مین انکے ہاتہہ کا کہانا پکایا ہوا قطعی نادرست ہے اور اس قوم مین حضرت سلمان فارسی کا فاتحہ ہوتا ہے اور غلط فہمی سے اس پیشیہ کا موجد خیال کرکے اس فاتحہ کے کہانیکو اوستاد کی دیگ کہتے ہین حالانکہ سلمان فارسی مقرب صحابی حضور رسول مقبول علیہ السلام کے تہے شاید ملک ایران وفارس مین اس قوم کے لوگون نے سلمان فارسی سے بیعت کی ہے اور پیری اور مُریدی کا سلسلہ خلافت اس قوم مین قایم ہوا اور خلیفہ کے لقب سے معروف ہوئے -

---

[1] دیکھو مرآت مسعودی -



Marfat.com

# قوم قصائی

قصائی یا قصاب ۔کسوڑا۔کہٹیک ۔چکوا۔غازی ہیا نکی کندوری اس قوم مین ہوتی ہے ذاتون کی اقسام اور گروہ بندی ہی ہے انکے باہمی گفتگو مین چند الفاظ بطور اشارات ایسے مخصوص ہین جو زبان عربی سے اخذ کئے گئے ہین اگلے زمانہ مین جلاّدی کے کام بہی انکے متعلق تہے کہٹیک زبان ہندی مین کاٹنے والے جانوران کو کہتے تہے جب قوم مسلمان ہوئی تو کہٹیک کا ترجمہ عربی زبان مین قصاب ہوکر قوم قصائی معروف ہوئی اور اس پیشیہ کے دو حصے ہین اوّل بقر قصاب دوسرا بز قصاب ۔

# قوم بھٹیارہ

بہٹیارہ ۔نان بائی ۔ باورچی ۔اہل ہنود مین مسافرونکی فرودگاہونکا نام دہرم شالہ تہا شیر شاہ اور سلیم شاہ سوری سلاطین دہلی نے مسافرون کی آسایش کیواسطے منازل سفر تعمیر کرائین اور وہ منازل سرائے کے لقب سے ملقب کی گئی اور مسافرونکی خدمت کیواسطے سراؤن مین کچھہ لوگ مقرر کئے گئے وہ ادنی درجہ کے قوم کے لوگ تہے کیونکہ اون مین گروہ بندی نہ تہی اجلاف ابتک ہے چونکہ شیر شاہ و سلیم شاہ نے یہہ انتظام کیا تہا اسلئے بہٹیارہ سلیم شاہی و شیر شاہی اقوام کہلاتے ہین اور بہٹیارہ لقب ہندی ہے رستہ کو ہندی مین باٹ کہتے ہین الف حذف کرکے اور ملائے ہو زبڑ ہا کر بہٹیارہ یعنی راہ کا مددگار پکارا گیا صوبہ مالوہ مین بازارون کے نان فروشونکو بہٹیارہ کہتے ہین اور بعض مقامات مین سرائے کے بہٹیارونکو بہی باورچی بولتے ہین ۔

کنجڑا

کنجڑا۔ کبڑ ... جو زیادہ ترترکاریان

بوتی ہے وہ ق ...

یہہ قوم مسلما ... رکاری

اور پہل وغیرہ فروخت کرنے لگی تو اس نے زراعت کا پیشہ ترک کرکے صرف پہلون اور ترکاری کی
خرید و فروخت اختیار کی اوسوقت یہہ قوم باسم کنجڑا سے معروف ہوئی۔ گنج لفظ فارسی بمعنی
خزانہ و انبار مجازاً بمعنی بازار جہان ہر قسم اجناس کا انبار ہوتا ہے چونکہ ہر قسم ترکاری اور اثمار
درختان کا سبزی فروش کی دوکان پر ڈہیر ہوتا ہے اسلیئے برعایت ڈہیر اشیاء کنجڑیا اور بازار
کی رعایت سے بزبان فارسی حرف گاف کو کاف تازی سے بدلکر لفظ کنج ہوا اور اسم فاعل اسکا
کنجڑا جیسے ناؤ سے ناوڑا اور ہیز سے ہیجڑا استعمال ہونے لگا اس قوم مین گروہ بندی مثل
اقوام اجلاف ہند کے ہے اور اوستاد کی دریگ بہی ہوتی ہے۔

# قوم جونکہار

جونک مار۔ جونکہ لگانے والا۔ دہانک۔ یہہ قوم اقوام بہر سے ہے اہل ہنود کے زمانے
مین بہی یہہ قوم جونک پالنے اور پچہنے لگانے کا پیشہ کرتی تہی حالت اسلام مین بہی جونک لگانا
سینگی لگانا انکا کام ہے ان مین بہی گروہ بندی اور ذاتون کی اقسام ہین اسمین علاوہ پیشہ
مقررہ کے جولوگ دائی عورات کا پیشہ کرتی ہین وہ قوم دہانک ہین وہ لوگ ابتک ہنود مین داخل
ہین جونکہار مسلمان ہین اور کتون کے ڈوری اور خشت پزی کا بہی پیشہ کرتے ہین سابق مین
لوٹا کثافت قصبے اور شہرون کے گلی کوچہ سے اپنے گدہون پر لادہ کے مقامات خشت پزی پر
لیجاتے تہے۔ اور اب صرف خشت سازی کا کام کرتے ہین۔

# قوم ہیجڑا

ہیجڑا یا ہیز۔ مخنث۔ خواجہ سرا یا خوجہ۔ زنانہ یا زنخہ۔ پننسک۔ خواجہ ترکی زبان مین
خصی یعنی آختہ کو کہتے ہین چار ہزار برس کا زمانہ گذرا کہ ملک خطا و ختن کے سلاطین نے چہوٹے چہوٹے
اطفال کو آختہ کرکے محلات شاہی کے دربانی کی غرض سے مقرر کیا تہا اور جب یہہ اطفال اندر
آنے جانے لگے تو انکو ایسا رسوخ ہوا کہ معزز خدمات انکے متعلق ہوگئین تب انکا خطاب اعزازی
خواجہ یا خوجہ ہوا امرائے ملک نے جب انکی یہہ کیفیت مشاہدہ کی تو فخریہ اپنے اطفال کو خواجہ

Marfat.com

بنانیکی غرض سے محلات شاہی مین داخل کرنے لگے اوسوقت یہہ ایک رسم بے عیب مان لیگئی تھی ملک فارس مین اس قسم کے لوگ ہیز کہلاتے تھے اور عرب مین مخنث اور ہندوستان مین بزبان سنسکرت نپنسک کہلائے اور جب ہندوستان مین مسلمانون کی سلطنت قایم ہوئی تو خواجہ سرائے ہوئے مغلیہ سلطنت مین بعہد محمد شاہ رنگیلے اس فرقہ کو زیادہ ترقی ہوئی اسکا سبب یہہ ہوا کہ محمد شاہ کو ناچ گانے سے زیادہ دلچسپی تھی اسکے محلات مین ناچ گانے کا زیادہ شغل تھا اور رقاصہ کو محلات مین جانیکی ممانعت تھی محلات کے مدنظر ہوا کہ ہمارے خواجہ سرا لو باہر مردانہ جلسون مین شریک ہوتے ہین اس فن کو حاصل کرکے ہمود کہلائین لہذا بحکم بادشاہ خواجہ سرا اونکو تعلیم رقص وراگ کی دلوائی گئی اور جب یہہ لوگ کامل فن ہوگئے تو اول شاہی محلات کے مجری ہوئے اور جب سلطنت دہلی کو زوال ہوا تو یہہ باشندگان شہر اور قصبہ جات کے مجری ہوئے اور ادہر اودہر مارے مارے پہرنے لگے اور اسکو اپنا ایک پیشہ قرار دیدیا اور باہم گروہ بندی بہی ہوگئی اور ان گروہونمین ایک سردار بنایا گیا اور ایک فرقہ علیحدہ قرار پاگیا۔ اس گروہ کے سردار کا نام میر بہوجی یا میر بہچڑی تہا اسوقت سے گوڑوا ورچیلہ کا سلسلہ بہی قایم ہوا میر بہچڑی اس فرقے کے پیر و مرشد ہوئے جنکا تخت گاہ اب منا گنج شہر دہلی مین ہے۔ میر بہچڑی کی کڑاہی اور نیاز اس گروہ مین ہوتی ہے پہلے بضرورت محلات شاہی اطفال آختہ کیئے جاتے تھے اور جب سے فرقہ قایم ہوا اس گروہ کے لوگ اطفال خوردسال خود خرید کرکے اور اونکا عضو تناسل کاٹ کے ہیجڑا بنا لیتے تھے اور جسوقت یہہ عمل ہوتا تہا اوسوقت میر بہچڑی کی کڑاہی و نیاز ہوتی تہی سلطنت
انگریزی مین در قبہ ... سہم بحکم سرکار بند ہوگئے۔ اور قانون جاری ہوگیا کہ اب جو ہیجڑا
فوت ہوا اوسکا ... سارمین داخل کیا جائے۔ بہت تو مرگئے اور جو باقی
ہین او ہوا ... تے ہین مشہور ہے کہ کہتری کی برا
اور ہیجڑ اکا ... ذہب اسلام مین
ان کے ڈ ... ردونکا
جنازہ ... ر گورستان مین

لیجاوین اور وہان بابا بالا یہہ لوگ پہونچکر تجہیز و تکفین کرتے تھے -

# اقوام رنڈی

کنجر اور کنجری - کنچن اور کنچنی - بیڑیا اور بیڑن - رام سنڈا اور رام جنی - پاتر یا پتریا - بیسوا یا کسبی - بھڑوا یا منگتا - رقاصہ یا لولی یا طوائف اور قورم اور سفردائی اور سازندہ ارباب نشاط یا رنڈی) - یہہ قوم ایسی پارینہ ہے جسکے القاب ایسے وسیع ہین اس گروہ سے ہندوستان کا کوئی شہر و قصبہ خالی نہین ہے اس قوم کے دو گروہ ہندو و مسلمان ہین مردونکا شادی بیاہ ہوتا ہے اور انکی عورت پردہ دار با عصمت ہوتی ہین مگر دیگر عورات پیشہ حرامکاری علی العموم کرتی ہین اور جلسئہ عام مردون مین کمر کو لامٹکا کے ناچتی گاتی ہین اور اس رقاصہ کے اکثر بہائی اور باپ سازندے ہوتے ہین - جو شخص ان عورات کو بقصد حرامکاری طلب کرتا ہے تو رنڈیکی مان یا نوچی کی نائکہ سے اجازت لیتا ہے چونکہ زمان سابق مین ان عورات کے اولاد نہین ہوتی تہی وہ جب ضعیف العمر ہوجاتی تہین تو دوسری قوم کی لڑکیان خرید کرکے پرورش کرتی تہین اور ایسی صورت مین عورت ضعیفہ نائکہ یا دلالہ کہلاتی تہی ؎ قحبہ چون پیر شود پیشہ کند دلالی + اور اڑکی پرورش یافتہ نوچی تہی مگر حکومت انگریزی مین خرید و فروخت آدمیون کا معاملہ بند ہوگیا تب سے ان عورات نے بانجہہ ہونیکی تدبیرات موقوف کردین - باپ بہائی ان عورتون کے قلتبانی کرتے ہین اور اونکو کچھہ شرم و حجاب نہین ہے شادی بیاہ اس قسم کی عورتون کا نہین ہوتا البتہ مرتبہ اول جو شخص انکا ازالہ بکارت کرتا ہے وہ کچھہ زیادہ العادی اجرت عطا کرتا ہے اس معاملے کو ان کے محاورہ مین سر ڈہلکنا کہتے ہین اور ایک رسم بیاہ کی قایم مقام انہون نے بہی قرار دے رکہی ہے شادی مسّی کہتے ہین ہندوستان کے بڑے بڑے شہرون اور لشکرگاہون مین ان عورات بے شرم کا بازار گرم ہے یہہ اپنی شرم گاہ کو کرایہ پر چلاتی ہین جسکو اپنے محاورہ مین خرچی یا بیٹہک بولتے ہین اگرچہ اہل ہنود کے یہان تریا چرتر کے بڑے بڑے داستان لکہے ہوئے ہین بقول آنکہ ؎ چاتر کا کام یہہ کہ پاتر سے نہ اٹکے + پاتر کا کام یہہ کہ کہا سے بیٹکے +



Marfat.com

رنڈیون کا قول ہے کہ ہمارا پیشہ خراب نہین ہے۔ ہم لوگون کی رفع حاجت کرتے ہین
دل پرست اور کہ حج اکبر ست ہ اور نسل و اصل بھی ہماری خراب نہین ہے مسلمان گروہ
کہتے ہین کہ ہم توران گلزار ارم سے ہین یہہ فقرہ حضرات او باش کا تراشیدہ ہے اہل ہنود کا مقولہ
ہے کہ کسی سادہو کو ایک وقت غلبہ شہوت ہوا تھا اور کوئی عورت موجود نہین تھی مگر مادہ سگ
(کتیا) حاضر موقع تھی اوسکے ساتھہ جماع کیا قدرت سے وہ حاملہ ہو گئی اور ایک بچہ جنی جو
ایک دختر حسین تھی چونکہ نطفہ مین آمیزش تھی اوس مین خصائل حیوانی و انسانی دونون موجود
تھے یعنے گھر گھر مانگنے جانا اور صبر اور لوگون کی نظرون مین ذلیل و خوار چند مردون سے صحبت رکھنا
اپنی مطلب براری کے لیے چاپلوسی کرنا پس یہہ عورات اوسی دختر حسین کی نسل سے ہین غرض
اسیطرح کی حکایات تو بہت مشہور ہین لیکن یہہ پیشہ بیشرمی عرصہ دراز سے چلا آتا ہے کہ جس کے
بہت سے نام و خطاب ہو گئے اب ہم اپنے تحقیقات سے اس گروہ کے اصلی واقعات تحریر
کرتے ہین۔ چار ہزار برس کے پہلے شمالی ہند کے باشندے وحشی و جنگلی تھے شہد و مچھلی اور درختون
کے پھل پتے اور پھول اور جڑین انکی غذا تھی ننگے رہتے تھے اور کوئی حیا کا پردہ بھی حایل
نہین تھا نہ کسی مذہب کے پابند تھے جس عورت سے جس مرد نے چاہا جماع کیا ہندوستان
کے بعض گروہون مین ابتک چار مردون مین ایک عورت کافی سمجھی جاتی ہے جب حملہ آور قومون
نے دوسرے ملکون سے دھاوے شروع کر دیئے تو اون لوگون کی دیکھا بھالی سے کچھہ اصلاح
ہوئی اور جب آریہ کی حکومت قایم ہوئی تو انہون نے اقوام اور پیشہ کی آراستگی چاہی
کچھہ لوگ شایستہ ہو گئے اور بہت سے وحشی جنگلی بنے رہے ازانجملہ قوم کنجڑ جو اصل مین بلفظ
کھنجڑ بنا ہے ... کر کنجڑ بولا جاتا ہے اور جسکے معنی جڑ کھودنے والے کے ہین قوم جنگلی
درختون کی جڑ ... کہانا انکی صنعت ہے اسوجہ سے یہہ قوم کنجڑ کہلائی
... اس قوم ... کے لوگ اوباش طبیعت انسے ملوث
ہو گئے او ... سے مرد و عورت
اقوام ... کر ایک
پیشہ ... ذریعہ سے

مال حاصل کرنا سہل الوصول طریقہ تہا عمدہ پیشہ سمجہکر اسکے عادی ہوگئے اور سمجہنے لگے کہ محنت کرنی نہین اور زر کی ٹکسال گہر مین ہے اور جب اسکا دل مین جیکا پڑا تو آبادی کے قریب اپنی سرکیان آ لگائین ان سرکیونکی خیمہ گاہونکو اوسوقت کے محاورہ مین بیڑا کہتے تہے بعض گروہ آریہ کی رفتار سے واقف ہوکر دوسرے پیشونمین مصروف ہوئے اور دوسری قومون مین معروف ہوئے جو لوگ زنا کے پیشے کے عادی تہے ان سرکیون کے خیمہ گاہون کے بیڑا دار یا بیڑیا کہلانے لگے اور اونکی عورات بیڑن ایک عرصہ کے بعد جب جماعت زیادہ ہوئی تو گروہ بندی ذاتون کی بہی قرار پائی پنجاب کے ملک مین جب اس پیشہ کو فروغ ہوا تو اونہون نے کنجڑ کا خطاب تبدیل کرکے اپنا القاب کنچن ظاہر کیا یعنی کہرا سونا۔ اب عورات کا لقب کنچنی ہوا پنجاب کے راجہ مالدیو کو اون کے اوباش طبیعت مصاحبین نے ترغیب دی کہ سری کرشن جی نے گوپیون کے ساتہ کیل کیا ہے مہاراج بہی اپنے وقت کے کرشن ہین ایک سبہا تیار کیجاوے اگرچہ اہل ہنود کا وہ متبرک اوتار خیال کیا گیا ہے اور یہہ فیلسوفی کہلم کہلا مہذب اقوام کی عورات نے اس جلسہ کی شراکت سے انکار کیا تب راجہ کے حکم سے یہہ عورات کنچنی طلب کیگئین اور سبہا مین بہرتی ہوئین گوپیون کے بجائے خطاب رام جنی عطا ہوا اور جو مرد کہ اس سبہا کے ممبر تہے وہ رام سنڈے کہلائے چند ہی روز یہہ سبہا برقرار رہی راجہ نے وفات پائی دوسرا راجہ تخت نشین ہوا یہہ راجہ مہذب تہا اسکو ایسی صحبت ناگوار خاطر ہوئی اوسنے اس مجلس کو درہم برہم کرکے ان گروہونکو شہر بدر کیا چونکہ ان گروہونکا نام رام کیساتہ مخاطب کیا گیا تہا اسلئے اسکو تبدیل کرکے پاتر کا لقب دیا گیا۔ عورات کی تو یہہ صورت ہوئی رام سنڈے جنگلون مین موہن بہوگ کہان سے پائین مجبوراً اس گروہ سے علیحدہ ہوکر دوسرے گروہ مین داخل ہو گیئے۔

پاتر اقوام نے رفتہ رفتہ پہر اپنی آمد و رفت آبادیون مین شروع کی اور اوباش لوگ انکے پاس پہر آنے جانے لگے اور ان عورات کے بہی ممبر بڑہنے شروع ہوئے۔

ملک ہندوستان راگ گانے مین شہرہ آفاق تہا اور اس ملک مین ہر فن کا ایک گروہ جداگانہ مقرر ہو چکا تہا جو لوگ راگ کے مبصر تہے وہ کلاونت کہلاتے تہے کیونکہ زبان سنسکرت مین

Marfat.com

کلو راگ کو کہتے ہین علی ہذا القیاس ناچنے والونکا بہی ایک گروہ تہا جو کتہک کہلاتا تہا ابتک ناچ گانا مردونین تہا۔ دیکہو پورانی اقوام شودر مین ابتک یہی دستور چلا آتا ہے کہ مرد ہی شادی بیاہ مین ناچ گانے کا فن ادا کرتے ہین۔ البتہ عورات کنجرن بازارون مین بہیک مانگتی تہین اور فحش گیت گاتی تہین چنانچہ فحش گیت کو ابتک کنجرن گیت کہتے ہین۔

دو ہزار برس کا زمانہ ہوا کہ راجا اوجین بکرماجیت کے عہد دولت مین ایک حکیم نے آدمی کے نصف بدن کی مانند ایک ساز ایجاد کیا اور بجائے رگون کے تانت اور تار لگائے جس کے ذریعہ سے ساز کے گلے اور سینہ مین آواز گونجتی ہوئی نکلتی تہی اسلیئے اس ساز کا نام سارانگہ یا سارنگی معروف ہوا چونکہ اس ساز کی آواز نوحیدار تہی مردونکی آواز خوب نہین ملتی تہی لہذا عورتون کی تلاش ہوئی لیکن عورات مہذب نے اس ساز کے ساتہہ مردونکے سامنے بیشرمی سے گانا قبول نہین کیا تب عورات کنجنی طلب کی گئین اور انکو تعلیم دیگئی اب کیا کہنا ایک کڑوے کریلے دوسرے چڑہی نیم بڑے بڑے امراء کی درباری ہونے لگی۔ راجاؤن کی مجرئی ہوئین۔ پنجابی زبان مین عورات بیوہ کو رانڈ کہتے ہین عورات کنجرن مرد آشنا تو ہوچکی تہین لیکن نہ سوہاگن نہ بیوہ اب شمار انکا کس مین ہو اسلیئے رانڈ کا الف حذف کرکے اور یائے نسبتی لگا کر رنڈی یعنی مثل عورات رانڈ معروف ہوئین جو زبان سنسکرت کے پیرو تہے وہ بیسوا کہتے تہے چونکہ محفل شادی مین یہہ عورات طلب کیجاتی تہین اسلیئے اہل ہنود نے انکا دیدار مبارک خیال کیا ہے اور جب ہندوستان مین مسلمانون کی سلطنت ہوئی اونہون نے عربی زبان مین انکو لولی کہکر پکارا بعد مین مجازاً کسبی کہنے لگے اور جبکہ یہہ ایک پیشہ قرار پاگیا تہا اور کرایہ کو ہندی زبان مین بہاڑا کہتے ہین اسکا اسم فاعل بہڑوا ہوا پہلے سے یہہ قوم بہیک مانگتی تہی اسلیئے بعض قطعات ہند مین قوم منگتا مشہور ہے شاہان اسلام کے عہد دولت مین تجدید ساز ہوئی مردنگ کے بجائے طبلہ اور جہانج کے بدلے مجیرے ہوئے اور عورات کا نام رقاصہ رکہا گیا محمد شاہ رنگیلے کے عہد دولت مین رقص طاؤسی ایجاد ہوا تب ان عورات کو پیشواز پہنائی گئی اور ان مین سے بہت سے گروہ مسلمان ہوگئے تہے شہرون اور قصبون مین انکی سکونت کیواسطے چکلہ بندی کی گئی اور اس محلّے کا نام چکلہ رکہا گیا

Marfat.com

اور بمناسبت گروہ طایفہ بھی پکارا جاتا تھا اور اس طایفہ کی عورات کو طوایف کہتے تھے۔

## قوم بھنگی

بھنگی - خاکروب - حلال خور - مہتر - چوڑا - ڈوم - ہیلا - بھنگی زمان سابق مین اوس قوم کو کہتے تھے جو سب ذات کے گھر کا کھانا کھا سکتا تھا - اور حرام و حلال کی تمیز نہین تھی اب اس امر کا تحقیق کرنا بہت دشوار ہے کہ پایخانہ کمانے کا پیشہ اس قوم مین کب سے جاری ہوا البتہ یہہ قوم غیر آریہ ضرور ہے اور آغاز حکومت اسلام سے اسکا سراغ چلتا ہے یہہ قوم مختلف نامون سے مشہور ہے اور عقاید مذہبی کا بھی ٹھکانا نہین جہان مسلمانونکی آبادی زیادہ ہے وہان انکا بھی عقیدہ بعض دستورات مین ملتا جلتا ہے اور جہان اہل ہنود کی کثرت ہے وہان ہندؤن کے مراسم کا برتاؤ ہے اور عموماً یہہ لیپنے مُردونکو دفن کرتے ہین اور فاتحہ خوانی بھی ہوتی ہے اور حسب دستور اہل ہنود کریا کرم بھی کرتے ہین کتّے اور بلی کا مردہ یہہ لوگ پھینکتے ہین مردہ گھوڑون کی کھال کھینچنا اور چمڑا اپنانا انکا کام ہے چھاج اور چلینی اور بانس کے پردے اور پنجرے اکثر بناتے ہین اور شادی بیاہ مین روشن چوکی اور نقارے اور دُف وبانسلی بجاتے ہین جس مت کے مردہ پر یا شادی بیاہ مین دولہن کے ڈولہ پر روپیہ پیسا نثار ہوتا ہے اوسکو لوٹ لیتے ہین صاحبان انگریز کے یہان کتّون کی ڈوری کی خدمت بھی انکے متعلق ہے اور بعض مقامات مین خدمت چوکیداری پولیس یا سزاے موت مین خدمت پھانسی چڑہانے کی بھی کرتے ہین اور حکم مشتہرہ حکام کا ڈھنڈھورہ بھی یہہ لوگ دیتے ہین اور مرغیان کثرت سے پالتے ہین اور بعض فرقے سور پالتے ہین اور مردہ جانور کھاتے ہین اور پیشہ خاص سب فرقون کا پایخانہ کمانے کا ہے اور خاکروبی کا ان مین اور دو فرقے زیادہ ہین ایک لال بیگی اور دوسرا ہیلا۔

## فرقہ لال بیگ

اس فرقہ کا اعتقاد ہے کہ لال بیگ خدا کا بیٹا تھا پہلے دنیا مین کچھ نہین تھا اوس کی



Marfat.com

قدرت سے بالمیک جی پیدا ہوے جنکو خدمت جاروب کشی معراج کی سپرد تھی خدانے اونپر رحم کہا کر فرمایا کہ تو ضعیف ہو گیا ہے اب ہم تجہکو تجہہ دینگے دوسرے دن جب وہ مقام معراج گئے تو وہان اونکو سرکار خدا سے ایک پیرہن (چولا) عنایت ہوا اوسکو وہ لیکر اپنے گہر مقام شہر غزنی مین واپس آئے گہر مین لاکر کہہ دیا اور کسی کام مین مصروف ہو گئے قدرت خدا سے خود بخود اوس جامہ (چولا) سے ایک آواز طفل کے رونے کی پیدا ہوئی بالمیک جی متعجب ہوکر مقام معراج مین گئے اور بارگاہ خدا مین عرض کی کہ بار الہہ یہہ کیا اسرار ہے پس درگاہ معبود سے ارشاد ہوا کہ تو ضعیف و ناتوان ہو گیا ہے ہمنے تیرا چیلہ اور تیرا قایم مقام پیدا کیا ہے اور اوسکا نام نوری شاہ بالا کہا ہے پہر بالمیک جی نے عرض کی کہ میرے پاس دودہ نہین ہے اوسکی پرورش کسطرح ہوگی حکم ہوا کہ جو جانور دودہ دینے والا اسوقت تجھے ملے اوسکا دودہ پلا ہمنے لال بیگ کو لا الہ سے پیدا کیا ہے اور نام اسکا نوری شاہ بالا ہے بس بالمیک جی معراج سے جب دنیا مین آئے اور دودہ پلانیوالے جانور کی تلاش ہوئی جنگل مین دیکہا کہ ایک مادہ خوک اپنے بچونکو دودہ پلا رہی ہے بالمیک مع بچون کے اوسکو اپنے گہر لائے اور مادہ خوک کا دودہ لال بیگ کو پلایا اور جب وہ پرورش پاکر جوان ہوئے اور پیر و مرشد کی خدمت مین مصروف رہتے تھے چونکہ لال بیگ نے مادہ خوک کا دودہ پیا ہے اسلئے گوشت سور کا کہانا اس فرقے مین منع ہے لال بیگ کو بارگاہ خدا سے ولایت ہندوستان عطا ہوئی اور حکم ہوا کہ گہر گہر تیری یادگار مین اڈہائی اینٹ کی مسجد تعمیر ہوگی چنانچہ ہر حلال خور کے مکان کے سامنے مسجد اڈہائی اینٹ کی ضرور ہوتی ہے اور واضح ہو کہ لال بیگ ترکی زبان کا نام ہے اور صلیت اسکی شہر غزنی سے ظاہر کیجاتی ہے یہہ کوئی درویش تھے انکی کرامات کی یہہ قوم معتقد ہو گئی ہے اپنی غلط فہمی سے افسانہ بیجا بنا رکہا ہے۔

# فرقہ پیلا

یہہ فرقہ گوگا پیر کا معتقد ہے اور حقیقت اسکی اسطرح بیان کیجاتی ہے کہ موضع ادریرہ علاقہ بیکانیر مین راجہ جیور کی رانی باچہل اور اسکی بہن مسماۃ کاچہل دونون بانجہہ تہین اور

دونوں کو خواہش اولاد تھی اتفاق سے گورو گور کھناتھ راجہ کے اُن کے باغ مین وارد ہوئے
رانی باچھل سنکر گرو صاحب کی خدمتمین حاضر ہو کر ملتجی ہوئی کہ آپ قیام یہان فرمائین گرو
صاحب نے رانی صاحب کے ارشاد سے بارہ سال تک قیام کیا اور تیرھوین سال یہان سے
رخصت ہوئے وقت رخصت مسماۃ کاچھل رانی باچھل کا لباس پہنکر گرو صاحب کے سامنے
آئی اور ملتجی اولاد ہوئی تب گرو نے دو جو عنایت فرمائے اور کہا کہ اسکو کہا لے تیرے بطن
سے دو فرزند توام پیدا ہونگے یہہ کہکر کاچھل اپنی بہن رانی باچھل کے پاس گئی اور فخریہ
بیان کرنے لگی کہ آپ نے بارہ سال گرو صاحب کی خدمت کی اور مین بلا خدمت دو فرزند
گرو صاحب سے لے آئی رانی باچھل یہہ سنکر گرو صاحب کی خدمتمین گئی اور عرض کی کہ کاچھل
دُہو کا دیکر دو فرزند لیگئی اور لونڈی کو مہاراج بہول گئے یہہ سنکر گرو صاحب کو جلال آگیا
اپنی پیشانی سے میل پونچھکر رانی باچھل کو عنایت کیا اور فرمایا کہ اسکو کہالے تیرے بطن سے
گوگا پیر پیدا ہوگا اور کاچھل کی اولاد کو قتل کریگا اور تمام عالم مین اسکی شہرت ہوگی چنانچہ
ایسا ہی ہوا۔ چونکہ اصلیت گوگا کی میل سے ہی اسلیئے انہون نے مریدون اور معتقدونکو
میلے کاموں کی طرف رغبت دلائی مریدون نے بھنگی کا پیشہ اختیار کیا۔

## نوٹ

اگرچہ یہہ حکایت بہی قریب قریب افسانہ اول کے ہے مگر اصلیت اسکی اس قدر ہے کہ گوگا
نام ایک شخص راجپوت موضع اور بڑ علاقہ بیکانیر مین قبل عہد سلطان محمود غزنوی پیدا ہوا تہا
اور بعد مین مسلمان ہوگیا تہا اور بحالت اسلام مین ظاہر پیر کے نام سے معروف ہوا اور اب پرگنہ توہر
علاقہ بیکانیر مین اسکا مزار ہے حالت زندگی مین اول گوگا ایک جوگی کا چیلہ ہوا تہا اور نہایت منکسر
فراخ شخص تہا وقت مرگ خود معہ اپنے گہوڑے کے ایک زمین شق شدہ مین سما گیا تہا اور عرصہ
اسکی قبر بے نشان رہی مگر محمود بادشاہ کے عہد مین اس مقام پر اسکی کرامات ایسی نمایان ہوئین
کہ لوگ معتقد ہو کر اسکی قبر کی تعمیر مین مصروف ہوئے چنانچہ مقبرہ عالیشان تعمیر ہوگیا جو اب تک
موجود ہے اور اسوقت سے اسکا نام ظاہر پیر مشہور ہوا اور ہر سال ماہ بہادون سدی آٹھی اور
نومی کو بڑا میلہ اسکے مزار پر ہوتا ہے دور دراز مقامات سے خلقت آتی ہے۔ اس مزار کے

Marfat.com

پوجاری مسلمان قوم جیائی نومسلم ہین اور یہہ لوگ ساکن کرنیو ہین مگر نصف چڑہاوے مین اقوام برہمن بھی لیتے ہین۔ پیاز۔ پنکھا۔ بوریا۔ دودہ۔ ناریل وغیرہ پر نیاز ہوتی ہے اور ایک روپیہ سنہرے کلس پر چڑہایا جاتا ہے اور اس میلے مین ہر قسم کا مال تجارتی اور دکانین آتی ہین ناگور کے بیل اور بیکانیر کے اونٹ کثرت سے فروخت ہوتے ہین۔ گوگا کے بھگت ڈیرون کی آواز اور راون کے گیتون کی صدائین سنکر لوگ وجد مین آجاتے ہین اور آہنی زنجیرون سے اپنا جسم کوٹتے ہین مگر چوٹ کا نشان جسم پر نمایان نہین ہوتا اور اکثر لوگ سانپونکو اپنی گردن مین ڈالے پھرتے ہین گویا یہہ سب امور گوگا کی کرامات سے ہین قریب عملداری اسلام جسقدر بزرگان اسلام کے مزارات شہداء اور اولیاء اللہ ہندوستان مین تعمیر ہوئے اونپر اسی قسم کے میلے اور رسومات جاری ہین۔ اور کتب طریقت مین بہی جہان نفس کشی اور منکسر مزاجی کا مذکور آیا ہے وہان اکثر مرشدان طریقت نے مریدون کو پاپخانہ کمانے کی خدمت عطا کی ہے۔

## مختصر فہرست سلاطین اسلام فرمانروائے ہند و نام جاگیرداران و حکام قصبہ کڑہ مانکپور

| نام بادشاہ | سال تخت نشینی | سال وفات | ضروری حالات متعلق کتاب ہذا | نام حاکم |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| قطب الدین ایبک | سنہ ۶۰۲ھ مطابق سنہ ۱۲۰۶ع | سنہ ۶۰۷ھ مطابق سنہ ۱۲۱۰ع | سنہ ۵۹۹ھ مین کڑہ مانکپور کو فتح کیا۔ | ۔ |
| شمس الدین التمش | سنہ ۶۰۷ھ مطابق سنہ ۱۲۱۰ع | سنہ ۶۳۳ھ مطابق سنہ ۱۲۳۶ع | سادات قطبی کو جاگیر کڑہ اور سادات گردیزی اور شیوخ واسغانی کو جاگیرات مانکپور عطا ہوئین | ناصر الدین محمود |
| ناصر الدین محمود | سنہ ۶۴۴ھ مطابق سنہ ۱۲۴۶ع | سنہ ۶۶۴ھ مطابق سنہ ۱۲۶۶ع | اس بادشاہ نے ولایت کڑہ مانکپور کے دو حصے کرئیے ایک جاگیر بہرائچ اور دوسرا جاگیر جاگیر کڑہ مانکپور اور یہہ دونون جاگیرین غیاث الدین بلبن کو عطا فرمائین۔ راملکی کی گوشمالی کیغرض سے ۱۲۵۳ع مین وارد کڑہ مانکپور ہوا۔ | غیاث الدین بلبن |

Marfat.com

| نام بادشاہ | سال تخت نشینی | سال وفات | ضروری حالات متعلق کتاب ہذا | نام حاکم |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| | | | پھر علوی مبارک خان کو گورنر کڑہ مانکپور مقرر کیا اور اس حاکم کی حکومت سنہ ۱۲۵۶ء تک رہی اسکے بعد قتلغ خان گورنر ہوا جب یہہ باغی ہوا تو گورنر اودہ نے اسکو ہٹا دیا۔ اسوقت بادشاہ نے قالیچ خان اور مسعود خان وامغانیان کو گورنران کڑہ مانکپور اور اودہ مقرر کیا اسوقت سے وامغانیان مانکپور کی ترقی دولت شروع ہوئی۔ | علوی مبارک خان<br>قتلغ خان<br>قالیچ خان<br>مسعود خان |
| غیاث الدین بلبن | سنہ ۶۶۳ھ مطابق سنہ ۱۲۶۶ء | سنہ ۶۸۵ھ مطابق سنہ ۱۲۸۶ء | قالیچ خان باغی ہوا بادشاہ اس انتظام مین وارد کڑہ مانکپور ہوا اور اپنے بھتیجہ کو گورنر کڑہ مانکپور مقرر کیا۔ | |

## سلطنت شاہان خلجیان

| نام بادشاہ | سال تخت نشینی | سال وفات | ضروری حالات متعلق کتاب ہذا | نام حاکم |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| جلال الدین فیروز خلجی | سنہ ۶۸۷ھ مطابق سنہ ۱۲۸۸ء | سنہ ۶۹۵ھ مطابق سنہ ۱۲۹۶ء | اس بادشاہ نے ملک چھجو کو جاگیر کڑہ مانکپور عطا کی اور جب وہ باغی ہوا تو سنہ ۶۹۲ھ مین ملک علاء الدین اپنے بھتیجہ اور داماد کو یہہ جاگیر عطا فرمائی اس نے دغا سے بادشاہ کو مہمان بلا کر مانکپور مین قتل کیا جسکا مفصل بیان اقوام وامغانیان کے حالات مین تحریر ہوگا۔ | ملک چھجو<br>ملک علاء الدین |
| علاء الدین خلجی | سنہ ۶۹۵ھ مطابق سنہ ۱۲۹۶ء | سنہ ۷۱۵ھ مطابق سنہ ۱۳۱۵ء | اس نے پہلے علاء الملک کو گورنر کڑہ مانکپور مقرر کیا اور جب یہہ شہر دہلی کے عہدہ کوتوالی | علاء الملک |



Marfat.com

| نام بادشاہ | سال تخت نشینی | سال وفات | ضروری حالات متعلق کتاب ہذا | نام حاکم |
|---|---|---|---|---|
| | | | تبدیل ہوا۔ تو نصرت خان کو گورنر کڑہ مانکپور مقرر کیا۔ | نصرت خان |
| خسرو خان | سنہ ۷۲۰ھ مطابق سنہ ۱۳۲۰ع | سنہ ۷۲۱ھ مطابق سنہ ۱۳۲۱ع | اس بادشاہ نے سو گاؤن پہ بنابر تشخیص مالگذاری ایک چودہری اور واسطے وصول تحصیل خراج اور ایک عہدہ دار متصرف مقرر کیا۔ | |
| | | | **سلطنت شاہان تغلق** | |
| غیاث الدین تغلق | سنہ ۷۲۱ھ مطابق سنہ ۱۳۲۱ع | سنہ ۷۲۵ھ مطابق سنہ ۱۳۲۵ع | اس بادشاہ نے اپنے بیٹے الغ خان کو گورنر کڑہ مانکپور مقرر کیا۔ | الغ خان |
| الغ خان سلطان محمد تغلق | سنہ ۷۲۵ھ مطابق سنہ ۱۳۲۵ع | سنہ ۷۵۲ھ مطابق سنہ ۱۳۵۲ع | اسکے عہد مین نظام الملک گورنر کڑہ مانکپور تہا سنہ ۷۴۵ھ مین نظام مائین نام ایک شخص نے کڑہ مانکپور مین دعوی نبوت کیا اور اپنے سر پر تاج رکہکر اپنا نام بادشاہ علاء الدین مشہور کیا تہا اور اسکے ساتہہ مین نظامی نام سلطان محمد کا بہانجہ بہی تہا عین الملک گورنر اودہ نے نظام مائین کو قتل کرکے اور اوسکا سر کاٹ کے اور شہزادہ نظامی کو مقید کرکے بادشاہ کے پاس بہیجدیا اور اسی بادشاہ کے عہد مین غیاث الدین دامغانی حاکم سیلان باغی ہوا اور آفتاب سلطانی ہوا۔ | نظام الملک |

Marfat.com

| نام بادشاہ | سال تخت نشینی | سال وفات | ضروری حالات متعلق کتاب ہذا | نام حاکم |
|---|---|---|---|---|
| فیروز تغلق | سنہ ۷۵۲ھ مطابق سنہ ۱۲۵۲ء | سنہ ۷۹۰ھ مطابق سنہ ۱۳۸۸ء | سنہ ۷۷۸ھ مین خواجہ شمس الدین دامغانی گورنر کڑہ مانکپور مقرر ہوا اور جب وہ صوبہ گجرات کو تبدیل ہوا تو باغی ہو گیا اس عتاب مین جاگیرات دامغانی ضبط کرلین اور طرح طرح کے عتاب صادر فرمائے اور اس بادشاہ نے نہر جمنا اور مدرسہ اور خانقاہین اور حصار فیروزآباد تعمیر کیا اور سلیمان بن مروان کو گورنر کڑہ مانکپو مقرر کیا۔ | خواجہ شمس الدین دامغانی<br>سلیمان خان |
| ناصر الدین محمود تغلق | سنہ ۷۹۰ھ مطابق سنہ ۱۳۸۸ء | سنہ ۸۲۵ھ مطابق سنہ ۱۴۱۸ء | اسکے عہد مین طوایف الملوکی کا زمانہ ہوا۔ جونپور مین جدید سلطنت قایم ہوئی ولایت کڑہ مانکپور زیر حکومت جونپور ہوا امیر تیمور نے دہلی مین لوٹ مار کی آخر دہلی ویران ہو کر ایک چھوٹی ریاست کی حیثیت پر ہو گئی | |

دہلی مین خاندان سادات سید خضر خان سے سنہ ۸۲۵ھ مین قایم ہوا اور سید علاء الدین پر سنہ ۸۵۵ھ مین خاتمہ ہوا چونکہ ولایت کڑہ مانک پور حکومت دہلی سے علیحدہ تھی اس لئے اس خاندان مین اسکا ذکر نہین ہے۔

## شاہان جونپور

| نام بادشاہ | سال تخت نشینی | سال وفات | ضروری حالات متعلق کتاب ہذا | نام حاکم |
|---|---|---|---|---|
| ملک سرور خواجہ جہان | سنہ ۷۹۶ھ مطابق سنہ ۱۳۹۷ء | سنہ ۸۰۲ھ مطابق سنہ ۱۴۰۰ء | ملک عین الملک برخاست شدہ بحال ہوا اور وہ صوبہ اودھ مین رہتا تھا جس کے تابع کڑہ مانک پور تھا۔ | عین الملک |

Marfat.com

| نام بادشاہ | سال تخت نشینی | سال وفات | ضروری حالات متعلق کتاب ہذا | نام حاکم |
|---|---|---|---|---|
| مبارک شاہ شرقی<br>ابراہیم شاہ | سنہ ۸۰۲ھ مطابق سنہ ۱۳۹۹ع<br>سنہ ۸۰۴ھ مطابق سنہ ۱۴۰۲ع | سنہ ۸۰۴ھ مطابق سنہ ۱۴۰۲ع<br>سنہ ۸۵۷ھ مطابق سنہ ۱۴۵۵ع | مخدوم شاہ حسام الحق اسکے عہد مین شاہ ولایت مانکپور تہے۔ | |
| محمود شرقی | سنہ ۸۵۷ھ مطابق سنہ ۱۴۵۹ع | سنہ ۸۶۱ھ مطابق سنہ ۱۴۵۸ع | یہہ بادشاہ راجی سید حامد شہ کا مرید تہا۔ | |
| حسین شاہ شرقی | سنہ ۸۶۱ھ مطابق سنہ ۱۴۵۸ع | سنہ ۸۸۳ھ مطابق سنہ ۱۴۷۷ع | بہلول خان لودہی نے غلبہ حاصل کرکے جونپور کو تابع دہلی کیا۔ | |

## شاہان لودھی

| نام بادشاہ | سال تخت نشینی | سال وفات | ضروری حالات متعلق کتاب ہذا | نام حاکم |
|---|---|---|---|---|
| بہلول خان | سنہ ۸۶۰ھ مطابق سنہ ۱۴۵۶ع | سنہ ۸۹۴ھ مطابق سنہ ۱۴۸۸ع | اس بادشاہ نے شاہزادہ عالم کو کڑہ مانک پور کی جاگیر عطا کی اور جب یہہ فوت ہوا تو مبارک خان و شیرخان اپنے پسران کو یہہ جاگیر عطا فرمائی۔ | شہزادہ عالم<br>مبارکخان وشیرخان |
| سکندر شاہ | سنہ ۸۹۴ھ مطابق سنہ ۱۴۸۸ع | سنہ ۹۲۳ھ مطابق سنہ ۱۵۱۷ع | حسین شاہ شرقی نے مقام پٹنہ سے خروج کیا اور اسکے ساتھ دولاکھ کا مجمع بلوائیان پٹنہ و کلکتہ و مجھولی کے راجگان کا تہا یہہ بلوہ سنہ ۸۹۶ھ مین واقع ہوا اور مبارکخان و شیرخان اس غدر مین شہید ہوئے سلطان سکندر نے دہلی سے دہاوا کیا اور فوج بلوائیان پراگندہ ہوئی اور حسین شاہ شرقی بنگالہ کیطرف مفرور ہوا۔ اور احمدخان بن | احمدخان |

Marfat.com

| نام بادشاہ | سال تخت نشینی | سال وفات | ضروری حالات متعلق کتاب ہذا | نام حاکم |
|---|---|---|---|---|
| | | | فرو ہنگامہ گورنر کڑہ مانکپور رہوا اور جب یہہ مرتد ہو گیا تو بجائے اسکے سعید خان گورنر مقرر رہوا۔ | سعید خان |
| ابراہیم شاہ | سنہ ۹۲۳ھ مطابق سنہ ۱۵۱۷ء | سنہ ۹۳۲ھ مطابق سنہ ۱۵۲۶ء | سنہ ۱۵۲۰ء مین اس بادشاہ نے اسلام خانکو گورنر کڑہ مانکپور مقرر کیا اور جب یہہ باغی ہو کر قتل ہوا اور بجائے اسکے دولت خان گورنر مقرر رہوا۔ بابر بادشاہ نے ابراہیم شاہ کو شکست دیکر تخت سلطنت چھین لیا۔ | اسلام خان ۔ دولت خان |
| | | | **شاہان مغلیہ** | |
| ظہیر الدین محمد بابر شاہ | سنہ ۹۳۲ھ مطابق سنہ ۱۵۲۶ء | سنہ ۹۳۷ھ مطابق سنہ ۱۵۳۲ء | بابر شاہ اپنے ہمراہ اسلحہ بندوق ہندوستان مین لایا اور سنہ ۹۳۵ھ مین بابر شاہ صوبہ بہار کو جاتا تہا کڑہ مانک پور مین وارد ہوا اور جلال الدین شاہ شرقی نے ضیافت بادشاہ کی۔ | |
| نصیر الدین ہمایون | سنہ ۹۳۷ھ مطابق سنہ ۱۵۳۲ء | | سلطان جہندر برلاس گورنر کڑہ مانکپور کو معزول کرکے بجائے اسکے کمال خان کہکر کو مقرر کیا مگر شیر خان سوری نے سلطنت دہلی ہمایون سے چھین لی۔ | جہندر برلاس سلطان |
| | | | **شاہان سوری** | |
| شیر شاہ | سنہ ۹۴۷ھ مطابق سنہ ۱۵۴۰ء | سنہ ۹۵۲ھ مطابق سنہ ۱۵۴۵ء | اس نے سلطان جہندر برلاس کو گورنر ولایت کڑہ مانکپور مقرر کیا یہہ بادشاہ منتظم اور رعایا پرست تہا | سلطان جہندر برلاس |



Marfat.com

| نام بادشاہ | سال تخت نشینی | سال وفات | ضروری حالات متعلق کتاب ہذا | نام حاکم |
|---|---|---|---|---|
| | | | بنگالہ سے لاہور تک سڑکین بنوائین اور رہمان سرائے تعمیر کرائین۔ | |
| سلیم شاہ | سنہ ۹۵۲ھ مطابق سنہ ۱۵۴۵ع | سنہ ۹۶۰ھ مطابق سنہ ۱۵۵۳ع | زراعت و تجارت کے عمدہ احکام جاری کیے اس نے قانونگوئی اور متولی کا عہدہ مقرر کیا۔ | |
| سکندر شاہ | سنہ ۹۶۰ھ مطابق سنہ ۱۵۵۳ع | سنہ ۹۶۲ھ مطابق سنہ ۱۵۵۵ع | اسکے عہد مین ہر طرف ہنگامہ اور بلوہ تہا انتظام سلطنت ہیمون بقال کے سپرد تہا تمام ریاستین خودمختار ہو گئین تہین محمود خان بن سکندر لودہی حاکم جونپور مین تہا اور کرڑہ مانکپور سے سلطان جہند برلاس کو معزول کر دیا تہا ہمایون بادشاہ نے دوبارہ سلطنت دہلی حاصل کی اور کرڑہ مانکپور مین وارد ہو کر سلطان جہند برلاس کو بحال کیا و محمود مفرور ہوا | محمود خان<br>سلطان جہند برلاس |

# بقیہ شاہان مغلیہ

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ہمایون | | سنہ ۹۶۰ھ مطابق سنہ ۱۵۵۳ع | کمال خان گہکر کو گورنر کرڑہ مانکپور مقرر کیا۔ | کمال خان |
| جلال الدین اکبر بادشاہ | سنہ ۹۶۳ھ مطابق سنہ ۱۵۵۵ع | سنہ ۱۰۱۴ھ مطابق سنہ ۱۶۰۵ع | سنہ ۱۵۶۵ع مین اکبر نے مجنون خان قاقشال کو اور سنہ ۱۵۷۰ع مین آصف خان ہروی کو گورنران کرڑہ مانکپور مقرر کیا۔ آصف خان ہروی نے چوراگڈھ کی رانی | مجنون خان قاقشال<br>آصف خان |

Marfat.com

| نام بادشاہ | سال تخت نشینی | سال وفات | ضروری حالات متعلق کتاب ہذا | نام حاکم |
|---|---|---|---|---|
| | | | مسماۃ درگاوتی سے جنگ عظیم برپا کرکے چوراگڈھ کو فتح کیا اور شامل جاگیر کڑہ مانکپور کیا۔ علی قلی خان سیستانی المخاطب خان زمان اور میر معز الملک بہادر خان جاگیرداران جونپور بادشاہ سے باغی ہوگئے اور جونپور سے تاخت لاکر کڑہ مانکپور کی جاگیر کو بھی اپنے تحت تصرف مین لائے بادشاہ اکبر انکی سرکوبی کی غرض سے وارد کڑہ مانکپور ہوا اور دونون قتل کیئے گئے شہنشاہ اکبر نے سنہ ۱۵۸۰ء مین کڑہ مانکپور کو شکست کرکے صوبہ الہ آباد قرار دیا اور کڑہ مانکپور کی وہ وقعت باقی نہین ہی تاہم دو سرکارین یعنی دو ضلاع صدر مقام رہ گئے چنانچہ سرکار کڑہ کا حاکم عبداللہ خان اور سرکار مانکپور کا حاکم اسد خان ترکمان تھا۔ | |
| نورالدین جہانگیرشاہ | سنہ ۱۰۱۴ھ مطابق سنہ ۱۶۰۵ء | سنہ ۱۰۳۷ھ مطابق سنہ ۱۶۲۷ء | ۲۲ سال ۵ ماہ - ۲۸ - یوم - سلطنت کی | |
| شہاب الدین محمد شاہجہان | سنہ ۱۰۳۷ھ مطابق سنہ ۱۶۲۷ء | سنہ ۱۰۶۸ھ مطابق سنہ ۱۶۵۷ء | ۳۰ سال ۴ ماہ - ۲۲ یوم - سلطنت کی | |
| محی الدین اورنگزیب عالمگیر | سنہ ۱۰۶۸ھ مطابق سنہ ۱۶۵۷ء | سنہ ۱۱۱۸ھ مطابق سنہ ۱۷۰۶ء | ۵۰ سال ۵ ماہ - ۲۸ - یوم لکے بعد زوال سلطنت ہوا۔ | |
| معظم عرف اعظم شاہ | سنہ ۱۱۱۸ھ مطابق سنہ ۱۷۰۶ء | سنہ ۱۱۱۹ھ مطابق سنہ ۱۷۰۷ء | + | |

Marfat.com

| نام بادشاہ | سال تخت نشینی | سال وفات | مدت سلطنت |
|---|---|---|---|
| بہادر شاہ عالم | سنہ ١١١٩ھ مطابق سنہ ١٧٠٧ء | سنہ ١١٢٤ھ مطابق سنہ ١٧١٢ء | ٥ سال ٨ ماہ۔ |
| معز الدین جہاندار شاہ | سنہ ١١٢٤ھ مطابق سنہ ١٧١٢ء | سنہ ١١٢٥ھ مطابق سنہ ١٧١٣ء | ١١ ماہ ٥ یوم۔ |
| فرخ سیر | سنہ ١١٢٥ھ مطابق سنہ ١٧١٣ء | سنہ ١١٣١ھ مطابق سنہ ١٧١٨ء | ٦ سال ٢ ماہ ١١ یوم بمقام عظیم آباد تخت نشین ہوا۔ |
| ابوالبرکات رفیع الشان | سنہ ١١٣١ھ مطابق سنہ ١٧١٨ء | سنہ ١١٣١ھ مطابق سنہ ١٧١٨ء | ٣ ماہ ٩ یوم۔ |
| رفیع الدولہ | ایضاً | ایضاً | ٢ ماہ ١٨ یوم۔ |
| محمد شاہ عدلی | سنہ ١١٣١ھ مطابق سنہ ١٧١٨ء | سنہ ١١٦١ھ مطابق سنہ ١٧٤٨ء | ٢٩ سال ٥ ماہ ١٠ یوم۔ |
| احمد شاہ | سنہ ١١٦١ھ مطابق سنہ ١٧٤٨ء | سنہ ١١٦٧ھ مطابق سنہ ١٧٥٢ء | ٦ سال ٤ ماہ ٣ یوم۔ |
| عالمگیر ثانی | سنہ ١١٦٧ھ مطابق سنہ ١٧٥٢ء | سنہ ١١٧٣ھ مطابق سنہ ١٧٥٩ء | ٥ سال ٧ ماہ ٢٨ یوم۔ |
| عالی گوہر شاہ عالم | سنہ ١١٧٣ھ مطابق سنہ ١٧٥٩ء | سنہ ١١٧٤ھ مطابق سنہ ١٧٦٠ء | ٩ ماہ۔ |
| شاہ عالم | سنہ ١١٧٤ھ مطابق سنہ ١٧٦٠ء | سنہ ١٢٢١ھ مطابق سنہ ١٨٠٦ء | ٤٨ سال ٤ ماہ ٣ یوم الہ آباد مین ٤ ربیع الآخر کو تخت نشین ہوا اور ١٧ رمضان کو وفات پائی۔ |
| بیدار شاہ | سنہ ١٢٢١ھ مطابق سنہ ١٨٠٦ء | سنہ ١٢٢١ھ مطابق سنہ ١٨٠٦ء | ٢ ماہ ٢ یوم۔ |

Marfat.com

| نام بادشاہ | سال تخت نشینی | سال وفات | مدت سلطنت |
|---|---|---|---|
| معین الدین اکبر ثانی | سنہ ۱۲۲۱ھ مطابق سنہ ۱۸۰۶ء | سنہ ۱۲۵۳ھ مطابق سنہ ۱۸۳۷ء | ۳۱ سال ۹ ماہ ۲۱ یوم۔ |
| ابوظفر سراج الدین بہادر شاہ | سنہ ۱۲۵۳ھ مطابق سنہ ۱۸۳۷ء | سنہ ۱۲۷۹ھ مطابق سنہ ۱۸۵۷ء | اس بادشاہ سے سلطنت کا خاتمہ ہوا اور بمقام رنگون وفات ہوئی۔ |
| نواب سعادت خان | سنہ ۱۱۳۳ھ مطابق سنہ ۱۷۱۱ء | سنہ ۱۱۶۳ھ مطابق سنہ ۱۷۵۱ء | میر محمد امین نواب سعادت خان بہادر المخاطب برہان الملک بن سید نصیر ساکن نیشاپور کو محمد شاہ دہلی نے بوجہ بدانتظامی صوبہ دار اودہ مقرر کیا اسوقت آمدنی اس صوبہ کی ۵۱ لاکھ روپیہ سالانہ تھی اور صوبہ الہ آباد بھی اسکے شامل تھا۔ |
| مرزا محمد مقیم منصور علیخان نواب | سنہ ۱۱۵۰ھ مطابق سنہ ۱۷۳۹ء | سنہ ۱۱۷۰ھ مطابق سنہ ۱۷۵۹ء | خطاب صفدر جنگ بہادر مدت سلطنت ۲۰ سال |
| جلال الدین نواب شجاع الدولہ | سنہ ۱۱۷۰ھ مطابق سنہ ۱۷۵۹ء | سنہ ۱۱۸۹ھ مطابق سنہ ۱۷۷۵ء | ۱۹ سال صوبہ الہ آباد انکے قبضہ سے نکل گیا۔ |
| آصف الدولہ | سنہ ۱۱۸۹ھ مطابق سنہ ۱۷۷۵ء | سنہ ۱۲۱۲ھ مطابق سنہ ۱۷۹۷ء | |
| وزیر علیخان | سنہ ۱۲۱۲ھ مطابق سنہ ۱۸۰۱ء | سنہ ۱۲۱۲ھ مطابق سنہ ۱۸۰۱ء | ۵ ماہ۔ |
| سعادت علیخان | سنہ ۱۲۱۲ھ مطابق سنہ ۱۸۰۱ء | سنہ ۱۲۲۹ھ مطابق سنہ ۱۸۱۸ء | ۱۷ سال ۹ ماہ۔ آمدنی ملک اودہ دو کروڑ ستر لاکھ۔ |
| غازی الدین حیدر بادشاہ | سنہ ۱۲۲۹ھ مطابق سنہ ۱۸۱۸ء | سنہ ۱۲۴۳ھ مطابق سنہ ۱۸۳۱ء | ۱۳ سال ۱۰ ماہ۔ گورنمنٹ انگریزی نے خطاب بادشاہ اودہ عطا کیا۔ |



Marfat.com

| نام بادشاہ | سال تخت نشینی | سال وفات | مدت سلطنت |
| --- | --- | --- | --- |
| نصیر الدین حیدر بادشاہ | سنہ ۱۲۴۳ھ مطابق سنہ ۱۸۳۱ع | سنہ ۱۲۵۳ھ مطابق سنہ ۱۸۴۱ع | ۱۰ سال ۵ ماہ ـ |
| منّا جان | سنہ ۱۲۵۳ھ مطابق سنہ ۱۸۴۱ع | سنہ ۱۲۵۳ھ مطابق سنہ ۱۸۴۱ع | کچھہ دن ـ |
| محمد علیشاہ | سنہ ۱۲۵۳ھ مطابق سنہ ۱۸۴۱ع | سنہ ۱۲۵۸ھ مطابق سنہ ۱۸۴۶ع | ۵ سال ـ |
| امجد علیشاہ | سنہ ۱۲۵۸ھ مطابق سنہ ۱۸۴۶ع | سنہ ۱۲۶۳ھ مطابق سنہ ۱۸۵۰ع | ۴ سال ۱۰ یوم ـ |
| واجد علیشاہ | سنہ ۱۲۶۳ھ مطابق سنہ ۱۸۵۰ع | سنہ ۱۲۶۸ھ مطابق سنہ ۱۸۵۶ع | ۸ ـ فروری سنہ ۱۸۵۶ع کو صوبہ اودہ حوالہ سرکار کمپنی بہادر ہوا اور بارہ لاکہہ سالانہ پنشن بادشاہ کی مقرر ہوئی ـ ۳ ـ محرم سنہ ۱۳۰۵ھ مطابق ۲۱ ـ دسمبر سنہ ۱۸۸۷ع بمقام شہر کلکتہ راہی ملک بقا ہوئے ـ |

# باب اول متعلق قصبہ کڑہ

اس قصبے کا بانی کوئی شخص معلوم نہین ہوتا اسلیے اسکی پورانی حکومت کا حال ہی صحیح طور سے لکہنا دشوار ہوا لیکن ایک پتہر جو عجائب خانہ کلکتہ مین رکہا ہوا ہے اور جسکی نقل درج کتاب ہو چکی ہے اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سمت ۱۰۹۳ بکرمی مین راجگان کرکوٹک ناگونشی خاندان کی یہان حکومت تہی اسکے تہوڑے زمانہ کے بعد اقوام بہر کی حکومت قایم ہوئی سنہ ۴۲۳ھ مین اسلام کے لشکر جہادی نے جسکے سردار سید سالار ساہو پدر سید سالار مسعود غازی تھے اقوام بہر کو شکست دیکر اپنا قبضہ کر لیا مگر اسی ما بین مین سید سالار ساہو نے وفات پائی اور سید سالار مسعود بہرائچ مین شہید ہو گئے پہر اقوام بہر نے زور پکڑا اور شیوخ اسلام نے جنگ جہادی سے چالیس سال ابراہیم کڑہ مانکپور اور

Marfat.com

اکثر مقامات صوبۂ اودہ مین برپا رہے آخر قوم بہر پیپا ہوئی اور بہر راجگان قنوج کی امداد سے قوم گہروار راجپوت نے سر اوٹہایا اور کڑہ مانکپور اس قوم کے زیر حکومت ہو گیا اس قوم کے آخر راجگان جے چند اور مانک چند تھے ۔ سنہ ۵۹۹ھ مین قطب الدین ایبک بادشاہ دہلی نے بنارس جاتے وقت اودہ سے واپس آکر کڑہ مانکپور کو فتح کیا اسوقت سے یہانکی حکومت زیر فرمانروایان اسلام ہوئی ۔ اسلام کے دورۂ حکومت مین ولایت کڑہ مانکپور لکہا جاتا تہا اور ایک گورنر کے تابع تہا ۔ شمس الدین التمش بادشاہ دہلی نے کڑہ کی معافی سید شاہ قطب الدین محمد مدنی کو عطا کی تہی پہر زمان مختلف مین مختلف اقوام شیوخ و سادات کو معافیات سرکار دہلی سے عطا ہوئین جنکا مذکور راقم آیندہ تحریر کریگا ۔ بعہد ناصر الدین محمود بادشاہ دہلی رایان دلکی و ملکی نے جو اقوام بہر سے خیال کیئے گئے ہین قلعہ کالنجر سے سر اوٹہایا اور کڑہ مانکپور اور فیض آباد تک کا ملک اون کے زیر حکومت ہو گیا اور راے ملکی نے قصبۂ کڑہ کو اپنی راجدہانی کا مقام قرار دیا تہا ۔ سنہ ۱۲۵۳ع کو ناصر الدین محمود نے کڑہ مین پہونچکر راے ملکی کو شکست دی اور ولایت کڑہ مانکپور کے دو حصے کر دیئے اور ہر حصہ کو جاگیر کے لقب سے معروف کیا یعنی جاگیر کڑہ مانکپور اور جاگیر بہرایچ جو بعد مین صوبۂ اودہ ہوا ۔ اور یہہ جاگیرین سرکار دہلی سے شہزادگان عصر کو عطا ہوتی تہین جاگیردار بجاے گورنر جاگیر کا حاکم تہا ۔ اور اکثر جاگیردار شاہان وقت سے باغی بہی ہو گئے ہین اور انکی دفع بغاوت اور تسلط ملک کی غرض سے اکثر سلاطین دہلی وارد کڑہ مانکپور ہوے ہین جنکا مذکور راقم آیندہ لکہیگا سلطنت شرقیہ جونپور تک کڑہ مانکپور صوبہ کا مقام تہا مگر شاہان شرقی جونپور کے عہد دولت مین صوبۂ اودہ مین ایک گورنر رہتا تہا جسکے ماتحت کڑہ مانکپور تہا اور جب سلطنت شرقیہ کو زوال ہوا تو شاہان لودہی کے عہد دولت مین بہر خاص کڑہ مین صوبہ دار رہنے لگا اور کڑہ مانکپور صوبہ کا مقام قرار پایا سلطنت مغلیہ مین شہنشاہ اکبر نے سنہ ۱۵۸۰ع مین صوبہ کڑہ مانکپور کو شکست کر کے صوبہ الہ آباد قرار دیا اور اس صوبہ مین نو سرکارین یعنی نو اضلاع مقرر کئے ۔ سرکار کڑہ ۔ سرکار مانکپور ۔ سرکار الہ آباد ۔ سرکار کوڑہ ۔ سرکار کالنجر ۔ سرکار چنار ۔ سرکار جونپور ۔ سرکار بنارس ۔ سرکار غازیپور

Marfat.com

اور سرکار کڑہ مانکپور کے ماقبل حویلی سرکار کڑہ و حویلی سرکار مانکپور مضاف صوبہ الہ آباد اسوجہ سے لکہا جاتا تہا کہ یہہ سرکارین متعلق صرفہ محلات شاہی تہین - اور نگ زیب عالمگیر بادشاہ کے عہد دولت مین قوم مرہٹہ نے زور پکڑا اور کچہہ دنون کے واسطے قصبہ کڑہ مین مرہٹون کی حکومت قایم ہوگئی اس زمانے سے ہندوٗن کی آبادی اس قصبہ مین زیادہ ہوئی اور برہمن مالوی اسیوقت سے یہان آباد ہین - عہد اکبر بادشاہ مین سرکار کڑہ کے متعلق بارہ محال کڑہ - ہتگام - ہسوہ - فتحپور - اسوتہر - تہریانوان حسن گنج - یکڈلہ - کوتلہ - دلماتہ - اتہربن - کراری تہے اور اسکے پہلے محال کا لفظ استعمال نہین ہوتا تہا بلکہ علاقہ پٹہ جات مین تقسیم تہا اور بعد عہد اکبر بادشاہ وہی علاقہ پٹہ جات پرگنہ کے نام سے موسوم ہوا اور صوبہ الہ آباد تازمان شاہان اودہ برقرار تہا لیکن سلاطین اودہ کے عہد حکومت مین ناظمان اور چکلہ داران اودہ جہان مناسب خیال کرتے تہے وہان اپنا دار الحکومت قرار دیتے تہے یہہ حالت تازمان نواب شجاع الدولہ بہادر والی اودہ رہی اور جب نواب شجاع الدولہ بہادر نے سرکار انگریزی کے مقابلہ مین بمقام بکسر شکست کہائی اوسوقت سے صوبہ الہ آباد کے اضلاع مشرقی اور کانپور تک کا ملک قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا اور صوبہ الہ آباد شکست ہوکر ضلع کا صدر مقام ہوا اور قصبہ کڑہ مین تحصیلداری قایم ہوئی اور تہانہ پولیس تہا من بعد تحصیلداری اب بمقام سراتہو اور تہانہ پولیس بمقام سینی ہے

## قوم گہرڈار راجپوت

راجہ جے چند والی کڑہ قوم گہروار راجپوت تہا اور اوسکا بہائی راجہ مانکچند والی مانکپور تہا اور انکے قرابت دار قوم بسین راجپوت تعلقداران حوالی مانکپور خیال کیجاتے ہین لہذا اجمالی بیان اقوام گہروار ہمراہ قوم بسین اقم باب دوم متعلق مانکپور مین مفصل طور تحریر کریگا اور اس مقام پر باعث طوالت سمجھکر فروگذاشت کرتا ہے -

## سادات قطبی قصبۂ کڑہ

کتب تواریخ[۵۱] سے درویش باوقار سید قطب الدین محمد مدنی حسنی الحسینی بن سید

(۵۱) دیکہو ظہور قطبی - آئینۂ اودہ - تذکرت السادات -

Marfat.com

رکن الدین احمد غزنوی ابن سید احمد بن سید یوسف ابن عیسیٰ بن سید حسن ابن
سید ابی حسن بن ابو جعفر ابن سید قاسم بن سید عبداللہ عرف عبدالرحمن ابن
حسن نقیب کوفی بن محمد اصغر الثانی ابن عبداللہ الاشتر کاملی بن محمد النفس الزکیہ
ابن عبداللہ المحض بن حسن مثنیٰ ابن حضرت امام حسن علیہ السلام۔

سید قطب الدین محمد مدنی ۵۸۱ھ مین پیدا ہوئے اور تیسری رمضان ۶۶۷ھ
مین بزمان ناصرالدین محمود بادشاہ دہلی وفات پائی۔ کتاب آئینہ اودہ کے صفحہ ۵۵
مین ملفوظ سید قطب الدین محمد مدنی جو مندرج ہین اوسکا مضمون اختصار کے ساتھ
درج ذیل ہے۔

## مختصر مضمون ملفوظ

قبل عملداری اسلام سید صاحب بحالت درویشی وسیاحی وارد ہندوستان ہوئے
اور سرزمین قصبہ کڑا مین وارد ہوئے یہان قوم ہنود نے آپکو تکلیف دی بعد سیاحی
ہندوستان آپ بیت اللہ شریف مین پہونچے وہان سے مدینہ طیبہ مین داخل ہوئے ایکروز
رویائے صادقہ زیارت جمال باکمال حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف
ہوئے اوسوقت بگریہ وبکا قوم ہنود قصبہ کڑہ کے ظلم وستم کے شاکی ہوئے بارگاہ حضرت
رسول صلعم سے ارشاد ہوا کہ بادشاہ غزنی کے پاس جا اور باعانت بادشاہ غزنی تو ملک
ہند پر قابض ہوگا اور قیام تیرا قصبۂ کڑہ مین ہوگا اجرائے دین پاک مین ساعی رہنا اس لئے
ولایت اوس دیار کی تجھکو عطا کیجاتی ہے۔ پس بموجب ارشاد ختمی مآب فقیر وارد شہر غزنی
ہوا اور بادشاہ سے ملاقات کی چونکہ بادشاہ کو بھی عالم مثال مین اعانت فقیر کے لئے
حکم ہوچکا تہا سلطان غزنی نے بطور حملہ مجاہدانہ اٹھارہ ہزار سوار و پیادہ کا لشکر وسامان
رسد مع سرداران ہمراہیان فخرالدین و قاضی احمد محتسب و سید احمد و سید احسن و سید محمد
وسالار حاجی جمال وشجاع الدین وچندن و فیروز و سید بازید وغیرہ وغیرہ کے
موسم برسات مین عازم دہلی ہوئے اور براہ لاہور و دہلی کوچ و مقام کرتے ہوئے
سرحد قنوج مین داخل ہوئے یہان راجہ قنوج سے معرکہ جہاد درپیش ہوا ایک سخت



Marfat.com

سخت لڑائی کے بعد راجہ کی شکست ہوئی اور راجہ قنوج جسکا نام جے چند تہا مفرور ہوکر قلعہ کڑہ مین پناہ گزین ہوا۔ اس قلعہ کا رقبہ مع خندق نزول سرکاری ہے ... ہے پس فقیر بہی تعقب مین راجہ مفرور کے ۲۲۔ شعبان کو روانہ ہوا چونکہ قلعہ کوہ پیکر تہا اسلئے فقیر نے توپخانہ بہی اپنے ساتہہ لیا تہا اور تاریخ ۵۔ رمضان کو فقیر نواح کڑہ مین داخل ہوا اور تاریخ ۵۔ ذیقعدہ کو قلعہ کا محاصرہ کیا گیا اور گولہ باری شروع ہوئی بعد جنگ عظیم یہہ قلعہ فتح ہوگیا اور راجہ مفرور ہوکر مانکپور مین اپنے بہائی راجہ مانک چند کے پاس پہونچا تب راجہ مفرور کے تعقب مین امیر تاج الدین فرزند کو جک کو فقیر صاحب روانہ ہوئے اور اونہون نے مانکپور کے قلعہ کو قلع قمع کیا۔ اس قلعہ کا رقبہ مع خندق للی ... کا ہے۔ پہر دونون راجگان بنارس کیطرف مفرور ہوگئے اور فقیر صاحب اوسوقت سے اقامت گزین قصبہ کڑہ ہوئے اور یہان اولاد عقاب کو بڑی ترقی ہوئی۔

## نوٹ

اس ملفوظ کے مضامین قریب قریب ایسے ہین جیسے سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے واقعات کتب ارباب طریقت مین مندرج ہین البتہ اسقدر فرق ضرور ہے کہ ہنگام مشکلات سلاطین عصر نے خواجہ صاحب سے استمداد طلب کی ہے برخلاف اسکے سید قطب الدین محمد صاحب کا بادشاہ غزنی سے امداد طلب کرنا بیان کیا جاتا ہے۔ امر دوم یہہ کہ سید صاحب نے قنوج اور کڑہ پر حملہ کیا اور فتح حاصل کی اور براہ لاہور اور دہلی قنوج مین تشریف لائے درمیان مین بہت راجگان کی حکومت بہی وہ سب حالات فرو گذاشت ہین قطع نظر اسکے راجہ قنوج کے تعقب مین قصبہ کڑہ مین جنگ جہادی کرنا اور قوم ہنود ساکن قصبہ کڑہ جنہون نے آپ کو تکلیف دی تہی اور وہی سبب جنگ جہاد کا تہا اون اقوام کا کوئی تذکرہ نہین ہے کہ اوسکا کیا حشر ہوا بلکہ راقم کی نظر سے قلمی ملفوظ سید صاحب اس مضمون کے گذرے کہ آپ ایک درویش باکمال تہے قصبہ کڑہ مین ایک جادوگر فقیر جوگی رہتا تہا اوس نے جادو کی فوج سے آپ کا مقابلہ کیا تہا اور آپ نے ببرکت اسم اعظم اوسکو شکست دی تہی۔ امر سوم یہہ کہ ملفوظ مندرجہ بالا مین تاریخ و ماہ روانگی اور جنگ تو جابجا تحریر ہے لیکن سنہ ندارد اور اوس بادشاہ کا نام بہی درج نہین ہے کہ جس نے اٹہارہ ہزار فوج آپکے ہمراہ کردی تہی اور جسکی

Marfat.com

دختران کے فرزند کے قبالہ نکاح مین داخل ہوئی - امر چہارم یہہ کہ توپ خانہ کا وجود ہندوستان مین سلطنت مغلیہ سے پہلے کسی کتاب سے ثابت ہنین ہوتا البتہ اسلحہ بندوق بابر بادشاہ کے ساتھہ ہندوستان آیا ہے - امر پنجم یہہ کہ سال ولادت سید قطب الدین محمد صاحب ۵۸۱ھ اور وفات ۶۶۷ھ مین ہے یہہ زمانہ سلطنت غزنی کا ہنین ہے بلکہ غوریون کی حکومت کا دورہ تہا - امر ششم یہہ کہ سالار حاجی جمال اور قاضی احمد محتسب وغیرہ ہمراہیان سید صاحب ملفوظ مین مذکور ہین حالانکہ تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ سب لوگ باوقات مختلف وارد قصبہ کڑہ ہوئے ہین - امر ہفتم سید قطب الدین محمد مدنی ملفوظ مین تحریر ہین حالانکہ انکے والد سید رکن الدین احمد غزنوی ہین کتب تواریخ مین لکھا ہے کہ محمد النفس الزکیہ نے مدینہ مین دعوی خلافت کیا تہا خلفائے عباسیہ نے محمد النفس الزکیہ بن عبداللہ ابن حسن مثنی کو شہید کیا اور اون کے اہل و عیال مدینہ سے جلاوطن ہوئے -

ہندوستان کی مکمل تاریخ ان واقعات سے بالکل علیحدہ ہے بلکہ کتب تواریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ کڑہ مانک پور مین مسلمان جنکی نسل محمود غزنوی کے زمانیکی تہی ہندوستان مین سلطنت اسلام کے قایم ہونے کے پہلے سے آباد تہے - راقم کی تحقیقات سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شمس الدین التمش بادشاہ دہلی نے کڑہ مانکپور مین شیوخ و سادات کو معافیات عطا کین سید قطب الدین محمد صاحب کو کڑہ مین معافی عنایت ہوئی اس معافی کے حاصل کرنے مین اور قبضہ لینے مین قوم مخالف سے ضرور جہگڑا اور مناقشہ درپیش ہوا ہوگا کیونکہ یہان اوسوقت زمین اور دیہات سب مقبوضہ ہنود تہے اس جہگڑے کو قوم نے جنگ جہادی قرار دے رکہا ہے بسا اوقات یہہ جہگڑا جنگ کے حد مین داخل ہوگیا ہے اور بہت کشت وخون بہی ہوا ہے اور بہر امداد سلطانی یا قومی مدد سے معافیدار فتحمند ہوگئے ہین تو اس ذکر کو اوس پیرایہ مین ادا کرنا چاہئے جو ایسے معاملات کے شایان ہے حقیقت مین سید قطب الدین محمد درویش باوقار تہے انکا سلسلہ بیعت سہروردی پایا جاتا ہے - جسکا سلسلہ بیعت وخلافت درج ذیل ہے -

[1] دیکہو کامل التواریخ - تاج المآثر -

Marfat.com

| نام وسلسلہ بیعت وخلافت | نام وسلسلہ بیعت وخلافت |
|---|---|
| ۱- سید قطب الدین محمد نے بیعت اور خلافت حاصل کی | ۱۰- حضرت ابوالقاسم قشیری سے اور اونہون نے |
| ۲- شاہ نجم الدین کبریٰ سے اور اونہون نے | ۱۱- حضرت ابو علی دقاق سے اور اونہون نے |
| ۳- حضرت عمار یاسر سے اور اونہون نے | ۱۲- حضرت ابوالقاسم نصیرآبادی سے اور اونہون نے |
| ۴- حضرت ابو نجیب سہروردی سے اور اونہون نے | ۱۳- حضرت ابوبکر شبلی سے اور اونہون نے |
| ۵- شیخ احمد غزالی سے اور اونہون نے | ۱۴- حضرت جنید بغدادی سے اور اونہون نے |
| ۶- حضرت ابوبکر نساج سے اور اونہون نے | ۱۵- حضرت سری سقطی سے اور اونہون نے |
| ۷- حضرت ابوالقاسم گرگانی سے اور اونہون نے | ۱۶- حضرت معروف کرخی سے اور اونہون نے |
| ۸- حضرت ابو علی کاتب سے اور اونہون نے | ۱۷- حضرت علی رضا بن موسیٰ کاظم سے اور اونہون نے |
| ۹- حضرت علی رودباری سے اور اونہون نے | ۱۸- حضرت امام موسیٰ کاظم سے اور اونہون نے |
| | مرتبہ بمرتبہ اپنے اجداد تا مرتضیٰ علی علیہ السلام سے |

سید صاحب کی عالی نسبی اس سے ثابت ہے کہ آپکی اولاد کی وصلت و مصاہرت اعلیٰ اقوام سادات قرب وجوار کے ساتھ ہے اور اولاد کو روز افزون ترقی ہوئی مگر اس خاندان کے مشاہیر کی کوئی فہرست ہمکو دستیاب نہین ہوئی اور خاص قصبہ کڑہ مین کوئی کلان زمینداری انکی نہین ہے اسوجہ سے نسلین سادات قطبیہ متفرق مقامات مین آباد ہوئین لہذا ایک مختصر شجرہ جسقدر کہ راقم کو دستیاب ہوا درج کتاب کرتا ہے۔

(شجرہ صفحہ ۱۰۵ مین ہے)

Marfat.com

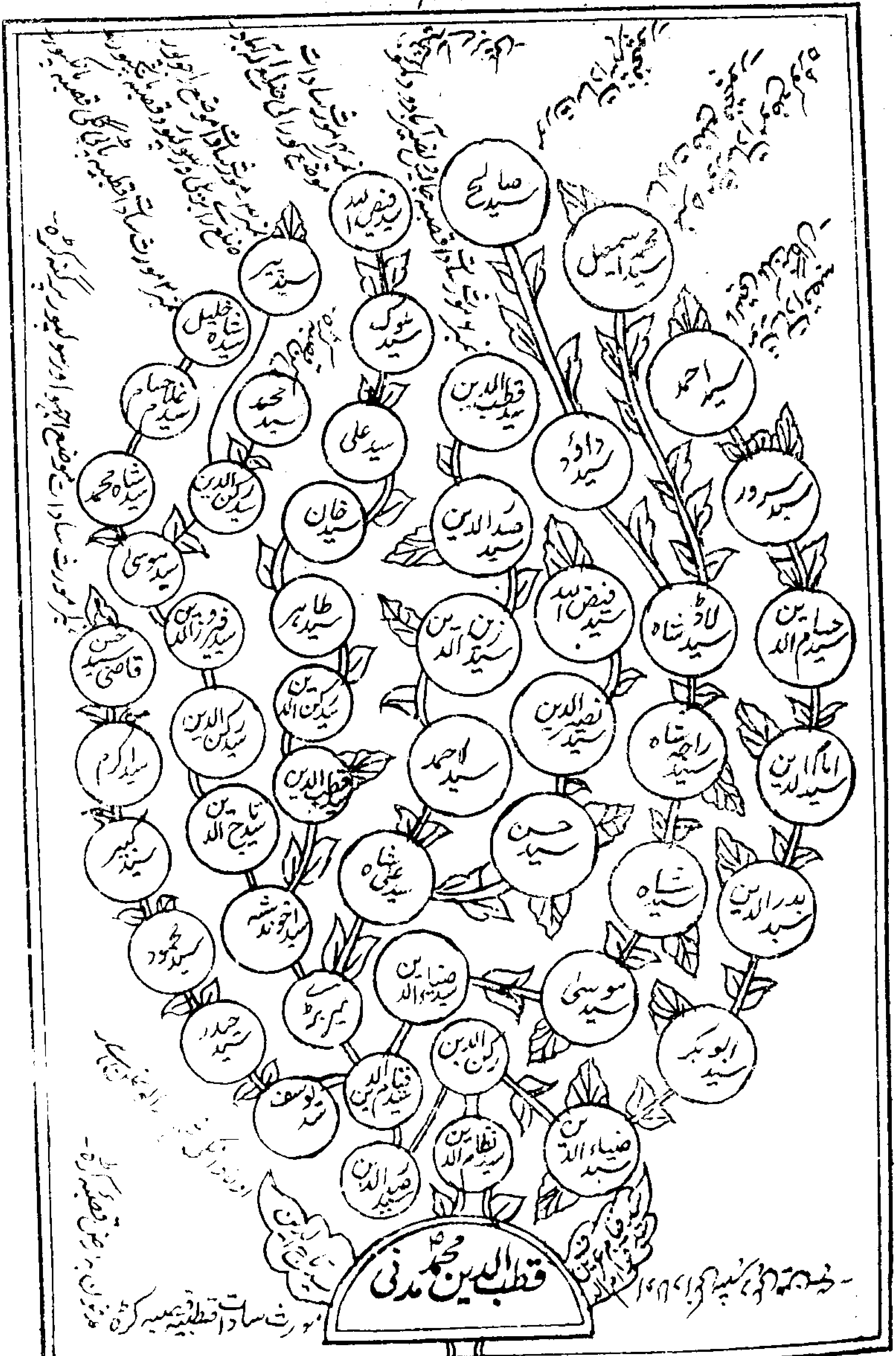

قطب الدین محمد مدنی
سید صالح
سید اسمعیل
سید احمد
سید سرور
سید حسام الدین
سید امام الدین
سید بدرالدین
سید ابوبکر
سید ضیاء الدین
سید نظام الدین
سید ضیاء الدین
سید قیام الدین
سید رکن الدین
سید یوسف
سید حیدر
سید محمود
سید کبیر
سید اکرم
قاضی سید حسن
سید موسیٰ
سید شاہ محمد
سید غلام حسام
سید شاہ خلیل
سید پیر
سید فیض اللہ
سید شوکت
سید علی
سید احمد
سید رکن الدین
سید قطب الدین
سید داؤد
سید صدر الدین
سید قاآن
سید طاہر
سید فیض اللہ
سید زین الدین
سید لاڈ شاہ
سید راجہ شاہ
سید شاہ
سید حسن
سید نصیر الدین
سید احمد
سید فیروز الدین
سید رکن الدین
سید رکن الدین
سید قطب الدین
سید تاج الدین
سید عیسیٰ شاہ
سید اخوند شاہ
سید ضیاء الدین
سید موسیٰ




Marfat.com

# سادات قطبی موضع اچھوا اور رسولپور

یہہ موضع شاہان دہلی نے سادات قطبیہ کو معاف عطا کیا تھا اسوقت بحقیت زمینداری
بعہد ابن زادہ سید علی اوسط۔
مقبوضہ خاندان ہے۔

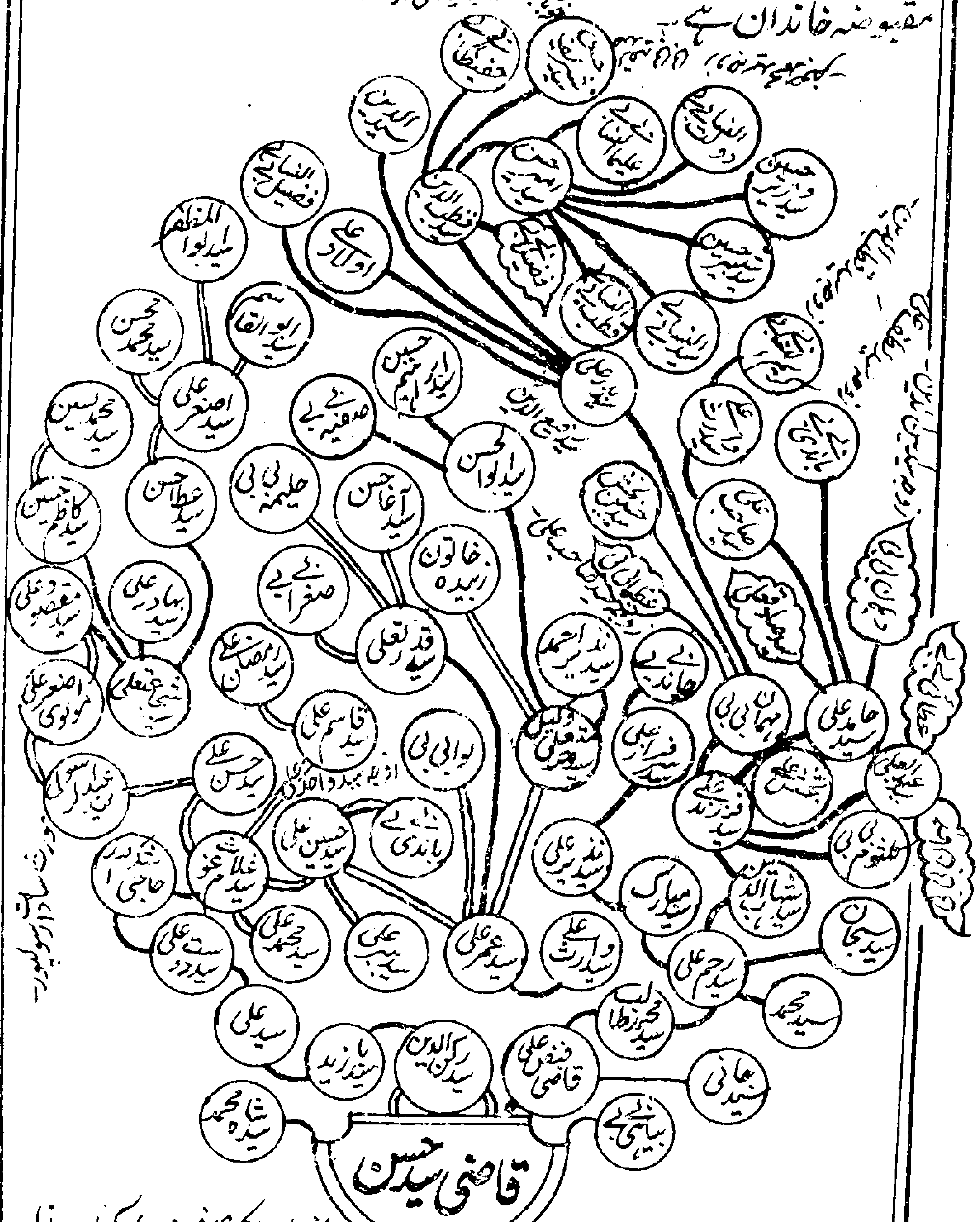


نمبر ۱ - دیکھو صفحہ ۱۰۵ کتاب ہذا۔

Marfat.com

# سادات موضع راجو پور ضلع رائے بریلی

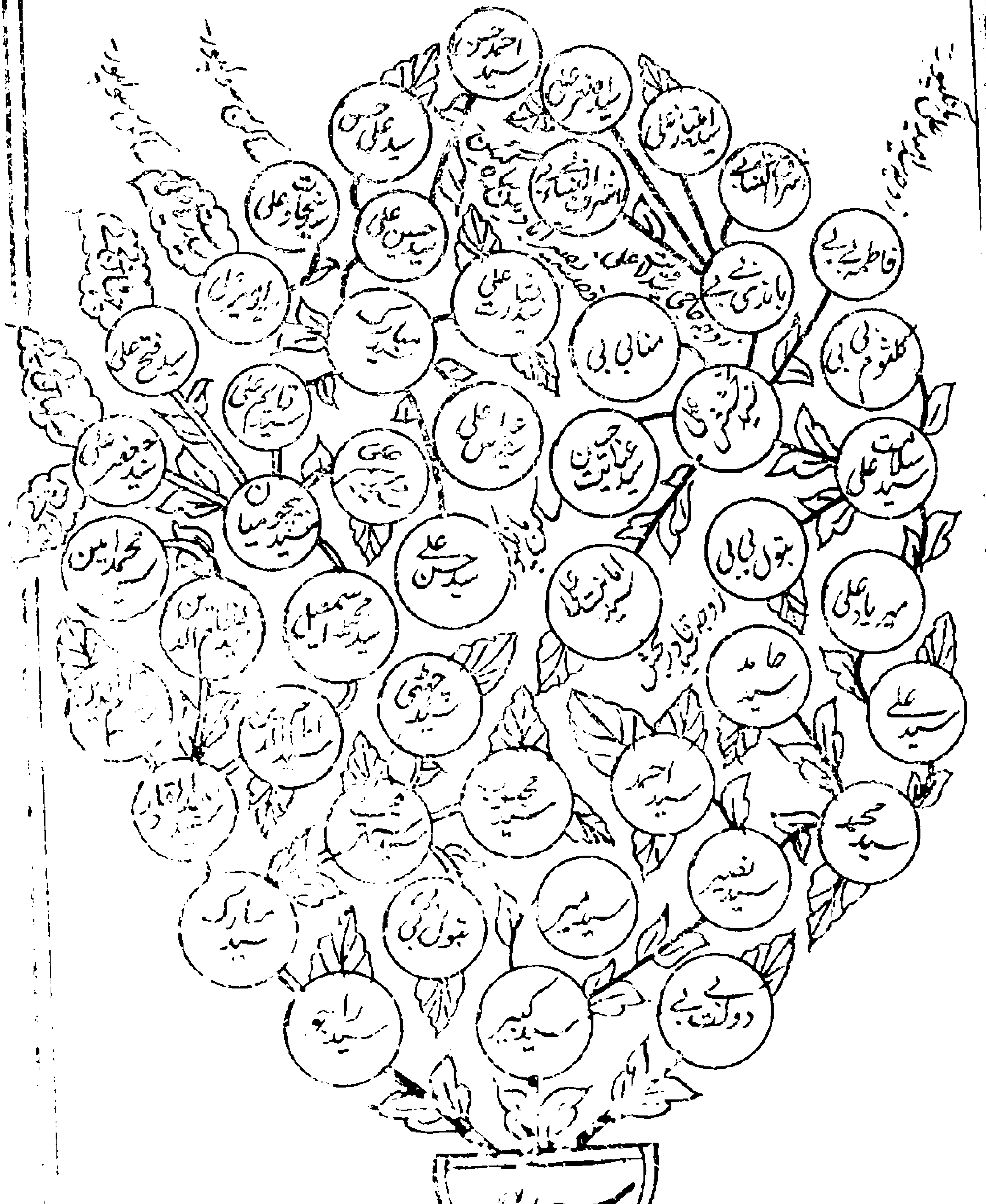


Marfat.com

# سادات قطبی موضع کورالی ضلع الہ آباد

نمبر ۴ - دیکھو صفحہ ۱۰۵ کتاب ہذا

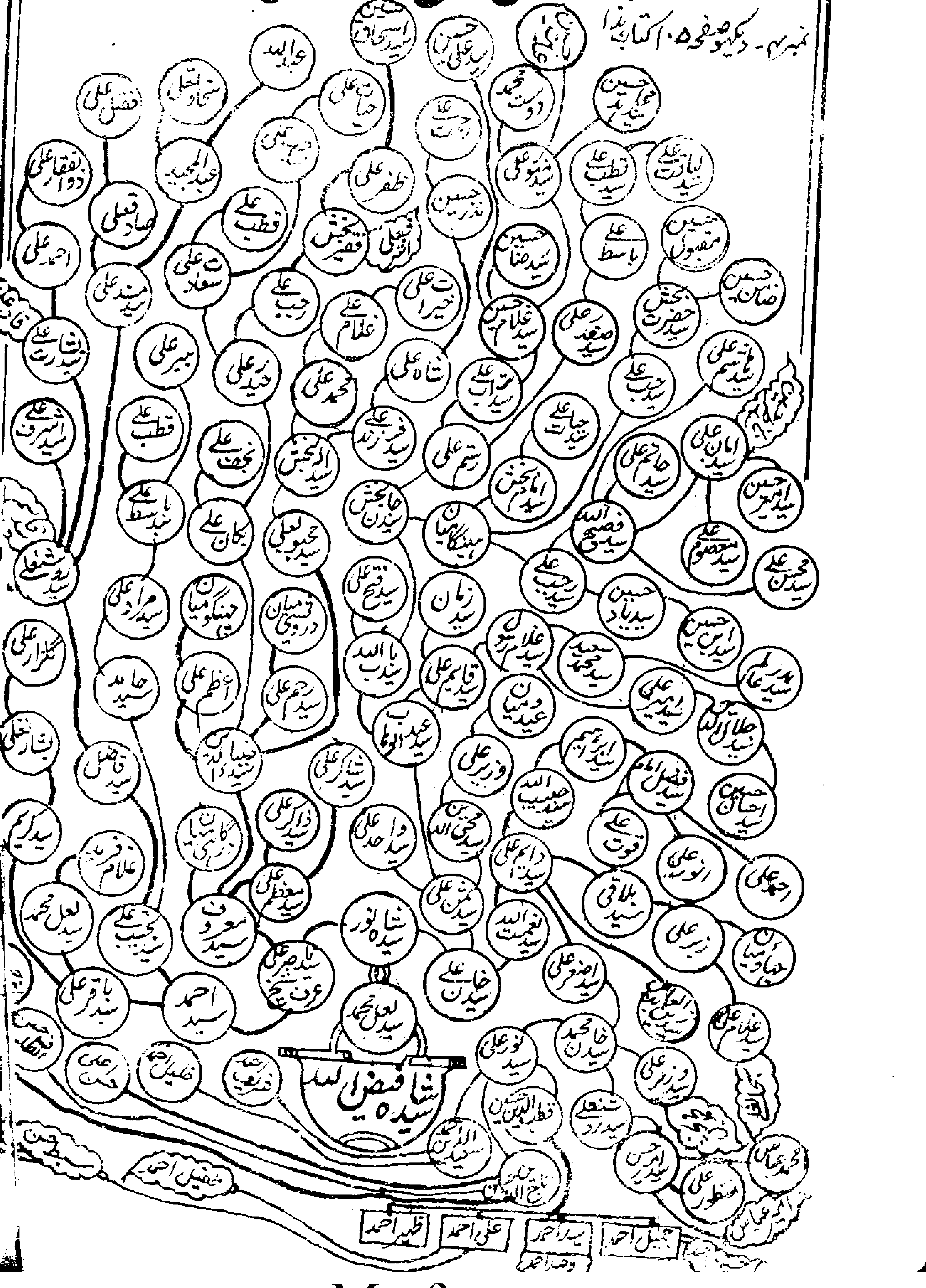


Marfat.com

# سادات قطبی قصبہ جائس نصیر آباد و دلمؤ ضلع رائے بریلی مع تکیہ درقصبہ رائے بریلی

سید قطب الدین ثانی دیکھو شجرہ نمبر ۶ کتاب ہذا قصبہ کڑا سے منتقل ہو کر قصبہ جائس ضلع رائے بریلی مین اقامت گزین ہوئے اور وہین وفات پائی منجملہ پسران سید قطب الدین کے سید علاء الدین کو سکندر لودہی بادشاہ دہلی نے عہدہ قضا قصبہ نصیر آباد مین عطا کیا تھا اس لئے قاضی سید علاء الدین قصبہ نصیر آباد مین سکونت پذیر ہوئے اب تک اولاد انکی اس قصبے مین موجود ہے بعض اولاد آپکی نصیر آباد سے منتقل ہو کر رائے بریلی و موضع لوہانی پور متصل رائے بریلی اور قصبہ دلمؤ مین گئے ہے لہذا مختصراً اوسکا ذکر کیا جاتا ہے۔

اول قاضی سید علیم اللہ بن سید شاہ ابن سید محمد فضل بن قاضی سید معظم ابن قاضی سید احمد بن سید محمود ابن قاضی سید علاء الدین نصیر آبادی بعہد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ دہلی مقرب سلطانی تھے اور مرید و خلیفہ سید آدم جبیوری رحمۃ اللہ علیہ کے تھے قاضی سید علیم اللہ مع متعلقین خود وارد موضع لوہانی پور متصل رائے بریلی ہوئے اور سئی ندی کے کنارے ایک مقام پسند کر کے اقامت گزین ہوئے۔ اب وہ مقام تکیہ کے نام سے موسوم ہے اور قاضی سید علیم اللہ کی اولاد نے یہان مسجد و خانقاہ تعمیر کرائی اور ۱۱۳۱ھ مین وفات پائی۔ آپکی اولاد بڑی نامی گرامی ہوئی چنانچہ سید محمد عدل عرف شاہ لعل محی اولیاء کرام سے گذرے ہین سید احمد صاحب کے حملہ مجاہدانہ پنجاب اور افغانستان مین مشہور ہین سید خواجہ احمد بن سید محمد اسحاق ابن قاضی سید معظم تمامی ہند مین ایک شہرت رکھتے ہین اور یہہ خاندان سادات قطبیہ سلسلہ فقر مین نقشبندیہ ہے۔

دوسرے سید محمد اشرف برشتہ دامادی سید سخاوت علی گردیزی قصبہ [illegible] سکونت پذیر ہوئے اولاد انکی قصبہ دلموہ کانپور مین ہے سید محمد اشرف اولاد قاضی سید علاء الدین نصیر آبادی سے تھے اور نصیر آباد سے منتقل ہو کر قصبہ دلمؤ مین گئے۔

سلسلہ نسل سید محمد اشرف بن مولوی سید عبد الاحد ابن سید عبد الرحمن بن سید آل نبی ابن سید محمد ہمام بن سید برکت اللہ ابن سید عبد اللہ دین سید مدینۃ اللہ ابن سید ابو محمد



Marfat.com

بن سید فتح عالم[۱۰] ابن سید محمد[۱۱] بن سید محمود[۱۲] ابن قاضی سید علاء الدین[۱۳] نصیر آبادی۔

## سادات قطبیہ موضع کورہ سادات ضلع فتحپور

اس موضع کا نام کورہ سادات ہے اور کورہ اسم ہندی زبان ہے جسکے معنی حصہ کے ہین جیسے پرگنہ کڑہ مین مواضعات کورہ مریدان و کورہ ہنڈیری۔ اس موضع مین سادات قطبیہ زیادہ آباد ہین مورث خاندان سید محمد اسمعیل جنکا ذکر شجرہ کتاب ہذا مین ہے اور اب انکی اولاد کا شجرہ درج ذیل ہے۔

Marfat.com

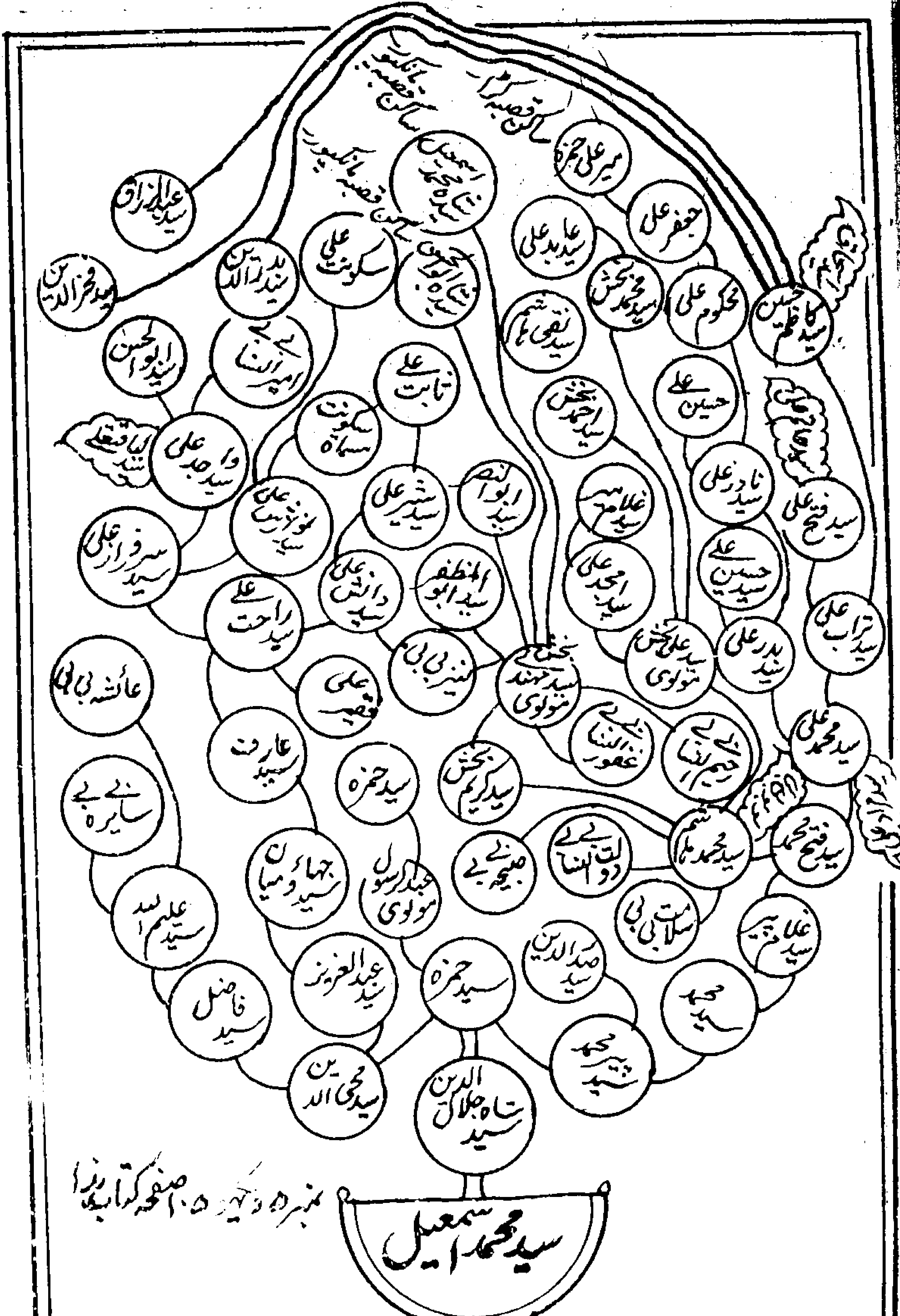
سید محمد اسمعیل
سید شاہ جلال الدین
سید حمزہ
سید عبدالعزیز
سید محی الدین
سید فاضل
سید علیم اللہ
سائرہ بی بی
عائشہ بی بی
سید عارف
سید کریم بخش
سید محمد ہاشم
سید فتح محمد
سید محمد علی
سید بدر علی
سید تراب علی
سید فتح علی
سید نادر علی
حسین علی
سید کاظم حسین
مکرم علی
جعفر علی
میر علی حمزہ
سید عابد علی
سید عبدالرزاق
سید ابوالحسن
سید سرفراز علی
سید راحت علی
ثابت علی
سید شیر علی

Marfat.com

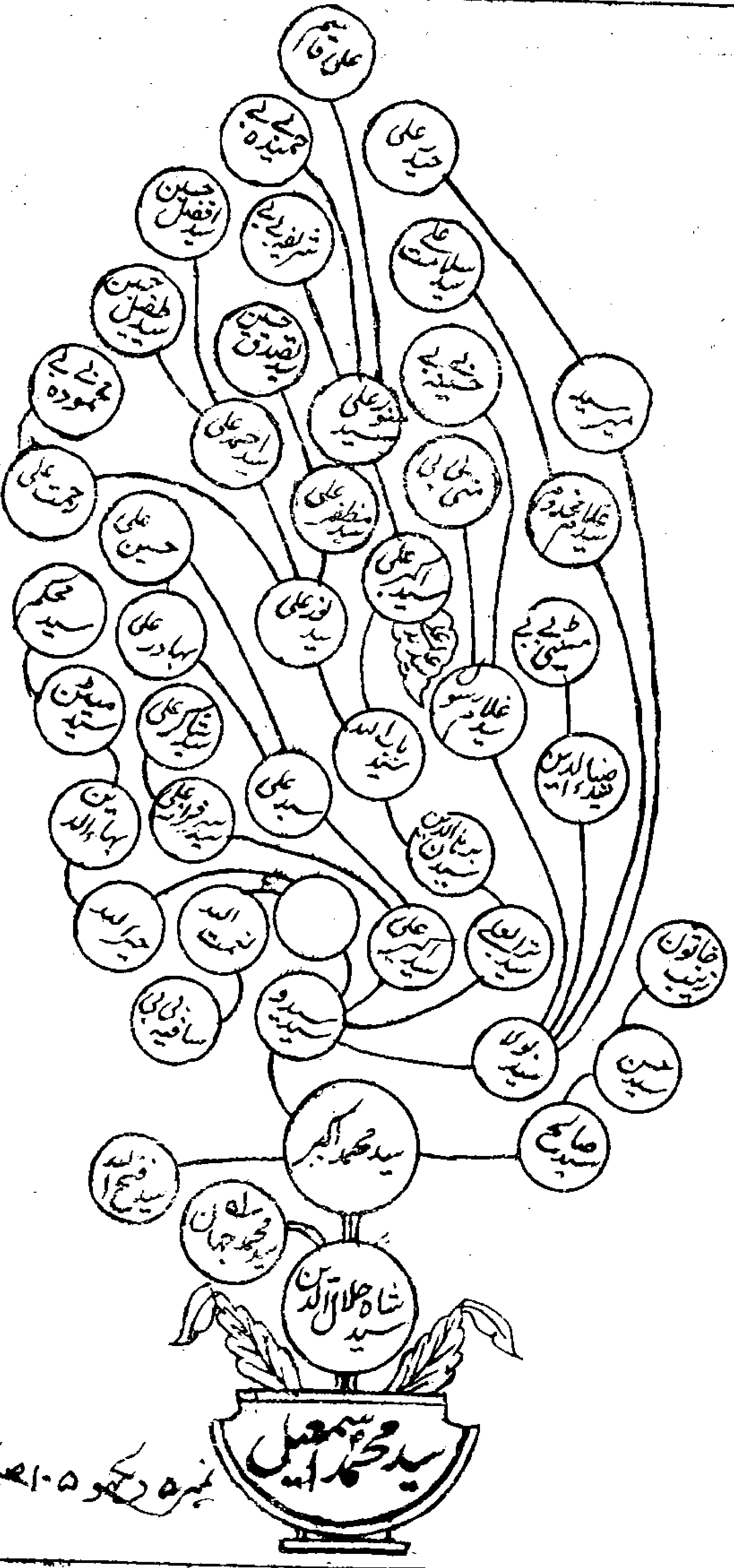


نمبر ۵ دیکھو ۱۰۵ صفحہ کتاب ہذا۔

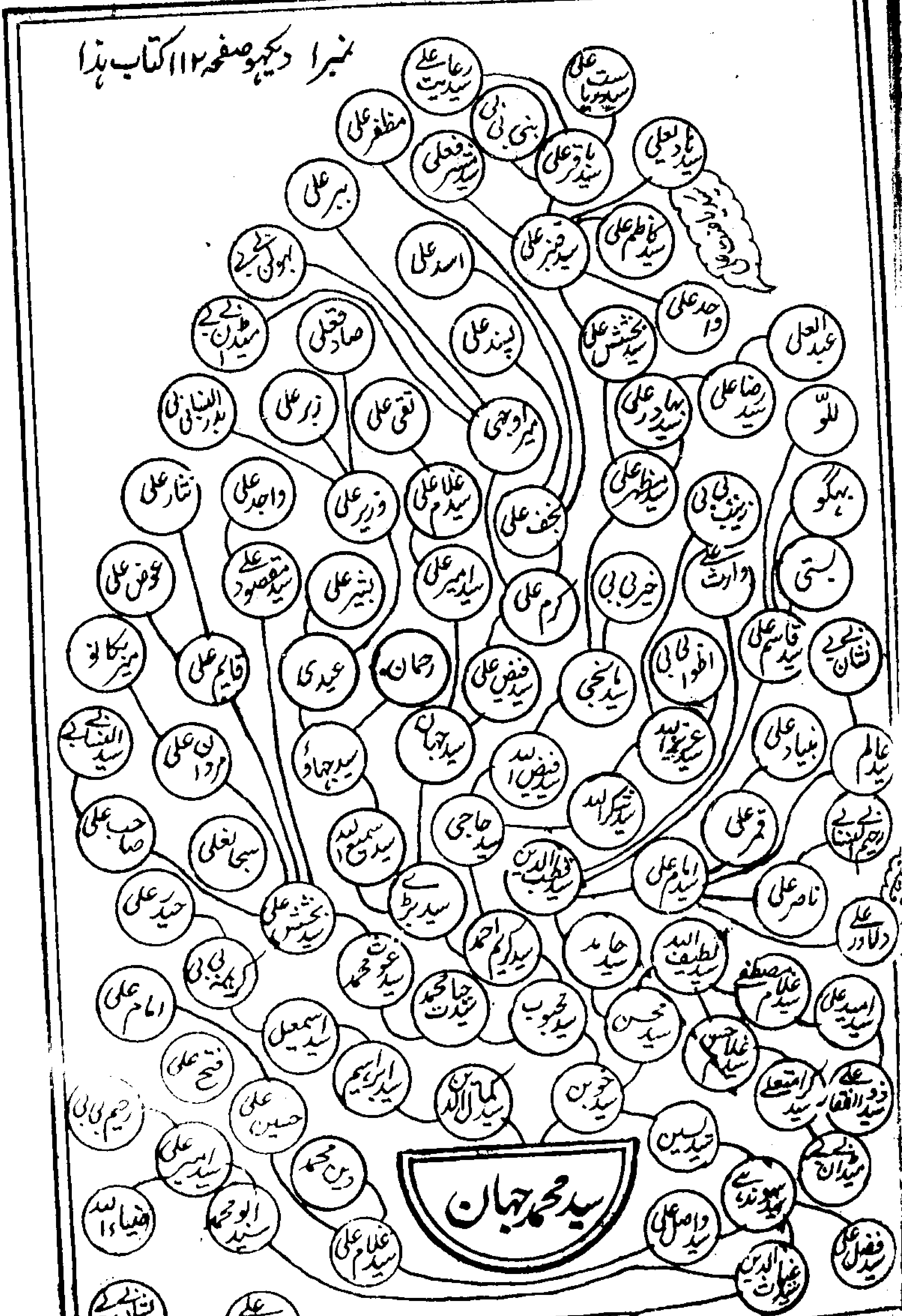
نمبرا دیکھو صفحہ ۱۱۲ کتاب ہذا
سید محمد جہان
سید غلام علی
سید ابو محمد
ضیاء اللہ
نشان بی
رحیم بی بی
حسین علی
دین محمد
فتح علی
امام علی
سید اسمعیل
سید ابراہیم
سید کمال الدین
سید خوبن
سیدین
سید واصل علی
سید غیاث الدین
سید فضل علی
سید کرامت علی
سید ذوالفقار علی
سید غلام حسن
سید محسن
سید محبوب
سید حامد
سید لطیف اللہ
سید غلام مصطفی
سید امید علی
دلاور علی
ناصر علی
سید امام علی
قمر علی
سید عالم
بنیاد علی
سید قطب الدین
سید حاجی
سید شکر اللہ
سید فیض اللہ
سید کریم احمد
سید غوث محمد
سید بخشش علی
حیدر علی
صاحب علی
سبحان علی
مردان علی
قائم علی
عوض علی
نثار علی
واجد علی
سید مقصود علی
وزیر علی
بشیر علی
عیدی
رحمان
سید بڑے
سید جان
سید فیض علی
کرم علی
سید امیر علی
سید غلام علی
نجف علی
میر اوجی
تقی علی
زر علی
صادق علی
ببر علی
اسد علی
پسند علی
مظفر علی
نبی بی
سید رعایت علی
سید نادر علی
سید قنبر علی
سید کاظم علی
واجد علی
سید بخشش علی
عبد العلی
سید رضا علی
سید بہادر علی
للو
سید مظہر علی
زینب بی
بھگو
بستی
وارث علی
خیر بی
سید قاسم علی
نشان بی



Marfat.com

# ذکر خواجہ کڑک مجذوب قصبۂ کڑہ

کہتے ہین کہ دو برادران حقیقی سید احمدؒ و سید محمدؒ اقوام سید بوسیلہ سوداگری شہر مرادسے وارد ہندوستان ہوئے اور بطور سیاحی موضع بھرولی پرگنہ چایل مین گئے یہان خواجہ سید احمد مولانا شاہ محمد اسمعیل قریشی کے مرید و خلیفہ ہوکر قصبہ کڑہ مین اقامت گزین ہوئے کیونکہ سید محمد برادر خواجۂ سید احمد کی اولاد ابتک قصبۂ کڑہ مین بزمرہ اولاد کڑکیان مشہور ہوکر قصبۂ کڑہ مین آباد ہے اور اسوقت ان سادات کا مذہب شیعہ ہے اور خواجۂ سید احمد المعروف شاہ کڑک مجذوب جنکے اسم شریف مین اختلاف ہے بعض نوشتون مین گرگ اللہ اور بعض مین کڑک اللہ تحریر ہے بہلہ اہل طریقت کی تاویلات ہین کتاب تواریخ مین شاہ کڑک مجذوب لکھا ہوا ہے اور زبان زد عوام خواجۂ کڑک ہے۔ کڑک لفظ ہندی بمعنی آواز بلند اور مجذوبین مین بڑہ ضرور ہوتی ہے مجذوب صاحب حالت جذب مین شور وغل کرتے تھے اسلئے عامۂ خلایق نے بمناسبت آواز بلند آپکا اسم شریف شاہ کڑک کہنا شروع کردیا۔ اور آخر مین یہی نام شہرت پکڑگیا حالانکہ آپ کا نام سید خواجۂ احمد ہے آپکے کمالات کی نقول بہت مشہور ہین ازانجملہ ۵

| | |
|---|---|
| چنین نقل گویند مردان راہ | کہ یک روز سلطان بین گرگ شاہ |
| سر اندر گریبان تجرید داشت | بجان سیر صحرائے توحید داشت |
| زشور و شر زین جہان بیخبر | بجز حق ندید ہیچش اندر نظر |
| بحق واصل از خویشتن دور بود | بہ بجز خدا عرفۂ نور بود |
| کہ ناگاہ مردے درآمد ز در | نہادا ز ادب دست کرمش بسر |
| بہم بست دست و بخدمت ستاد | سر اندر گریبان حضرت نہاد |
| پس از ساعتے خواجۂ آمد بحال | بپرسید کائے مرد آشفتہ حال |
| کجا بودی واز کجا آمدی | زبہر چہ در پیش ما آمدی |

Marfat.com

بجست از ادب بر زمین سر نهاد ازان بعد بهر سخن لب کشاد
بگفتا که اے خواجهٔ بحر و بر به پیش تو آورده ام یک خبر
فقیریست بالائے شیر سوار بدستش یکے تازانہ ز مار
زہر یک کند جستجوئے شما رُخ آرد ز صحرا بسوئے شما
چو دیدم چنین حال حیران شدم ز بہر خبر پیش تو آمدم +
چو بشنید او خواجهٔ دین خبر بہ جوش آمد و شد روان زود تر
برائے کہ تشریف فرمود شاه بیفتاد دیوار کہنہ براه
بجست از زمین گشت برو ے سوار برو ما برو تا شود رہگذار
بدیوار فرمود کہ اے بے زبان روان شد بامر خدائے جہان
بجنبید دیوار ناگہ ز جائے روان گشت چون مرکب تیز پائے
ازین سو روان خواجہ بر اسپ گل وزآن سو روان راکب شیر دل
چو با خواجهٔ دین شد او متصل فرود آمد از شیر شد منفعل
سر اندر گریبان حیرت نہاد بصد عجز بر پائے خواجہ فتاد
بگفتا کہ اے قطب خورشید تاب چہ باشد مرا امر فرما جواب
اگر جا دہی جا کنم چند گاه وگر جان نہ بخشی کنم رو براه
بفرمود خواجہ کہ اے خود نما نباشد ترا جائے در شہر ما
برو زین مکان نہ قدم زود تر کہ این شہر ما شد بدر بے خبر
سوئے منزل خویشتن شو روان بجز گرگ اینجا کہ دارد مکان
چو درویش از خواجہ این امر یافت سوئے منزل خود بسرعت بتافت
بدستان خود شیر را بر گرفت سوئے راه مقصود باہر گرفت
چو درویش از شہر رحلت نمود ز دیوار ہم خواجہ آمد فرود
بدیوار فرمود کہ اے بے زبان مکان تو این ست اینجا مکان
زہے خارق عادت خواجہ گرگ کسے را کجا باشد این ساز و برگ

Marfat.com

| | |
|---|---|
| تو اے سیف از صدق دار اعتقاد | زخواجہ بجو ہر چہ خواہی مُراد |
| کہ خود خواجہ ابدال گرگ خداست | مراد ایسا رہبر و رہنماست |

شاہ کڑک صاحب کا زمانہ سلطان علاءالدین خلجی بادشاہ دہلی کا ہے کہتے ہین کہ جب آپکا جذبۂ فقر زیادہ ہوا تو برہنہ رہنے لگے تھے ایک مقام بازار قصبۂ کڑہ مین بطور چبوترہ کے بچتہ ہے لوگ وہیر جونے سے قلعی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ مقام نشستگاہ خواجہ صاحب کا ہے۔ نقل [۱] ہے کہ قطب عالم بختیار اوشی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک خرقہ اپنے دست مبارک سے تیار کرکے خواجہ صاحب کیواسطے قصبۂ کڑہ مین بھیجا تہا اوسوقت خواجہ کڑک شراب کی بھٹی کے سامنے بیٹھے تہے خدّام نے خرقہ نذر گذرانا خواجہ صاحب نے خرقہ کو دیکھکر حکم دیا کہ بھٹی مین جھونک دو اور ایسا ہی ہوا اور جب خرقہ کے لانیوالے خدمت مین قطب عالم بختیار اوشی رحمۃ اللہ علیہ کے پہونچے سب ماجرا خواجہ کڑک بیان کیا یہہ سنکر قطب عالم موصوف نے دوبارہ آدمیونکو واسطے واپس لینے اوس خرقہ کے خواجہ صاحب کے پاس بھیجا اور جب اون قاصدونکی حضوری روبرو خواجہ ہوئے آپنے ارشاد کیا کہ بھٹی آتش افروختہ کے اندر ہاتہ ڈالکر اپنا خرقہ نکال لو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور خرقہ صحیح وسالم پایا گیا اور اوسکو وہ لوگ لیکر واپس دہلی ہوئے۔ خواجہ کڑک صاحب کا سخن تکیہ (بی بی کا سیر تہا) یہہ جملہ کوئی اشارہ فقرا کا ہے مگر اسوقت لوگ بی بی کے معنی دنیا اور کا لفظ اضافی ترکیب ہندی اور الف اسیر کا محذوف کرکے وابستہ دنیا بیان کرتے ہین۔ آپکا خادم سالار نام تہا خواجہ صاحب کا لکہا پڑہا ہونا اون اشعار سے ثابت ہوتا ہے جو لوگ اونکی طرف منسوب کرتے ہین لیکن سابق کی کتب تواریخ مین ان اشعار کا کوئی وجود پایا نہین جاتا البتہ کتب طریقت یا مابعد کی بعض کتاب مین ایسے مذکور درج ہین جیساکہ شہزادہ علاءالدین جاگیردار کڑہ مانک پور ایک روز خدمت مین خواجہ صاحب کے حاضر ہوا

---

[۱] دیکھو مفتاح التواریخ۔

Marfat.com

جبکہ اوسکا چچا جلال الدین فیروز خلجی بادشاہ دہلی کڑہ مانک پور مین اوسکی ملاقات کو آرہا تہا تب علاء الدین نے خواجہ صاحب سے عرض کی کہ مجہپر میرا غنیم دہاوا کئے ہوئے آتا ہے - اوسوقت خواجہ صاحب نے یہہ شعر پڑہا

| | |
|---|---|
| ہر کہ بر آید بر سر خنگ | تن در کشتی سر در گنگ |

اور بعد قتل جلال الدین بادشاہ شہزادہ علاء الدین خدمت مین خواجہ صاحب کے حاضر ہوا اوسوقت خواجہ صاحب نے یہہ قطعہ فرمایا

| | |
|---|---|
| مرحبا اے بادشاہ دہلوی | گشت مغلوب ترا خصم قوی |
| من ترا دادم سریر و سلطنت | برزدہ برخاک تاج دشمنت |

ایک مرتبہ سلطان علاء الدین نے دہلی سے کچہہ تحایف آپکے واسطے بہیجے تہے اور ملچی تشریف آوری ہوا تہا اوس کے جواب مین خواجہ صاحب نے ایک قطعہ تحریر کیا ہے جو درج ذیل ہے

| | |
|---|---|
| قانع شدہ ام بخشک نان تزہ | ہیہات ہو دبیدی بریان و برہ |
| دہلی و سمرقند و بخارا و عراق | این چار ترا باد مرا باد کرہ |

خواجہ کرک صاحب نے بتاریخ سیوم رجب روز جمعہ ۷۱۳ھ مین دنیا سے رحلت کی اور بمقام کڑہ مدفون ہوئے قطعہ سال تاریخ وفات یہہ ہے

| | |
|---|---|
| کرد رحلت ز عالم فانی | رفت در جنت و بہ آرامید |
| در سر دا است از خمار فراق | لاجرم بادۂ وصال چشید ۷۱۳ھ |



Marfat.com

آپ کی درگاہ کے مصارف کے واسطے دیہات سلطانپور خواجہ کڑک۔ روپ نرائن پور
گوریون۔ چک نراین پور بنگالی۔ چک دوری باد فرد شان۔ چک ملوک پور۔
بجہارہ۔ اب بندوبست خاص سرکاری مین بجہارہ اور چک دوری باد فرد شان
ضبط ہو گئے باقی چار مواضع معاف بدستور قبضہ خادمان درگاہ ہین۔

## سادات نقوی اصفہانی قصبہ کڑہ

سید محمد اصفہانی بن سید احمد ابن سید جعفر حرم پوش بن سید فخر الدین
ابن سید محمود بن سید ابراہیم ابن سید قاسم بن سید حسین ابن امام علی النقی
علیہ السلام بزمان خلفشار ہلاکو خان مغل محلہ گلستان ارم شہر اصفہان ملک ایران سے
مع اہل وعیال وارد ہندوستان ہوئے اور شہر دہلی مین پہونچکر شاہ نصیر الدین محمود
دہلوی کے مرید وخلیفہ ہوئے اور وہان سے قصبہ کڑہ مین آکر بود وباش اختیار کی
شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی کا زمانہ سلطان محمد تغلق کے عہد دولت کا ہے اس
اندازہ سے سید محمد صاحب قریب ۷۵۰ھ کے وارد ہندوستان ہوئے۔

سید خان شاہ نبیرہ سید محمد شاہ مخدوم حسام الحق مانکپوری کے مرید و
خلیفہ ہین قصبہ کڑہ مین سادات قطبیہ مین سمیان سید موسی وسید عیسی سے آپکو
رنج تہا ایک روز آپنے انکی شکایت اپنے پیرومرشد مخدوم شاہ حسام الحق مانکپوری
سے کی مخدوم صاحب نے بددعا دی کہ موسی دہر گہونسہ اور عیسی دہر ہیسیا چنانچہ موسی
ضرب گہونسۂ افیل سے اور عیسی زیر دیوار دبکر ہلاک ہوئے اور یہی سبب ہجرت
سید خان شاہ کڑہ سے موضع منڈوہ بیان کیا جاتا ہے اور وجہ تسمیہ موضع منڈوا
کی یہہ ہے کہ ایک روز مخدوم شاہ حسام الحق صاحب وسید خان شاہ اس موضع مین
ہو کر گذرے کسی ہندو کے یہان شادی بیاہ تہا اور ماندہ ومطابق مراسم ہنود چہایا ہوا
شاہ حسام الحق صاحب نے سید خان شاہ کے طرف مخاطب ہو کر کہا کہ آپ اس
مانڈو کے دولہا ہین مطلب یہہ تہا کہ آپ اب یہان قیام کرین جب ارشاد مرشد

Marfat.com

سید خان شاہ نے یہان بود و باش اختیار کی اور مانڈو کے معاملہ سے اس موضع کا نام منڈوا قرار پایا اگرچہ سید خان شاہ نے قصبہ مانک پور مین وفات پائی ہے کیونکہ قبر آپ کی قصبۂ مانک پور مین ہے مگر اولاد آپکی موضع منڈوا در قصبہ کڑہ اور موضع پیر پور ضلع راے بریلی اور دیگر مقامات مین آباد ہے پہلے مذہب سنی تھا اب اولاد کا مذہب شیعہ ہے وصلت و مصاہرت انکی دیگر خاندان سادات عظام کے ساتھ ہے شجرہ اولاد عقاب بہت بڑا ہے مختصر شجرہ درج کیا جاتا ہے جن صاحب کو منظور ہوگا وہ اس شجرہ سے اپنی شاخ نکالین گے موضع منڈوا مین میر دلدار علی چکلہ دار و منشی سید طالب علی اس خاندان مین مشاہیر روزگار سے گذرے ہین۔

Marfat.com

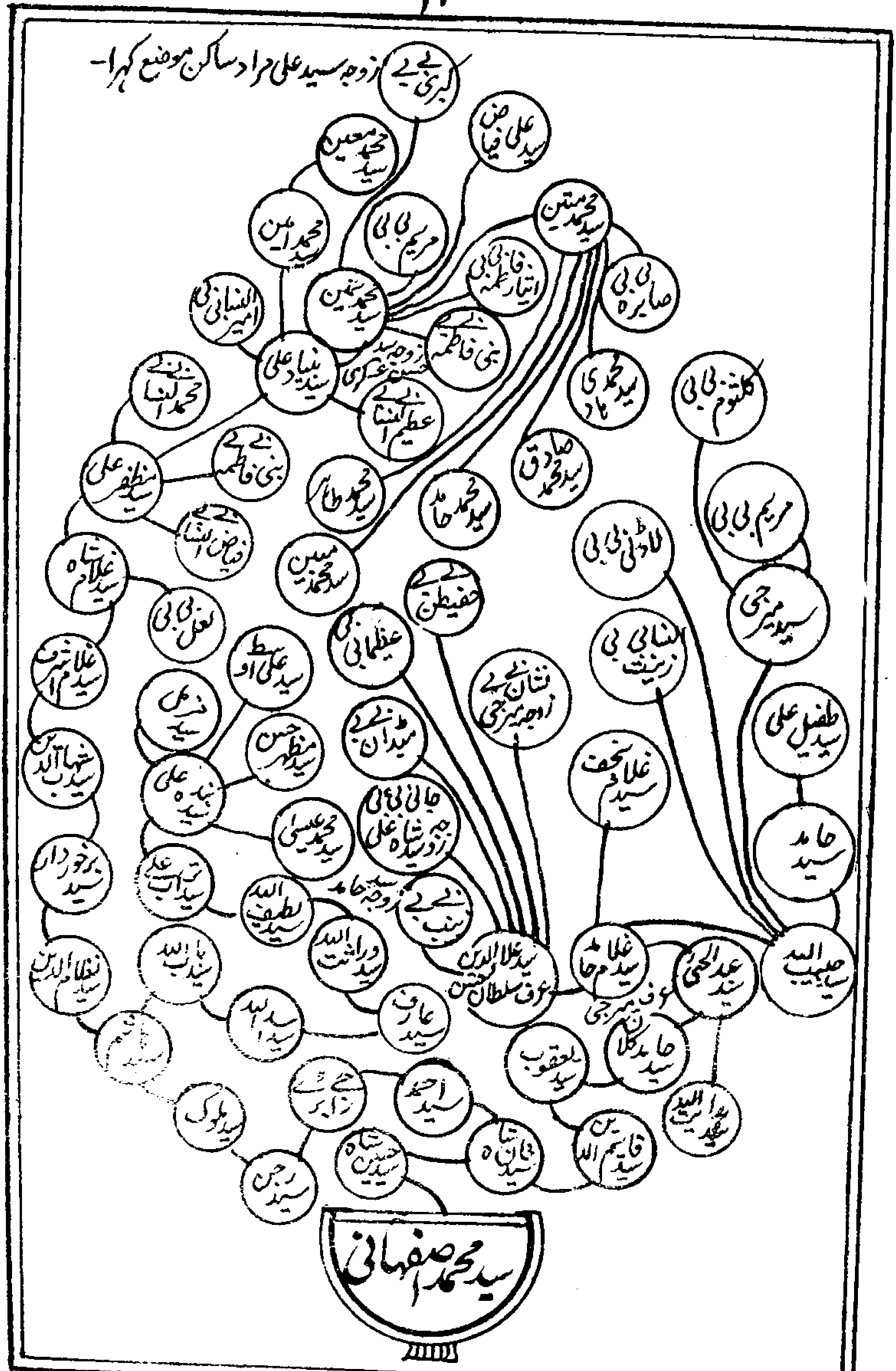
کبریٰ بی بی زوجہ سید علی مراد ساکن موضع کہرا۔
سید محمد صفہانی
سید رحمن
سید ملوک
سید حسین شاہ
سید احمد
سید قاسم اللہ
سید یعقوب
سید حامد کلاں
سید عبد الحی عرف میر جی
سید حبیب اللہ
سید غلام حامد
سید علاء الدین عرف سلطان بخش
سید عارف
سید اسد اللہ
سید وراثت اللہ
سید لطف اللہ
سید نظام الدین
سید برخوردار
سید تراب علی
سید محمد عیسیٰ
سید شہاب الدین
سید غلام اشرف
سید نیاز علی
سید مظہر حسن
سید علی اوسط
لعل بی بی
سید غلام شاہ
سید مظفر علی
فیاض النساء بی بی
بنی فاطمہ بی بی
محمد النساء بی بی
امیر النساء بی بی
سید محمد امین
سید محمد معین
سید علی فیاض
مریم بی بی
سید محمد متین
بنی فاطمہ بی بی زوجہ سید حسن عسکری
عظیم النساء بی بی
سید محمد طاہر
سید محمد مبین
سید محمد حامد
سید محمد صادق
سید محمد ہادی
صابرہ بی بی
کلثوم بی بی
مریم بی بی
سید میر جی
لاڈلی بی بی
زینت النساء بی بی
سید طفیل علی
سید حامد
سید غلام نجف
نشان بی بی زوجہ میر جی
حفیظن بی بی
عظیمن بی بی
جانی بی بی زوجہ سید شاہ علی
زینب بی بی زوجہ سید حامد

Marfat.com

حضرت امام زین العابدین
زید شہید
سید یحیی عرف ہادی
داؤد
حسین
یحیی
علی
حسن
عیسی عرف عمر
سید زیاد
ابوالعاص عرف ابوالفتح
سید مسعود عرف خنجر دستی
سید علی
غیاث الدین
ابوالفیاض
سید نصیر الدین
سید بڈا
سید میر میراں
سید نصیر الدین متقی
سید مرتضی
سید ابوزید
سید حمزہ
سید حسن
سید لطیف اللہ
سید ابراہیم
سید احمد
فضل محمد
صالحہ بی بی
نصیر الدین
سیدہ شاہ فتح محمد
بدر الدین
ابراہیم لاولد
محمد اکرم
محمد اسلم
مولوی سید احمد
سید رفیع الدین
سید وحید الدین
سید محمد سعید
دوست محمد
الوائی بی
حمیدہ بی بی
صاحبہ بی بی
سید فقیر اللہ
دختر
زینب بی بی
ابراہیم
سید احمد
سید قمر اللہ
لطیف اللہ
رقیہ بی بی
فاطمہ بی بی
سید دوست علی
سیدہ شاہ محمد افضل
سیدہ شاہ محمد تقی
سید رسول علی
منا بی بی
کریم النساء بی بی
سید رستم علی
خوب بی بی
کلثوم بی بی
سیدہ علی
سید امداد علی
سید عبد العلی
سید عبد المحسن
حسن علی
سید محب علی
سید محب حسن
ظہیر النساء بی بی
ہاشمہ بی بی
منا بی بی
میر حسین علی
برکات علی
امانت بی بی
ظہیر النساء بی بی
کریم النساء بی بی
سید محمد اکبر
ابوطاہر
سید عثمان
سید عمر
زبیدہ بی بی
محمد سعید
سید احمد
بدر النساء بی بی
صدر النساء بی بی
سید منظور احمد
سید محمد معین
مولانا عبد السلام
مولوی ابوالقاسم
مولوی سراج الدین
سید امداد علی



Marfat.com

# سادات زیدی بہیرہ سادات وغیرہ

سید جعفر نے سلطنت دہلی سے پرگنہ و ضلع فتحپور مین موضع سلطانپور کی جاگیر پائی اسوجہ سے سکونت انکی یہان ہوئی۔

[illegible]

- سید زیاد
- سید زید
- سید جعفر
- سید ابو محمد
- سید حامد
- سید حمزہ
- سید نظام الدین
- سید احمد
- سید ابراہیم
- سید اسمعیل
- سید نور الدین
- سید ماہ
- سید ضیاء الدین / ضیاء اللہ
- سید لاڈلے
- سید قطب الدین
- سید لاڈ
- سید محمد اکبر
- سید حمایت اللہ
- سید دلیل اللہ
- حکیم سید ظفر علیخان
- منشی سید تامن علیخان
- منشی سید ضامن علیخان
- [illegible]
- [illegible]

[illegible]

منشی سید تامن علیخان عرف سید بندہ حسن ریاست میواڑ اودیپور کے فوجدار تہے ہنگام غدر سنہ ۱۸۵۷ع بمقام چہاؤنی نیمچ بہت سے صاحبان انگریز کی جان بچائی جسکے صلہ مین گورنمنٹ ہند نے ایک سند خیرخواہی معہ خلعت فاخرہ قیمتی تین ہزار روپیہ دربار عام مقام اندور مین عطا کیا۔

منشی سید محمد ضامن علیخان کو گورنمنٹ انگریزی نے عہدہ تحصیلداری عطا فرمایا لیکن اونکی عمر نے وفا نہ کی اور سنہ ۱۸۸۳ع مین بعارضہ فالج بمقام تحصیل مادہوگڈہ ضلع اورئی مین وفات پائی مشہور ہے کہ انکی شادی مین ایک لاکھ روپیہ صرف ہوا تہا۔ علاوہ جاگیر بیلودہ چند مواضعات زمینداری ضلع فتحپور مین انکے پاس تہے جو مقبوضہ دختران مرحوم ہین

[illegible]

Marfat.com

# سادات جعفری قصبۂ کڑہ

سید شمس[1] الدین محمد المعروف مولانا خواجگی سہروردی بن سید احمد[2] المعروف بہ پیر جیم ابن
سید محمد شمس[3] الدین مفسر العریضی بن صلاح[4] الدین غزنوی بن سید اسلام[5] الدین المعروف بہ
سید نظام الدین ابن سید محمد عبد المومن[6] المعروف بہ سید مومن[7] شاہ بن سید خالد المعروف
بہ سید جلال[8] الدین ابن سید محب الدین ملقب بہ مشتاق حبیب بن سید محمود[9] المعروف
بہ نقیب احمد بن سید محمد[10] ابن سید ہاشم[11] بن سید احمد[12] ہادی ابن مستنصر[13] صدیق بن سید عبد المجید[14]
ابن سید محمد[15] المعروف سید غالب الدین حسین بن سید منصور[16] کنیت ابو محمد ابن سید امام[17] الدین
اسمعیل ثانی بن سید[18] محمد بن سید اسمعیل[19] ایرج الاکبر ابن حضرت[20] امام جعفر صادق علیہ السلام
مولانا سید احمد صاحب پدر بزرگوار مولانا خواجگی ۶۴۲ھ میں وارد قصبۂ کڑہ ہوئے اور
۶۰۹ھ میں مولانا خواجگی پیدا ہوئے اور ۶۶۹ھ میں وفات پائی مزار شریف آپ کا
لب گنگ قصبۂ کڑہ میں موجود ہے (دیکھو صفحہ ۹ جغرافیہ کتاب ہذا) اولاد عقاب آپکی دیگر
مقامات مثل موضع بہادر پور وغیرہ میں موجود ہے اور خاص قصبہ کڑہ میں سید کبیر[1] الدین احمد
بن سید رکن[2] الدین احمد ابن شمس[3] الدین احمد بن احمد فیاض[4] المعروف بہ محمد مخدوم بخش
ابن محمد فیاض[5] المعروف بہ غلام حضرت ابن محمد نجیب[6] الدین بن محمد تاج[7] الدین ابن محمد[8] عبد الحلیم
بن محمد خواجہ[9] احمد ابن محمد مبارک[10] بن محمد ضیاء[11] الدین المعروف بہ سید منجھن ابن محی[12] الدین محمد
بن محمد فرید[13] الدین ابن محمد شہاب[14] الدین بن محمد ظہیر[15] الدین ابن سید محمد[16] اسد الدین سید
شاہ شمس[17] الدین مولانا خواجگی علی ہذا سید مظہر[18] شاہ حسام بن سید فتح[2] الدین ابن محمد غوث[3]
الملقب بہ سید جیون بن سید فتح محمد[4] ابن عبد الغنی بن سید محمد زاہد ابن سید محمد عاشق
بن سید ابراہیم ابن سید لبیک بن سید ظہیر الدین ابن سید محمد اسد الدین سید شاہ
شمس الدین مولانا خواجگی ہیں۔

Marfat.com

# خاندان علوی قصبہ کڑہ

اس خاندان کا مورث اعلی مولانا فدا احمد بن محمد عابد صادق ابن شیخ عبدالاحد بن شیخ عبدالواحد ابن شیخ محمد حنیف بن شیخ محمد حامد ابن شیخ محمود بن شیخ احمد ابن شیخ عبدالرحمن بن شیخ عبدالرزاق ابن شیخ شمس الہاشمی بن مولانا محمدی ابن مولانا احمد بن عبید اللہ محمد ابن عبداللہ احمد بن حنیف بن علی ابن محمد حنفیہ بن حضرت علی علیہ السلام قلعہ ہانسی حصار سے منتقل ہوکر بزمان سلطان ابراہیم لودھی قصبہ کڑہ میں اقامت گزین ہوا اور مولانا فدا احمد کے اولاد عقاب میں شیخ احمد المعروف شیخ میاں یعنی شیخ احمد بن شیخ عبداللہ ابن شیخ عبدالرحمن بن شیخ عبدالباری ابن شیخ عبدالقدیر بن شیخ عبدالقادر ابن شیخ مولانا فدا احمد مورث وغیرہ دراثناء سفر قصبہ کڑہ سے موضع ڈبرہ مئی میں وارد تھے بوقت ادائے نماز مغرب بوجہ پکارنے اذان کفار موضع نے شیخ احمد کو شہید کیا اور حسب اخبار نویس سلطانی نے وقوع واردات کا پرچہ لکھا تو حضور نورالدین محمد جہانگیر بادشاہ دہلی سے حسب فرمان شاہی زمینداری موضع ڈبرہ مئی کفار سے ضبط ہوکر بطور خونبہا شیخ خضر پسر شیخ احمد شہید کو عطا ہوئی اسوقت سے اولاد شیخ احمد شہید ساکن موضع ڈبرہ مئی ہوئے اور شیخ احمد شہید کے محمد خضر و محمد صلاح و محمد خلیل و بایزید چار بیٹے پیدا ہوئے اور محمد خضر کے ایک پسر محمد ولی اور انکے دو فرزند عبدالشکور و عبدالغفور متولد ہوئے اور عبدالشکور کے دو بیٹے شیخ امان اللہ و پیارے پیدا ہوئے اور شیخ امان اللہ کے عبدالکریم اور انکے عبدالحلیم اور ان کے عظیم الدین و ضیاء الدین و ساون تین بیٹے پیدا ہوئے اور شیخ عظیم الدین موضع ڈبرامئی سے علیحدہ ہوکر قصبہ کڑہ میں سکونت پذیر ہوئے اور انکی اولاد کو سرکار شاہ اودھ سے عہدہ ہائے جلیلہ و مراتب عالیہ عطا ہوئے اور اونچی حویلی کی تعمیر ہوئی اور شیخ کریم احمد نے سرا د خط قصبہ کڑہ لالہ اجودھیا پرشاد سے خرید کرلیا کہ جو قبوضۂ اولاد ہے۔

Marfat.com

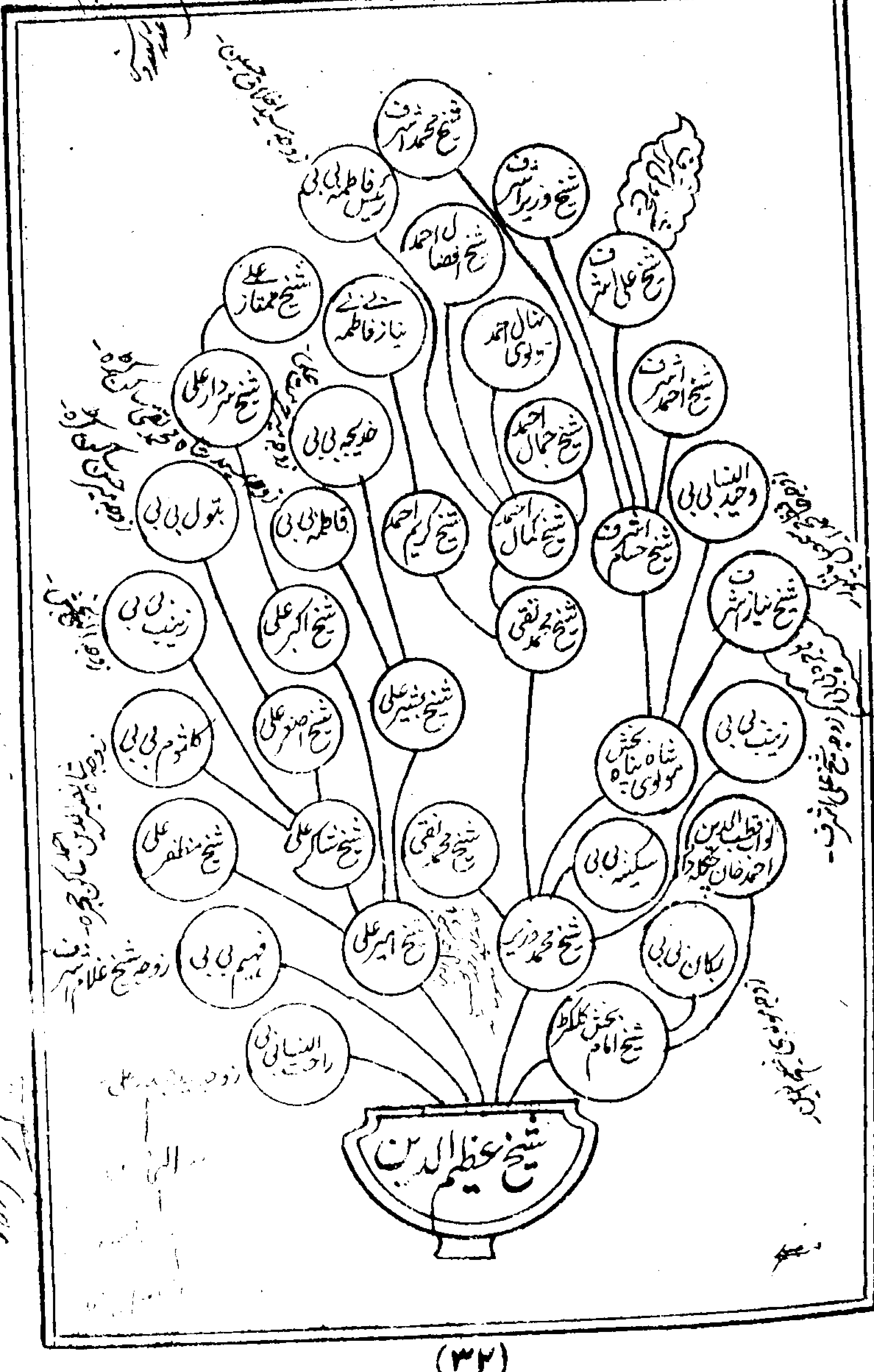

شیخ محمد اشرف
رئیس فاطمہ بی بی
شیخ وزیر اشرف
شیخ افضال احمد
شیخ علی اشرف
شیخ ممتاز علی
نیاز فاطمہ
منال احمد مولوی
شیخ احمد اشرف
شیخ سردار علی
خدیجہ بی بی
شیخ جمال احمد
وحید النساء بی بی
بتول بی بی
فاطمہ بی بی
شیخ کریم احمد
شیخ کمال احمد
شیخ حسام اشرف
شیخ نیاز اشرف
زینب بی بی
شیخ اکبر علی
شیخ محمد تقی
شیخ بشیر علی
شیخ اصغر علی
زینب بی بی
کلثوم بی بی
مولوی پناہ شاہ بخش
شیخ نثار علی
شیخ محمد تقی
سکینہ بی بی
نواب قطب الدین احمد خاں
شیخ مظفر علی
شیخ امیر علی
شیخ محمد وزیر
فہیم بی بی
بکان بی بی
شیخ امام بخش
راحت النساء بی بی
شیخ عظیم الدین




Marfat.com

# سادات رضوی قصبہ کڑہ و دارانگر

بزمان شاہان لودہی سید احسن معہ چند اکابر خاندان سادات قصبہ ہانس مضافات خراسان سے وارد شہر دہلی ہوئے اور ہنگام بلوہ راجگان کنتت وارد قصبہ کڑہ ہوے چنانچہ ان کے ساتھیون مین سالار ہانس دریار ہانس تھے جنکے مقابر قصبہ شہزادپور مین واقع ہین اور سید احسن مورث خاندان زمینداران موضع دارانگر و محلہ قطبی قصبہ کڑہ مین سکونت پذیر تھے لہذا قبر سید احسن کی محلہ قطبی مین موجود ہے سید حسن بن سید محمد ابن سید فخر الدین بن سید محسن ابن سید محمد بن سید احمد ابن سید صدر الدین بن سید نظام الدین ابن سید ابو الفتح بن سید ابو القاسم ابن سید جمال الدین بن سید حسین ابن حضرت امام علی رضا علیہ السلام۔

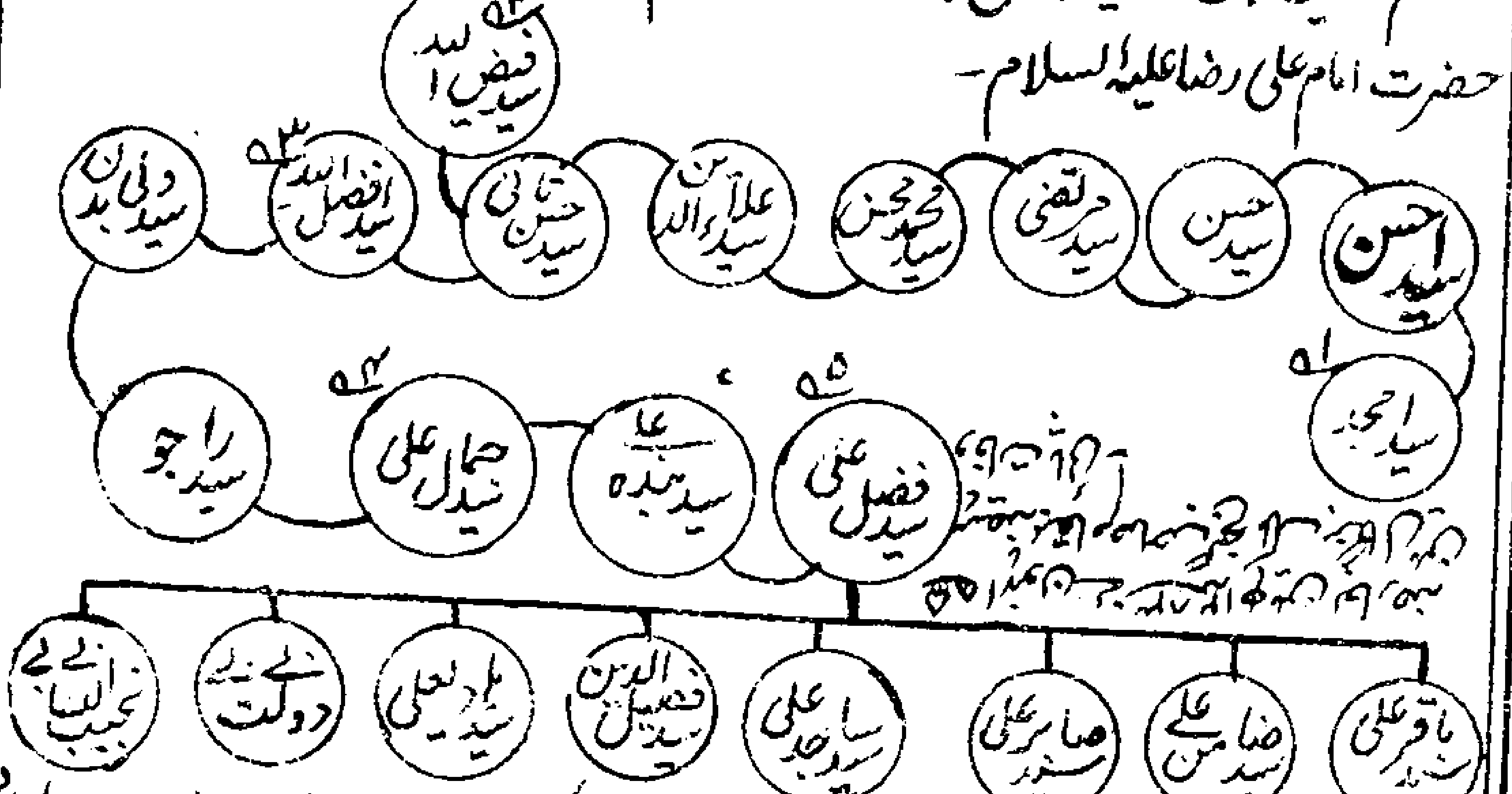


سلہ انکی عرفیت سید چاند ہے چونکہ آپکے والد قصبہ ہانس سے تشریف لائے تھے اسکے سبب سے انکا نام ہانسہ چاند اور اولاد انکی سادات ہانسہ چاندی معروف ہوئی قصبہ مانکپور اور رسولپور وغیرہ مین اولاد سید چاند کی موجود ہے۔

سلہ بزمرۂ امرایان شہزادہ داراشکوہ منتاز تھے انہوں نے موضع چمرولپور خرید کرکے بازار آباد کیا سنہ ۱۰۶۸ مین محاربہ راجہ پرتھی پت سنگہ تعلقدار پرتابگڈہ مقام موضع ہمسر شہید ہوئے۔

سلہ سید افضل اللہ بعد شہادت سید فیض اللہ مقرب سلطانی ہوئے اور واسطے خوشنودی مزاج داراشکوہ چمرولپور کو جو نام فیض اللہ نے فیض آباد رکہا تھا انہون نے اوسکو تبدیل کرکے دارانگر نام رکہا تب سرکار دہلی سے معاف ہوا مگر عملداری انگریزی بحیثیت زمیندار مالگذار رہے۔

سلہ بحصہ آٹھ آنہ حقیت دارانگر کے مالک تھے سلخ محرم سنہ ۱۲۰۸ھ مین بعہد نواب آصف الدولہ مداری کے ہاتہ سے شہید ہوکر بحکم نواب وزیر حصہ کا آٹھ آنہ حقیت دارانگر اونکے بیٹے بندہ علی کو خونبہا مین ملا۔

Marfat.com

# خاندان شاہ اسمعیل فاروقی قصبۂ کڑہ

مورث خاندان شاہ اسمعیل[1] بن شیخ سعد[2] ابن شیخ اسعد[3] بن شیخ عمر[4] ابن شیخ اشرف[5] بن شیخ یوسف[6] ابن شیخ شاہ[7] بن شیخ عدل[8] ابن شیخ حکم[9] بن عبدالعزیز[10] ابن شیخ فاروق[11] بن شیخ جرجیس[12] ابن شیخ احمد[13] بن شیخ محمد[14] ابن شیخ عبدالغنی[15] بن شیخ عثمان[16] ابن شیخ هامان[17] بن شیخ قریش[18] ابن شیخ سلیمان[19] بن شیخ عفان[20] ابن شیخ عبداللہ[21] بن محمد[22] ابن عبداللہ[23] ابن حضرت عمر[24] فاروق رضی اللہ عنہ۔

شیخ اسمعیل بزمان ہمایون بادشاہ وارد شہر دہلی ہوئے بیان کیا جاتا ہے کہ ملک یمن عرب سے منتقل ہوکر آپ ہندوستان مین آئے اور کمال خان کہکر آپ کا معتقد تہا جب وہ گورنر کڑہ مانک پور مقرر ہوا تو آپ اوسکے ہمراہ وارد قصبۂ کڑہ ہوئے گورنر مذکور نے ایک قطعہ اراضی ملحق سواد خطہ کڑہ بنابر وجہ معاش شاہ صاحب کو عطا کی اور قطعہ اراضی مین شاہ صاحب نے اپنے نام سے ایک موضع آباد کیا جسکا نام اسمعیل پور اب تک ہے اور اس موضع مین شاہ صاحب نے وفات پائی اور جب اولاد کو عہدہ متولی معافیات سرکار دہلی سے عنایت ہوا تو متولی کی سکونت خاص قصبۂ کڑہ مین ہوئی شاہ ولی محمد کو جو آپکی اولاد چوتہی پشت مین ہے عہدہ متولی عطا ہوا تہا ۔ ہ

| | | | |
|---|---|---|---|
| سند ولی کامیاب از تقدیر | | بعنایات شاہ عالمگیر | |

اور شاہ ولی محمد کے پوتے کا نقش نگین یہہ تہا ۔ ہ

| | | | |
|---|---|---|---|
| ہست نقش نگین باب اللہ | | کلمۂ لا الہ الا اللہ | |

یہہ خاندان متولیان اب موضع علاولپور ٹیکری پرگنہ کڑہ مین آباد ہے اور یہہ موضع بحیثیت زمینداری مقبوضہ خاندان ہے اگرچہ نصف موضع کے قریب حقیت اس موضع کی اس خاندان سے جاتی رہی ہے ۔ اس خاندان کے متولیان مین شاہ فضل اللہ اور شاہ اصغر علی بڑے نامی گرامی گذرے ہین ۔ شاہ فضل اللہ صاحب ایک بزرگ روشن تہے اور آپ مرید آخون شاہ سواد بنیری کے تہے آپ شہر حیدرآباد دکہن مین تشریف رکہتے تہے کہ بقضائے الہی وہین وفات پائی شاہ صاحب کے صاحبزادگان عالیشان سرکار

Marfat.com

نظام دکن سے ایک اعزازی وظیفہ پاتے ہین جسکی مقدار آٹھہ نوسو روپیہ ماہوار کی ہے دوسری شاخ
اولاد شاہ اسمعیل یمنی کے خاندان مولویان کرڑہ معروف ہے ان خاندان مین بڑے بڑے
علماء اور فضلا یادگار زمانہ گذرے ہین اور بعض اولاد اس خاندان کی مختلف مقامات مین
آباد ہے - جیسے قصبہ مانکپور و موضع رشید مئی وغیرہ -

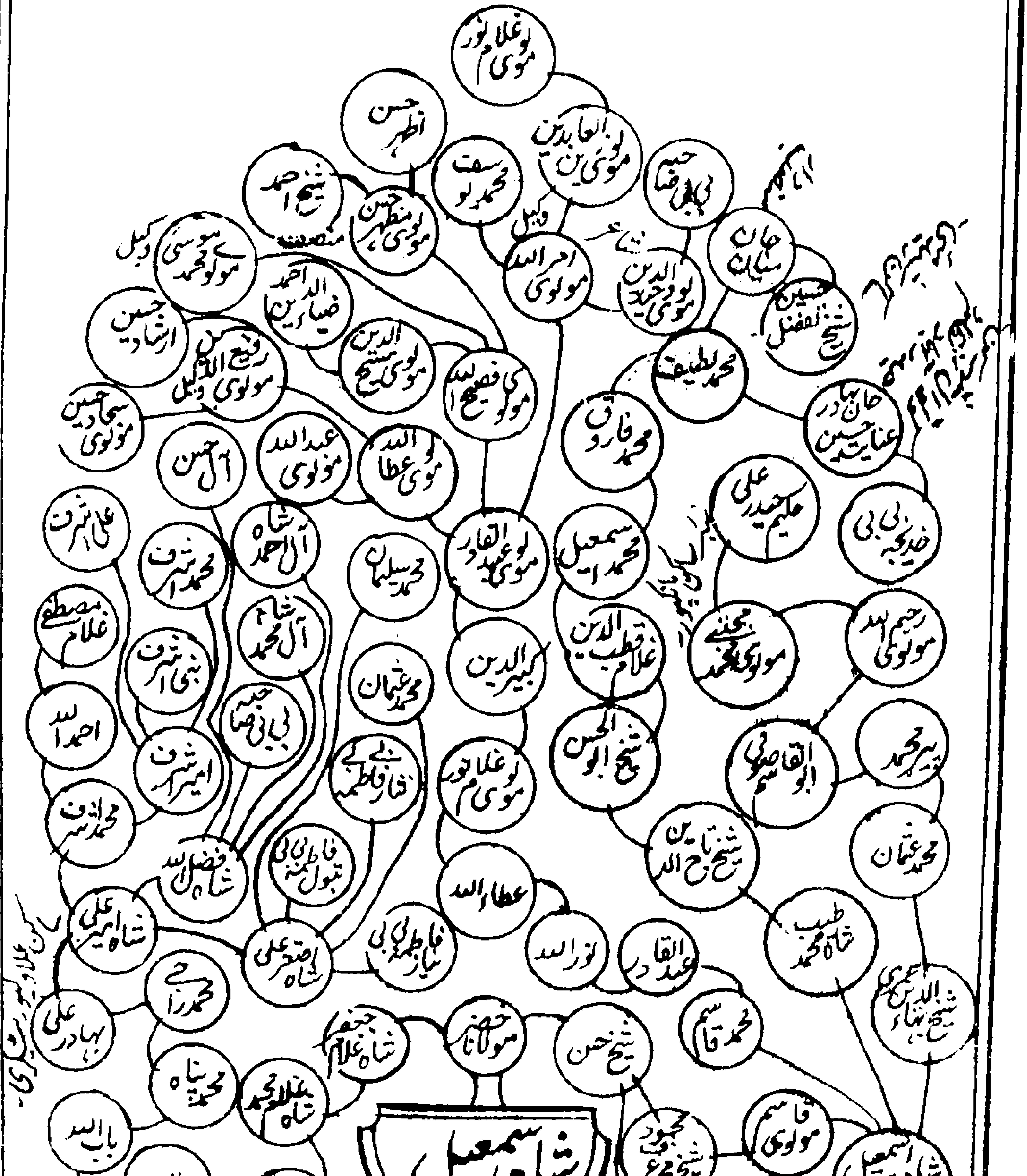


Marfat.com

# سادات خجندی قصبہ کڑہ

مورث خاندان سید جلال الدین حسنی خجندی سلطنت مغلیہ مین بعہدہ چودہری سرکار کڑہ مقرر ہوکر قصبہ کڑہ مین اقامت گزین ہوا چونکہ اولاد آپکی درجہ فقر مین بزرگ ہوئی اسلئے ہر بزرگ کے نام کے ساتھہ خطاب شیخ مستعمل ہوکر شیخ معروف ہوئی اس خاندان مین چودہری احمد یار بڑے علاقہ دار تھے

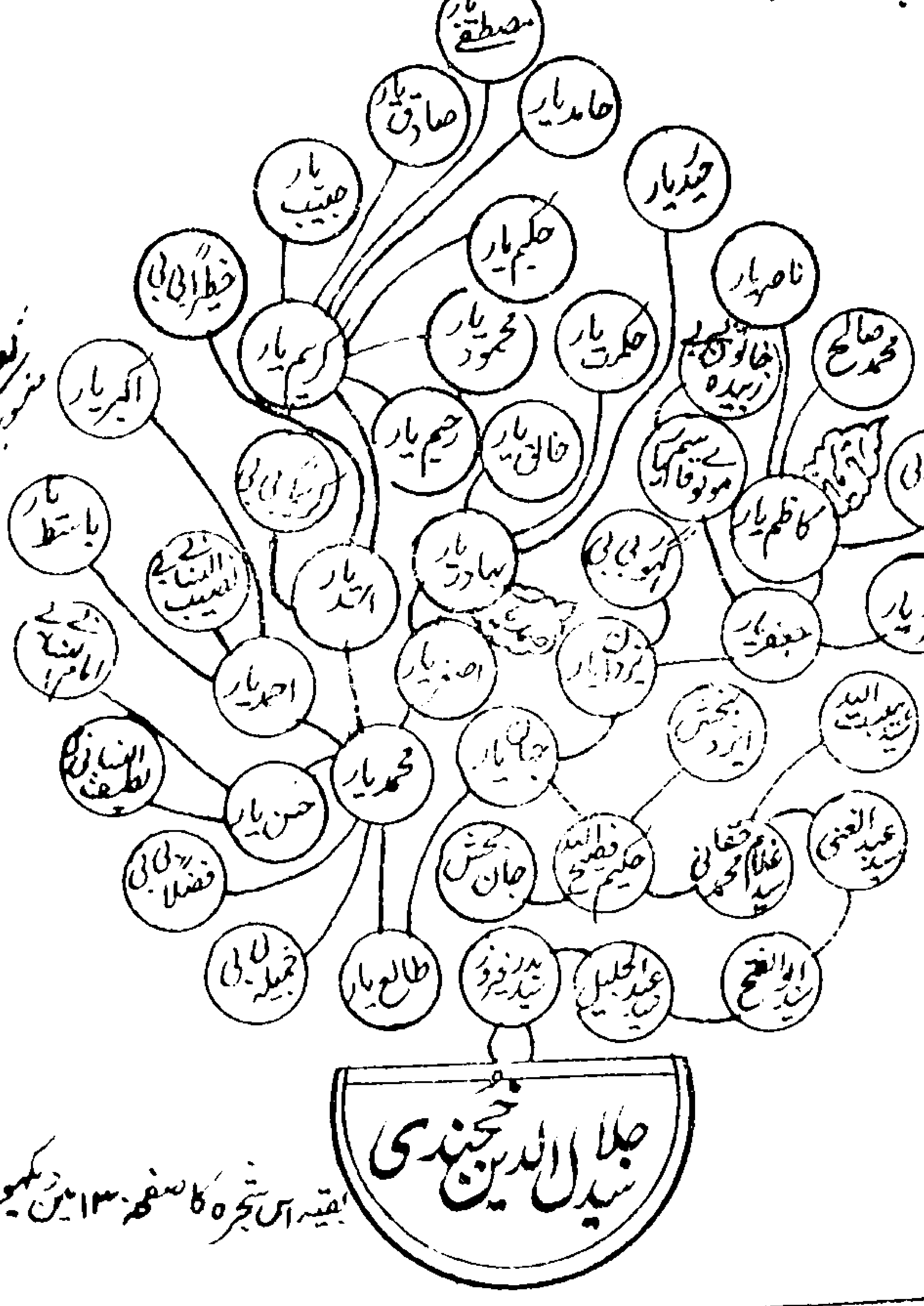


بقیہ اس شجرہ کا صفحہ ۱۳۰ مین دیکھو



Marfat.com

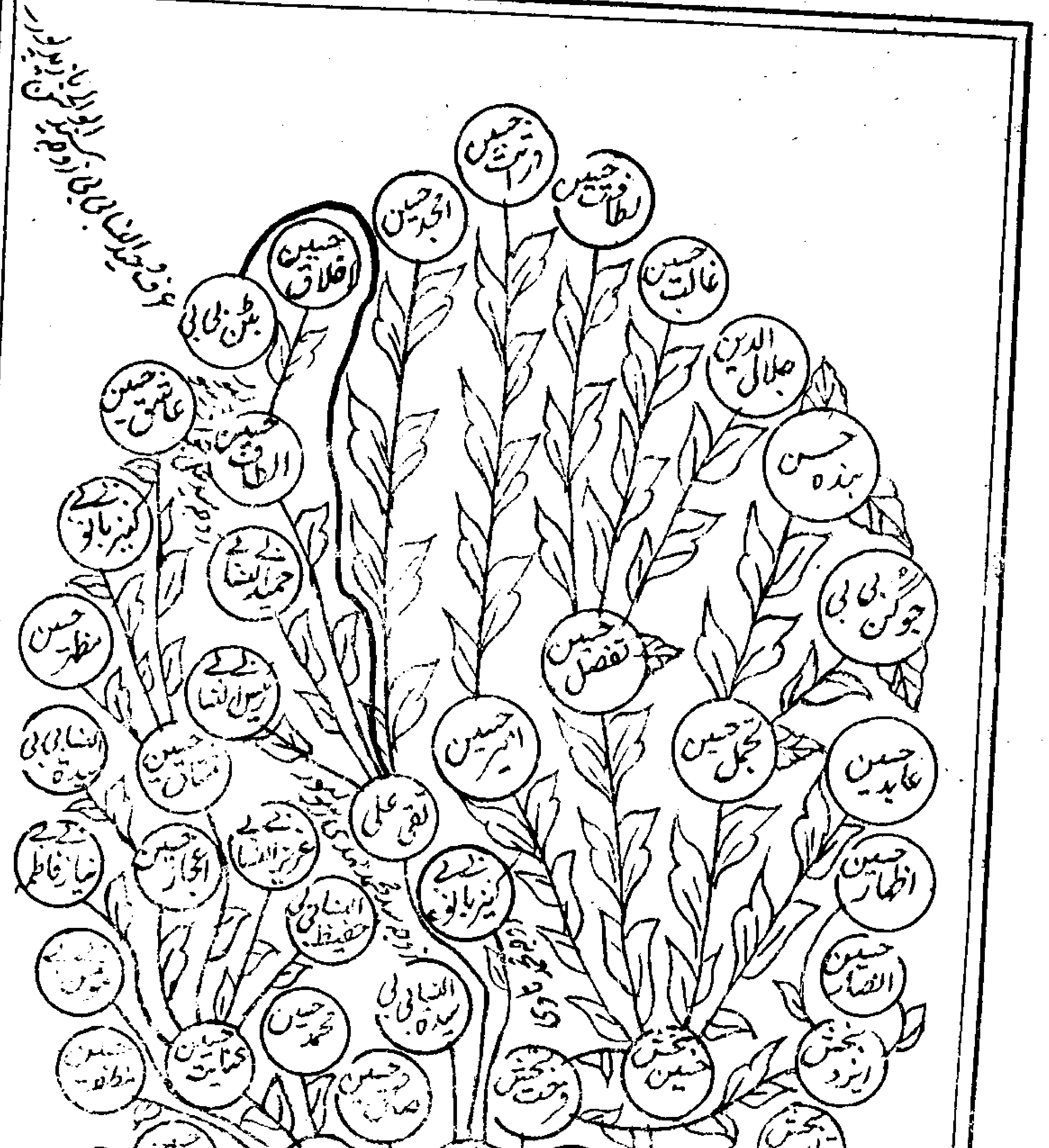
امجد حسین
لطافت حسین
غالب حسین
جلال الدین
بندہ حسن
تفضل حسین
امیر حسین
تجمل حسین
عابد حسین
اظہار حسین
نقی علی
مظہر حسن
فدا حسین
محمد بخش
دختر
دختر
سید ہدایت اللہ
دیکھو صفحہ ۱۲۹-

# شیوخ عثمانی قصبۂ کڑہ

اِس خاندان کا مورث قاضی احمد محتسب بزمان سلطنت مغلیہ بعہدہ محتسب شہر کڑہ ممتاز ہوا اولاد کو وقتاً فوقتاً سرکار دہلی سے مراتب جلیلہ عطا ہوئے اور منصب قضا بھی اس خاندان مین تہا اور بہت سے دیہات بطور آل تمغا اس خاندان مین معاف تھے عہد انگریزی مین زمینداری مالگذار سرکار ہوکر تلف ہو گئے قاضی شمس الدین نے اندرون احاطہ خانقاہ درگاہ حسامی مانکپور مین ایک دالان تعمیر کرایا ہے جو ابتک موجود ہے اور موضع ابنائے بزرگ قاضی احمد محتسب نے پیرزادگان پاٹی گلی مانکپور کو نذر کردیا تہا وہ بحیثیت زمینداری مقبوضہ خاندان پیرزادگان مانکپور ہے شیخ صدر جہان و شیخ بدر جہان نبیرگان قاضی شمس الدین مشاہیر روزگار رہے ہین اور علم و فضل ان کا ابتک زبان زد عوام ہے اِس خاندان کی اولاد خاص قصبۂ کڑہ اور دیگر مقامات مین آباد ہے لیکن زمینداری اور علم و فضل مین کمی ہے طہارت نسبی البتہ باقی ہے۔

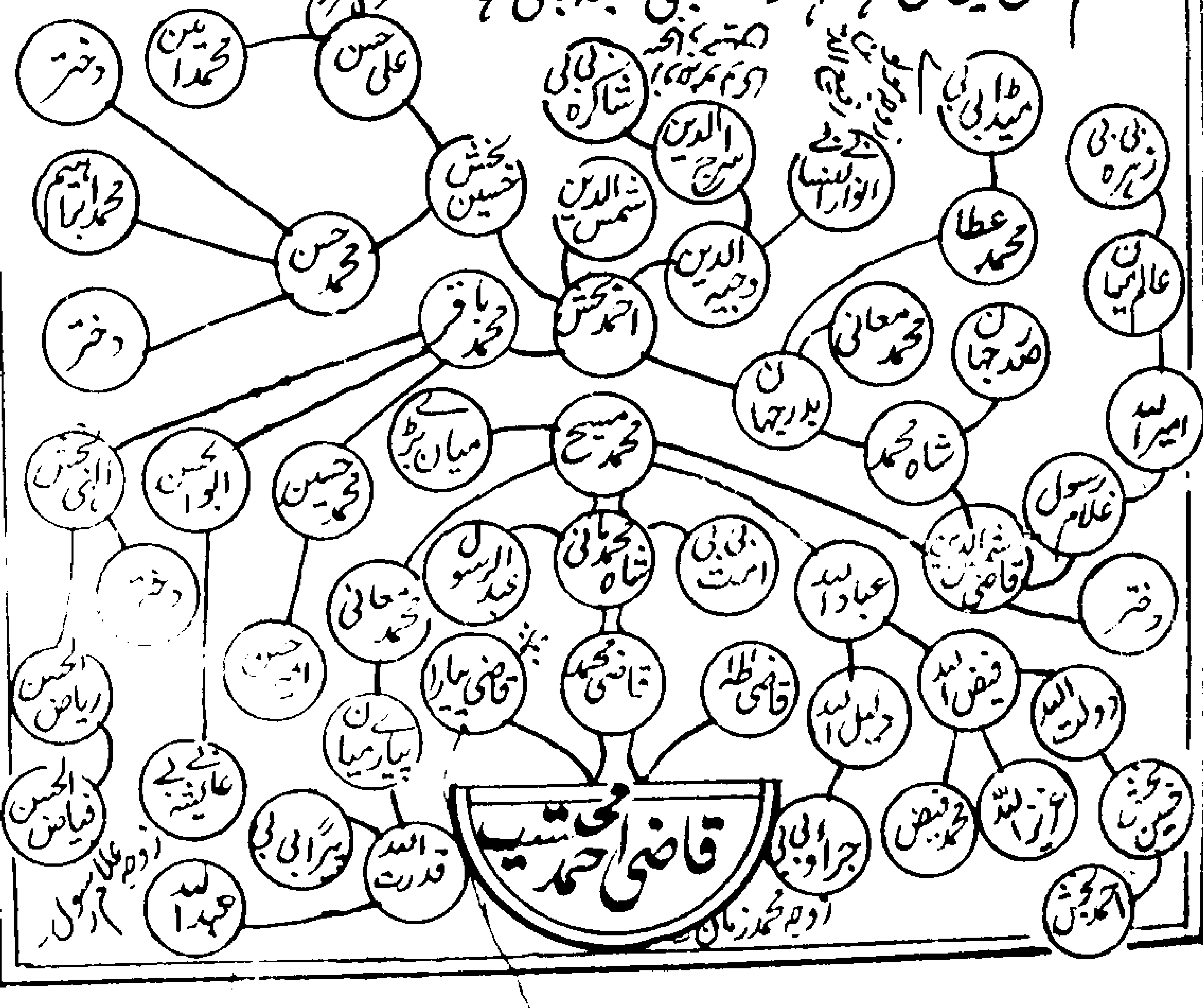

# خاندان تکیہ گداعلیشاہ قصبہ کڑہ

اس قصبے مین ایک خاندان پیرزادگان تکیہ گداعلی شاہ جو خود کو خاندان قادریہ سے شمار کرتے ہین واقع ہے بانیٔ خاندان دیوان گداعلیشاہ رحمۃ اللہ علیہ ہین کہتے ہین کہ دیوان صاحب سرزمین ایران سے شہر دہلی مین تشریف لائے داراشکوہ شہزادہ دہلی نے آپ کو اپنی مصاحبت مین رکہا اور جب عالمگیر بادشاہ دہلی سے شہزادہ داراشکوہ نے شکست کہائی تو رفقاے داراشکوہ کو شہر دہلی چہوڑنا پڑا اول دیوان گداعلیشاہ دہلی سے شہر لاہور مین گئے اور شیخ حسین شاہ ڈہڈہا لاہوری کے مرید وخلیفہ ہوئے پہلے اسم شریف آپ کا علی تہا داراشکوہ کے حضور مین پہونچنے سے دیوان کا اور جب درجۂ فقر مین پہونچے تو لفظ گدا آپ کے نام مین اضافہ ہوا چونکہ آپکو سیاحی کا زیادہ شوق تہا لہذا بطور سیاحی وارد قصبۂ کڑہ ہوئے اور یہان پہونچکر دریاے گنگا کے کنارے مزرعہ سیاہ اکبرپور کے ایک بلند ٹیلہ پر گوشہ نشین ہوگئے جو اب تکیہ گداعلیشاہ کے نام سے معروف ہے اور واقعی اب بہی یہہ پر فضا مقام ہے ایک روز آپ نشیب سے بلندی ٹیلہ پر جاتے تہے پاؤن نے لغزش کی اور اتفاقاً بلندی سے نشیب مین گرے اور اس صدمے سے پاؤن آپ کا ٹوٹ گیا آپ نے فرمایا کہ مرضی معبود یہی ہے کہ مین کڑہ مین ہون اور اس صدمے سے صحت ہونی اور وفات پائی اور یہین مدفون ہوئے اسلئے تکیہ گداعلیشاہ آپکے نام سے موسوم ہوا کہتے ہین کہ آپ شہزادگان ایران سے تہے اور آپ شاعر تہے ایک دیوان جسمین زبان فارسی کی غزلین ہین آپکی تصنیفات سے موجود ہے جسمین شروع دیوان کی غزل یہہ ہے ۔

| | |
|---|---|
| دم تسلیم می باید براہِ عشق اوّلہا | کہ تا آسان توان رفتن درین وادی بمنزلہا |
| ہوائے دوست گر داری رضائے دوست کن رہبر | کہ اندر سفرہا بد برادر راہ مشکلہا |
| علی مارا اگر جوید دم غافل مشو از ما | مرا از ناتوان دیدن بمنزل خانہ دلہا |

دیوان گداعلیشاہ صاحب اولاد نہین تہے اسلئے آپکے مرید وخلیفۂ اوّل

Marfat.com

شاہ عزیز اللہ سجادہ نشین خانقاہ تکیہ گدا علیشاہ ہوئے اور جب یہہ بہی لاولد فوت ہوئے تو خلیفہ دوم دیوان گدا علیشاہ۔ مان اللہ شاہ سجادہ نشین ہوئے بعد وفات ان کے تراب علیشاہ خلیفہ شاہ عزیز اللہ مسند نشین ارشاد ہوئے اور بعد ان کے عبد الباقی عرف باقی شاہ خلیفہ تراب علیشاہ سجادہ نشین ہوئے اور نواب آصف الدولہ بہادر والی اودہ نے واسطے مصارف خانقاہ اور تکیہ کے چند دیہات معاف عطا کئے تہے لیکن بسبب بے پروائی سجادہ نشینان مابعد وہ معافیات ضائع ہوگئیں صرف ایک موضع کہارہ پرگنہ کرہ بحقیت زمینداری مقبوضہ متولی حال ہے مگر وہ بہی اب زیر بار قرضہ ہے اسکی بہی امید بقا نہین ہے عبد الباقی شاہ کے بعد وفات آپکی مرید و خلیفہ دلاور علیشاہ مسند نشین سجادہ خانقاہ ہوئے یہہ بہی لاولد فوت ہوئے تو انکے مرید و خلیفہ حضور علیشاہ سجادہ نشین ہوئے کہتے ہین کہ حضور علیشاہ عرف حضوری شاہ اولاد سید جلال بخاری سے تہے بعد وفات ان کے بیٹے سید ظہور علیشاہ سجادہ نشین ہوئے آپکے بعد وفات ان کے بیٹے وزیر علیشاہ سجادنشین تکیہ ہوئے اور جب انہون نے وفات پائی تو انکے بیٹے قطب علیشاہ سجادہ نشین ہوئے لیکن کار سجادگی انسے عمدہ طور سے سرانجام نہوسکا تو انہون نے اپنے بیٹے عارف علیشاہ کو بجائے اپنے سجادہ نشین خانقاہ تکیہ کیا جو اسوقت موجود ہین یہان کا کوئی گدی نشین تا عمر اپنے تکیہ سے باہر نہین گیا اور اس تکیہ مین چار عرس سالیانہ ہوتے ہین اِس خاندان مین چار ابرو کی صفائی وقت بیعت ہوتی ہے۔



Marfat.com

# سادات بخاری قصبہ کڑہ

سید سراج الدین سادات بخاری قصبہ کڑہ کا مورث اعلیٰ بزمان سلاطین شرقی جونپور وارد کڑہ ہوا ہے اِس قصبے مین سادات بخاری پہلے زیادہ آباد ہونگے کیونکہ قصبۂ کڑہ مین ایک محلہ بخاریون کا انکے نام سے معروف ہے یہہ سادات سید جلال بخاری کی اولاد ہین اور سید جلال کی نسل تمامی ہندوستان مین زیادہ آباد ہے اور نواح قصبۂ کڑہ مین مواضعات بیتی شاہ وایرالوزان ضلع فتحپور و محلہ داراگنج شہر الہ آباد مین آباد ہے قصبۂ کڑہ کے خاندان کے نہایت طباع لوگ تھے اور خصوص شاعری مین انکا حصہ تھا اور طہارت نسبی انکی اِس سے ظاہر ہے کہ وصلت و مصاہرت دیگر سادات قرب وجوار کے ساتھہ ہے شجرہ مندرجہ کتاب ہذا مین جن نامونپر راقم ہندسہ لکھہ آیا ہے اون کا کلام بطور نمونہ درج کرتا ہے۔

| نام شاعر و تخلص | شعر | | |
|---|---|---|---|
| سید حامد علی نثار<br>سید بیدار علی بیدار<br>سید سردار علی جواد<br>سید پرورش علی سخی<br>صاحب دیوان | نے سر امن کسی نے کف پائے بگرفت<br>مدتے شد بفراق آن شوخ<br>شمع کافوری جلائیں اہل دولت اپنے گہر<br>ایک دن وہ لیگئے لوگونکو ساتھہ<br>اِسمین مجنون ہے اور اِسمین کوہ کن<br>پہر بصد اندوہ میری قبر پر<br>سب نے جب پوچھا کہ اِسمین کون ہے<br>بولے یہ ہے یہہ سخی کا ہے مزار | ق | خاکم افتادہ درین وادیہ بیکار ہنوز<br>خواب گردید ز بیدار جدا<br>روزن دیوار مفلس کا چراغ خانہ ہے<br>ترتبین یہہ کہکے دکھلاتے رہے<br>عاشقان نار تھے جاتے رہے<br>دیر تک افسوس فرماتے رہے<br>آپ جو رہ رہ کے پچھتاتے رہے<br>جان دیدی لاکھہ سمجھاتے رہے |
| سید عارف حسین عارف | پئیں گے زندان نو طریقت شراب حسن شباب کب تک<br>رہیگا بالائے موج دریا یہہ دور جام حباب کب تک | | |

Marfat.com

| | | | |
|---|---|---|---|
| سید جوادالحسن قایل | آتشی پرتو خراج بت سفاک آیا | | بارے پیدا ہوئی نالوں میں اثر کیصورت |

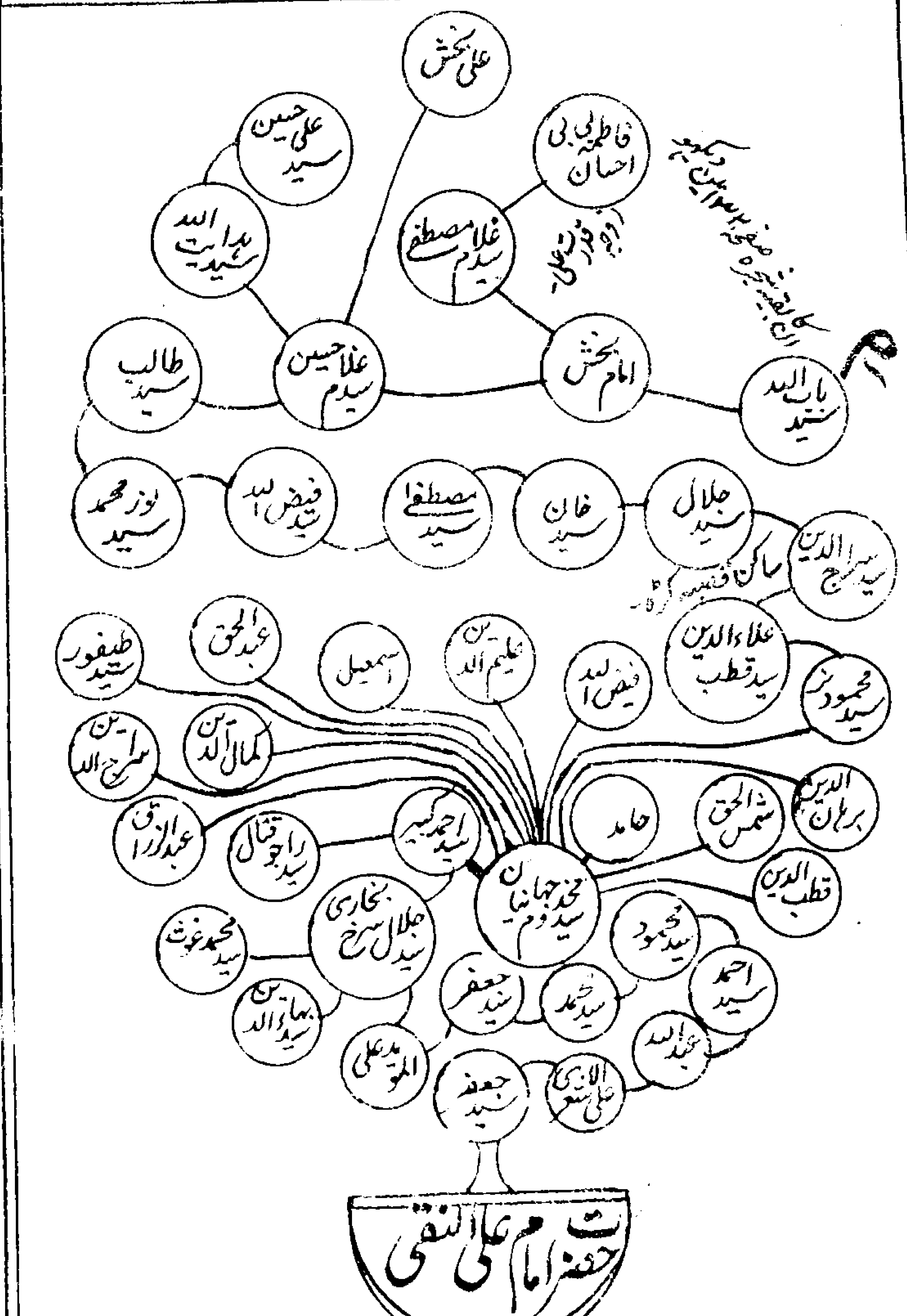


Marfat.com

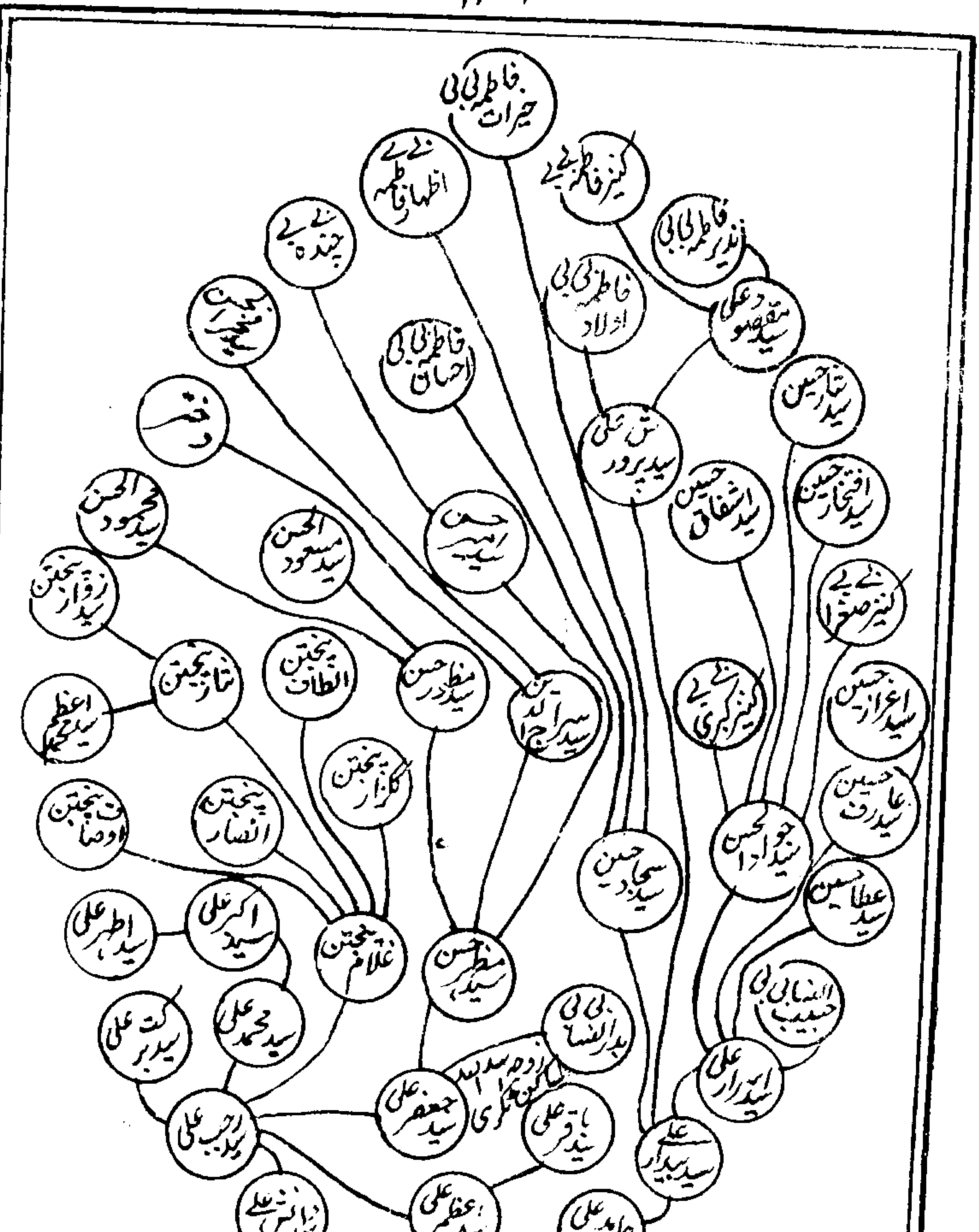

نمبر ۵ صفحہ ۱۳۵ میں دیکھو۔

Marfat.com

# خاندان مہنت قصبۂ کڑہ

یہہ خاندان محلہ بہگت قصبۂ کڑہ مین آباد ہے - مورث خاندان بابا ملوک داس
قوم کہتری برمان اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ دہلی قصبہ کڑہ مین ایک درویش باکمال
فرقہ مہنت ہنود مین گذرا ہے کہتے ہین کہ ان کے کرامات اور کمالات کی ایک شہرت خاص
تہی عالمگیر بادشاہ مشتاق ملاقات ہوا اور متواتر قاصد آپ کے طلب مین روانہ کئے اور جو
قاصد آپ کے پاس آتا تہا وہ یہین کا ہو جاتا تہا چنانچہ دو قبرین اہل بابا ملوک داس واقع
قصبۂ کڑہ مین اون قاصدون مین کے ابتک موجود ہین جب بادشاہ دہلی کا تقاضا زیادہ
ہوا تو ملوک داس دہلی مین تشریف لے گئے اور عالمگیر بادشاہ سے ملاقات کے وقت ملاقات
ملوک داس نے زبان ہندی بہاشا مین اپنی تصنیفات سے وہ اشعار پڑہے کہ حضار
مجلس دنگ تہے واقعی آپ کے کلام مثل کبیر داس کے پُر اثر ہین - بادشاہ کو آپ کا امتحان
منظور تہا کہانا طلب کیا گیا اور دسترخوان بچہایا گیا اوس پر ہر اقسام کا کہانا چنا گیا
ملوک داس کو حکم ہوا کہ آپ بہی کہائے فقیر نے ایک نظر اوس کہانے پر ڈالی وہ طعام نفیسہ
سب راکہہ ہو گیا بابا ملوک داس نے کہا کہ راکہہ اور خاک فقیرونکا حصہ ہے ایک روز
کوئی درویش دہانہ چاہ پر جا نماز بچہا کر نماز پڑہ رہے تہے اونکو دیکہکر بابا ملوک داس نے
کہا کہ بابا خدا کی بندگی مین پردہ کیسا یہہ کہکر وسط دہانہ چاہ پر دوزانو معلّق بیٹہہ گئے
اور عبادت مین مصروف ہوئے بادشاہ نے یہہ سُنکر آپ کی بڑی خاطر کی اگرچہ عالمگیر
بادشاہ متعصب مسلمان تہا لیکن بابا ملوک داس سے ایسا خوش ہوا کہ موضع [illegible]
فرمان معافی عطا فرمایا جو اب تک مقبوضہ خاندان ہے عہد انگریزی مین [illegible]
متشخص ہو کر حقیت زمینداری ہو گئی اور جانشینان اہل بابا ملوک داس کی بے پروائی سے
بڑا حصہ اوسکا بیع و نیلام ہو گیا بابا ملوک داس نے تاریخ بیساکہہ سودی چودس سمبت ۱۷۳۹
بکرمی مین انتقال کیا بعد انتقال بابا ملوک داس اس گدی کے جانشینان مصرحۂ ذیل
ہوئے - اوّل رام سنی - دوسرے رام کرشن ہنی - تیسرے ٹہاکر داس - چوتہے



Marfat.com

گوپال داس۔ پانچوین کنجہاری داس چھٹوین رام سیوک۔ ساتوین شیو پرشاد داس آٹھوین گنگاپرشاد داس۔ گنگاپرشاد داس نے سنہ ۱۳۸ء مین انتقال کیا ان کے بعد نوین نند وشمبہر داس اور دسوین اجودھیا پرشاد گدی نشین ہوئے اور ان سے شجرۂ نسل قایم ہوا۔

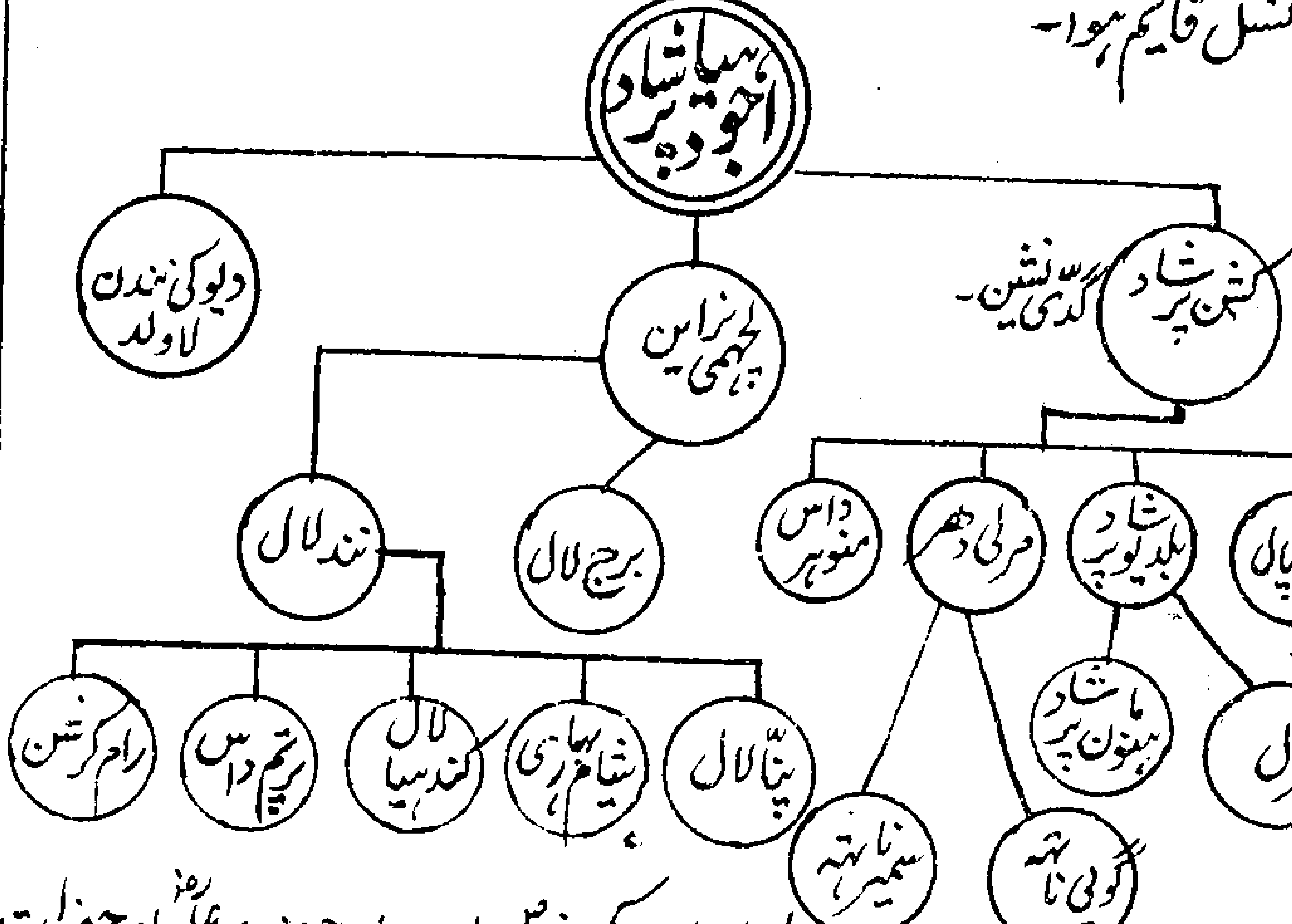


اس خاندان مین تصاویر اہل اسلام کے پیغمبرؐ صاحب اور حضرت علیؑ اور حضرات حسنین علیہما السلام کی اب تک موجود ہین۔

## سادات موسوی مشہدی قصبہ کرہ

سید قطب الدین موسوی بن سید عبداللہ ابن سید محمد قاسم بن سید محمد اسمٰعیل ابن سید ضیاء الدین ملقب بہ شیر گش بن سید علی قاسم ابن سید محمد ہاشم بن سید ابوالقاسم ابن سید طاہر بن سید طیب ابن سید محمد بن حضرت امام موسی الکاظم علیہ السلام ۱۲۵۸ء کو ہنگام خلفشار ہلاکو خان مغل مشہد مقدس سے جانب ہندوستان عازم سفر ہوئے اور اثنائے راہ مین سفر آخرت در پیش ہوا آپ کے دو فرزند ایک سید ابوالمظفر عرف سید محمد اور دوسرے سید ابوالخیر بعہد سلطان ناصر الدین محمود وارد شہر دہلی ہوئے بعد چندے

Marfat.com

سید ابو المظفر شہزادہ مین وارد ہو کر اکتساب علوم مین مصروف ہوئے اور شیخ اسحاق گازرونی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت حاصل کر کے حسب اجازت اپنے پیر و مرشد کے قصبہ دریا آباد ضلع بارہ بنکی مین اقامت گزین ہوئے ان کے اولاد مین سید شاہ محمود دریا آباد سے منتقل ہو کر قصبہ نگراؤن ضلع لکھنؤ مین سکونت پذیر ہوئے اولاد انکی اس قصبے مین ہے۔

دوسرے صاحبزادے سید قطب الدین کے سید ابو الخیر وارد قصبہ کڑہ ہوئے اور بود و باش اختیار کی انکی دسوین پشت مین سید شاہ اشرف بڑے بزرگ اور ممتاز ہوئے یعنی سید شاہ اشرف بن سید محمد عرف علی ابن سید محمود علی بن سید نظام الدین ابن سید حسن مفتی الجن و الانس بن سید ابو القاسم ابن سید علاء الدین بن سید بہاء الدین ابن سید جلال الدین بن سید عبد الحق ابن سید ابو الخیر موصوف۔

سید شاہ اشرف کے دو بیٹے پیدا ہوئے بڑے شاہ بیٹھے یہہ درویش مجذوب تھے دوسرے شاہ فرید درویش سالک اور عالم متبحر تھے ۸۱۰ھ مین متولد ہوئے اور ۹۱۰ھ مین بعمر سو برس وفات پائی۔

## نوٹ

سید شاہ بیٹھے کا درویش مجذوب ہونا بیان کیا جاتا ہے مگر انکی اولاد عقاب قصبہ کڑہ مین موجود ہے شاید حالت جذب سے پہلے اولاد پیدا ہوئی ہے۔

مشہدی خاندان کو قصبہ کڑہ مین روز افزون ترقی ہوئی جیسے اس خاندان مین نسل کی کثرت ہوئی ویسے ہی علوم و ثروت مین افزایش ہوئی اس خاندان مین خان بہادر مولوی فرید الدین احمد ایک نامی بزرگ ہین انہون نے بعد تحصیل علوم عربیہ سند ہائی کورٹ صدر نظامت آگرہ حاصل کی اور اس پیشہ مین بڑے نامور ہوئے آخر زمانے مین عہدہ کے سب جج تھے اور اب پنشنر ہین آپ کی تقریر و تحریر اور نازک خیالی شہرت رکھتی ہے۔ گورنمنٹ انگریزی سے خطاب خان بہادر حاصل کیا اور اپنے لائق تجربہ سے بڑے بڑے کارنمایان کیئے قومی ترقی کے لئے اسکول انگریزی زبان کا قصبہ کڑہ مین قایم کیا اور صنعت و حرفت کے سامان اہل حرفہ کے لئے بہم پہونچائے اپنے بھتیجے کی

Marfat.com

تعلیم مین باصرار کثیر کوشش کرکے ولایت بہیجکر بیرسٹری مین پاس کرایا چنانچہ مولوی
سید انبی اللہ صاحب بارسٹرایٹ لا شہر لکہنؤ مین اور مولوی سید حبیب اللہ خانصاحب
بہادر بیرسٹرایٹ لا جنٹ مجسٹریٹ ضلع کانپور مین ۱۹۱۳ء تک رہے اور اب ۱۹۱۳ء سے
بہرپیشن لیکر شہر کانپور مین بیرسٹری کرتے ہین - جناب مولوی صاحب نے مکانات عمدہ تعمیر کرائے
باغات متعدد نصب کیئے قصبہ کڑہ اور اوس کے گرد ونواح مین قلمی آم کے پودونکی کثرت
آپ کی ذات سے ہوئی ہے چونکہ آپ کی قابلیت مشہور تہی اس لئے ہر جلسہ وسا اور
حکام مین آپ منتخب کیئے جاتے ہین - اسوقت اس خاندان عالی مین بہت اشخاص عہدے ہا
جلیلہ پر ممتاز ہین شجرۂ خاندان مین اون کے نام کے ساتہہ اونکے عہدہ کا نام بہی دکہلایا گیا
ہے اگر علیحدہ تذکرہ راقم درج کتاب کرتا تو بہت طوالت ہوتی لیکن زمانے کا دستور ہے کہ
مقلد کیساہی نامی گرامی ہو مگر موجا کے سامنے اوسکا کچہہ شمار نہین ہوتا اللہ پاک خان بہادر
مولوی سید فریدالدین احمد صاحب کی عمر مین برکت عطا فرمائے قصبہ کڑہ مین آپ کی
ذات غنیمت ہے -

میری اس کتاب کو ایک ماہ تک خان بہادر صاحب موصوف نے ہی نظر عمیق
سے دیکہا ہے -

## نوٹ

کتاب مرتبۂ گورنمنٹ انگریزی ۱۸۶۵ء سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ قاضی سر محمد یعقوب ل
مشہدی کو شہنشاہ اکبر جبکہ وہ قصبۂ کڑہ مین زمان خان اور بہادر خان حکام کڑہ کے استحصال
کے لیئے آیا تہا قاضی صاحب کو اپنے ہمراہ شہر دہلی مین لیگیا اور عہدۂ قاضی القضات پر ممتاز کیا
اور قصبۂ کڑہ مین قاضی صاحب کی تعمیر کردہ ایک مسجد ابتک موجود ہے لیکن شجرۂ انساب مشہدی
قصبۂ کڑہ جو درج کتاب کیا گیا ہے اس شجرہ مین قاضی صاحب کا نام نامی نہین ہے راقم نے
مشاہیر خاندان سے دریافت کیا لیکن کچہہ معلوم نہین ہوا -

Marfat.com

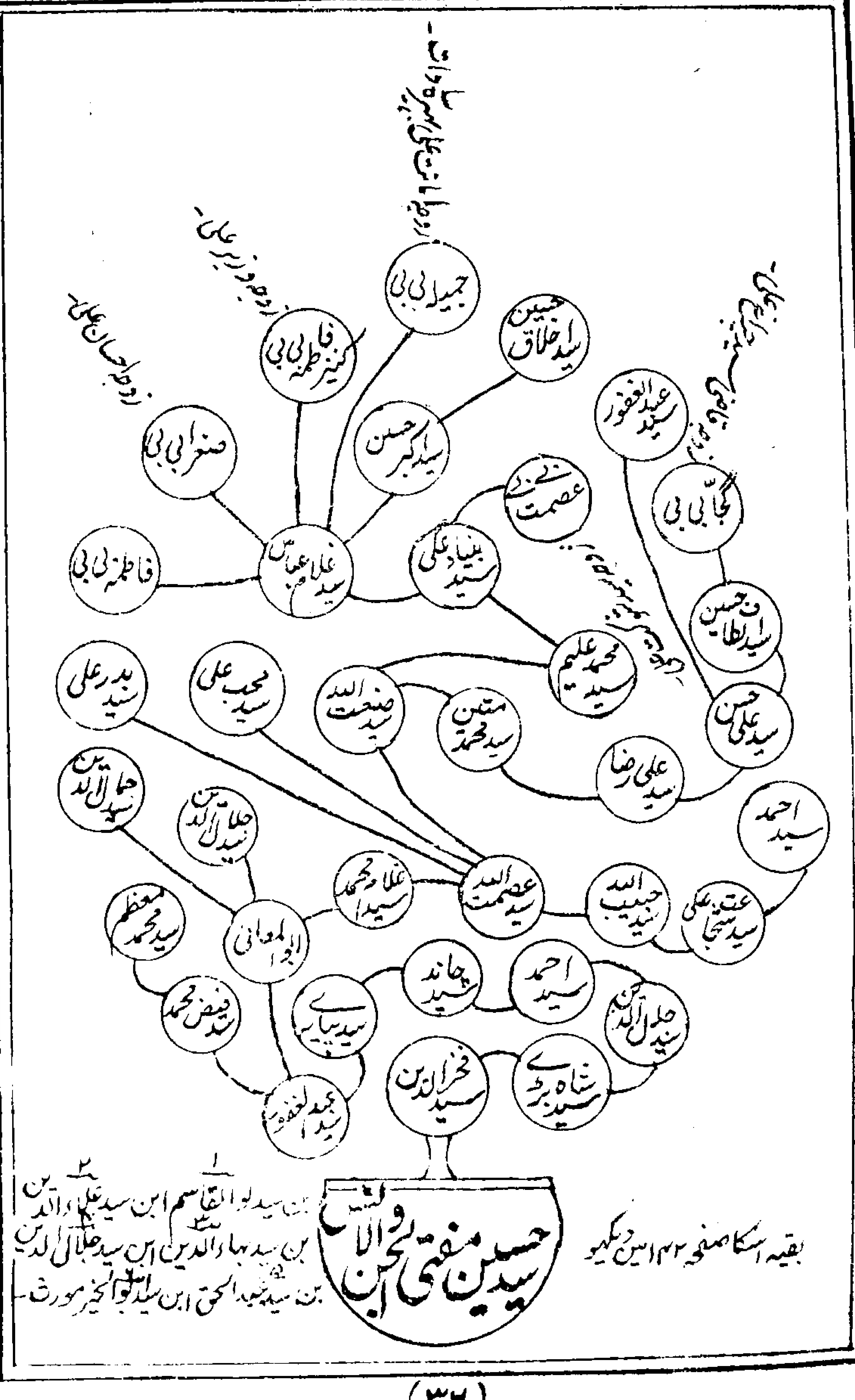
جمیلا بی بی
کنیز فاطمہ بی بی
صغرا بی بی
فاطمہ بی بی
سید غلام عباس
سید اکبر حسین
سید اخلاق حسین
سید بنیاد علی
سید محمد علیم
سید عبد الغفور
سید الطاف حسین
سید علی حسن
سید علی رضا
سید محمد متین
سید صنعت اللہ
سید محب علی
سید بدر علی
سید جمال الدین
سید جلال الدین
سید غلام محمد
سید عصمت اللہ
سید حبیب اللہ
سید احمد
ابوالمعانی
سید محمد معظم
سید فیض محمد
سید چاند
سید احمد
سید جلال الدین
سید پیارے
سید عبد الغفور
سید فخر الدین
ابن سید ابو القاسم ابن سید علاء الدین
ابن سید بہاء الدین ابن سید جلال الدین
ابن سید عبد الحق ابن سید ابو الخیر مورث
بقیہ اسکا صفحہ ۳۲ میں دیکھو



Marfat.com

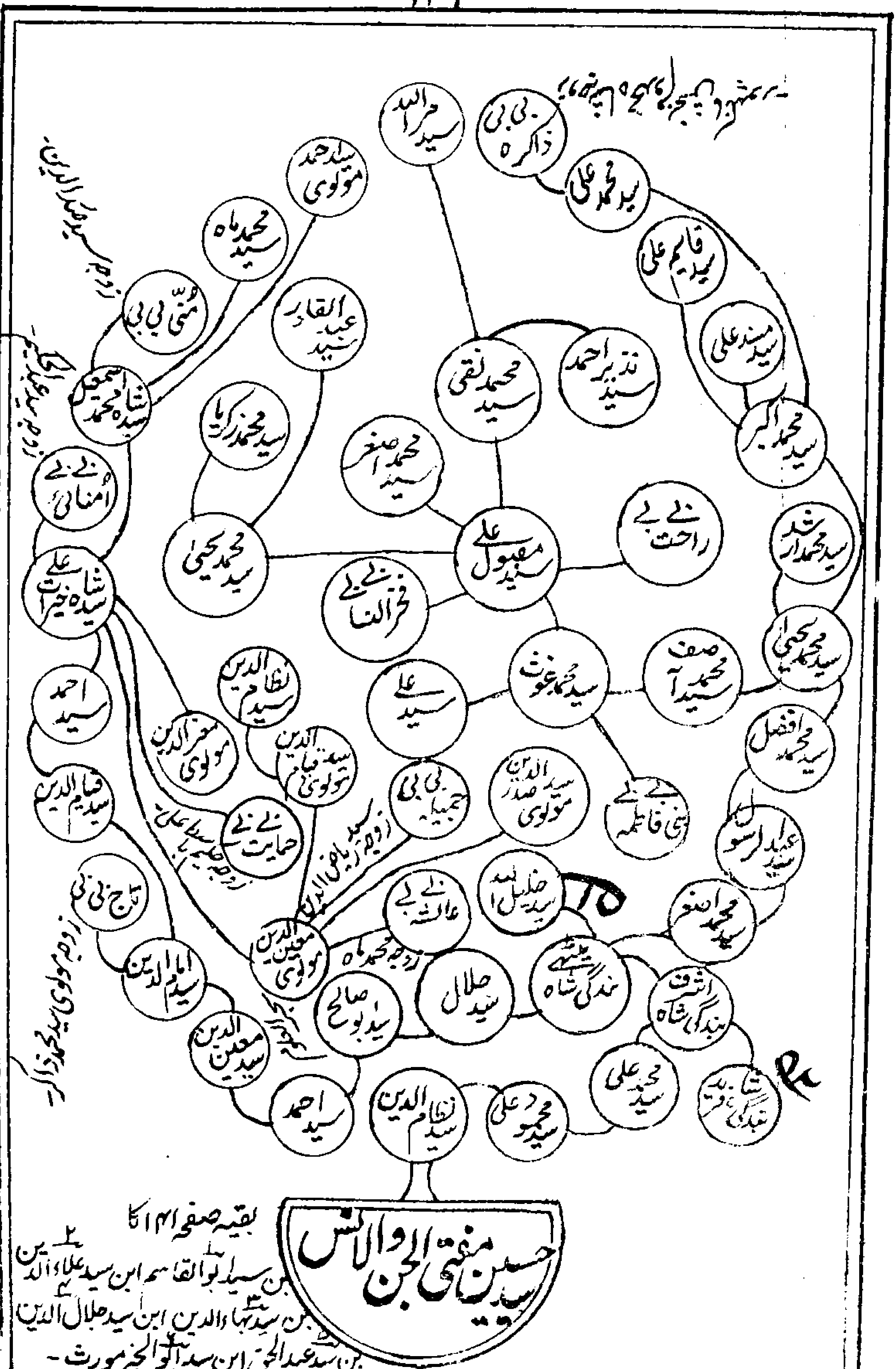
بی بی ذاکرہ
سید فخر اللہ
سید محمد علی
سید قایم علی
سید مسند علی
سید محمد اکبر
سید نذیر احمد
سید محمد نقی
سید محمد اصغر
سید محمد ارشد
راحت بی بی
سید مقبول علی
سید محمد یحیی
فخر النساء بی بی
سید محمد آصف
سید محمد غوث
سید علی
سید محمد افضل
سید عبدالرسول
بی بی فاطمہ
مولوی سید صدر الدین
جمیلہ بی بی
سید محمد اصغر
سید خلیل اللہ
عائشہ بی بی
بندگی شاہ شیخ
بندگی شاہ اشرف
سید جلال
سید بو صالح
مولوی معین الدین
سید محمد علی
سید محمود علی
شاہ بندگی فرید
سید نظام الدین
سید احمد
سید معین الدین
سید امام الدین
تاج بی بی
سید قیام الدین
سید احمد
سیدہ خیرات شاہ علی
امانی بی بی
سیدہ شاہ محمد اسمعیل
منی بی بی
سید محمد ماہ
سید احمد مولوی
سید عبد القادر
سید محمد زکریا
سید محمد یحیی
مولوی فخر الدین
سید نظام الدین
مولوی سید قیام الدین
حمایت بی بی
زوجہ سید ریاض الدین
زوجہ محمد ماہ
سید حسین مفتی الجن والانس
بقیہ صفحہ ۱۴۱ کا
ابن سید ابوالقاسم ابن سید علاؤ الدین
ابن سید بہاؤ الدین ابن سید جلال الدین
ابن سید عبدالحق ابن سید ابوالخیر مورث۔

Marfat.com

سید خلیل اللہ
دیکھو صفحہ ۱۴۲ کتاب ہذا
سید عبدالحکیم
سید مراد علی
سید فتح محمد
پنجن بی بی
زینب بی بی
زوجہ کفایت علی
سید نجابت علی
سید سلطان علی
سید محمد کامل
سید نجف علی
سید مردان علی
سید سعید الدین
سید فضل علی
سید مراد علی
زینت بی بی
سید شجاعت علی
سید ابن علی
سید سلطان علی
سید ذاکر حسین
سید صادق علی
سید مہدی حسن
سید حسن علی
سید خواجہ علی
سید محمد حنیف
سردار علی
سید دلدار علی
حسینی بی بی
سید مصطفی
سید منصب علی
سید عبدالوہاب
فاطمہ بی بی
سید بدر علی
سید صدرالدین حسن
سید زاہد حسین
سید نواب حسین
سید عابد حسین
سید صفدر حسین
سید تفضل حسین
سید سعید الدین
مولوی سید حمید الدین
سید عنایت الدین
حسن آرا بی بی
رؤف النسا بی بی
سید منظور الدین
سید عبدالحکیم
جنینہ بی بی
سید مجید الدین
سید وصی الدین
سید رفیع الدین
سید فرزند حسین
صدر النسا بی بی
سید مرتضی حسین
سید فرحت علی
کلثوم بی بی
سید مقصود علی
سکینہ بی بی
رحیم بی بی
نصیبہ بی بی
سید فضل علی
آمنہ بی بی
محمد جمیل
سید صادق محمد
احمد النسا بیگم
شاکرہ بی بی
صدیقہ بی بی
مولوی سید محمد فاضل ڈپٹی کلکٹر
زوجہ مولوی سید ضیا الدین

Marfat.com

سید عبدالولی
سید نظام الدین
سید نجابت علی
سید اشرف علی
سید اصغر علی
ودہ بی بی
سید وزیر علی
سید صنعم علی
سید قوت علی
سید ابرار حسین
سید نظام الدین
سید عبدالسمیع
سید شوکت علی
سید شجاع الدین
سید عبداللطیف
فہمیدہ بی بی
سید صلاح الدین
سید شاہ مکرم
قاضی ابراہیم علی
قاضی محی علاء الدین
سید علی
قاضی سید عبدالسمیع
قاضی عبدالولی
سید محمد اشرف
سید محمد سجاد
سید نذر محمد
سید غلام محمد
سید غلام مخدوم
سید اشرف علی
عنایت بی بی
سید ظہور حسین
سید امداد حسین
امیر النساء بی بی
بدرالنساء بی بی
سید حمید علی
سید امام علی
نثار بی بی
سید قدرت علی
سید عظمت علی
سید نظام الدین
سید بشیر علی
بی بی دولت
سید فرزند علی
سید حیدر علی
سید نظام الدین
سید علی امجد
سید اولیا
سید فخرالدین
بندگی شاہ سید فرید نمبر ۵۲ دیکھو صفحہ ۱۴۲-


Marfat.com

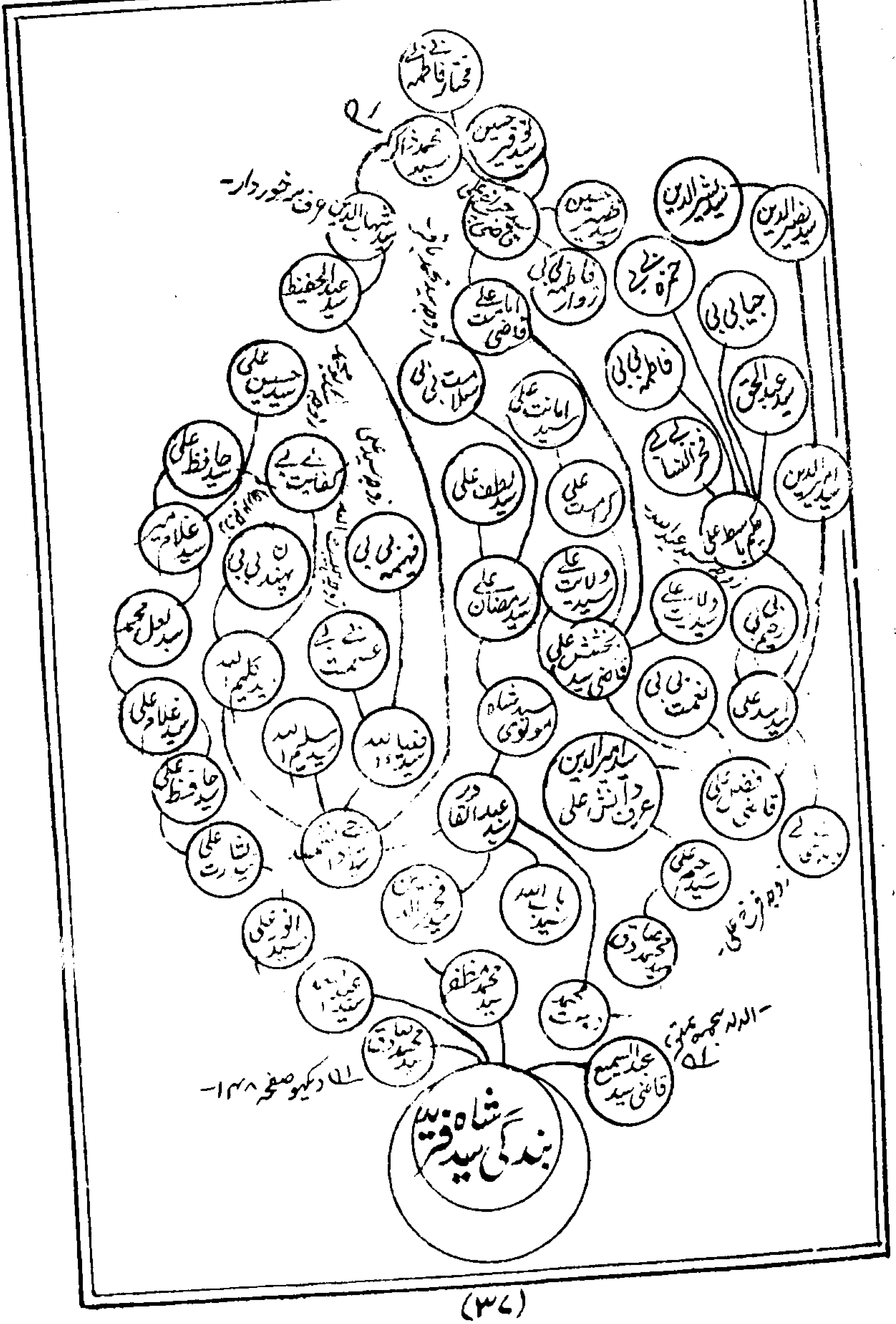

بندگی سید شاہ فرید
قاضی سید عبدالسمیع
سید عبدالقادر
سید امیرالدین عرف دانش علی
سید شاہ مولوی
سید رمضان علی
سید لطف علی
سلامت بی بی
قاضی امانت علی
فاطمہ بی بی زوار
سید عبدالحفیظ
سید شہاب الدین عرف میر خوردار
سید محمد ذاکر
سید نذیر حسین
مختار فاطمہ بی بی
سید نصیرالدین
سید بشیرالدین
حمزہ بی بی
حیا بی بی
فاطمہ بی بی
سید عبدالحق
فخر النساء بی بی
سید امیرالدین
کرامت علی
سید امانت علی
سید ولایت علی
قاضی سید بخشش علی
نعمت بی بی
سید علی
فہیمہ بی بی
کفایت بی بی
سید حسین علی
سید حافظ علی
سید غلام علی
سید لعل محمد




Marfat.com

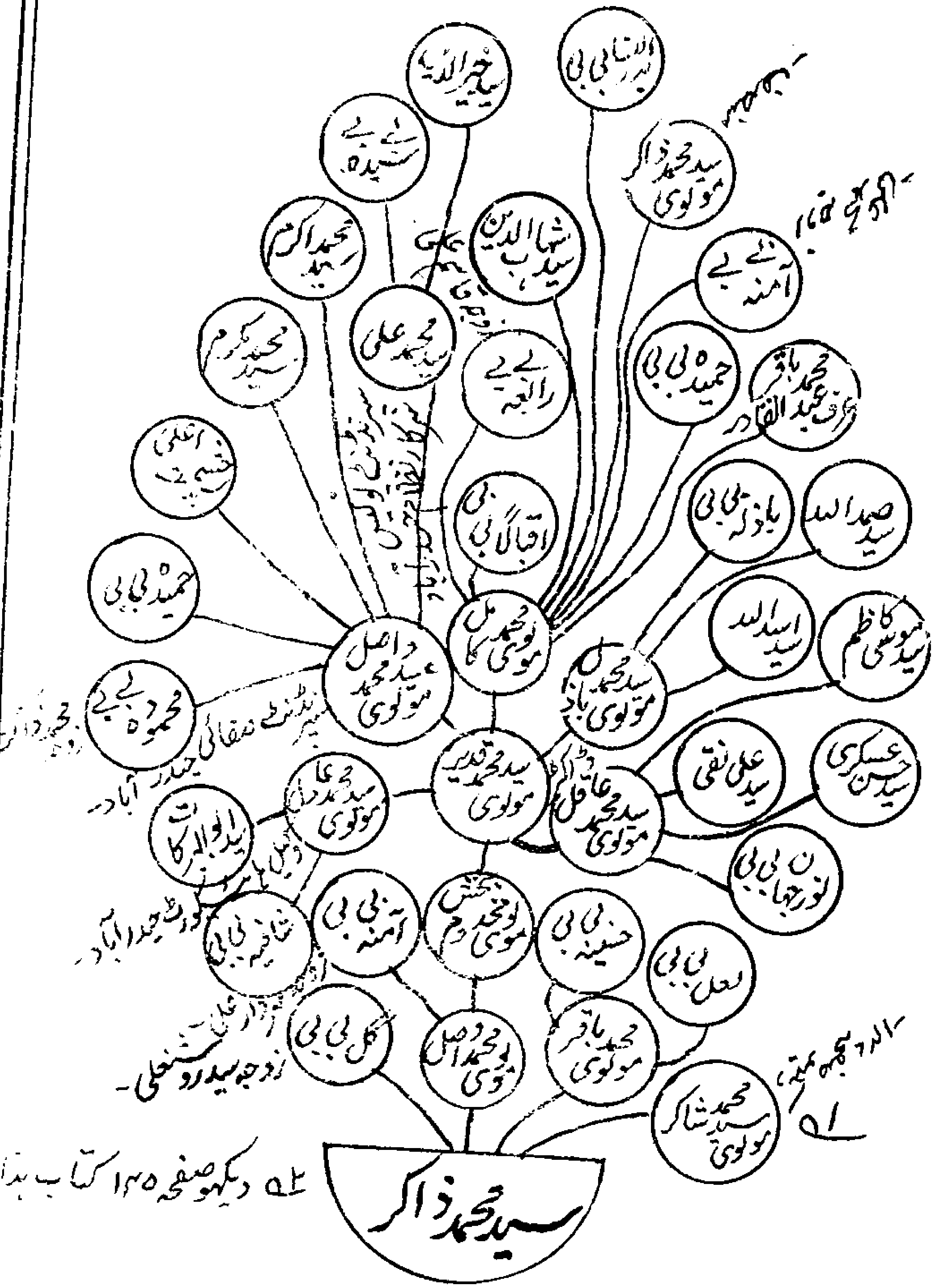
سید محمد ذاکر
دیکھو صفحہ ۱۴۵ کتاب ہذا ۵۲
سید خیر اللہ
مولوی سید محمد ذاکر
سید شہاب الدین
آمنہ بی بی
سید محمد اکرم
سید محمد علی
رابعہ بی بی
حمیدہ بی بی
سید محمد کرم
اقبال بی بی
سید صمد اللہ
حمیدی بی بی
مولوی محمد کامل
سید موسیٰ کاظم
سید اسد اللہ
مولوی سید محمد واصل
محمودہ بی بی
مولوی سید محمد قدیر
سید حسن عسکری
سید علی نقی
مولوی سید محمد عاقل
سید ابو البرکات
نور جہاں بی بی
آمنہ بی بی
حسینہ بی بی
لعل بی بی
گل بی بی
مولوی محمد واصل
مولوی محمد باقر
مولوی سید محمد شاکر
زوجہ سید روشن علی

Marfat.com

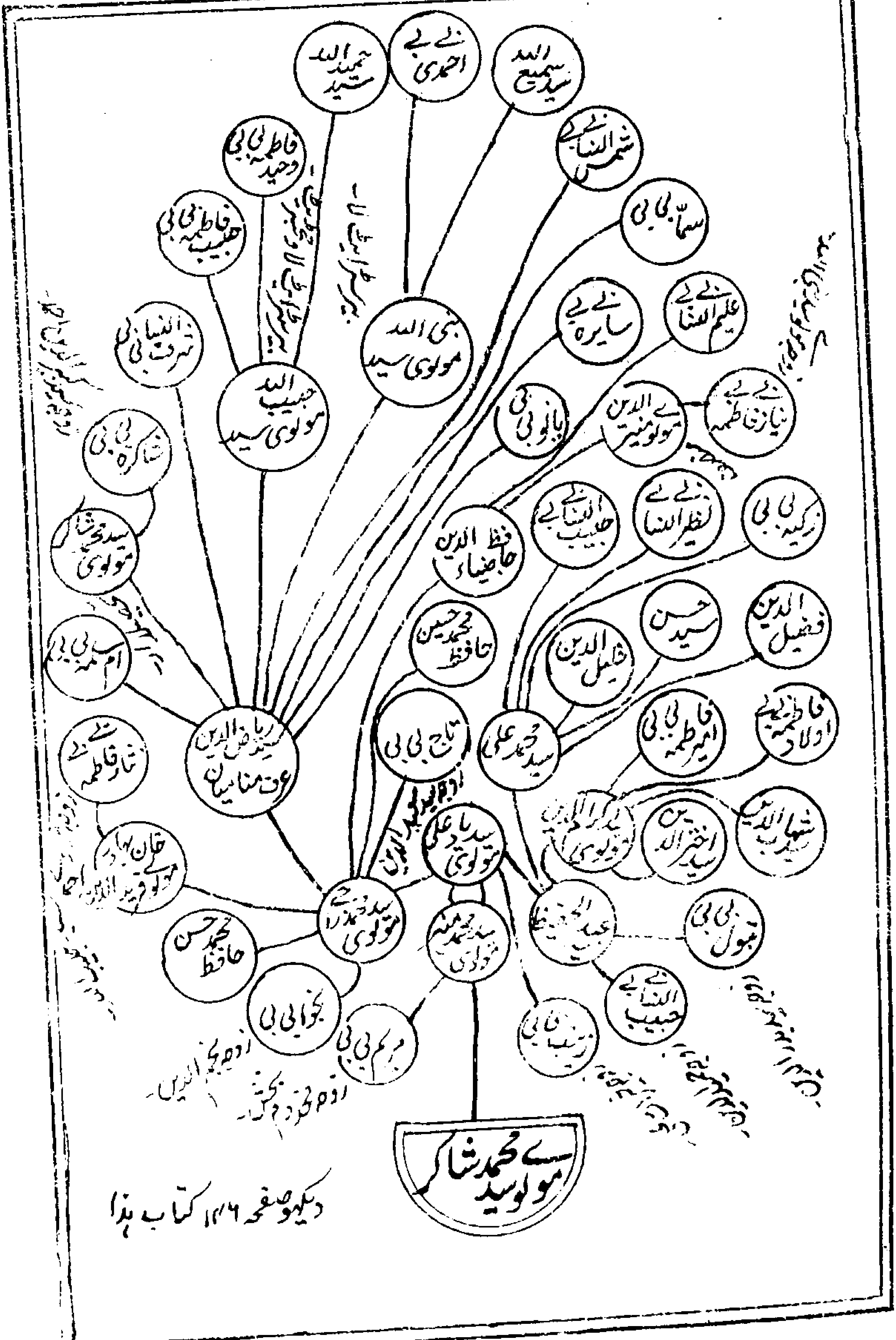
مولوی سید محمد شاکر
سید سمیع اللہ
احمدی بی بی
سید حمید اللہ
شمس النساء بی بی
سما بی بی
وحید فاطمہ بی بی
حبیب فاطمہ بی بی
مولوی سید نبی اللہ
مولوی سید حبیب اللہ
شرف النساء بی بی
شاکرہ بی بی
مولوی سید محمد شاکر
ام سلمہ بی بی
نثار فاطمہ بی بی
سید ریاض الدین عرف منا میاں
حافظ محمد حسن
مولوی سید محمد نذر
مریم بی بی
تاج بی بی
حافظ محمد حسین
حافظ ضیاء الدین
سید محمد علی
بانو بی بی
سائرہ بی بی
علیم النساء بی بی
مولوی منیر الدین
نیاز فاطمہ بی بی
نظیر النساء بی بی
حبیب النساء بی بی
زکیہ بی بی
فضیل الدین
سید حسن
امیر فاطمہ بی بی
اولاد فاطمہ بی بی
شہاب الدین
قبول بی بی
حبیب النساء بی بی
زینب بی بی
دیکھو صفحہ ۱۲۶ کتاب ہذا

Marfat.com

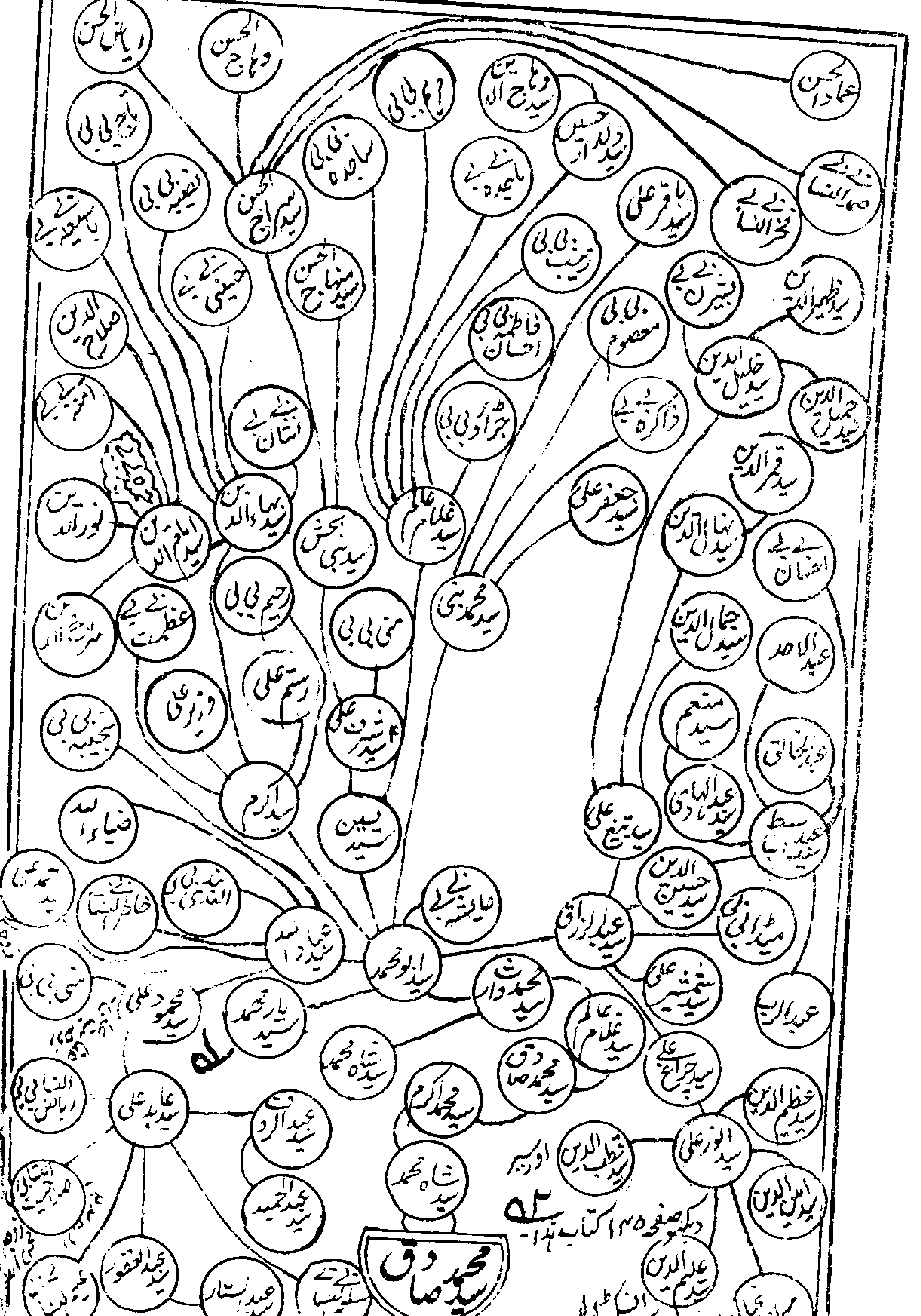

سید محمد صادق
سید شاہ محمد
سید محمد اکرم
سید محمد صادق
سید غلام عالم
سید محمد دارث
سید ابو محمد
سید عبد الرزاق
سید عابد علی
سید عبد الحمید
سید عبد الستار
سید عبد الغفور
سید نور علی
سید قطب الدین
سید علیم الدین
سید عظیم الدین
سید امین الدین
سید یسین
سید اکرم
سید غلام عالم
سید محمد بنی
سید جعفر علی
سید قمر الدین
سید جمال الدین
سید خلیل الدین
سید باقر علی
سید بہاء الدین
سید امام الدین
سید منہاج الحسن
سید سراج الحسن
رستم علی
وزیر علی
رحیم بی بی
منی بی بی
عظمت بی بی
زینب بی بی
فاطمہ بی بی
معصوم بی بی
فخر النساء بی بی
عماد الحسن
دیکھو صفحہ ۱۴۵ کتاب ہذا
سب انسپکٹر پولیس


Marfat.com

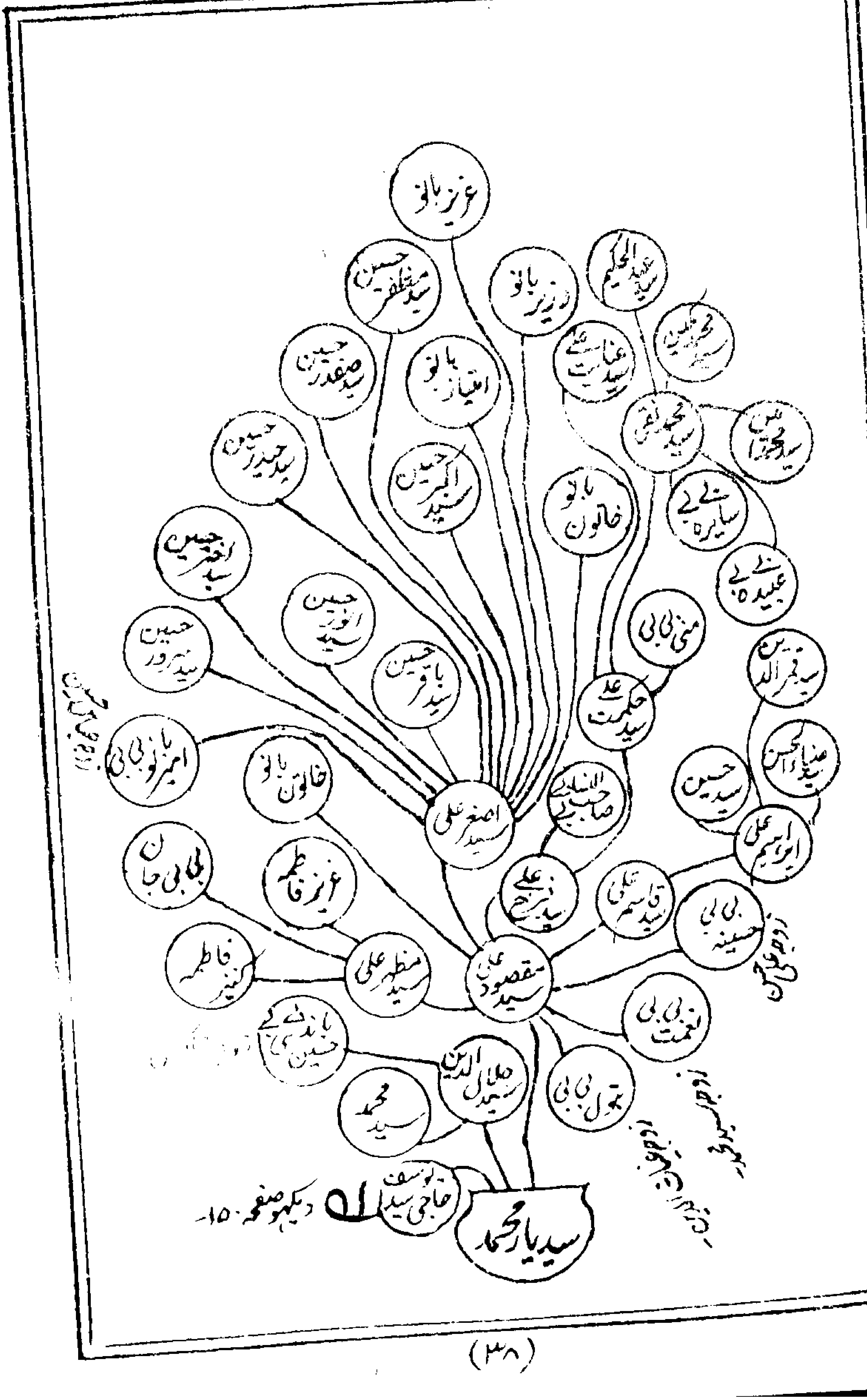


دیکھو صفحہ ۱۵۰۔



Marfat.com

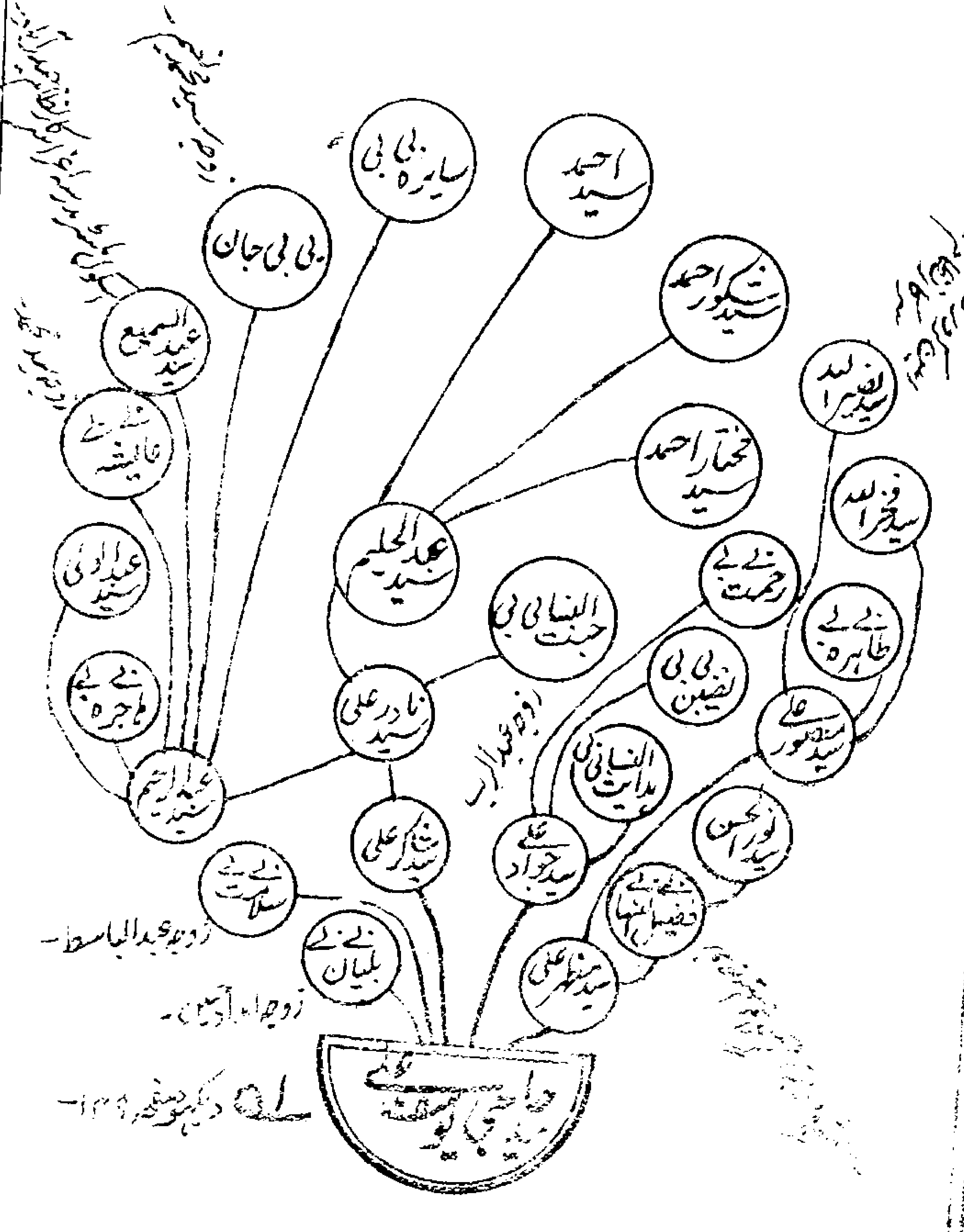
سید احمد
سایرہ بی بی
بی بی جان
سید شکور احمد
سید عبد السمیع
سید نصیر اللہ
عائشہ بی بی
سید مختار احمد
سید عبد الحلیم
سید فخر اللہ
سید عبد الہادی
رحمت بی بی
جنت النساء بی بی
طاہرہ بی بی
ہاجرہ بی بی
بی بی نصیبن
سید نادر علی
سید منصور علی
ہدایت النساء بی بی
سید عبد الرحیم
سید نور الحسن
سید شاکر علی
سید جواد علی
سلامت بی بی
زوجہ عبد الباسط
سید منظر علی

Marfat.com

# دوسرا خاندان حسن الحسینی قصبہ کڑہ

مورث خاندان سید ابوالعباس احمد بن سید صفی الدین ابن ابو المنصور عبد السلام بن سید سیف الدین عبد الوہاب ابن محبوب سبحانی حضرت مولانا محی الدین ابو محمد خواجہ عبد القادر جیلانی بن محمد جنگی دوست ابن سید عبد اللہ بن سید محمد ابن سید یحیی زاہد بن سید شاہ محمد احسن اللہ وعبد ابن سید داؤد بن سید ابو عمر موسی ثانی ابن عبد اللہ صالح بن موسی الجیون ابن عبد اللہ المحض بن حسن مثنی ابن حضرت امام حسن علیہ السلام بوجہ فتنہ و فساد ہلاکو خان مغل شہر بغداد سے ہجرت کر کے شہر حلب مین ساکن ہوئے۔

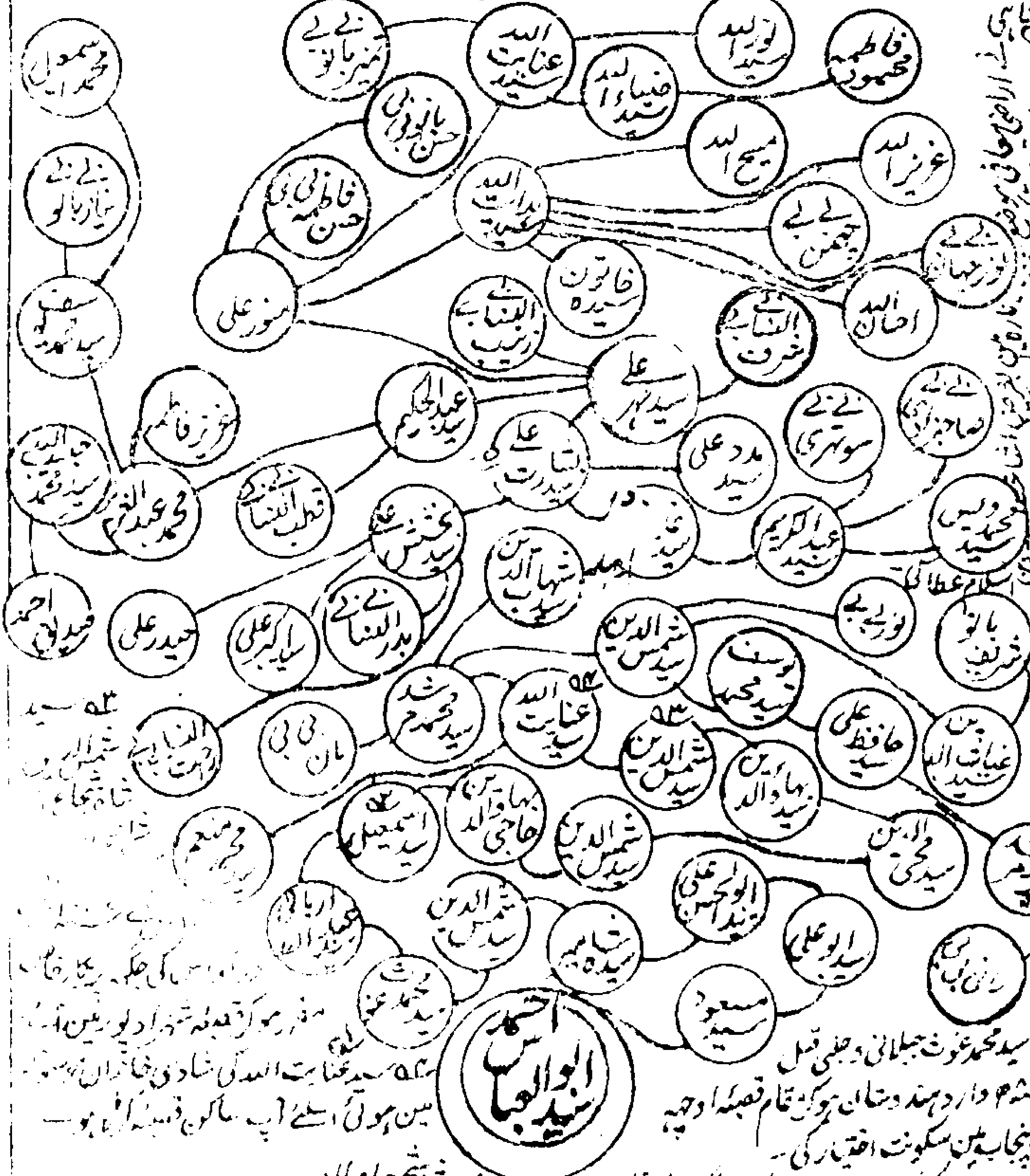


۵۴ سید عنایت اللہ کی شادی خاندان [illegible] مین ہوئی اسلئے آپ ساکن قصبہ [illegible] ہوئے۔

۵۱ سید محمد غوث جیلانی دہلی قبل ششم وارد ہندوستان ہو کر تمام قصبہ اوچھ ملک پنجاب مین سکونت اختیار کی۔

۵۵ سید اسمعیل کو اکبر بادشاہ نے اکثرا جگہہ زمین معافیات لاہور مین عطا کی اس باعث سے ساکن لاہور ہوئے۔

Marfat.com

# تیسرا خاندان حسن الحسینی قصبۂ کڑہ

سید ہیبت اللہ ابن سید ہدایت اللہ الدین سید محمد فیاض ابن سید محمد صالح بن سید محمد ابراہیم ابن سید ہیبت اللہ حسن الحسینی ساکن موضع ہیبت پور پرگنہ ہنسگام ضلع فتحپور کی شادی مسماۃ عصمت بی بی بنت سید راجے دانشمند موسوی مشہدی قصبۂ کڑہ کے ساتھ ہوئے اسوجہ سے انکی بود و باش قصبۂ کڑہ مین ہوئی یہان ان کے ایک پسر سید محمد سعید عرف گہیسا میان پیدا ہوا اور ان کے پسر سید محمد فیاض اور انکے سید محمد سعید اور انکے سید محمد شہاب الدین اور انکے سید حسن الدین اور انکے دو پسر سید محمد حسام و سید محمد فیاض پیدا ہوئے اور موجود ہین اولاد انکی ہمراہ خاندان مشہدی قصبۂ کڑہ مین ہے۔

## فہرست شیوخ و سادات جنکی اولاد اب قصبۂ کڑہ مین موجود نہین ہے اور دیگر مقامات مین ہے

| نام | کہان آباد ہے |
|---|---|
| سید یوسف قتال | اولاد انکی موضع اوریٖنی پرگنہ کڑہ مین آباد ہے۔ |
| سید محمد غوث | اولاد انکی موضع سوئی پرگنہ کڑہ متصل جہن پور مین ہے۔ |
| سید فخر الدین | اولاد انکی موضع کسار مین آباد ہے۔ |
| شیخ منہاج الدین | اولاد انکی موضع کنتھوا پرگنہ کڑہ مین موجود ہے۔ |
| شیخ ضیاء الدین جعفر | اولاد انکی موضع کہکریڑ و تحصیل کہاگا مین ہے۔ |
| شیخ بڈہ انصاری | نامعلوم۔ |
| سالار شیخ بہاؤالدین عثمانی | اولاد انکی موضع سید سراوان پرگنہ چایل مین ہے۔ |
| سالار حاجی جمال | اولاد انکی موضع دولت پور پرگنہ کڑہ مین ہے۔ |
| قاضی شہاب الدین | اولاد انکی موضع ہاشم پور کنارہ موضع عمری پرگنہ چایل مین ہے۔ |

(شجرہ اشخاص مندرجہ بالا راقم کو نہین ملا ورنہ درج کتاب کیا جاتا)

Marfat.com

# باب دوم متعلق قصبہ مانکپور

## اقوام گہروار - بوندیلہ

گہ سے مراد گہنا اور گہرا جنگل ہے زبان قدیم مین کڑہ مانکپور اور میان دوآب اور جمنا اور سلسلہ کوہ بندہاچل چار پانچسو کوس تک جنگل عمیق تہا اس جنگل مین جو راجپوت خاندان سورج ونسی سے رہتے تہے وہ گہروار راجپوت کہلاتے تہے اہل ہنود کی کتابون سے ثابت ہوتا ہے کہ سری رامچندر جی راجہ اجودہیا کے دو بیٹے راجہ کش اور لو تہے بعد وفات سری رامچندر کش راجہ اجودہیا ہوا اور اُسکی اولاد مین بائیس ۲۲ پشت تک فرمانروائے راج اجودہیا رہے اور جب اجودہیا مین دوسرون کی حکومت ہوئی تو اس خاندان کی اولاد اجودہیا سے منتشر ہو کر جہان جہان آباد ہوئی وہان وہان اقطاع ہند مین دوسرے خطابون سے معروف ہو گئی چنانچہ کشن راج سورج ونسی راجہ کاشی کی اولاد کاشی سور کہلاتی تہی راجہ کشن راج کا بیٹا راجہ گہردیب تہا اور یہ راجہ کثیر الاولاد تہا اُسکی اولاد منتشر ہو کر مقامات کوہستانی زاد و صحرائی مین آباد ہوئی بباعث سکونت جنگل یا بسبب ہونے اولاد راجہ گہردیب کے گہروار راجپوت کہلائی گئی راجہ گہردیب کے دسوین پشت اولاد مین راجہ بیر بہدر پیدا ہوا اُسکے زوجہ اول سے بہت سے بیٹے تہے اور دوسری زوجہ سے صرف ایک لڑکا راجہ پنچم نام پیدا ہوا جب راجہ پنچم جوان ہوا تو یہ بہادر اور لایق تہا مگر اُسکے سوتیلے بہائیون نے اُسکو بہت تنگ اور پریشان کیا آخر عاجز ہو کر راجہ پنچم گہروار بندہاچل پہاڑ کی بندباسنی دیوی کے استہان پر گیا اور وہان جا کر ایک تلوار اپنی گردن پر اس غرض سے ماری کہ سر کاٹ کے دیوی کی نذر گذرانے گردن جدا نہین ہوئی تہی کہ دیوی نے درشن دیا اور ارشاد کیا کہ تیری نذر قبول ہوئی تو اور تیری اولاد صاحب اقبال اور صاحب حکومت ہو گی اور مین تیری امداد کرونگی اور ہمارے نام پر تیری گردن سے خون کی بوندین گری ہین تیری نسل اب بوندیلہ مشہور ہوگی چنانچہ راجہ پنچم کی اولاد بوندیلہ معروف ہوئی۔



Marfat.com

۳۵ھ میں رام دیو راٹھور راجہ قنوج کا ہوا یہ راجہ بڑا اقبالمند تھا اسکی حکومت کشمیر سے تا ملک بنگالہ قایم ہو گئی تھی اور تمامی ہند میں راٹھور راجپوت نظر آنے لگے تھے راجہ رام دیو نے ۴۵ سال حکومت کی ہلکا یہ نتیجہ ہوا کہ راج قنوج انکے ہاتھ سے جاتا رہا اور یہ تا اب چند متو دیہ جو راجہ رام دیو کا سپہ سالار تھا راجہ قنوج کا بن گیا اسوقت بوجہ بدعملی راج قنوج ایک چھوٹی ریاست کی حیثیت پر ہو گیا تھا۔

راے مال دیو عرف مان دیو جو میان دو آب کا رہنے والا اور قوم گہروار راجپوت سے تہا اور راٹھوروں کا رشتہ دار قریب تر تھا اس نے اپنی قوت بڑھائی اور ایک جمعیت کثیر کے ساتھ حملہ کیا اور قنوج و دہلی کو فتح کرکے زبردست راجہ ہو گیا راجہ مان دیو کو آباد کرنے شہر اور قصبوں کا بڑا شوق تہا اس نے اول شہر قنوج کو بڑی رونق دی اسکے عہد میں تین ہزار مکانات پان بیچنے والی اقوام تنبولی کی شہر قنوج میں تھی اس راجہ نے دریاے گنگا کے شمالی کنارے پر ۱۲۱ھ میں ایک قصبہ اپنے نام سے آباد کیا جس کا پہلا نام مان پور تہا اور بعد میں مانکپور کہلایا اس راجہ نے ۴۲ سال راج پاٹ کرکے لاولد وفات پائی اسکے بعد راج قنوج چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم ہو گیا اور اقوام گہروار اور راٹھور کا بھی ایسا خلط ملط ہو گیا کہ اس نسل کے لوگ کبھی اپنے تئیں گہروار اور کبھی راٹھور کہنے لگے۔

## اقوام گہروار مانکپور مع دیگر حالات

سلطان قطب الدین ایبک بادشاہ دہلی نے جب ۵۹۹ھ میں کڑہ مانکپور کو اپنے زیر حکومت کر لیا تو یہاں کے راجگان جے چند و مانک چند گہروار کڑہ مانکپور سے بنارس کے قریب قیام پذیر ہوے اور بمقام کیرا منگرول ضلع بنارس میں چودہ پرگنہ کی ریاست قایم کرلے راجہ شیو دیو نے ایک جز و اس علاقہ کا مہاراجہ بنارس کو دیدیا تھا تاہم اسکی اولاد کئی پشت تک بدستور قابض رہی سلاطین لودھی کے عہد دولت میں سرکار دہلی سے نا موافقت ہوئی تب راجہ دیودت نے دین اسلام قبول کیا یا اسکی ... گیر ... شرعی



Marfat.com

اب تک اولاد راجہ دیودت اس پرگنہ مین موجود ہے اور اقوام گہروار پٹھان کے لقب سے معروف ہے علی ہذالقیاس قصبہ مانکپور کے گردونواح موضع بچھا بھیٹ یا قصبہ سلون کے مسلمان گہروار راجپوت بہی پٹھان گہروار کہلاتے ہین۔ اور جب راجہ دیودت نے دین اسلام قبول کیا تو اوسکا بھائی راجہ گودن دیو ایک دلیر و بہادر شخص تھا اس نے کیراکنگرول سے علیحدہ ہوکر اقوام بہر کی ریاست پر تاخت وتاراج کرنا شروع کیا اور بہرونکو زیر کرکے زیر دامن کوہ بندہاچل بمقام کنتت سکونت اختیار کی اور زبردست راجہ یہانکا ہوگیا راجہ گودن دیو کی وفات پر راج کنتت دو حصون مین تقسیم ہوگیا یعنے ریاست بیجے پور ضلع مرزاپور راجہ اوگرسین کو اور ریاست مانڈہ ضلع الہ آباد راجہ شیوراج دیو کو ملی۔ اور اب یہ گہروار راجپوت۔ گنگا اور جمنا کے درمیان اور بندیلکھنڈ اور رد ہیلکھنڈ اور اضلاع گورکہپور۔ بنارس۔ غازیپور۔ مرزاپور۔ الہ آباد۔ پرتاب گڈہ وغیرہ مین پائے جاتے ہین مگر ان سب گہرارون کے سرغنہ راجگان کنتت ضلع مرزاپور اور مانڈہ وغیرہ ضلع الہ آباد ہین لیکن مرزاپور کے راجگان کنتت دعویدار[1] ہین کہ وہ راجگان قنوج راٹھورونکی اولاد سے ہین اور سر[2] ایچ۔ ایم۔ الیٹ صاحب کے بیان کے مطابق یہ امر شتبہ ہے کہ آیا قنوج کے راٹھورون سے پہلے یا اونمین شامل ہونیکے بعد یہ لوگ قنوج سے علیحدہ ہوئے جبکہ شہاب الدین محمد غوری نے آخری فتح قنوج پر حاصل کی تہی اور راے مان دیو راجہ قنوج جو قصبہ مانک پور کا بانی تہا اوسکے خاندان مین یہان کی حکومت چند ہی روز رہی ہوگی کیونکہ یہ راجہ لاولد فوت ہوا ہے دوسرے ہیون تسنگ سیاح چینی ساتوین صدی عیسوی مین جب وارد کڑہ مانکپور ہوا تھا تو وہ لکھتا ہے کہ یہان آیا ملکہی خاندان کے لوگ حکمرانی کرتے ہین اور پہر تین چارسو برس بلکہ مسلمانون کے حملہ مجاہدانہ تک اسکا تعلق راج قنوج سے پایا نہین جاتا۔

سنہ ۱۰۲۶ع مین لشکر سید سالار مسعود غازی سے کڑہ مانک پور اور صوبہ اودہ مین جو لڑائیان ہوئین وہ اقوام بہر راجایان صوبہ سے ہوئین تہین اور اسکے بعد بہی شیوخ اسلام جو غازی میان

[1] دیکہو صحیفہ زرین صفحہ
[2] دیکہو رسالہ الیٹ صاحب

کے ساتھی تھے اون سے جو معرکہ جنگ چالیس برس تک درپیش رہا یہ سب اقوام بھر کے سردار تھے اگرچہ مجاہدین اسلام نے قوم بھر کو شکست دیکر جا بجا اپنا قبضہ کرلیا تھا لیکن سید سالار مسعود غازی کا شہید ہو جانا مسلمانون کی دل شکنی کا سبب ہو گیا اور اقوام بھر بھی بس پا اور پائمال ہو چلی تھی - سردار گہرواریے بزور راجہ قنوج کڑہ مانکپور پر اپنا قبضہ کرلیا اور اس خاندان کی حکومت تا دورہ سلطنت اسلام قایم رہی جنمین اخیر راجکان کو سلطان قطب الدین ایبک بادشاہ دہلی نے شکست دیکر اس ملک کو شامل سلطنت دہلی کرلیا چونکہ اسوقت مسلمانون کی حکومت کا دورہ تھا اور اس ملک مین مسلمانون کی آبادی کم تھی اس لئے سلاطین دہلی نے واسطے اشاعت دین اسلام اور بقائے سلطنت کی غرض سے مسلمانون کو معافیات و جاگیرات دینا مناسب خیال کیا تہا کہتے ہین کہ شمس الدین التمش بادشاہ دہلی نے کڑہ کی معافیات سید شاہ قطب الدین محمد مدنی کو اور قصبہ مانکپور کی معافی بطور آل تمغا سید شاہ شہاب الدین گردیزی کو عطا فرمائین اور یہانکے لوگ سرکش زیادہ تھے اس لئے ایک قوم شیوخ دامغانی جو نہایت دلیر اور جری تھی انکو معافیات عطا کرکے یہان آباد کیا تھا اور وقتاً فوقتاً اس قوم کے لوگون کو سرکار دہلی سے بڑے بڑے عہدہ اور منصب عطا ہوئے جنکا ذکر راقم قوم کے عروج و تنزل کے ساتھ بیان کریگا اسوقت یہ حصہ ملک ولایت کڑہ مانکپور کے نام سے موسوم ہو کر ایک گورنر یا جاگیردار کی ماتحتی مین تہا اور اکثر عملداری اسلام مین مانکپور بڑی رونق پہ تہا اور سلطنت افاغنہ مین دہلی کو جیک شمار ہوتا تھا کیونکہ گورنران ولایت کی جائے سکونت تھی سلطنت شرقیہ جونپور مین اسکو زوال ہوا کوئی گورنر یہان نہین رہا بلکہ صوبہ اودہ قرار دیا گیا تہا اور جب سلطنت شرقیہ کو زوال ہوا تو پھر صوبہ کڑہ مانکپور مقرر ہوا اسوقت سے گورنر کی جائے قیام خاص کڑہ مین ہوئی اور قصبہ کڑہ کو بہت رونق ہوئی اور سلطنت مغلیہ مین جب صوبہ کڑہ مانکپور شکست ہوکر صوبہ الہ آباد ہوا اسوقت سے قصبہ کڑہ کو بھی زوال ہوا اور وہ وقت کڑہ اور مانکپور کی باقی ہیچ نام ایک ضلع کا صدر مقام قصبہ کڑہ و مانکپور مین تہا -

Marfat.com

سرکار مانکپور مین چودہ محالات یعنے حویلی مانکپور۔ قریات گذارہ۔ قریات پانگاہ۔ ارول (پرتاب گڑھ) جلال پور۔ بلکہر۔ تہولینڈی۔ رائے بریلی۔ دلمؤ۔ جالئیس۔ نصیر آباد۔ سلون۔ کسوت (کہیرون)۔ بہلول تہے۔ اسوقت محالات مذکور مین کل ضلع پرتاب گڑھ اور دو ثلث حصہ ضلع رائے بریلی اور ایک حصہ ضلع سلطان پور مین شامل ہے سرکار مانکپور کے منجملہ چودہ محالات کے تین محال جواب تحصیل کنندہ ہے بصراحت تحریر کئے جاتے ہین۔

| نام محال | رقبہ مزروعہ بحساب بیگہ | جمع بحساب دام | جمع بحساب سکہ انگریزی | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| حویلی مانک پور | ۱۲۹۸۳۰ | ۶۷۳۶۷۲۹ | ۱۶۸۴۴۳ | یہ رقبہ مقبوضہ مسلمانون کا تہا جسکو پانچسو سوار اور چہہ ہزار پیادہ کی بہم رسانی کی ذمہ داری تہی۔ |
| قریات گذارہ | ۵۳۰۰۴ | ۲۳۶۱۰۷۷ | ۶۱۵۲۷ | اس محال کی آمدنی افسرونکے لئے مقرر تہی اور زیادہ رقبہ ٹمین لبینون کا مقبوضہ تہا اور پچیس سوار اور سات سو پیادہ کی بہم رسانی کی ذمہ داری تہی۔ |
| قریات پانگاہ | ۲۲۱۲۰ | ۱۱۱۶۹۳۶ | ۲۷۹۴۸ | اس محال پر زیادہ تر لبین قابض تہے اور بیس سوار اور چار سو پیادہ کی بہم رسانی کی ذمہ داری تہی مابقی آمدنی اصطبل شاہی کے صرف مین تہی۔ |
| میزان | ۲۰۴۰۹۵۶ | ۱۰۲۱۴۷۴۲ | ۲۵۷۹۱۸ | **نوٹ** ۴۰ دام عہد اکبر بادشاہ مساوی ایک روپیہ سکہ ۱۵/۱ انگریزی کے ہین۔ |

Marfat.com

اور ضلع کے اعلیٰ افسر فوجدار اور چودھری اور عامل تھے اور عہد فرمانروایان اودھ مین
سرکار کے بجاے لفظ چکلہ اور محال کے بجاے لفظ پرگنہ استعمال ہوا اور حاکم ضلع کا نام
چکلہ دار اور حاکم پرگنہ کا نام تحصیلدار قرار پایا ۱۷۶۲ء مین چکلہ مانک پور شامل صوبہ اودھ
ہوا اور نواب آصف الدولہ بہادر نے اپنی بیوہ مان کے نام پرگنہ جات سلون اور
جائس اور نصیر آباد جاگیر مین لکھدی اور پرگنہ راے بریلی ۔ دلموئو ۔ تھولینڈی ۔ کسوت ۔
(کھیرون) چکلہ دار بیسواڑہ کی تحت مین کردی اور پرگنہ ارول ۔ بہلول ۔ جلال پور ۔
بابادر ۔ سلطان پور کی نظامت مین شامل کردی اور مابقی حصہ چکلہ مانک پور کے
تھوڑے حصہ سوم رہا اور سلطان پور مین قسمت یعنے نظامت قایم ہوئی اور نظامت
کے حاکم کا نام ناظم تھا لیس ناظم سلطان پور کی طرف سے ایک حاکم بلقب چکلہ دار
بابا کے حد اختیار مین پرگنہ جات مانک پور ۔ بہار ۔ ڈہنگوس ۔ رام پور تھی جواب
تحصیل کنڈہ مین واقع ہین اور مانک پور مین صرف تحصیلدار اور کوتوال سائر تھا
عہد انگریزی مین اول تحصیلداری اور تھانہ پولیس مانک پور مین رہا پھر یہان سے
تحصیلداری الہاد گنج اور بہار مین گئی اور اب کنڈہ مین ہے اور تھانہ پولیس سنگرام گڈہ
مین گیا اسوقت مانک پور مین چوکی ٹون پولیس اور دیہاتی اسکول اور برنچ پوسٹ آفس
باقی ہے اور تنخواہ ٹون پولیس کی ٹکس گھر دواری قصبہ سے دیجاتی ہے ۔

## قوم بیسن راجپوت

قصبہ مانک پور مین قوم بیسن آباد نہین ہے لیکن حوالی کڑہ و مانک پور مین صاحب ریاست
ہے اس قوم کے تین گروہ ہین گروہ اول مواضعات کناتوان ۔ کیھی پور ۔ ایدہ ۔ راجہ پور ۔
تنکردہ ۔ لرو ۔ دہیانوان ۔ مین پور ۔ پور رمئی ۔ پورنے موٗ ۔ بہیری وغیرہ تحصیل کنڈہ
ضلع پرتاب گڈہ مین اور مواضعات کاجوجیروا اور موضع بروا وغیرہ تحصیل چائل اور
موضع کاستی تحصیل سوراؤں ضلع الہ آباد مین آباد ہے اور اس گروہ کے مورث کا نام کولہو
چیپہ ہے یہ گروہ قبل عملداری اسلام یہان آباد ہوا ہے کہتے ہین کہ قوم بہر سے انہون نے

Marfat.com

ریاست حاصل کی ہے اور اپنا وطن راج منجھولی بیان کرتے ہین لیکن راج منجھولی سے انکا بہات نہین ہے بوجہ امتداد ایام اس گروہ سے دوسری اقوام مین ایسا خلط ملط ہوگیا ہے کہ دوسرا اور تیسرا گروہ انکو بہرون کی ذریات سے خیال کرتا ہے اور ان کے مورثون کے نام ایسے ہین کہ جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ انمین اصلی اقوام ہند کا خون شامل ہے۔

گروہ دوم اسکی جلاوطنی راج منجھولی سے باوقات مختلف بیان کیجاتی ہے انمین سے بعض مقام کے لوگ اپنی جلاوطنی حکومت اسلام سے پہلے اور بعض سلطنت دہلی کے قایم ہونیکے بعد اور بعض شاہان اودہ کا زمانہ بیان کرتے ہین اس گروہ کے لوگ موضعات بداؤن وشاہ پور۔ اندہاوان۔ پورب سریرہ۔ پچہم سریرہ۔ وغیرہ تحصیل منجہن پرگنہ اور مواضعات ڈہمائی اور کنوار تحصیل سراتہو ضلع الہ آباد مین اور مواضعات چہپاؤن۔ [illegible] ایران۔ جہمی۔ پورین۔ رتن پور۔ تہریاوان تحصیل کہاگا [illegible] ضلع فتح پور مین آباد ہین اس گروہ مین بعض کا بہات راج منجہولی [illegible] اور بعض کے پاس تہوڑی زمینداری ہے اور بعض علاقہ دار [illegible] ہین۔

گروہ سوم۔ تعلقہ داران رام پور۔ ڈنگوس۔ دہنگڑہ [illegible]۔ جو [illegible] دہیالوان۔ شمشیرپور تحصیل کنڈہ ضلع پرتاب گڈہ و تعلقہ دار ضلع [illegible]۔ انکی اصلیت اور جلاوطنی راج منجہولی سے بصراحت تحریر کیجاتی ہے۔

## اصلیت قوم بسین

میور بہٹ بن راما چارج ابن بہیما چارج بن اسو تہما چارج ابن وردنا چارج بن [illegible] پرسرام جی ابن جمدگن بن رچیک ابن اوزبہ بن ایلوان ابن چیدان بن تبلیس بن [illegible] بہرگ جی۔ میور بہٹ کی پیدایش مہاراشٹ دیش کی ہے اور تعلیم کی غرض سے مہر کاشی مین آئی اور یہان انہون نے چارون وید اور چہہ شاستر پڑہ کے بہٹ کا خطاب حاصل کیا اور موضع کلراڈیہہ پرگنہ بلٹہورہ تحصیل نگرا ضلع اعظم گڈہ مین سکونت اختیار کی اور یہان انہون نے ایک عورت قوم کورمی کو اپنی زوجیت مین داخل کیا تہا جسکے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا

Marfat.com

جو کنبیون کا مورث اعلیٰ ہے اور جسکی اولاد اب تک اس پرگنہ اور دیگر مقامات مین صاحب ریاست وزمیندار ہے ۔

میورہبٹ ایک بہادر شخص تھے دریاے گہاگرہ یا راوتر کے بہر ونکی ریاست پر حملہ آور ہوکر فتحیاب ہوے اور ایک قطعہ ملک پر قابض ہوگئے یہان انہون سے تین قوم کی عورتون سے شادی کی اول مسماۃ سورج پربہا جو سورج ونشی خاندان راجگان اجودہیا سے تہے اور اسکے بطن سے ایک لڑکا لبوسین نام پیدا ہوا جو اپنے باپ سے بہی زیادہ بہادر اور اولالعزم تہا اسنے راج منجہولی کی بنیاد ڈالی جو اب پرگنہ سلیم پور ضلع گورکہپور مین واقع ہے اور زبردست راجہ ہوگیا اور اسکی اولاد صاحب ریاست ہوئی اور بسین کہلائی دوسری عورت میورہبٹ کی قوم بہوینہار سے تہی اسکے بطن سے جو بیٹا پیدا ہوا اوسکا نام بلکل تہا اور اس لڑکے کی اولاد مین تمکوہی اور رکواری کے گوجہ بہوینہار ہین تیسری عورت انکی مسماۃ ناگ سینی قوم برہمنی راجہ مہ پور کی لڑکی تہی اسکے بطن سے ایک لڑکا ناگ سین نام پیدا ہوا جسکی اولاد مین بیاسی کے مصر ہین ۔

## نوٹ

میورہبٹ کے زمانے مین شاید قانون بیاہ اسوقت کا نہین تہا ۔

## بنیادی راے ہوم مل مورث تعلقہ داران تحصیل کنڈہ ضلع پرتاب گڈہ

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ راے ہوم مل بن | ۲ راے سروپ مل | ۳ راجہ گہوبنس منجہولی | ۴ راجہ کنول کرشن مل | ۵ راجہ بسدیو مل | ۶ راجہ بہادر مل |
| ۷ راجہ تترب مل | ۸ راجہ آزدین مل | ۹ راجہ بلبہدر مل | ۱۰ راجہ بہیم مل | ۱۱ راجہ دہیر مل | ۱۲ راجہ مادہو مل |
| ۱۳ راجہ انرود مل | ۱۴ راجہ دیپ مل | ۱۵ راجہ بہوپ مل | ۱۶ راجہ ہردیو مل | ۱۷ راجہ دہوم سین | ۱۸ راجہ گنگا دت سین |

Marfat.com

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ١٩ راجہ بلی دت سین | ٢٠ راجہ دہوم سین | ٢١ راجہ دہرم سین | ٢٢ راجہ جیت دہرسین | ٢٣ راجہ کرپال سین | ٢٤ راجہ جے جیت سین |
| ٢٥ راجہ امرت دت سین | ٢٦ راجہ پرتہو پال سین | ٢٧ راجہ اکلمہ سین | ٢٨ راجہ پرتاب سین | ٢٩ راجہ کرم سین | ٣٠ راجہ پرتہد سین |
| ٣١ راجہ مان سین | ٣٢ راجہ پال سین | ٣٣ راجہ ارجن راؤ سین | ٣٤ راجہ چکردہن سین | ٣٥ راجہ گمبہیر سین | ٣٦ راجہ بیشردت سین |
| ٣٧ راجہ اندرمان سین | ٣٨ راجہ پرسورام سین | ٣٩ راجہ کرپانند سین | ٤٠ راجہ کومل راؤ سین | ٤١ راجہ دہول راؤ سین | ٤٢ راجہ ببرن سین |
| ٤٣ راجہ سکرت سین | ٤٤ راجہ بکرم سین | ٤٥ راجہ بہیم سین | ٤٦ راجہ راج سین | ٤٧ راجہ کہرک سین | ٤٨ راجہ ہرچند سین |
| ٤٩ راجہ راؤ سین | ٥٠ راجہ نند سین | ٥١ راجہ دیال سین | ٥٢ راجہ کرتا سین | ٥٣ راجہ امراؤ سین | ٥٤ راجہ دیورند سین |
| ٥٥ راجہ انت سین | ٥٦ راجہ چکر سین | ٥٧ راجہ اودے مال سین | ٥٨ راجہ گجپال سین | ٥٩ راجہ کرتا سین | ٦٠ راجہ کلیان سین |
| ٦١ راجہ جے مال سین | ٦٢ راجہ مال سین | ٦٣ راجہ منمال سین | ٦٤ راجہ کنک سین | ٦٥ راجہ اند سین | ٦٦ راجہ داجی سین |
| ٦٧ راجہ منمال سین | ٦٨ راجہ امراؤ سین | ٦٩ راجہ اوتر سین | ٧٠ راجہ ججے گوبند سین | ٧١ راجہ گوپال سین | ٧٢ راجہ گنگا سین |
| ٧٣ راجہ دہیان سین | ٧٤ راجہ گوپال سین | ٧٥ راجہ گرپال سین | ٧٦ راجہ پرتہوی پال سین | ٧٧ راجہ جے پال سین | ٧٨ راجہ ہرپال سین |
| ٧٩ راجہ دہیرت سین | ٨٠ راجہ ہرچند سین | ٨١ راجہ سنکردت سین | ٨٢ راجہ گوپال سین | ٨٣ راجہ سردی سین | ٨٤ راجہ جیپال سین |
| ٨٥ راجہ گج سین | ٨٦ راجہ پرتہو سین | ٨٧ راجہ مان سین | ٨٨ راجہ مان چین سین | ٨٩ راجہ بیران سین | ٩٠ راجہ نندی سین |
| ٩١ راجہ چند سین | ٩٢ راجہ منمال سین | ٩٣ راجہ بیر سین | ٩٤ راجہ منڈپال سین | ٩٥ راجہ جوسین مع رث | |

## ذکر قیام رائے ہوم مل اور ترقی اولاد اور ریاست

جب حسین شاہ شرقی بہلول خان لودہی بادشاہ دہلی کے حملوں سے متفرق ہو کر پٹنہ کی طرف چلا گیا ہے اور سرگردان چاروں طرف حیران و پریشان پہرتا تھا اور جونپور کی حکومت کی تمنا



Marfat.com

اسکے دل مین بہری ہوئی تہی لیکن شہنشاہ دہلی سے کچہہ بس نہین چلتا تھا اس صحرا نوردی مین راجگان کنتت اور راجگان منجہولی سے دوستی ہوگئی تہی اس درمیان مین شیر خان گورنر کڑہ مانک پور اور مبارک خان گورنر کہتولی (ٹانڈہ) سکندر بادشاہ ابن بہلول خان لودہی سے باغی ہو گئے اور حسین شاہ شرقی جو آوارہ پہر رہا تھا وہ بہی انکے شامل ہوگیا اور راجگان کنتت و منجہولی تو اس بلوہ کے بانی تہے ہی اپنی اپنی فوجین لیکر مبارک خان کی امداد کو پہونچے اور لشکر بلوائیان کی تعداد قریب دو لاکہہ کے ہوگئی تہی اب سکندر شاہ لودہی با فوج گران انکے مقابلے کو آیا اور ۸۹۷ھ مین ایک جنگ عظیم کے بعد شیر خان اور مبارک خان قتل ہو گئے اور لشکر بلوائیان پراگندہ ہوکر ادہر ادہر ہوگیا سرداران گہروار نے زیر دامن کوہ بندہاچل گنگا کے کنارے اقامت اختیار کی اور سرداران منجہولی سے رائے ہوم نے صحرائے مانک پور کی طرف رخ کیا کیونکہ انکو راجہ مانکچند یا اسکی اولاد مین نواسہ ہونیکا دعوی تھا اس صحرائے مانک پور مین بود و باش اختیار کی اس جنگل مین انکی رائے پورندر پیدا ہوئے رائے پورندر نے موضع پور بارہ مشمولہ تعلقہ رام پور آباد کیا جو مانک پور سے بفاصلہ ۸ کوس جانب شمال واقع ہے معلوم ہوتا ہے کہ رائے ہوم مل اور انکی اولاد کا یہی مقام مامن تہا اگرچہ بعض روایات سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ گروہ بسین کا اول موضع بدگوان مین قیام ہوا ہے شاید پہلے کچہہ دنون اس موضع مین بود و باش رہی ہو رائے پورندر کے رائے گوپال پیدا ہوئے انہون نے اپنی قوت بڑہائی اور اپنے مقبوضہ جنگل مین مواضعات رائے پور تا ئین رائے گڈہ بہی آباد کئے اس درمیان مین سوم بنسیان پرتاب گڈہ نے زور پکڑا اور مسلمانان جاگیرداران مانک پور کے علاقہ مین لوٹ مار شروع کردی اور قوم بسین جو اسوقت بہادری مین شہرت رکہتی تہی سوم بنسیان پرتاب گڈہ کی سد راہ ہوئی اور مسلمانون نے بسینون سے موافقت کی اب بسینون نے مابین راہ مانک پور اور پرتاب گڈہ اپنے ڈیرے لگائے سپاہیون کے ڈیرہ لگانے سے اس مقام کا نام ڈیرہ مشہور ہوگیا اور پہر جب آبادی بسینون کی ہوئی تب بہی بستی کا نام ڈیرہ ہی کہلایا اور اب تک موضع کا یہی نام کاغذات مین لکہا جاتا ہے یہان رائے گوپال کے رائے راگہو مل پیدا ہوئے اور انکی دو عورتین تہین



Marfat.com

پہلی عورت سے رائے اسکرن اور رائے کاشی اور رائے کہیم کرن تین بیٹے اور دوسری
عورت سے رائے رنجیت اور بابو رائے دو بیٹے پیدا ہوے رائے راگھومل اور اونکے
بیٹے لایق اور بہادر تھے انہون نے ڈاکہ زنی پر کمر باندہی حکام شاہی نے بنظر امن
رائے راگھومل کو عہدہ چودہری مانک پور عطا کیا انکی خوش انتظامی سے خطاب رائے رایان
اور ایک وسیع قطعہ آراضیات افتادہ و جنگل مانک پور کے قریب وجہ معاش مین بطور
تمغہ انعامی سرکار دہلی سے عطا ہوا اسوقت سے لوٹ مار علاقہ کا سلسلہ تو بند ہو گیا
رائے راگھومل اور اونکی اولاد آراضیات عطیہ سلطانی کے آباد کرنے اور ریاست کے ترقی
دینے مین مصروف ہو گئے کیونکہ آراضیات عطیہ سلطانی کو رائے راگھومل نے اپنی پہلی عورت
کے تینون بیٹون مین تقسیم کر دیا تہا اور جو موضع اوسوقت خام تحصیل ہوتا تہا اوسکی قبولیت اپنے
بیٹون کے نام کرا دیتے تھے چونکہ رائے رایان راگھومل وقت تقرری عہدہ چودہری سے
مانک پور مین بود و باش رکھتے تھے اس لئے رائے اسکرن بڑے بیٹے اپنے باپ کی حیات مین
باپ سے جدا ہو کر رام پور مین جو اسوقت فتحگڈہ کے نام سے معروف تہا سکن گزین ہوے
من بعد اسیطرح دوسرے بیٹے رائے کاشی ڈہنگوس مین اور تیسرے رائے کہیم کرن مقام
ڈیرہ مین مقیم ہوے اور بعد وفات رائے راگھومل رنجیت رائے موضع کندولی اور
بابو رائے موضع بابو پور مین آباد ہوے اوسوقت سے مانک پور کی سکونت کا تو خاتمہ
ہو گیا لیکن اولاد اور ریاست کو انکی روز افزون ترقی ہوتی گئی اور مسلمان جاگیرداران
اور معافی داران جیسے بڑہے تہے کچھ دنون ترقی پر رہے اور آخر گھٹنے کی نوبت پہونچی
اور ایسے گھٹے کہ اب عروج و تنزل کے حالات اونکے لکہنا دشوار ہین ۔

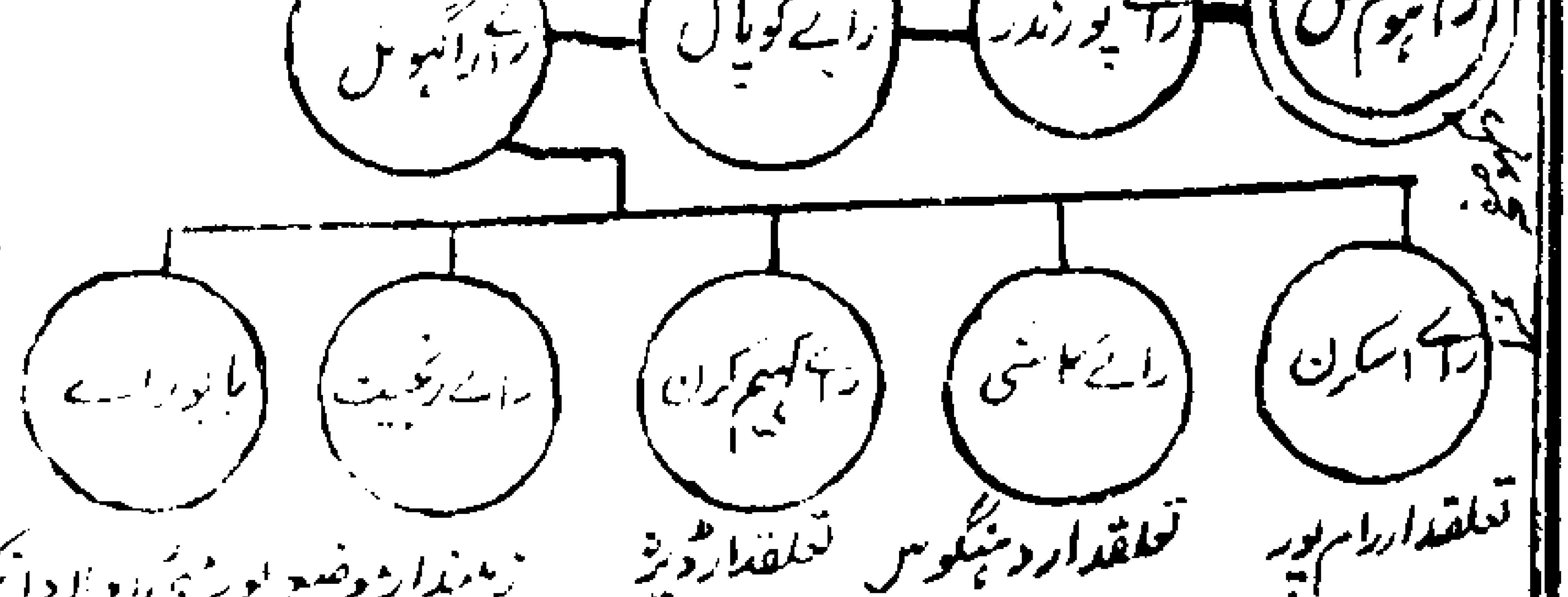


Marfat.com

# فہرست علاقہ جات سندی اولاد راہو مل بسین واقع تحصیل کنڈہ ضلع پرتابگڈہ

| نام تعلقہ | نام تعلقدار حال | تعداد مواضعات مندرجہ سنہ [illegible] (علاوہ علاقہ نوخرید) | جمع مالگذاری سرکار (علاوہ رقومات سوائی) |
| --- | --- | --- | --- |
| رامپور اتیہ | راجہ اودہیش سنگہ | ۲۱۰ موضعات حدبستی علاوہ علاقہ موضعات نوخرید | ایک لاکھ [illegible] علاوہ علاقہ دیہات نوخرید |
| ڈہنگوس — علاقہ پوانسی | لال شیوپرتاپ بہادر سنگہ | ۳۹ مواضعات | [illegible] |
| ڈہنگوس — علاقہ ڈہنگڈہ حصہ ۹ | لال جگدیس سنگہ | ۱۸/۱۰ مواضعات | [illegible] |
| ڈہنگوس — علاقہ ڈہنگڈہ حصہ | لال چہتردہاری سنگہ | ۱۱/۹ مواضعات | [illegible] |
| ڈہنگوس — بشراکت حصہ ۹ و ۷ | بشراکت ہر دو تعلقداران ڈہنگڈہ | ۴/۱ مواضعات | [illegible] |
| ڈیڑہ الف — بہدری | راے کرشن پرشاد سنگہ | ۱۹ مواضعات (علاوہ نوخرید) | [illegible] (علاوہ نوخرید) |
| ایضاً (ب) کونڈراجیت — ۱ محال شمسپور | لال راگہو راج سنگہ | ۱۹/۱۷ مواضعات | [illegible] |
| ۲ محال ٹڈگون | ایضاً | | |
| ۳ محال تاجپور | بیوہ لال رام کنکر سنگہ | ۱۳/۱۴ ایضاً | [illegible] |
| ۴ محال کانٹی | لال اندر پال سنگہ | ۱۰/۱۴ ایضاً | [illegible] |
| محال شراکت نمبر ۲ و ۳ و ۴ | . . . . . . | ۸/۱۲ ایضاً | [illegible] |
| ایضاً (ج) دہیانواں | بابو راج اندر بہادر سنگہ | ۱۰ مواضعات | [illegible] |
| ایضاً (د) چوراس | بابو سرب دون سنگہ | ۱۰ مواضعات | [illegible] |
| | | ۵۹۸ مواضعات حدبستی (علاوہ دیہات نوخرید) | ۳ لاکھ [illegible] (علاوہ نوخرید) |

یادداشت ..

[illegible]

# تعلقہ رام پور

رائے اسکرن بڑے بیٹے رائے رایان راگہول مورث خاندان تعلقداران رام پور
اپنے باپ سے علیحدہ ہوکر مانکپور سے مقام رام پور جو اوسوقت فتحگڈہ کے لقب سے
معروف تہا اقامت گزین ہوے اور اوسکا نام رام پور رکہا اور اوسکے کوٹ مین
مکان اور باولی تعمیر کرائی جو اب تک موجود ہین اور بہت سے مواضعات رائے اسکرن
اور اونکی اولاد نے آباد کئے جنکی فہرست آیندہ تحریر ہوگی رائے اسکرن کے ایک بیٹا
رائے رودر پرتاب شاہ پیدا ہوا اور مالک ریاست ہوا اسکے دو بیٹے رائے ٹوڈرمل مالک
ریاست ہوے اور چہوٹے بیر شاہ کو موضع بہٹنی وجہ معاش مین دیا گیا رائے ٹوڈرمل کے
ایک بیٹا رائے دہارو شاہ پیدا ہوا اور اوسنے کوٹ دہارو پور تعمیر کرایا اسکے چار بیٹے ہربنس شاہ
مالک ریاست ہوے اور دوسرے جگت سنگہ کو مواضعات تال پور و بہمن پور و سام پور
اور تیسرے بیٹے جگدیش رائے کو جگدیس پور رائے پور گدہرہ اور روتی پور اور چوتہے بیٹے
جگدیو رائے کو موضع پرسنگہ پور وجہ معاش مین دیگئی اور رائے ہربنس شاہ کے چہہ بیٹے پیدا ہوے
بڑے رائے جے سنگہ مالک ریاست ہوے اور بابو مدن سنگہ و بابو نراین سنگہ و بابو گج سنگہ
لاولد فوت ہوے اور اودے بہان سنگہ کو موضع بلہا اور بابو امیر سنگہ کو موضع سیتل مؤ
وجہ معاش مین دیا گیا اور رائے جے سنگہ کے تین بیٹے پیدا ہوے بڑے رائے شیام سنگہ
مسند نشین ریاست ہوے دوسرے بابو رام بخش سنگہ لاولد فوت ہوے تیسرے بابو پرتاب سنگہ
کو مواضعات چیر گڈہ ۔ پرتاب گڈہ اور ٹہاری اسدگ وجہ معاش مین دیگئی اور رائے
شیام سنگہ کے پانچ بیٹے پیدا ہوے بڑے رائے سنگرام سنگہ مسند نشین ریاست
اور جب وہ لاولد ہوئے تو دوسرے بہائی اونکے رائے بہاد سنگہ جانشین ریاست
ہوے تیسرے بابو کشن سنگہ کو موضع نوڑیہا اور چوتہے بابو بسن سنگہ کو مواضعات اجہارہ
سرائے جگت سنگہ ۔ کڑہ رائے بہاد سنگہ ۔ بلی پور ۔ اور نصف استہا پور اور پانچوین
بابو ڈینگر سنگہ کو موضع سرائے اندرجیت وجہ معاش مین دیگئی اور رائے بہاد سنگہ کے

Marfat.com

دو بیٹے پیدا ہوئے بڑے رائے کشل سنگہ مالک ریاست ہوئے دوسرے بابو رسال سنگہ
کو موضع بجھی متوجہ معاش میں دیا گیا اور رائے کشل سنگہ کے ایک بیٹا رائے بلونت سنگہ
پیدا ہوا اور مالک ریاست ہوا اور اسکے دو بیٹے پیدا ہوئے بڑے لال گجراج سنگہ عرف
لال بیری سال مسند نشین ریاست ہوئے اور دوسرے بابو دہونکل سنگہ لاولد فوت ہو گئے
لال بیری سال کے کوئی اولاد ذکور پیدا نہیں ہوئی ایک لڑکی مسماۃ للو صاحب پیدا ہوئین
جو رئیس ڈونڈیا کہیڑے کو بیاہ گئین تہین بعد وفات لال بیری سال اونکے چچازاد بہائی
راجہ ہنومنت سنگہ مسند نشین ریاست ہوئے جیسے رائے اسکرن مورث خاندان
مانک پور سے جدا ہوکر بفاصلہ ۸ کوس مقام رامپور میں چلے گئے تہے ویسے ہی اونکی اولاد
کا علاقہ مانکپور کی طرف بڑہتا گیا اور راجہ ہنومنت سنگہ کے حدود ریاست گنگا پر
قایم ہو گئی راجہ ہنومنت سنگہ خاندان لبین میں بڑے نامی ہوئے اور باوجود مقابلہ
شاہ اودہ اونکو کوئی نقصان ملکی یا مالی نہیں ہوا بلکہ علاقہ کو ترقی ہوتی گئی اگرچہ رائے اور
راجہ کے ایک ہی معنی ہیں اس واسطے راجہ ہنومنت سنگہ نے خطاب موروثی رائے کو
ساتہہ خطاب راجہ کے بذریعہ مسٹر کرنیل سلیمن صاحب بہادر رزیڈنٹ لکہنؤ ۱۸۴۹ء مین
سرکار شاہ اودہ سے تبدیل کرالیا اور رائے سے راجہ لکہے جانے لگے اور اس خاندان سے
سلسلہ قرابت راجگان خود مختار سے ہے راجہ صاحب نے موضع محمد آباد کی زمین مین
دریاے گنگا کے کنارے ایک قلعہ تعمیر کرایا اور اوسکا نام کوٹ کالاکانکر رکہا اور اسی
کوٹ میں لب دریا ایک عمارت عالیشان موسومہ بارہ دری تعمیر کرائی اور دیگر مکانات
بہی تعمیر کراکے اپنی بود و باش اختیار کی اور ایک وثیقہ وقف قایم کیا جسمین موضعات
محمد آباد عرف کوٹ کالاکانکر معہ عمارت بارہ دری اور سنگرام پور۔ سنگرام گڈہ۔
اعظم پور۔ ہنا ؤن شامل کئے۔ ایام غدر ۱۸۵۷ء مین جناب کرنیل بیرو صاحب بہادر
جیوڈیشنل کمشنر ملک اودہ اور مسٹر کارنیگی صاحب بہادر کمشنر راے بریلی مع اون کے
میمصاحبان کے باغیون کے ہاتہہ سے جان بچائی اور پندرہ روز تک اپنے
مکان مقام کالاکانکر مین مہمان رکہکر جب ہنگامہ بلوائیان فرو ہوا تو بحفاظت تمام

Marfat.com

قلعہ الہ آباد مین پہونچا دیا اگرچہ اثناے راہ مین خطرہ کا اندیشہ تھا لیکن درمیان راہ علاقہ
زمینداری راجہ صاحب کے بھائی بند ونکا تھا ٹھکرائین بسنت کنور تعلقدار بہیدری
اور تعلقدار دہیانوان نے مدد دی اور اپنے ملازمان کو ساتھ کر دیا لیبد ایام غدر
اس صلہ مین راجہ صاحب کو سند خیر خواہی اور ایک پنشن گورنمنٹ عالیہ ہند سے
عطا ہوئی۔ راجہ صاحب کے دو بیٹے تھے اور ایک دختر رانی شیو پال کنور جو راجہ صاحب
ریوان کو بیاہ گئین تہین اور بڑے بیٹے لال پرتاپ سنگہ نے چاندہ ضلع سلطانپور
کی لڑائی مین قتل ہو کر تمغہ بہادری حاصل کیا اور چھوٹے بیٹے بابو لچھمن سنگہ کو راجہ صاحب
نے مواضعات شیخ پور - سہجنی - سیلواڑہ - کرم گنج - انتامؤ گذارہ وجہ معاش مین عطا کئے
اور بڑے لال پرتاپ سنگہ مقتول کے پسر راجہ رام پال سنگہ کے نام علاقہ رام پور ہبہ
کر دیا اور انکا نام داخل خارج سرکاری کاغذات مین ہو گیا بعد چندروز کے
راجہ رام پال سنگہ نے مذہب اور طریق آبادی مین اختلاف پیدا کیا اسپر راجہ ہنونت سنگہ
ناخوش ہو گئے اور ہبہ کی منسوخی اور علاقہ کی بازیافت کا دعویٰ عدالت ہا ے دیوانی مین
دائر کر دیا تب فیصلہ ثالثی یہ ہوا کہ اس علاقہ کی ذیل حالا کانکر پر بلا اختیار انتقال
راجہ ہنونت سنگہ اور ذیل دہاروپور و رامپور پر بلا اختیار انتقال راجہ رام پال سنگہ
قابض رہین اور بعد وفات ایک دوسرے کے شخص باقیماندہ بلا اختیار انتقال
تا حین حیات قابض رہے اور بعد وفات ہر دو راجگان علاقہ کا مالک مستقل بابو لچھمن سنگہ
اور اونکے ورثا ہونگے - راجہ ہنونت سنگہ نے ۱۸۸۱ء مین وفات پائی تعلقداران
اودہ مین اس علاقہ کے تعلقداران کی نشست کا چوتہا نمبر ہے - راجہ رام پال سنگہ
بعد وفات راجہ ہنونت سنگہ کل علاقہ پر قابض ہوئے یہ راجہ صاحب زبان فارسی
مین ایرانیون کی صحبت سے درجہ اول کی قابلیت رکھتے تھے اردو سے علی لاکہنؤ
مین بڑے فصیح اور شاعر تھے زبان فارسی مین دیوان آپکا شایع ہو چکا ہے ہندی بہاشا
کی تصنیفات بہی شایع ہو چکی ہین زبان سنسکرت کے ماہر اور زبان انگلش اور
اوسکے علوم ادب کے پورے محقق تھے علاوہ اسکے زبان لاطینی - فرانسیسی اور جرمنی مین

Marfat.com

بہی مداخلت رکہتے تہے راجہ صاحب عالی دماغ بلندی خیالات مین اپنا جواب نہین رکہتے تہے آپ ولایت مین تشریف لے گئے اور انڈین ایسوایشن کے جلسون مین شریک رہے اور انڈیا سوسائٹی کی صدارت فرماتے تہے ہوس آف کامنس مین نشست حاصل کرنیکی کوشش مین تہے کہ آپکی والدہ صاحبہ نے آپکو طلب کیا بموجب ارشاد مادر گرامی آپ ہندوستان مین واپس آئے اور چند روز بعد پہر آپ انگلینڈ مین پہونچے یہان رانی سوبہاؤ کنور آپکی زوجہ جو عالی خاندان فرمانروایان راج ریوان سے تہین اور آپکے ہمراہ تہین فوت ہوگئین ادہر ہندوستان مین آپکے جد نامدار راجہ ہنومنت سنگہ نے بہی دنیا سے رحلت کی لہذا دوبارہ ہندوستان مین مراجعت کی راجہ صاحب کو اپنی زوجہ مرحومہ کے ساتہہ عشق صادق تہا اونکی نعش کو حنوط کراکے ایک صندوق مین محفوظ رکہہ چہوڑا تہا ساتہہ لائی اور کالاکانکر مین دریاے گنگا پر مطابق رسم ہنود دگدہ دیا گیا چند روز بعد پہر ولایت انگلینڈ مین تشریف لے گئے بباعث بدانتظامی علاقہ واپس آئے ہندوستان مین اپنے لایق تجربون سے بڑے بڑے کارنمایان کی قومی مجالس اور سرکاری معاملات مین صاحب الراے رہے چہہ سال تک لیجس لیٹو کونسل کے ممبر تہی اور عہدہ کے مجسٹریٹ تو ہمیشہ کے تہے راجہ صاحب کے لکچر - ایڈرس - آرٹیکل - پامفلٹ یادگار زمانہ ہین اور فنون سپہگری نشانہ بازی بندوق - برچہا بازی - شہسواری - ورزش - پیراکی - دوڑ وغیرہ مین فرد تہے اور علوم موسیقی مین کامل تہے کوئی ساز زمانے کا ایسا نہ تہا کہ جسکو خود نچہیر سکتے ہون - ملکی صنعت اور حرفت سے آپکو دلچسپی تہی اس لئے بہت سے کارخانہ نیل اور ریشم وچرمی ریاست مین آپنے جاری کئے تہے خوش انتظام ایسے کہ انکے عہد مین حیثیت علاقہ المضاعف ہوگئی بہت سے دیہات خریداری مین آئے رفاہ عام کے لئے مدرسہ وہسپتال قایم کئے راجہ صاحب نے تاریخ ۲۹ - فروری ۱۹۰۹ء کو بعارضہ فالج دنیا سے انتقال کیا بعد وفات راجہ رمیش سنگہ بہتیجہ انکے مسند نشین ریاست ہوئے راجہ رمیش سنگہ ایک نوجوان

Marfat.com

تعلیم یافتہ رئیس تھے فارسی - انگریزی سنسکرت کے ماہر تھے افسوس چند روز مین سنہ مین انتقال کرگئے بعد وفات انکے راجہ اودھش نابالغ پسر انکے مسند نشین ریاست ہوئے بوجہ نابالغی رئیس علاقہ ماتحت کورٹ افوارڈس ہے اہل خاندان اس علاقہ کے مواضعات ہیٹنی - برسنگہ پور - رائے پور بگدہرہ - بلہا سیتل مئو - اجہارہ - چیتر گڈھ بہٹا - ہیرا کوک نوڑیہا - سرائے جگت سنگہ اور بجئی مئو وغیرہ مین آباد ہین -

## فہرست دیہات آباد کردہ تعلقداران رامپور

| نمبر شمار | نام آباد کنندہ | نام موضع جو آباد کیا گیا | نمبر شمار | نام آباد کنندہ | نام موضع جو آباد کیا گیا |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | رائے اسکرن | رامپور خاص | ۱۹ | پرتاب سنگھ | پرتاب گڈھ |
| ۲ | ״ | رائے اسکرن پور | ۲۰ | رائے سنگرام سنگھ | سنگرام گڈھ |
| ۳ | رودر پرتاب شاہ | رودر پرتاب پور | ۲۱ | ״ | سنگرام پور |
| ۴ | ״ | رامان پور | ۲۲ | ״ | سرائے سنگرام سنگھ |
| ۵ | ״ | رامپور | ۲۳ | ״ | جوت سنگرام سنگھ |
| ۶ | ״ | بیجو مئو | ۲۴ | رائے بہادر سنگھ | کرہ رائے بہادر سنگھ |
| ۷ | ״ | رامپور والی | ۲۵ | ״ | نی پور |
| ۸ | ״ | رام گڈھ ریلہ | ۲۶ | رائے کسل سنگھ | کسل گڈھ |
| ۹ | ״ | سرائے راجو | ۲۷ | لال بلونت سنگھ | لال گنج |
| ۱۰ | رائے نوڈرمل | ٹوڈر پور | ۲۸ | لال بیری سال | رامپور تیاین |
| ۱۱ | بابو بیر شاہ | بیر شاہ پور | ۲۹ | ״ | مزرعہ جوت سنگھ |
| ۱۲ | دہار و شاہ | دہارو پور | ۳۰ | ״ | شکنام پور |
| ۱۳ | رائے جگت سنگھ | سرائے جگت | ۳۱ | ״ | درہٹ |
| ۱۴ | جگدیش رائے | جگدیش پور | ۳۲ | ״ | [illegible] |
| ۱۵ | بردن سنگھ | سرائے بردن | ۳۳ | ״ | [illegible] شیو گنج |
| ۱۶ | رائے مدن سنگھ | مدن گڈھ | ۳۴ | ״ | مزرعہ بختاور سنگھ |
| ۱۷ | رائے جے سنگھ | سرائے جے سنگھ | ۳۵ | راجہ ہنومنت سنگھ | کوٹ کالا کانکر |
| ۱۸ | رائے شیام سنگھ | پورہ گر شیام سنگھ | ۳۶ | لال پرتاب سنگھ | کٹرہ پرتاب سنگھ |



Marfat.com

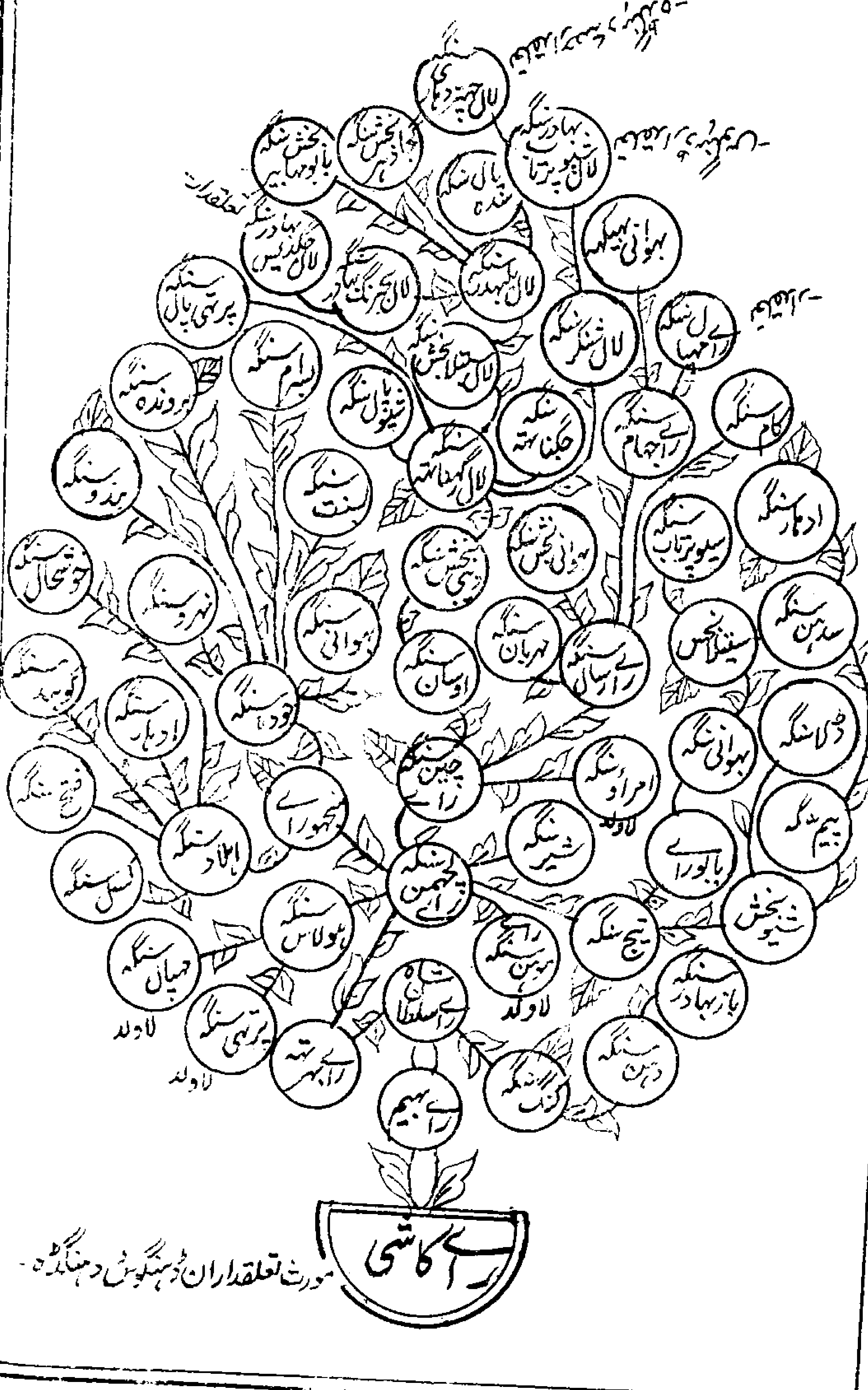


مورث تعلقداران ڈھنگوس دھنگڑھ ۔

# علاقہ ڈیرہ

راے کہیم کرن بعد وفات اپنے باپ کے مسند نشین ریاست ہوے اور مواضعات
کہیم کرن پور ۔ کہنوارہ ہردو کاشی پور ۔ کاشی پور سہاؤ آباد کئے اور اسکے
پانچ زوجکان تہین زوجہ اول سے دو بیٹے تہے بڑے بیٹے کلیان شاہ مالک ریاست ہوئے
دوسرے لال شاہ لاولد فوت ہو گئے اور دوسری زوجہ سے بہلونت راے ایک بیٹے
پیدا ہوے اور اونکو مواضعات بکہرا ۔ آمرہی ۔ سنساری ۔ نارایور کبنی ۔ محمد آباد ۔ کوٹلہ ۔
وجہ معاش مین دیگئی تیسری زوجہ سے جادو راے اور ہرہر رتن اور ہرشنکر تین بیٹے
پیدا ہوے اور انکو مواضعات کورہی ۔ نارنگ پور ۔ ولدری دونون ۔ کاشی پور ۔
سراے ہوین ۔ اور چوتہی زوجہ سے ایک بیٹا فرخ شاہ پیدا ہوا انکی وجہ معاش مین موضع
چکوتند دیا گیا اولاد ان سب پسران کی مواضعات مصرحہ بالا مین موجود ہے اور پانچوین
زوجہ سے کوئی اولاد نہین ہوئی اور کلیان شاہ مالک ریاست کے پانچ بیٹے پیدا ہوے
منجملہ پسران ملکتا شاہ نے سراے خاند وجہ معاش مین پایا تہا مگر وہ چوتہی پشت مین
لاولد ہو گئے مابقی چارون بیٹون مین علاقہ تقسیم ہو گیا ۔

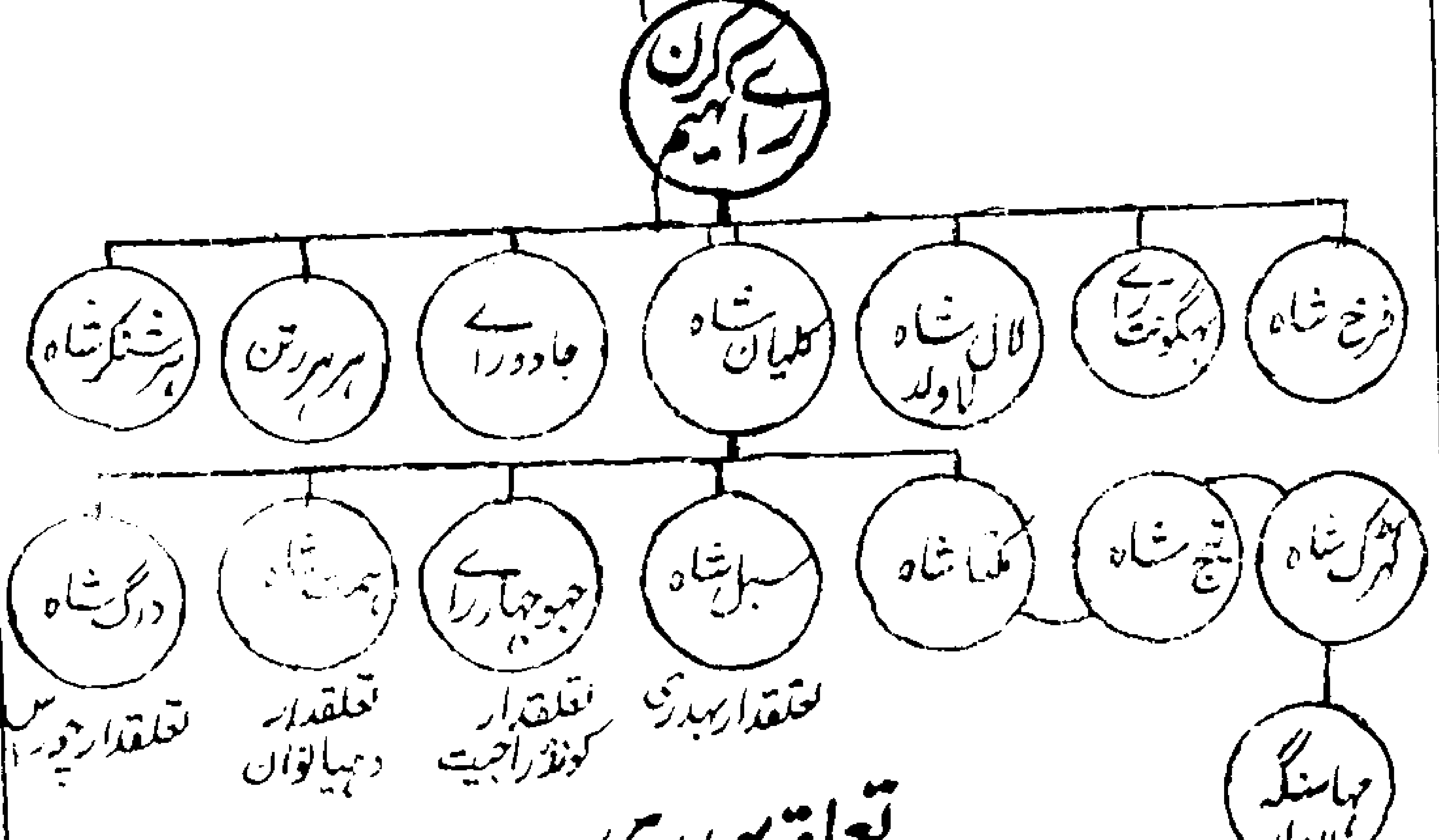


## تعلقہ بہدری

سبل شاہ مورث خاندان بہدری نے جو دیہات تقسیم مین پائے تہے اونمین تالاب

Marfat.com

انگریزی ہی بابت جانشینی کے جھگڑے شروع ہوگئے - بابو برج اندر بہادر سنگہ نواسہ راے مہپال سنگہ اور لال سیتلا بخش سنگہ اور لال شنکر سنگہ تعلقداران دہنگڈہ اور رانی جانکی کنور دختر خورد راے مہپال سنگہ زوجہ راجہ بجے بہادر سنگہ تعلقدار دیولی پرتاب گڈہ دعویدار ہوے اور ابتداے عدالت سے تا عدالت العالیہ پریوی کونسل لڑائیان رہین آخر علاقہ استری دہن قرار پایا اور رانی جانکی کنور دختر خورد راے مہپال سنگہ کو ملا اور جب رانی جانکی کنور نے وفات پائی تو پہر تنازعات برپا ہوئے تعلقداران دہنگڈہ دعویدار ہوئے اور لال شیو پرتاب بہادر سنگہ تعلقدار حصہ آنہ دہنگڈہ کو بوجہ اولاد اکبر کے علاقہ پوانسی عرف ڈہنگوس ملا لال شیو پرتاب بہادر سنگہ اس علاقہ کے پانیکی پوری مسرت نہ حاصل کرنے پائے تہے کہ اس علاقہ کو ایک آفت ناگہانی کا سامنا ہوگیا وہ یہ کہ رانی جانکی کنور متوفیہ نے اپنے شوہری علاقہ کے بچانیکی غرض سے بحین حیات اپنے شوہر کے ایک لاکہہ روپیہ بکفالت جائداد علاقہ پوانسی بنک لمیٹڈ الہ آباد سے قرض لیا تہا بنک کی جانب سے عدالت مجازمین دعوی ہوا عدالت ابتدائی سے تا عدالت العالیہ جوڈیشل کمشنر اودہ بنک کی ڈگری ہوتی گئی اول تو زر کثیر اور زمانہ دراز کا حساب سود اور خرچہ عدالت غرض اس علاقے کے سامان رخصتی نظر آتے تہے چونکہ لال صاحب ایک شخص فیاض اور خدا پرست تہے عدالت العالیہ پریوی کونسل مین انکی طرف سے اپیل ہوا اور وہ منظور ہوگیا اور کامیاب ہوگئے اسوقت حالت علاقہ ڈہنگوس کی نہایت اچہی ہے -

علاقہ دہنگڈہ کا مورث اعلی راے اوسان سنگہ جب فوت ہوا تو اونکے بعد اونکے بیٹے راے دیبی بخش سنگہ مسند نشین ریاست ہوے اور انکے بعد انکے بیٹے لال رگہوناتہ سنگہ مالک ریاست ہوے چونکہ اس علاقہ کے رئیس حاضر باش کچہری ناظمان وچکلہ داران شاہی اودہ کے نہ تہے ناظمان شاہی نے گیارہ مواضعات علاقہ پوانسی سے برآمد کرکے شامل علاقہ دہنگڈہ کرادی تہی اب تک علاقہ دہنگڈہ ایک رئیس کی ماتحتی مین تہا لال رگہوناتہ سنگہ کے کئی بیٹے تہے لال رگہوناتہ سنگہ نے موضع تریا لوان اپنے چہوٹے بیٹے بابو جگناتہ سنگہ کو وجہ معاش مین دیدیا تہا جسکے چند اجزا اب تک موضع ورثا بابو جگناتہ سنگہ مین بقیہ علاقہ

Marfat.com

دہنگڈہ باتفاق باہمی حصہ ۹ اور حصہ ۷ مین تقسیم ہوگیا حصہ ۷ آنہ لال شنکر سنگہ کوملا اور بعد وفات انکے لال شیو پرتاب بہادر سنگہ مالک ہوئے انہون نے ازروے ہبہ تملیکی اپنے بیٹے لال چہتر دہاری سنگہ کو عطا کردیا لال چہتر دہاری سنگہ ایک نوجوان لایق رئیس ہین اور حصہ ۹ کے مالک لال ستیلا بخش سنگہ ہوئے یہ لال صاحب اپنے وقت کے بڑے منتظم تہے اب انکے پوتے لال جگدیس بہادر سنگہ مالک ریاست ہین حصہ ۷ و ۹ ازروے بٹوارہ مکمل تقسیم ہے اہل خاندان علاقہ جات ڈہنگوس اور دہنگڈہ مواضعات امری کوٹلہ ۔ بلّا ۔ ٹانڈہ ۔ چورنگ ۔ چیچند پور ۔ پٹنہ اور رائے کاشی پور مین آباد ہین ۔

## فہرست دیہات آباد کردہ تعلقداران ڈہنگوس و دہنگڈہ

| نمبر شمار | نام آباد کرنیوالے کا | نام موضع جو آباد کیا گیا | نمبر شمار | نام آباد کرنے والے کا | نام موضع جو آباد کیا گیا |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | رائے کاشی | رائے کاشی پور | ۱۲ | رائے موہن سنگہ | موہن گڈہ |
| ۲ | ״ | رائے گڈہ | ۱۳ | فتح سنگہ | پورہ فتح سنگہ |
| ۳ | رائے سلطان شاہ | سلطان پور | ۱۴ | رائے منجہو | پورہ منجہو رائے |
| ۴ | رائے بہرتہہ | بہرتہہ گڈہ | ۱۵ | رائے مہیپال سنگہ | بہاری گنج بازار |
| ۵ | رائے کنک سنگہ | کنک سنگہ پور | ۱۶ | اوسان سنگہ | اوسان گنج بازار |
| ۶ | رائے لچہمن سنگہ | لچہمن گڈہ | | | |
| ۷ | رائے دہن سنگہ | دہنگڈہ | | | |
| ۸ | رائے ہولاس سنگہ | ہولاس گڈہ | | | |
| ۹ | رائے تیج سنگہ | تیج گڈہ | | | |
| ۱۰ | رائے تیج سنگہ | تیج پور | | | |
| ۱۱ | ״ | سریانوان | | | |

Marfat.com

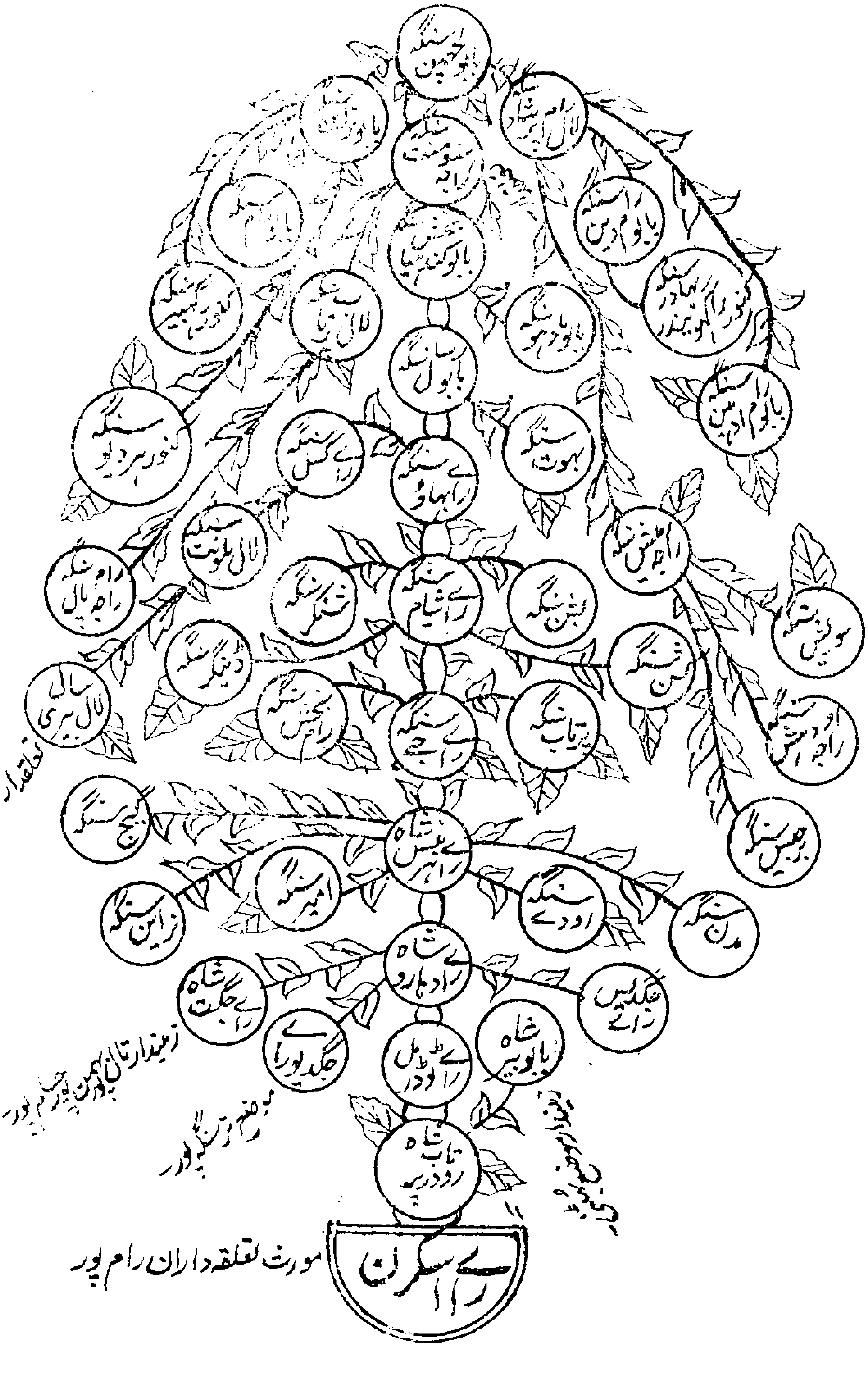

امیر سنگھ
نراین سنگھ
اودے سنگھ
مدن سنگھ
بشن سنگھ
راجہ سکرن
صورت تعلقہ داران رام پور




Marfat.com

# تعلقہ ڈہنگوس

راے کاشی مورت تعلقداران ڈہنگوس نے اپنی ریاست کا مقام ڈہنگوس قرار دیا اور بعد وفات انکے بیٹے راے بہیم سنگہ مسندنشین ریاست ہوئے اور انکے بیٹے سلطان شاہ مسندنشین ریاست ہوئے اور انکے دو بیٹے پیدا ہوے بڑے راے بہرتہہ مالک ریاست ہوئے اور چہوٹے بیٹے بابو کنک سنگہ کو موضع چورنگ وجہ معاش مین دیا گیا اور جب بابو کنک کے پوتے بازبہادر سنگہ لاولد فوت ہوگئے تو یہ موضع شامل علاقہ ریاست ہوگیا اور بعد وفات راے بہرتہہ انکے بیٹے راے لچھمن سنگہ مسندنشین ریاست ہوئے اور انکے چہہ بیٹے پیدا ہوئے بڑے راے جین سنگہ مالک ریاست ہوے اور دوسرے تیج سنگہ کو موضع بہٹارہ وچورنگ اور تیسرے شیر سنگہ کو مواضعات سراے غریب اور ردمتی پور اور چوتھے منجہو راے کو مواضعات جیجنپور۔ بہلائی گسیم۔ چورنگ۔ بلاّ۔ ٹانڈہ راے کاشی پور۔ جہینگو رملکیا مہیوا اور پانچوین ہولاس راے کو موضع دہموہن وجہ معاش مین دیا گیا اور چھٹے موہن سنگہ لاولد فوت ہوئے راے جین سنگہ کے دو بیٹے پیدا ہوے بعد وفات انکے بڑے راے رسال سنگہ مسندنشین ریاست ہوے اور چہوٹے راے اوسان سنگہ کو بیالیس گاؤن معاش مین دیگئے اسوقت سے علاقہ کے دو تعلقدار شمار ہونے لگے ایک تعلقدار پوانسی ڈہنگوس اور دوسرا تعلقدار دہنگڈہ تعلقدار پوانسی راے رسال سنگہ کے چار بیٹے پیدا ہوئے بڑے راے جہام سنگہ مالک ریاست ہوئے دوسرے مہربان سنگہ کو موضع امرائی پیّہا اور تیسرے بیردکام سنگہ کو روپچہتو آراضی سیر اور چوتھے بہوانی بخش سنگہ کو مواضعات رام گڑہ اور رنجیت گڈہ وجہ معاش مین دیگئے چندروز کے تینون بہائی لاولد فوت ہوگئے مواضعات جو انکو وجہ معاش مین دیے گئے تہے شامل علاقہ ریاست ہوئے اور بعد وفات راے جہام سنگہ انکے بیٹے راے جہپال سنگہ مسندنشین ریاست ہوئے مگر انکے کوئی اولاد نرینہ نہین تہی انکی بیوہ ٹہکراین کیلاش کنور مالک ریاست ہوئی اور ۱۸۷۳ء مین جب انہون نے وفات پائی اسوقت عملداری

وجاہات وباندہ کی تعمیرات کین اور موضع ڈیرہ مین سبل گڈہ آباد کیا انکے دو بیٹے پیدا ہوئے
بڑے بکرم شاہ مالک ریاست ہوے اور چھوٹے کرت شاہ کو موضع سراے سید خان
وجہ معاش مین دیا گیا راے بکرم شاہ نے سبل گڈہ کی سکونت ترک کرکے اپنے علاقہ مین
بہدرکالی کی جاے استہاپت کے نام سے ایک موضع آباد کیا جکا نام بہدری معروف ہو
اور اوس مین کوٹ بکرم گڈہ کی تعمیر کی اور سکونت اختیار کی اسوقت حیثیت علاقہ
کم تھی انکے تین بیٹے ہوے بڑے راے چتر سنگہ مالک ریاست ہوئے اور موضع بسہیا
مین بازار اور کوٹ چتر گڈہ تعمیر کرایا دوسرے کام سنگہ لاولد فوت ہوگئے تیسرے پرتاب سنگہ
کو موضع غریب پور وجہ معاش مین دیا گیا اور راے چتر سنگہ کے دو بیٹے ہوے بڑے
راے رام سنگہ مسند نشین ریاست ہوے اور چھوٹے راے تلک سنگہ کو موضع رسولپور
وجہ معاش مین دیا گیا راے رام سنگہ کے تین بیٹے ہوے بڑے راے گندہرپ سنگہ مالک
ریاست ہوئے دوسرے راے جیت سنگہ نے ملازمت بادشاہ دہلی اختیار کی تھی جسکی باعث
اس علاقہ کی حیثیت المضاعف ہوگی جب راے گندہرپ سنگہ لاولد فوت ہوے تو
راے جیت سنگہ دہلی مین تھے ملازمت شاہی سے استعفا دیدیا بوقت رخصت عالیگہر
بادشاہ دہلی کے حضور سے انکی عمدہ خدمات کے صلہ مین ایک خلعت گران بہا اور خطاب
راے عطا ہوا اور حسب فرمان شاہی آٹھ مواضعات شاہ پور۔ بانےمو۔ بکرم پور۔ تلوری۔
مہیوا۔ سراے کسوت۔ بسہارا پور اور گوپال پور بندہن معاف عطا ہوئے جب راے
جیت سنگہ بہدری مین آئے اور مسند نشین ریاست ہوئے تو موضع سکردہ مین کوٹ
تعمیر کرایا اور وہان سکونت اختیار کی انکی زوجہ اول کے نام موضع مؤدارا تہا کیونکہ زوجہ
مذکور کے مورثان آبائی کو سرکار دہلی سے معاف عطا ہوا تہا جب اس زوجہ نے وفات پائی
تو یہ بہی شامل علاقہ بہدری ہوگیا اور بعد وفات راے جیت سنگہ اونکے چھوٹے بہائی
راے گرور سنگہ مسند نشین ریاست ہوئے اور انکی وفات پر انکا بیٹا راے
دلجیت سنگہ مسند نشین ریاست ہوا اس تعلقدار کے زمانے مین نواب آصف الدولہ
بہادر والی اودہ تبقریب دورہ وارد علاقہ بہدری ہوا تہا اور اس تعلقدار کی خدمات سے

خوش ہوکر معافیات سابقہ بحال رکہی گئین ہتین اور خلعت فاخرہ سے ممتاز کئے گئے
رائے دلجیت سنگہ نے موضع دہمنی آباد کیا اور راوس مین کوٹ تعمیر کرایا مگر مرزا جان ناظم شاہ
اودہ سے لڑائی ہوگئی اور ۱۲۴۰؁ مین قتل ہوگئے بعد انکے رائے اظلم سنگہ انکے بیٹے مسند
نشین ریاست ہوئے مگر انہون نے بہی سرکاری خراج ادا نہین کیا اسوجہ سے ناظم شاہی نے انکو
گرفتار کرکے لکہنؤ کو بہیجدیا تہا انکی عدم موجودگی مین ٹہکراین شیوراج کنور زوجہ انکی قابض
علاقہ ہوگئین اور ناظم شاہی سے لڑائی شروع ہوگئی اور آٹہہ روز تک محاصرہ رہا
آخر لکہنؤ سے حکم شاہی بنام ناظم صادر ہوا کہ بہادر ٹہکراین کو تعلقہ بہدری چہوڑ دیا جاوے
۱۸۱۵؁ مین رائے اظلم سنگہ نے لکہنؤ کے قید سے رہائی پائی اور قابض علاقہ ہوئے انکے
تین بیٹے تہے بڑے رائے گوپال سنگہ جو بحین حیات اپنے باپ کے مسندنشین ریاست
ہوئے چہوٹے بیٹے رائے جگموہن سنگہ کو یہہ بات پسند نہ آئی اور کبیدہ خاطر ہوکر
ملک پنجاب کی طرف چلے گئے اور سرکار رنجیت سنگہ والی ریاست لاہور مین ملازمت
اختیار کی کچہہ دنون بعد عمدہ خدمات کے بدلے مین صوبہ داری کشمیر پر مختار ہوئے اور
رفتہ رفتہ یہہ خبر علاقہ بہدری مین پہونچی ٹہکراین شیوراج کنور فراق فرزند مین بیقرار
رہتین تہین اور رائے اظلم سنگہ مرچکے تہے ٹہکراین نے متواتر خطوط کشمیر مین رائے جگموہن سنگہ کے
بلانیکیواسطے بہیجے مگر وہ نہ آئے تب خود ٹہکراین مذکور کشمیر مین گئین اور بیٹے سے ملاقات
ہوئی رائے جگموہن سنگہ کو بہدری مین آنا منظور نہین تہا لیکن مان کے حکم سے مجبور تہے آخر
بہدری مین واپس آئے اور یہان پہونچکر لوٹ مار علاقہ پر کمر باندہی انصیرالدین حیدر
بادشاہ لکہنؤ کے عہد دولت مین حیثیت علاقہ اور زیادہ ہوگئی احسان حسین خان
ناظم شاہی سے بابت ادائے جمع سرکاری جہگڑا ہوگیا ناظم نے پچاس ہزار آدمیون
بارہ روز تک بہدری کا محاصرہ رکہا بعد مین صلح ہوگئی اسکے دو برس بعد پہر ناظم شاہی سے
ٹکرار ہوئی اور اس معرکہ مین کل تعلقداران بیسین شریک بہدری تہے سبب لڑائی کا
یہہ تہا کہ مالگذاری زیادہ طلب کیجاتی تہے شروع مین بمقام دہاردلو رتعلقدار رامپور سے
ناظم شاہی سے جنگ ہوئی اور ناظم نے شکست کہائی پہر ناظم نے ایک فوج کثیر کے ساتہہ



Marfat.com

بھدری پر حملہ کیا راے گوپال سنگہ اور جگموہن سنگہ اور رتنناتہہ سنگہ نے چاہا کہ تینون بھائی بھدری
سے عملداری انگریزی مین جو قریب ترتہی چلے جاوین اس ارادہ سے وہ بمقام رام پورہ عملداری
انگریزی مین پہونچ گئے مگر ناظم شاہی انکے تعقب مین جارہا تھا تعلقداران کے ساتھ آدمی
کم تھے اور ناظم کے ہمراہ فوج کثیر تہی لڑائی ہوئی اور تینون بھائی قتل ہوگئی منجانب سرکار
انگریزی ناظم کی دست اندازی عملداری غیر مین کرنے کی شکایت ہوئی اسپر شاہ اودہ نے ناظم کو
برخاست کردیا راے گوپال کے قتل ہوجانے پر اونکا بیٹا راے امرناتہہ سنگہ نابالغ مسند نشین
ریاست ہوا اور ٹہکراین شیوراج کنور راے امرناتہہ سنگہ کی دادی منتظم علاقہ رہین پہر کوئی
فساد نہین ہوا لیکن راے امرناتہہ سنگہ لاولد فوت ہوئے تب اونکی بیوہ ٹہکراین سنناتہہ کنور
قابض علاقہ ہوئین بعہد محمد علیشاہ اودہ فیمابین تعلقداران بھدری اور ڈہنگوس بابت حقیت
موضع راے گڈہ تنازع درپیش ہوا اور نوبت لڑائی کی پہونچی فوج بھدری نے بلا سردار
ذکور لڑنے سے انکار کیا تب ٹہکراین سنناتہہ کنور نے اپنے شوہری خاندان قریب ترتعلق
رسولپور سے راے جگت بہادر سنگہ کو منتخب کرکے مسند نشین ریاست کیا راے جگت بہادر سنگہ
عقلمند تعلقدار نہین تھے اور انکے کوئی اولاد بھی نہین تہی اس لئے انہون نے اپنے خاندان
قریب تر سے راے سربجیت سنگہ کو مستحق ریاست سمجھکر اپنا متبنی کیا اور ۱۸۷۸ء مین
راے جگت بہادر سنگہ فوت ہوئے راے سربجیت سنگہ اوسوقت نابالغ تھے مسند نشین
ریاست ہوئے عملداری سرکار انگریزی تہی علاقہ ماتحت کورٹ آف وارڈس ہوگیا اور
بلوغیت پر قابض علاقہ ہوئے راے سربجیت سنگہ نے انتظام علاقہ عمدہ کیا
یہ تعلقدار مہمان نواز رعایا پرور تھے افسوس نوجوانی مین ۱۸۹۶ء کو دنیا سے رحلت
کرگئے اور وقت وفات انکے خزانہ مین کئی لاکہہ روپیہ موجود تہا اسقدر زراندوده باوجود
خوش معاملگی خاندان بیسین مین کسی رئیس کے پاس نہین تہا راے سربجیت سنگہ کے
بیٹے راے کرشن پرشاد سنگہ جو ۱۳ رمئی ۱۸۸۶ء مین پیدا ہوئے تھے مسند نشین ریاست
ہوئے اور بوجہ نابالغی علاقہ ماتحت کورٹ آف وارڈس ہوا اور تاریخ ۱۸- فروری ۱۹۰۵ء
مین بوقت بلوغ واگذاشت ہوکر انکے قبضہ مین آیا اور دوران کورٹ آف وارڈس مین



Marfat.com

اندودہ راے سرجیت سنگہ اور علاقہ کی بچپت سے موضع بیتی حقیت ماتحتی علاقہ شمپور
اور چند دیہات علاقہ پٹی سیف آباد حصہ امین خرید کیئے گئے حیثیت علاقہ بہدری
عمدہ ہے رئیس بہی ایک نوجوان ہین۔ اہل خاندان اس علاقہ کے مواضعات رسولپور۔
غریب پور۔ سرائے سیدن۔ امری بزرگ۔ مانڈر بہاسون۔ کورہی بنسیارہ کہم کرن پو
گنی۔ کوتلہ۔ چکوند۔ بابو رائے جہانپور مین آباد ہین۔

# فہرست دیہات آباد کردہ تعلقداران بہدری

| نمبر شمار | نام آباد کرنے والا | نام موضع | نمبر شمار | نام آباد کرنے والا | نام موضع |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | رائے سبل شاہ | سبل گڈہ | ۱۴ | رائے گرور سنگہ | گرور گنج |
| ۲ | بکرم شاہ | بہدری | ۱۵ | رائے دلجیت سنگہ | دہمی پور |
| ۳ | " | بکرم گڈہ | ۱۶ | رائے ظالم سنگہ | ظالم گنج |
| ۴ | " | تلوری | ۱۷ | رائے گوپال سنگہ | پورہ گوپال سنگہ |
| ۵ | رائے کیرت سنگہ | سرائے کیرت | ۱۸ | " | لال گنج |
| ۶ | رائے چتر سنگہ | چتر گڈہ | ۱۹ | " | لال گوپال گنج |
| ۷ | رائے کام سنگہ | سرائے کام سنگہ | ۲۰ | رائے امرناتہہ سنگہ | بازار امرناتہہ سنگہ |
| ۸ | پرتاب سنگہ | پرتاب گڈہ | ۲۱ | ٹہکرائین سنناتہہ کنور | بازار سنناتہہ کنور |
| ۹ | رائے رام سنگہ | رام پور | ۲۲ | رائے کرشن پرشاد سنگہ | بازار کنور گنج |
| ۱۰ | " | رام گڈہ ہنوہی | | | |
| ۱۱ | " | امان پور | | | |
| ۱۲ | " | دریا پور | | | |
| ۱۳ | رائے رام سنگہ | سرائے رام سنگہ | | | |

Marfat.com

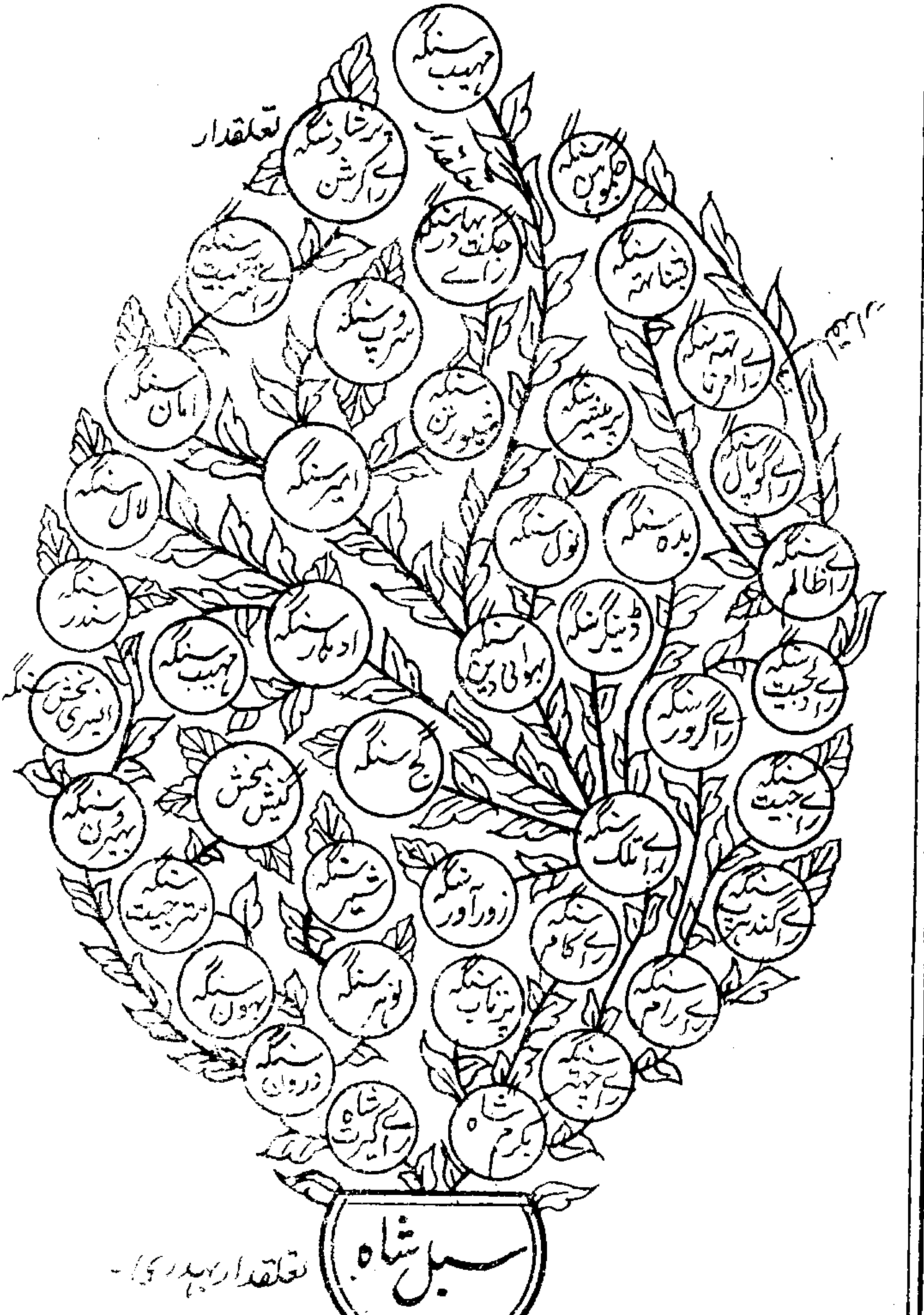
سبل شاہ
تعلقدار
امان سنگھ
لال سنگھ
بدھ سنگھ
نول سنگھ
زور آور سنگھ

Marfat.com

# تعلقہ کونڈراجیت عرف شمشپور

راے جھوجھار سورت تعلقداران کونڈراجیت موضع ڈیرہ سے علحدہ ہوکر موضع کونڈراجیت مین اقامت گزین ہوا ان کے تین بیٹے تھے بڑے راے کھڑگ سند نشین ریاست ہوئے دوسرے جنگ بہادر سنگہ کو مواضعات بزمان اور جبیانوان وجہ معاش مین دیئے گئے اور تیسرے باز بہادر سنگہ کو موضع بہریا کبیرپور دیا گیا اور راے کھڑگ سنگہ کے بعد انکا بیٹا راے شیودرشن سنگہ مالک ریاست ہوا اور انکے بعد راے لوچن سنگہ انکا بیٹا مسند نشین ریاست ہوا راے لوچن سنگہ سرکار دہلی مین ممتاز تھے بادشاہ نے موضع ہتگوان انکو معاف عطا کیا تھا مگر نواب سعادت علیخان نے اسپر مالگذاری تشخیص کردی راے لوچن سنگہ کے دو بیٹے تھے بڑے راے بیربہدر سنگہ مالک ریاست ہوئے اور دوسرے زبر سنگہ کو صرف ۵عسکہ اراضی موضع کونڈراجیت مین دیگئی راے بیربہدر سنگہ کی وفات پر ان کے بیٹے شیودین سنگہ مالک ریاست ہوئے اور انکے تین بیٹے تھے بڑے راے اجودھیا بخش سنگہ مسند نشین ریاست ہوئے یہہ نہایت عقلمند اور ہوشیار رئیس تھے بجلدوی خیرخواہی اور حاضرباشی کچہری حکام شاہ اودہ دونون ہی موضع لروان کے نانکار مین سرکار شاہ اودہ سے عطا ہوئین اور مین بعد بہت دیہات بزور شمشیر دوسرون کے انہون نے اپنے قبضہ مین کرلئے اسوقت حیثیت علاقہ کونڈراجیت المضاعف ہوگی ان کے چار بیٹے تھے بڑے راے مہپال سنگہ مسند نشین ریاست ہوے دوسرے بختاور سنگہ اپنے بہائی کے شریک رہے تیسرے گلاب سنگہ کو موضع بہیسانہ اور چوتھے سرنام سنگہ کو موضع ساجا وجہ معاش مین دیا گیا اور راے مہپال سنگہ کے ایک بیٹا لال بیشنر بخش پیدا ہوا اور انکے ایک بیٹا راے لچھمن سنگہ پیدا ہوا لال بیشنر بخش سنگہ راے مہپال سنگہ کی حیات مین فوت ہوگئے لہذا بعد وفات راے مہپال سنگہ انکا پوتا راے لچھمن سنگہ مسند نشین ریاست ہوا اور اوسوقت ٹھکراین مہیش کنور بیوہ راے مہپال سنگہ اور ٹھکراین بیجنا تھہ کنور بیوہ لال بیشنر بخش سنگہ موجود تھین مگر ۱۲۵۵ فصلی مین علاقہ کونڈراجیت

Marfat.com

کی قبولیت سرکار اودہ سے بنام ایسری بخش سنگہ پسر بختاور سنگہ ہوگئی اسپر تنازعات
برپا ہوئے ٹہکراین بیجناتہہ کنور دعویدار ریاست ہوئین کچہ لوگ طرفدار ٹہکراین
اور کچہ لوگ طرفدار لال ایسری بخش سنگہ ہوئے عملداری شاہ اودہ کی تہی کبہی قبولیت
علاقہ بنام ٹہکراین اور کسی سال مین بنام لال ایسری بخش سنگہ ہوتی تہی اس درمیان مین
جو وارث علاقہ سے علحدہ کیاجاتا تہا اوسکا پیشہ لوٹ مار علاقہ کا تہا ان جہگڑون کے
رفع کرنیکی غرض سے ٹہکراین سبناتہہ کنور بہیمری اور راجہ مادہو سنگہ رئیس امیٹھی درمیان
مین پڑے اور ٹہکراین بیجناتہہ کنور نے باتفاق ان دونون تعلقدارون کے لال چہتر پال سنگہ
پسر لال ایسری بخش سنگہ کو اپنا پسر متبنٰی کیا اور ۱۲۵۸ فصلی مین قبولیت علاقہ بنام
لال چہتر پال سنگہ کرادی لیکن یہ انتظام بہی بحال نہ رہا اور ٹہکراین بیجناتہہ کنور نے اس
تبنیت پر اکتفا نہ کیا بلکہ ایک دوسرے فرزند لال رگہوراج سنگہ پسر بابو اجمیر سنگہ
بن گلاب سنگہ کو اپنا راس نشین کیا اس مابین مین عملداری انگریزی ہوگئی تو ٹہکراین نے
علاقہ کے چار حصے کرکے چار حصہ دار بنائے اور گورنمنٹ انگریزی سے اسناد اس
علاقہ کے چارون حصہ دار کے نام یعنے ٹہکراین بیجناتہہ کنور اور لال چہتر پال سنگہ و لال
سورج پال سنگہ و لال چندر پال سنگہ بخصص مساوی مرتب کرادین حالانکہ بعد منظوری
پہران اسناد کی شکستگی کا دعوی عدالت مجاز مین منجانب ٹہکراین دائر ہوا مگر اسناد
عطیہ گورنمنٹ بحال رہین اور چار تعلقدار قرار پاگئے بعد مین علاقہ ازروے بٹوارہ
مکمل تقسیم ہوا اور چار محال یعنے محال بڈگون و محال شمس پور و محال کانٹی و محال ہتگوان
ہوگئے اب ٹہکراین نے لال رگہوراج سنگہ پسر متبنٰی کو بہی اپنے پاس سے جدا کردیا لیکن
ٹہکراین کے مرنے پر محال بڈگون برنام لال رگہوراج سنگہ بحیثیت متبنٰی ٹہکراین
داخل خارج کاغذات ملکیت مین ہوگیا چونکہ علاقہ ٹہکراین زیربار قرضہ تہا اس لئے یہ علاقہ
واسطے ادائے زرقرضہ ماتحت کورٹ آف وارڈس ہوگیا سنہ ۱۹۰۴ء مین قرضہ ادا ہوکر علاقہ
کورٹ اف وارڈس سے واگذاشت ہوکر مقبوضہ لال رگہوراج سنگہ ہوا اس درمیان مین
لال سورج پال سنگہ تعلقدار محال ہتگوان برادر حقیقی لال رگہوراج سنگہ نے لاولد

Marfat.com

وفات پائی یہ علاقہ کچھ دنون اونکی بیوہ کا مقبوضہ رہا اور جب وہ بھی فوت ہوئین تو یہ علاقہ لال رگھوراج سنگھ کو ملا۔

ان ہرچہار علاقہ جات کے اہل خاندان مواضعات کونڈراجیت۔ سرائے مہاسنگھ۔ نارنگ پور۔ برنان۔ ساجا۔ اور دیوری مین آباد ہین۔

# فہرست دیہات آباد کردہ تعلقداران محالات کونڈراجیت

## شمس پور

| نمبر شمار | نام آباد کرنے والا | نام موضع | نمبر شمار | نام آباد کرنے والا | نام موضع |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | رائے جوجہار | سرائے جوجہار | ۹ | رائے بیربہدر سنگھ | بیرشاہ پور |
| ۲ | کہرٹک رائے | کہرگا پور | ۱۰ | رائے شیودین سنگھ | بازار ڈیرہ |
| ۳ | ” | کہرگی پور | ۱۱ | رائے اجودھیابخش سنگھ | بازار اجودھیا گنج |
| ۴ | رائے لوچن سنگھ | لوچن پور | ۱۲ | رائے مہیپال سنگھ | بازار مہیپال گنج |
| ۵ | ” | ہرنس پور | ۱۳ | بابو بختاور سنگھ | پورہ بختاور |
| ۶ | رائے شیودرشن سنگھ | شیوگڈہ | ۱۴ | لال بسیشر بخش سنگھ | بازار کنڈہ |
| ۷ | ” | شیورام پور | ۱۵ | لال لچھمن سنگھ | بازار لچھمن گنج |
| ۸ | رائے شیودین سنگھ | شیرگڈہ | | | |

Marfat.com

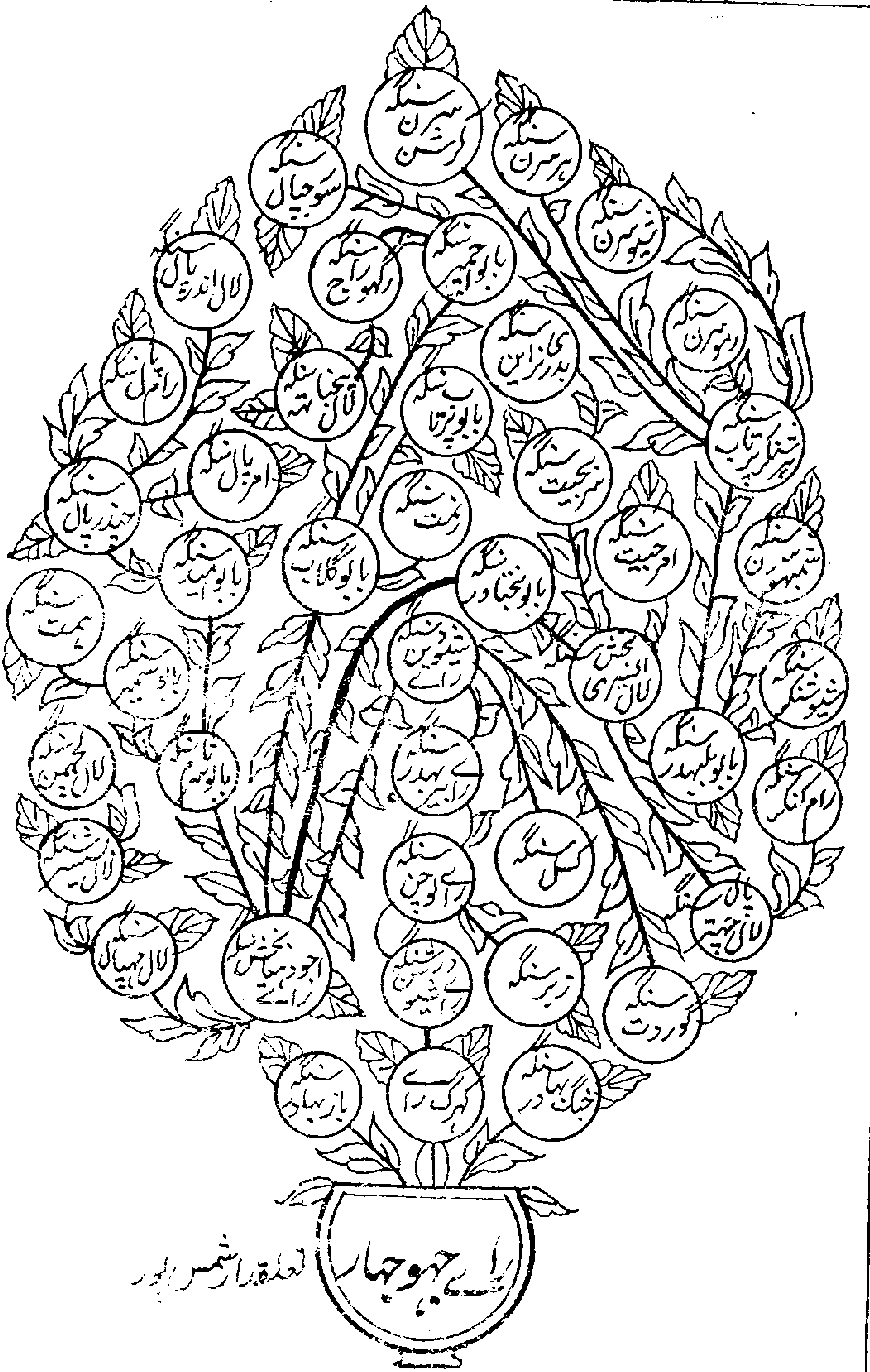
کرشن سرن سنگھ
ہر سرن سنگھ
شیو سرن سنگھ
بدری نراین سنگھ
امر پال سنگھ
ہمت سنگھ
بابو گلاب سنگھ
بابو بختاور سنگھ
امرجیت سنگھ
شیو شنکر سنگھ
نر سنگھ
کور دت سنگھ

Marfat.com

# تعلقہ دہیانوان

ہمت شاہ مورث تعلقدار دہیانوان نے علاقہ ڈیرہ کی تقسیم مین جو حصہ پایا اوسمین موضع
دہیانوان کو اپنا دارالریاست قرار دیا بعد انکے بیٹے بابو رام بخش سنگہ مالک ریاست ہوئے
اور انکے دو بیٹے تھے بڑے بابو دبی بخش سنگہ مالک ریاست ہوئے اور بعد انکے برادرزادہ
بابو بھیرون بخش سنگہ مسند نشین ریاست ہوئے اور انکے تین بیٹے تھے بڑے بابو اجیت سنگہ
بعد وفات اپنے باپ کے مسند نشین ریاست ہوئے اور انکے بعد بڑے بیٹے بابو شیودت سنگہ
گدی نشین ہوئے اور انکو سند تعلقداری ۱۸۶۰ء مین گورنمنٹ انگریزی سے عطا ہوئی
ایام غدر ۱۸۵۷ء مین جناب کرنیل بیرو صاحب بہادر چیف کمشنر اودہ جبکہ وہ کالاکانکر سے
قلعہ الہ آباد کو جاتے تھے بابو شیودت سنگہ نے واسطے حفاظت جناب صاحب بہادر کے
اپنے بیٹے بابو بشیسر بخش سنگہ کو ہمراہ کردیا اگرچہ درمیان راہ باغیون سے مقابلہ بہی ہوا
مگر بحفاظت الہ آباد مین پہونچایا اس صلہ مین سند خیرخواہی حاصل کی اور بابو بشیسر بخش سنگہ
بعد وفات اپنے باپ کے ۱۸۶۷ء مین مسند نشین ریاست ہوے بعد گدی نشینی صرف
پانچ سال زندہ رہے بعد وفات انکے بیٹے بابو مہیش بخش سنگہ مسند نشین ریاست
۱۸۷۳ء مین ہوئے اور یہ رئیس ۱۸۴۵ء مین پیدا ہوئے تھے مگر تعلیم عمدہ حاصل کی تہی
زبان انگریزی کے ماہر تھے اسلئے گورنمنٹ ہند نے انکو یکم جنوری ۱۸۷۳ء کو عہدہ
اسسٹنٹ کلکٹر ضلع عطا فرمایا انہون نے ملازمت سرکاری اور انتظام ریاست
دونون کام نہایت اسلوبی کے ساتھہ انجام دیئے جس سے اعزاز عہدہ اور علاقہ ریاست
کو روزافزون ترقی ہوئی اور دربار قیصر ہند ۱۸۷۷ء سے انکو تمغہ عالیہ عطا ہوا نوسال کی
خدمات کے بعد بوجہ علالت ملازمت سرکاری سے سبکدوش ہونا پڑا اور بعد سبکدوشی کے
بہی گورنمنٹ عالیہ نے خدمت آنریری مجسٹریٹ درجہ اول تحصیل کنڈہ انکے ذمہ رکہی
تہی اور بابو مہیش بخش سنگہ نے ٹہاکر گنیش بخش سنگہ اپنے برادر سوم کو تعلیم زبان انگریزی
درجہ الیف۔اے تک دلوائی اور گورنمنٹ عالیہ نے ٹہاکر گنیش بخش سنگہ کو عہدہ ڈپٹی کلکٹر



Marfat.com

عطا فرمایا بابو مہیش بخش سنگھ نے ۲۱-اپریل ۱۸۹۵ء مین دنیا سے رحلت فرمائی راقم کو عہد طفولیت
سے بابو مہیش بخش سنگھ صاحب مرحوم کی خدمت مین نیاز خاص تہا واقعی یہ رئیس لائق اور
فیاض اور رحم دل تہے چونکہ آپ صاحب اولاد نہین تہے اس لئے انہون نے اپنے بھتیجہ بابو
رندھیر سنگھ کو اپنا متبنیٰ کیا تہا بعد وفات وہ یکم نومبر ۱۸۹۵ء مین بوقت مسندنشینی یہ نابالغ تہے
علاقہ ماتحت کورٹ افوارڈس ہوا اور گورنمنٹ عالیہ کے جانب سے انکو تعلیم دلوائی گئی
زبان انگریزی مین درجہ ایف - اے تک حاصل کیا اور زبان فارسی کے علاوہ زبان سنسکرت
سے ماہر ہوے اور دس برس بعد علاقہ کورٹ افوارڈس سے واگذاشت ہوکر انکے قبضہ مین
آیا تب انہون نے عمدہ انتظام و ترقی دیا افسوس زندگی نے وفا نہ کی اور عین شباب مین
وفات پائی اب انکے بھتیجہ بابو راج اندر بہادر سنگھ مسندنشین ریاست ہین - اور اہل خاندان
اس ریاست کے مواضعات ڈنڈوا - اور کالون مین آباد ہین -

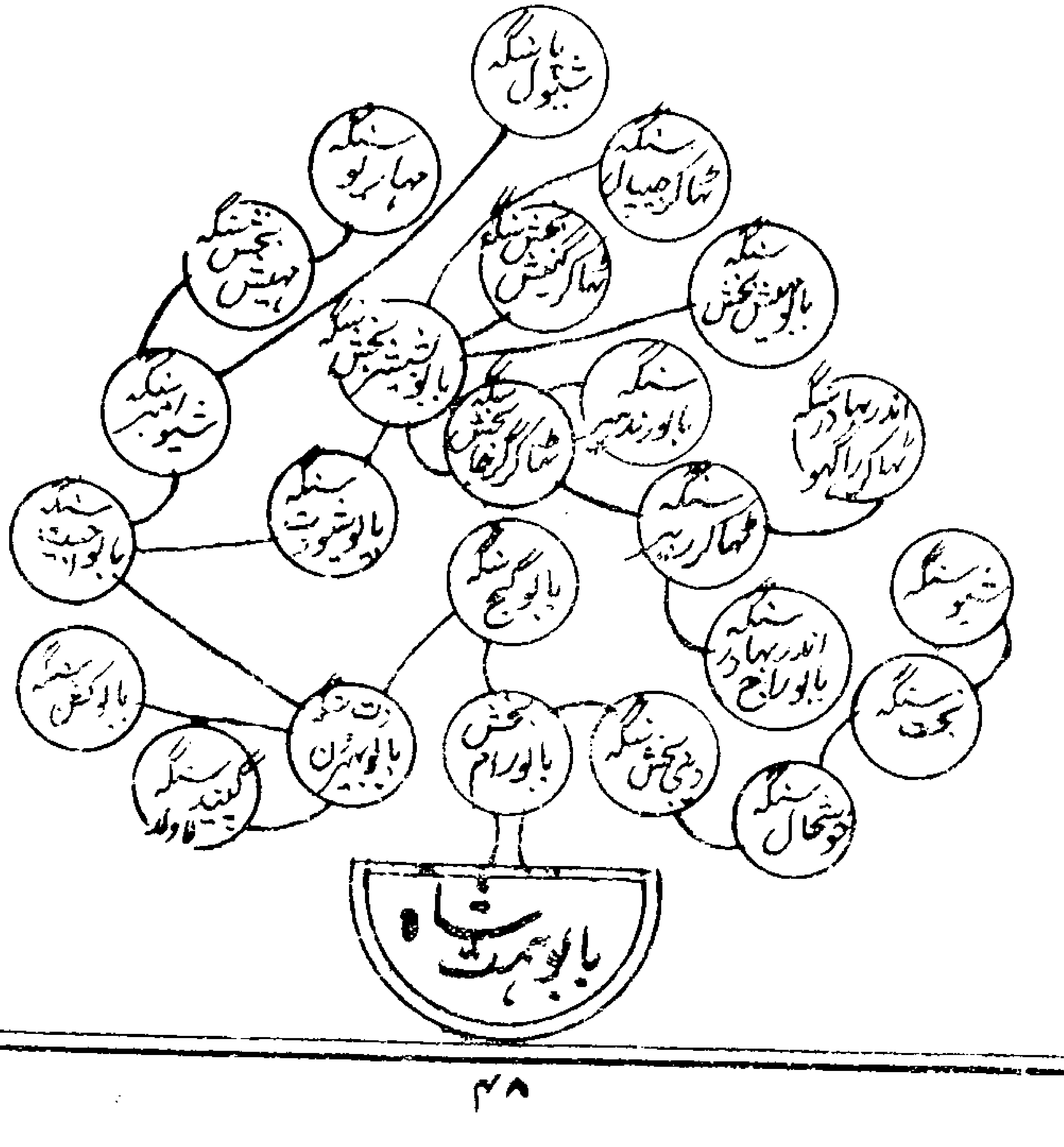




Marfat.com

# تعلقہ چوراس

ورگ شاہ مورث تعلقداران چوراس نے علاقہ ڈیرہ کی تقسیم مین جو حصہ پایا اوسمین موضع چوراس اپنا دارالریاست قرار دیا اور بعد وفات ورگ شاہ کے انکے بیٹے بابو شیو پرشاد سنگھ مسند نشین ریاست ہوئے اور انکے چار بیٹے تھے بڑے بابو اندر بہوپ سنگھ مسند نشین ریاست ہوئے اور دوسرے بکرماجیت سنگھ کو موضع پڈری اور تیسرے ارجن سنگھ کو اور چوتھے لیشن سنگھ کو موضع دہنوا لنسہ وجہ معاش مین دیا گیا اور بابو اندر بہوپ سنگھ کے دو بیٹے تھے بڑے بابو راج روپ سنگھ مالک ریاست ہوئے اور چھوٹے امان سنگھ کو موضع سنجور وجہ معاش مین دیا گیا اور بابو راج روپ سنگھ کے دو بیٹے تھے بڑے بابو سیوک سنگھ مالک ریاست ہوئے اور چھوٹے جوت سنگھ کو موضع دیو گرہٹی وجہ معاش مین دیا گیا اور بابو سیوک سنگھ کے دو بیٹے تھے بڑے بابو بھگوت سنگھ مالک ریاست ہوئے اور چھوٹے چندی سنگھ کو موضع گوگوری وجہ معاش مین دیا گیا اور بابو بھگوت سنگھ کے بھی دو بیٹے تھے بڑے بابو دہونکل سنگھ مسند نشین ریاست ہوئے اور چھوٹے سچے سنگھ راسے کو موضع پنگری وجہ معاش مین دیا گیا اور بابو دہونکل سنگھ کے پانچ بیٹے تھے بڑے بابو سرب دون سنگھ مالک ریاست ہوئے مابقی لڑکون کو گذارہ دیا گیا اس علاقہ کو کوئی ترقی نہین ہوئی بلکہ حالت زوال مین ہے اہل خاندان اس علاقہ کے مواضعات دہنوا لنسہ سولساری اور پنگری مین آباد ہین۔

Marfat.com

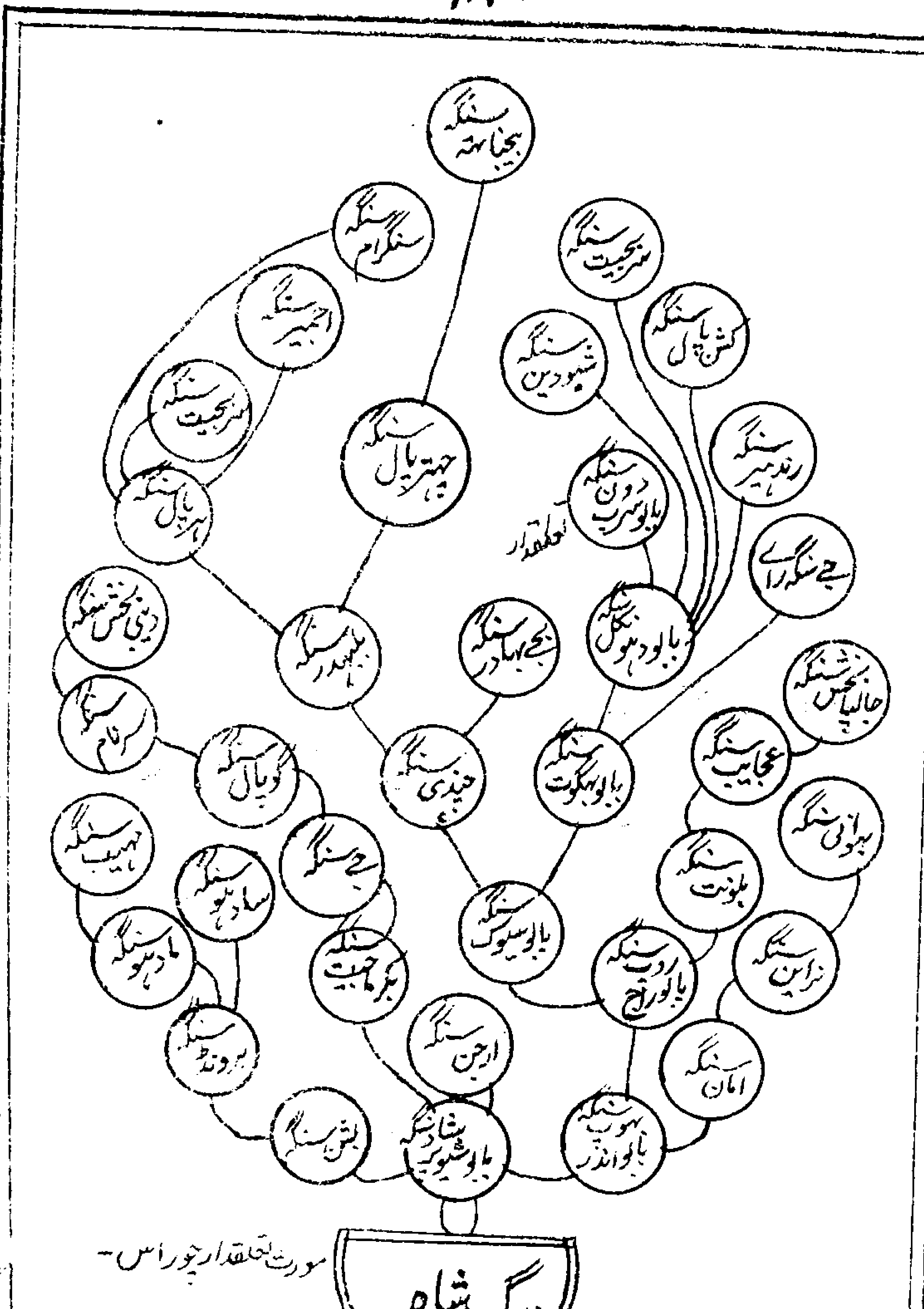
سنگرام سنگہ
اجمیر سنگہ
چہتر پال سنگہ
ہرپال سنگہ
کشن پال سنگہ
شہودین سنگہ
رندہیر سنگہ
تعلقدار
جے سنگہ رائے
دینی بخش سنگہ
مہندر سنگہ
بجے بہادر سنگہ
گوپال سنگہ
بابو بہگوت سنگہ
جالپا بخش سنگہ
عجایب سنگہ
بہوانی سنگہ
جے سنگہ
بابو سیوک سنگہ
بلونت سنگہ
مادہو سنگہ
بکرماجیت سنگہ
نراین سنگہ
ارجن سنگہ
امان سنگہ
مورث تعلقدار جوراس۔
درگ شاہ

Marfat.com

# کایستھہ قصبہ مانکپور

قوم کایستھہ قصبہ مانکپور مین پہلے زیادہ آباد تھے اور زمینداری بھی آپکے پاس زیادہ تھی اب معدودہ چند باقی ہین اور چند محلے غیر آباد ہوگئے صرف ایک خاندان کا شجرہ اور حالات تحریر کرتا ہون مورث خاندان سہسر نام داس بزمان مانکچند راجہ مانک پور شہر قنوج سے منتقل ہوکر اور بعہدۂ دیوان ریاست مانکپور مین مامور ہوا اور سکونت اختیار کی اول مکان انکا اندرون آبادی قلعہ رہتاس گڈہ تھا جسکو اہل اسلام اب چینی خانہ کے نام سے موسوم کرتے ہین جو منہدم ہوکر اسوقت آراضی مزروعہ ہے موضع لاٹھہ تارا انکا آباد کردہ ہے یہ قوم سری واستو یہ دوسرے آل قنوجیہ گوتر ادمین پور رہے جب مکانات انکے سابق کے چھوٹ گئے تو دوسرے مکانات مانکپور مین جو کایستھون کا محلہ معروف ہے تعمیر ہوئے یہ مکانات پختہ تھے بوسیدہ ہوکر گر گئے اور کھود گئے کچھ باقی ہین انکا نزع کا عالم ہے عملداری اسلام مین رائے جگدیش داس بعہدہ صیغہ داری مانک پور مامور تھے اور یہ عہدہ سلطنت صوبہ اودہ تک اس خاندان مین برقرار رہا اور نانکار انکی حسب ذیل کاغذات مین مندرج ہے۔

| مانک پور | پرگنہ بہار | پرگنہ دہنگوس | پرگنہ رام پور | جملہ |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

اور ملکیت مقبوضہ حال موضع لاٹھہ تارا بحقیت زمینداری ماتحتی رام پور جمعی [illegible] سالانہ اور چک فیتا حقیقت زمینداری اعلی جمعی [illegible] اور چک بولا جمعی [illegible] اور چک آنی جمعی [illegible] اس خاندان مین باقی ہے کاغذات واسناد سابق ضائع ہوگئی اس لئے ایک فرمان کی نقل تحریر کی جاتی ہے۔

نقل فرمان مہر آصف الدولہ بہادر

شاہ عالم بادشاہ غازی یار وفادار
سپہ سالار رستم
فدوی
شجاع الدولہ یحییٰ خان آصف الدولہ بہادر ہزبر جنگ
منصور علی خان معتمد الممالک
اعتماد الدولہ آصف جاہ برہان وزیر
حمیدہ الملک مدار المہام

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ رام پور عملہ پرگنہ مانکپور مضاف صوبہ الہ آباد بدانند۔

Marfat.com

مبلغ دو سو روپیہ رائج الوقت در وجہ نانکار باسم جہاؤرام سررشتہ دار پرگنہ مذکور کہ ہمیشہ دریابی
و داصلیاقی پرگنہ مسطور بعمل آمدہ است باید کہ وجہ نانکار مشار الیہ دادہ باشد نوعی مزاحم
و متعرض نشوند کہ نامبردہ صرف معیشت متعلقان نمودہ بکار مرجوعہ سرکار بیدار در ترسیل سند
مجدد و نہ طلبند تاکید مزید دانند مرقوم پنجم شہر جمادی الثانی سنہ ... ھ مقدس اور سلطنت
انگریزی مین چند اشخاص اس خاندان کے ملازم سرکار ہین اور ایک صاحب منشی جوالا پرشاد
اڈیٹر اودہ اخبار لکھنؤ کہ جنکی تعلیم اور نازک خیالی ایک خداداد نعمت ہے اور مولف کتاب
ہذا کے ہم درس ہین اور مولف نسخہ ہذا انکا نہایت مشکور ہے کہ انہون نے اس کتاب کی
تالیف مین پوری امداد کی ہے۔

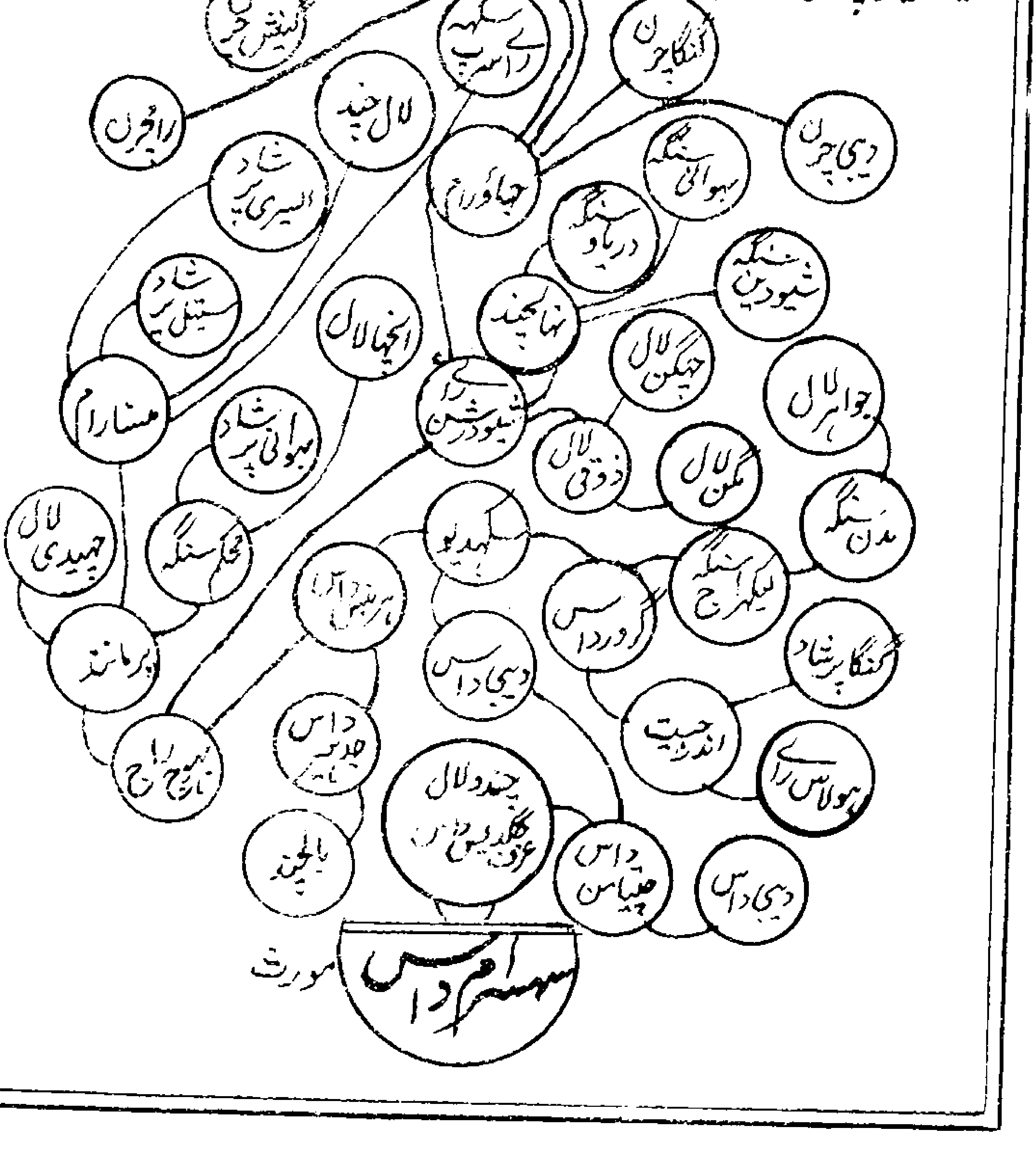

# عروج وتنزل شیوخ دامغانی قصبہ مانکپور وحالات علاء الدین خلجی

دامغان ایک شہر کا نام ہے جو مابین نیشاپور اور سیستان صوبہ خراسان مملکت ایران مین واقع ہے زمان قدیم مین اس شہر کے باشندون نے ملک غور کو فتح کیا تھا اور سلاطین غور کے لشکر مین شیوخ دامغانی سے عمدہ سپاہی اور افسر فوجی منتخب کیے جاتے تھے قطب الدین ایبک بادشاہ دہلی کی فوج مین بہی گروہ تہا جو شیوخ صدیقی دامغانی کہلاتا تہا کرہ مانک پور کی تسخیر کے بعد بادشاہ دہلی نے انکو معافیات وجاگیرات یہان کی عطا کرکے کفار کی سرکوبی کی غرض سے متعین کردیا تہا اور رفتہ رفتہ انکو عہدہ جلیلہ عطا ہوئے۔ جب جلال الدین خلجی بعمر ہفتاد سال بادشاہ دہلی ہوا تو یہ بادشاہ شاعر ومہرہ باز تہا تمام عمر اسکی شطرنج بازی اور شاعری مین بسر ہوئی چنانچہ اسکی غزل ہے۔

آن زلف پریشانت ژولیدہ نمی خواہم / وان روے چو گل تا رت تفتیدہ نمی خواہم
بے پیرہنت خواہم یکشب بکنار آئی / ہان بانگ بلنداست این پوشیدہ نمی خواہم

کیقباد بادشاہ اور سید مولا کا قتل بیگناہ ایسا پر آشوب ہوا کہ جسکے مکافات مین بادشاہ مبتلا ہوکر خود جان سے مارا گیا جلال الدین خلجی کے چار بیٹے تہے خانخانان۔ ارکلی خان۔ شہاب الدین اور رکن الدین بڑا بیٹا خانخانان نے بادشاہ کے سامنے وفات پائی امیر خسرو شاعر نے اوسکا مرثیہ یہ تصنیف کیا ہے۔

چہ دور زست این کہ من خورشید تابان را نمی بینم / دگر شد شب چرا ماہ درخشان را نمی بینم
شہنشاہ نیک سر تخت و بزرگان صف زدہ ہر سو / ہمہ ہستند لیکن خانخانان را نمی بینم

علاوہ پسران مذکور کے دو دختران پری چہرہ بادشاہ کی تہین جو اوسکے دونون بہتیجون علاء الدین اور الماس بیگ کو بیاہ گئین تہین اور خصوص ملکزادہ علاء الدین کو بادشاہ نے مثل فرزندان صلبی پرورش کیا تہا۔ اور اول بادشاہ نے جاگیر کڑہ مانک پور ملکزادہ جہجو کو جو سلطان غیاث الدین بلبن کا پوتا تہا عنایت کی ملکزادہ جہجو کو دعوے سلطنت کا تہا سکناے کڑہ مانک پور اسکے ارادہ کو مستحکم کرتے تہے صاحب اقتدار تو تہا ہی اپنی فوج

Marfat.com

اور قوت بڑہانے لگا اور مابین آراضی موضع کہمسرہ اور چوکا پور اپنی تخت گاہ قایم کی اور اس مقام کا نام شاہ آباد اور لشکرگاہ کا نام سیاہ رکہا گیا جو اسوقت نیست و نابود ہے اور جب تخت سلطنت قایم ہوچکا تو ملک جہجو نے اپنا نام مغیث الدین رکہا اور ایک فوج کثیر لیکر واسطے تسخیر دہلی مانک پور سے روانہ ہوا – [۱]

خان کڑہ جہجوے کشور کشا     وز لب شاہان کڑہ دار و دہا

دہلی مین جب یہ خبر پہونچی بادشاہ نے ایک جرار لشکر اسکے مقابلہ کو روانہ کیا اور قریب قنوج جنگ ہوئی ملکزادہ جہجو نے شکست کہائی – بعد اس لڑائی کے بادشاہ نے ملکزادہ علاءالدین کو یہان کا گورنر اور جاگیردار مقرر کیا اگرچہ یہ بہی حریص اور چالاک تھا بادشاہ بیگم اسکی شوخ چتون سے بدگمان ہوکر بادشاہ سے شاکی ہوئی لیکن بادشاہ نے بیگم کی باتون پر کچہ توجہ نہ کی اب علاءالدین کا روز بروز اقتدار بڑہنا شروع ہوا کڑہ مانک پور کی سرسبزی اور زرخیزی اسوقت تمامی ہند مین درجہ اول پر تہی اور یہان کے باشندے شوخ و چالاک اور مفسد تہے شیوخ و سادات جنکے بدن مین دوران خون عرب کا تہا لڑائی خونریزی انکا موروثی ترکہ تہا ملک جہجو کو بادشاہ سے لڑوا چکے تہے کچہ لوگ اس سازش مین مصلوب تہے اور کچہ لوگون کے ان تغیرات مین نمبر ٹہرہ گئے تہے ملکزادہ علاءالدین بہت ہوشیار تہا لیکن سلطنت ہند کی آرزو اسکے دلمین بہری ہوئی تہی مگر دلمین خیال کرتا تہا کہ ملک جہجو کا سا نقشہ نہو جائے یک بیک دعوئی سلطنت بیکار ہے یہ سمجہکر پہلے اس نے لشکر کی مقدار بڑہانا شروع کی اور باشندگان کڑہ مانک پور اور خصوص قوم دامغانی کو بڑے بڑے عہدے فوجی اور مالی عنایت کئے اور شبانہ روز اسکی مجلس مین لشکر کے بڑہانے اور زر و دولت کے حاصل کرنیکی تدبیرین ہوا کرتی تہین الغرض یہ رائے قرار پائی کہ ملک دکہن دولت کی کہان ہے اسکو تاخت و تاراج کرکے دولت کثیر فراہم کرنا چاہیئے قوم دامغانی جسنے غور و غزنی اور ہندوستان کے فتوحات مین اپنا نام روشن کر رکہا تہا اسکے ساتہ تہے ملکزادہ علاءالدین نے پچیس ہزار سواران چیدہ سے بلا اجازت بادشاہ دہلی ملک دکہن پر

[۱] دیکہو مثنوی قران السعدین

فوج کشی کی راہ مین گو دشوار گذار جنگل تہا پر بند ہاچل پہاڑ کے سلسلہ سے سات سو میل راہ
طے کرکے دیوگڈہ مین داخل ہوجانا علاء الدین ہی رستم ہند کا کام تہا راجہ دیوگڈہ
اور دوسرے راجگان دکہن سے جنگ ہوئی اور ہر مقام مین علاء الدین فتحیاب ہوا
مال غنیمت علاوہ سونے اور چاندی کے ایکہزار من جواہرات لیکر مانکپور مین واپس آیا
علاء الدین کا سلسلہ ڈاک کڑہ مانکپور سے دہلی کو ہمیشہ جاری رہتا تہا ملک دکہن کی
مہمات مین مصروف رہنے سے چہ مہینے تک کوئی عرضداشت اسکی بادشاہ دہلی کے حضور مین نہین
پہونچی اور یہہ خبر منتشر ہوئی کہ ملکزادہ علاء الدین ملک دکہن لوٹ کر بیشمار دولت اپنی جاگیر کڑہ
مانکپور مین لایا ہے ملک حبیب حیدر نے بادشاہ سے عرض کی کہ ملکزادہ علاء الدین کی
خبرگیری لازم ہے ایسا ہو کہ وہ بہی مثل ملک چہجو دعویدار سلطنت ہو جاے تو پہر سخت مشکل ہوگی
ملک دکہن سے زر و دولت کثیر اوسکے ہاتہ آگئی ہے اور دکہن کی مہمات مین اوسکی لشکر کا دل بہی
بڑہا ہوا ہے اس گفتگو سے بادشاہ کا دل علاء الدین کیطرف سے پہیکا ہو چلا تہا لیکن ملکزادہ
الماس بیگ برادر علاء الدین نے عرض کی کہ علاء الدین نے ممالک غیر پر فتح پائی
ہی کسی کے نام سے کیئں ہین اور جسقدر زر و دولت وہ لایا ہے سب حضور کا مال ہے
اور پوشیدہ ان خیالات اور معاملات کا ایک مضمون الماس بیگ نے اپنے بہائی
علاء الدین کو لکہکر بہیجدیا جب علاء الدین کو یہہ حالات معلوم ہوگئے اوسوقت ایک
عرضداشت بادشاہ کے حضور مین بدین مضمون تحریر کی کہ خانہ زاد جوانی کے ایام مین
غیر مفتوحہ ممالک کی فتوحات کی ازحد تمنا رکہتا تہا اور اپنی کوتاہ اندیشی سے خیال رکہتا تہا کہ اگر بدگو
کی رخنہ اندازی سے سرکار عالی فدوی کو اجازت نہ دینگے تو حوصلہ دلکا دل ہی مین رہجائیگا اسی جوش
طبیعت نے غلام کو بے ادبانہ ایسے دشوار گذار کام کیطرف رغبت دلائی جسکا ... اول
صعوبات سفر اور مقابلہ غنیم کی برداشت کرنی پڑی دوسرے اب شب و روز کی نیند
حرام ہے خود کردہ را علاجے نیست اگرچہ اقبال شاہی شامل حال بندگان عالی تہا کل
مہمات مین فتحیاب ہوا اور دولت و مال نصیب اولیاے سلطنت ہوا پر افسوس

سلہ دیکہو تاریخ فرشتہ

خوشی خانہ زاد کی رنج کے ساتھہ متبدل ہے ادہر غلام نادم و پشیمان ہے اودہر معاندین کو موقع
میری شکایت کا ہاتھہ آگیا ہوگا اور جہان پناہ کو بدظن اور بدگمان کر دیا ہوگا ایسے خیالات نے
غلام کو ہراسان اور پریشان کر رکھا ہے کہ حاضری مین مبادا کوئی سلوک نازیبا میرے ساتھہ
کیا جائے ہر آئینہ خوبی تقدیر سے کوئی چارہ سوائے اسکے نظر نہین آتا کہ صحرا نورد ہو جاؤن یا
خودکشی کرون اس لئے مال غنیمت امانت سلطانی پیشکش بندگان بارگاہ ہے الغرض اس
عرضداشت اور نذرانہ نے بادشاہ حریص کا غبار خاطر دور کر دیا زر و جواہر کی آرزو مین کچھہ
انجام کار نہ سوچا اور بلا مشورہ ارکین سلطنت عازم کڑہ مانکپور ہوا اور الماس بیگ یہ خبر
پاکر کچھہ حیلہ حوالہ کرکے پہلے سے چلا آیا تھا اور اپنے بھائی سے جا ملا تھا ادہر بادشاہ شہر قنوج
کے داخلہ پہ سفر تری کا عازم ہوا اور بجرے اور کشتیان فراہم کی گئین اور بسواری کشتی خود
سوار ہوا اور فوج براہ خشکی روانہ ہوئی تا کہ قبل پہونچنے بادشاہ کے لشکر سلطانی کڑہ [illegible]
مین پہونچ جائے لیکن قسمت سے لشکر سلطانی پیچھے رہ گیا اور بادشاہ کا بیڑہ کشتی مانکپور
مین داخل ہوگیا بقول الفنسٹین صاحب گورنر بمبئی کہ تاریخ ۱۷ ماہ رمضان اور وقت عصر تھا
اور بادشاہ روزہ دار تھا اور تاریخ فرشتہ کی بجنسہ عبارت نقل کیجاتی ہے — سلطان
جلال الدین فیروز خلجی در کشتی مصحف می خواند و روزہ میداشت بوقت عصر کنارہ آب
گنگ رسیدہ از کشتی بیرون آمد ملک علاء الدین شرف ملازمت [illegible] سلطان او را
بادشاہانہ از راہ شفقت و محبت بر خسارہ او زدہ [illegible] کردہ گفت من باین ہمہ
تلطف ترا پرورش کردہ از خوردی بزرگ کردہ ام ہموارہ در نظر من از پسران عزیز تر بودہ
ہنوز بوئے طفلی تو از جامہ من بر طرف نشدہ چگونہ در حق تو بدی خواہم کرد این گفت دست
علاء الدین را گرفتہ بجانب کشتی روان شد علاء الدین اشارہ کرد محمود بن سالم کہ از اجلاف
سمانہ بود بشمشیرے سلطان را زخمی ساخت سلطان زخمے خوردہ بجانب کشتی دوید و گفت کہ
علاء الدین بدبخت چہ کردی اختیار الدین کہ پروردہ نعمت بادشاہ بود از عقب در آمدہ
سلطان کہ ہنوز بکشتی در نیامدہ بود بر زمین انداخت و ہنگام غروب آفتاب سرش بریدہ
پیش ملک علاء الدین آوردہ و سر آن تاجدار را بر سر نیزہ کردہ در کڑہ مانکپور گردانند



Marfat.com

وازآنجا بشہر آوردہ بردند۔ امیر خسرو شاعر جو اس وقت کا شاعر تہا وہ کہتا ہے[۵۱] کہ جلال الدین فیروز خلجی مانک پور مین قتل کیا گیا اور علاء الدین مانکپور مین تخت نشین سلطنت ہوا۔

| | |
|---|---|
| زروزہ رفت لطفے یا ہمین فسال | زہجرت شش صد پنج و نود سال |
| کہ در دولت شد از عون الٰہی | بمانک پور تخت آراے شاہی |
| کف دستش جہان زموج دُر شد | کہ مانک پور زر زر و مال پُر شد |
| ازان پس باشکوہ لشکر پیل | روان شد فتح دہلی را بہ تعجیل |
| خزانہ زیر شد منزل بہ منزل | ز زر کردہ کلید کار مشکل |

تاریخ فرشتہ کی بعد کی تصنیفات[۵۲] مین ایسا مضمون درج ہے کہ جب سلطان جلال الدین خلجی مانکپور پہونچا علاء الدین بغرض امداد خدمت مین خواجہ کڑک صاحب کے حاضر ہوا خواجہ صاحب نے ارشاد کیا ع ہر کہ کند با تو جنگ + تن در کشتی سر در گنگ + یہی مصداق شعر جلال الدین کشتی پر قتل کیا گیا تن اوسکا کشتی پر رہا اور سر دریا مین غرق ہوا اور جس مقام پر سر دریا مین غرق ہوا اوس مقام پر ایک ضلع آباد ہو کر نام اول اوسکا گُم سرہ اور بعد مین کہمسرہ معروف ہوا اور تاج دریا مین بہتا ہوا ملاحون نے پایا تہا اوس کے صلہ مین جو اراضی اونکو انعام مین ملی اوسکا نام ابتک تاج ملاحان ہے معتبر[۵۳] تواریخ اور روزنامچہ سلاطین سے جو اوسی زمانہ کی تصنیفات ہین۔ تن در کشتی سر در گنگ کا وجود ظاہر نہین ہوتا اور لفظ جنگ کسی حالت مین صادق نہین آتا بلکہ علاء الدین نے خود دغا سے سلطان کو قتل کیا ہے بلکہ خواجہ صاحب کا دوسرا شعر تن در کشتی سر در گنگ کے مخالف ہے ع من ترا ادم سر پرو سلطنت + بر زدہ بر خاک تاج سلطنت +

بعد قتل سلطان جلال الدین ملکزادہ علاء الدین ایکسال کڑہ مانکپور مین مقیم رہا

[۵۱] دیکہو مثنوی خضر خانی دیول رانی۔

[۵۲] دیکہو مفتاح التواریخ۔

[۵۳] دیکہو مبارک شاہی تاریخ۔

Marfat.com

اور پھر تخت دہلی پر متمکن ہوا اس بادشاہ کے پاس علاوہ دولت بیشمار چار لاکھ سوار تھے
اس کے عہد دولت مین امیرون کے چار درجے تھے خان - ملک - امیر اور سپہ سالار اور
عہدہ داران جلیل القدر کے چھ درجے تھے - نظام الملک - وزیر الممالک - صدر جہان -
قاضی القضات - صدر الاسلام اور شیخ الاسلام اور ضلع کے حاکم چودہری - متصرف
محتسب - کوتوال - قاضی - اور سکہ تنکہ طلائی برابر اشرفی انگریزی حال - اور تنکہ نقرہ
مساوی آٹھ آنہ حال کے اور شرح نرخ غلہ وغیرہ بحساب اوزان حال یہہ تھا -

| جنس | وزن بحساب انگریزی سیر | قیمت بحساب حال | نام جنس | وزن بحساب انگریزی سیر | قیمت بحساب انگریزی حال |
|---|---|---|---|---|---|
| گیہون | ۱۲ مار | ۲/۶ پائی | مصری | ۲۴ تولہ | ۸ پائی |
| جو | ۱۲ مار | ا/۴ پائی | شکر | ۲۴ تولہ | ۴ پائی |
| شالی | ۱۲ مار | ا/۸ پائی | شکر سرخ | ۲۴ تولہ | ۲ پائی |
| چنا | ۱۲ مار | ا/۸ پائی | روغن زرد | ۲۴ تولہ | ۴ پائی |
| ماش | ۱۲ مار | ا/۴ پائی | روغن تلخ | ۱ مار | ۴ پائی |
| مونگ | ۱۲ مار | ا/ | | | |
| نمک | ۱۰ مار | ۴ پائی | | | |

علاء الدین بادشاہ دہلی کے عہد دولت مین شیوخ دامغانی بڑے بڑے عہدون پر
ممتاز ہوئے اور اکثر پایہ وزارت پر پہونچ گئے تھے اسوقت مانکپور کا لقب دہلی کوچک
کا تھا اس عہد کی آبادی اب بالکل ویران اور کشت زار ہے ~ چغد نوبت می زند
بر قلعہ افراسیاب + پردہ داری می کند بر طاق کسرا عنکبوت + نیرنگی عالم قابل دیدہ ہے
وہ میدان جسمین نام آوران روزگار متمکن تھے ڈیوڑھیون پر بازار گرم تھا چوبدارون کی
آوازون اور نقیبون کے نعرون اور نقارون کی صداؤن سے مشرق سے مغرب تک

Marfat.com

گونج رہا تھا طرفۃ العین مین ایک سیٹی کے ساتھ ٹھیٹھ کے پردے کے مانند ستکار خانہ اولٹ گیا
کہتے ہین کہ اس قوم دامغانی کی ثروت کا ایک نمونہ یہہ تہا کہ نوسو نواسی بالکی نشین ایک دسترخوان پر
کہانا نوش فرماتے تھے کہ سید جلال المخاطب مخدوم جہانیان وارد مانکپور ہوئے جاہ و جلال قوم
دیکھکر یا کسی نے کچھہ گستاخی کی ہو درویش نے کہا کہ ملک الموت کا گذر اس خاندان مین
نہین ہوا یہہ کلمہ گویا پیغام اجل تہا اسوقت موت کا بازار گرم ہوگیا جسکی قضا دامنگیر
تہی وہ طعمۂ اجل ہوگیا بقیہ لوگ اپنی جانین لیکر مانکپور کو خیرآباد کہکر رخصت ہوگئے
اب یہان کیا تھا ؎ نہ لشکری نہ سپاہی نہ کثرت الناس ۔ ان بیانات کی صداقت
قوم دامغانی کے دستور العمل سے ہوتی ہے کیونکہ یہہ لوگ اب مانکپور مین بود و باش نہین
رکھتے ہین اتفاقاً بیر و تجارت سے یہان آہی جاتے ہین تو دن بھر یہان رہتے ہین اور شام کو
حدود قصبۂ مانکپور سے چلے جاتے ہین اور کہتے ہین کہ شب باش ہونا ہمارا باعث ہلاکت
ہے عارضہ درد سر لاحق ہوجاتا ہے علاوہ اسکے خاندان سادات گردیزی قصبۂ مانکپور مین
آباد ہے ان بیانات کی تصدیق کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بعد تباہی دامغانیان درویش
صاحب ہمارے یہان مدعو ہوئے تھے اور بہ برکت دعا فقیر عہدہ ہائے قاضی
وراجی ہمارے بزرگوار کو سرکار دہلی سے عطا ہوئے جسکا مفصل بیان راقم آیندہ
حالات سادات گردیزی مین تحریر کرے گا لیکن وہ یہہ نہین کہتے کہ اس موقع پر سید
جلال مخدوم جہانیان تشریف لائے یا کوئی دوسرے صاحب کمال تھے زمان دراز
کے بیانات زبانی ہین جو کچھہ ہون ۔ کتاب آئینہ اودھ مولفہ سید شاہ ابوالحسن قطبی سے ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ سید جلال مخدوم جہانیان بزمان سلاطین شرقیہ جونپور وارد مانکپور ہوئے
اور قوم دامغانیان مانکپور کو دعاے بد دی لیکن سید جلال صاحب شب بہار دہم
ماہ شعبان ۷۰۷ھ مین متولد ہوئے ؎ اور ۷۸۵ھ مین وفات پائی ۔

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۷۰۷ھ | کان مہ برج دین طلوع نمود | | | ہفت صد ہفت سال ہجری بود | تاریخ تولد |
| ۷۸۵ھ | تاریخ بود ہفت صد ہشتاد و پنج سال | | | تاریک گشت جملہ جہان بے جلال شاہ | تاریخ وفات |

یہہ زمانہ سلطنت دہلی مین سلطان محمد تغلق کا تہا اور سید جلال مخدوم جہانیان کا سفرنامہ

Marfat.com

طبع ہو کر شایع ہو چکا ہے مانک پور مین اونکا تشریف لانا درج کتاب نہین ہے سید جلال الدین بخاری کی اولاد قصبہ کڑہ اور محلہ دارا گنج و رسول آباد متعلق شہر الہ آباد اور موضع پٹی شاہ اور قصبہ ایراوان ضلع فتحپور مین آباد ہے واقع مندرجہ بالا کی تصدیق اونسے بہی نہین ہوتی ان وجوہ سے کہا جاسکتا ہے کہ قوم کی تباہی کا سبب کوئی دوسرے درویش ہونگے اور کتب تواریخ[1] سے اور اسباب تباہی قوم معلوم ہوتے ہین ۷۴۸ھ مین خواجہ شمس الدین دامغانی صوبہ دار گجرات بجرم بغاوت قتل کیا گیا اور غیاث الدین دامغانی محمد تغلق سے منحرف ہو کر ناٹک کا حاکم خود سر ہو گیا تہا اور اسی سال مین علامہ عصر شیخ نظام مائین نے کڑہ مانک پور مین دعوی نبوت کیا تہا اور جماعت کثیر مسلمانون مین اس باعث سے ایک ہنگامہ ہوا تہا ممکن ہے کہ بوجہ بغاوت بادشاہ دہلی نے خواہ جماعت اہل اسلام نے اس قوم کو مانکپور سے رخصت کر دیا ہو یا اوس وقت کوئی درویش باکمال نے بددعا ان کے حق مین کی ہو لیکن قوم کا جاہ و جلال اکثر کتب تواریخ مین مندرج ہے ابن بتوطہ اپنے سفرنامہ مین لکھتے ہین کہ شمس الدین دامغانی بادشاہ سیلان بود۔

قصبہ لطیف پور ایک موضع مانک پور سے جانب شمال بفاصلہ ۸ میل واقع ہے قدیم باشندے یہان کے شیوخ صدیقی دامغانی ہین انکا بیان ویسا ہی ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہے لیکن وہ بہی نسبت بدعا کے کسی خاص فقیر کا نام نہین بیان کرتے ہین اس قصبہ مین ایک مسجد پختہ ہے جسکی دیوار مین نشان پنجہ دست بنا ہوا ہے کہتے ہین کہ عبداللطیف دامغانی کے مرشد ملک شاہ محمد دامغانی کا پنجہ ہے یہہ قوم اکثر مقامات و دیہات حوالی کڑہ مانکپور مین آباد ہے طرز معاشرت اونکا مثل کاشتکاران نومسلم کے ہے پوشش زن و مرد کی دہوتی ہے اکثر عورات مغلی پاجامہ بہی پہنتی ہین وصلت و مصاہرت بہی مثل اقوام پارینہ کے ہے اس قوم کے بعض لوگ جو قصبہ جات دلی دالمہٹی و ہتو لینڈی وغیرہ مین آباد ہین اونکا طرز معاشرت البتہ مثل شرفائے قصبہ کے ہے مگر اس قوم کے اکابر کی سوانح عمری ہمکو دستیاب نہین ہوئی ورنہ

---

[1] دیکہو تاریخ فرشتہ و کارنامہ تغلق۔

Marfat.com

ضرور درج کتاب ہوتی اور خاص قصبہ مانک پور مین انکی یادگار مساجد و مقابر پختہ اور عمارات منہدم شدہ کے نشانات موجود ہین مگر اونپر کوئی کتبہ یا نوشتہ موجود نہین ہے اب بجز اسکے کہ فاتحہ خیر پڑہین اور کیا ہوسکتا ہے۔

## شیوخ غوری قصبۂ مانک پور

مساجد و مقابر غوری کے اس قصبے مین موجود ہین اور نسل بہی موجود ہے لیکن غوری لقب اب متروک ہے مغربی حصہ رہتاس گڈہ جو سابق کے کاغذات مین بالاے حصار لکہا جاتا تہا یہان ملکیت و مکانات شیوخ صدیقی کے ہین لیکن حیثیت تعمیر مکانات سے زمانہ تعمیر تین سو برس سے زیادہ کا نہین معلوم ہوتا ان شیوخ کے بیانات ہین کہ مورث اعلی ہمارے شاہ برہان الدین عرف شاہ بڈہن بن شیخ قارن ابن شیخ یادگار بن پیر محمد ابن صلاح الدین بن عبد القادر ابن محمد زاہد بن قطب الدین ابن محمد عابد بن نور الدین ابن ضیاء الدین بن سراج الدین ابن صدر الدین بن محمد صالح ابن عبد الواسع بن عبد اللہ ابن عبد الخالق بن امام قاسم ابن محمد ابن محمد ابن حضرت عبد اللہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ شاہ برہان الدین مورث اعلی کی قبر شام بالاے حصار گوشہ شرق و شمال صحن دروازہ شیخ امین الدین حسین مین موجود ہے اس قوم کے بیانات ہین کہ مورث اعلی ہمارے ہمراہ سید شہاب الدین گردیزی بوسیلہ جہاد وارد مانکپور ہوئے واقعی قوم پارینہ ہے وصلت و مصاہرت ان کی دیگر اقوام شیوخ و سادات عظام حوالی کڑہ مانک پور کے ساتہ ہے اور قوم فاتح بہی ہونا اس سے ثابت ہے کہ ان کے مکانات بالاے حصار ہین مدبر ایک جماعت ہے ان کے شجرہ اولاد عقاب مین اب تک شاہ برہان الدین صرف بندرہ پشتین ہوتی ہین اور شجرہ اولاد عقاب سید شاہ شہاب الدین گردیزی مین اب تک سید شاہ شہاب الدین سے قریب چوبیس یا پچیس پشت کے گذرے ہین اس شجرہ کے میلان کرنے سے یہہ بہی ثابت ہوتا ہے کہ شاہ برہان الدین سے پہلے کوئی بزرگ

Marfat.com

اس خاندان کے مانک پور مین ہمراہ سید شہاب الدین گردیزی آئے ہین اور بوجہ امتداد ایام اولاد کو اونکا نام فراموش ہوگیا ہے۔

عہدہ متولی معافیات اور قانون گوئی سرکار دہلی سے اس خاندان مین عطا ہوا تہا جب سرکار شاہ اودہ مین معافیات ضبط ہوگیئن تو دفتر تولیت شکست ہوگیا اور عہدہ متولی بہی جاتا رہا صرف عہدۂ قانون گوئی سلطنت انگریزی تک برقرار رہا جب شیخ احمد زمان قانون گو تحصیل کنڈہ نے ۱۸۸۵ع مین وفات پائی اور اون کی اولاد مین قابلیت انصرام کام نہین تہی اسوجہ سے یہ عہدہ بہی اس خاندان سے رخصت ہوا قدیم زمینداری اس خاندان کی موضع ریولی تہی جو اب شامل علاقہ رامپور ہے علاوہ اسکے چند دیہات مقبوضہ خاندان تہے وہ بہی فروخت ہو گئے مانک پور کے ملحق ایک مزرعہ چک زاہد غوری نام مقبوضہ خاندان ہے اور اونکے مورثون کا آباد کردہ ہے اس لئے راقم نے شیوخ غوری مین اس خاندان کو شمار کرکے ان کا ذکر تحریر کیا ہے نقول فرمان متولی و قانون گوئی عطیہ سلاطین دہلی درج کتاب کئے جاتے ہین۔

نقل فرمان اور مُہر شہنشاہ اکبر بادشاہ (مُہر) طُغرا

جاگیرداران و کروریان وچودہریان و متصدیان مہمات حال و استقبال حویلی سرکار مانک پور را اعلام کنند حکم جہان مطاع گردون ارتفاع از ممکن لطف و مرحمت اشرف ہمایون شرف اصدار و اعزاز دریافت کہ چون عہدہ متولی عملہ حویلی سرکار مانکپور شیخ محمد بن شیخ منصور مرحمت ساختہ می باید کہ بموجب مقرر مسلم دانستہ از صوابت تغیر و تبدل مقبول سند مجدد نطلبند چون بتوع رفیق اشرف علی قرین و تجلی گرد داعتبار رسانند تحریر فی التاریخ یازدہم رمضان المبارک ۷ جلوس تہنیت مانوس۔

بوجہ بوسیدہ ہوجانے کاغذ فرمان کے عبارت ظہری کی نقل نہین کی گئی لیکن تاریخ عبارت ظہری یازدہم رمضان المبارک ۹۷۹ھ مقدس مرقوم ہے۔

Marfat.com

نقل فرمان اور مہر اورنگ زیب
عالمگیر بادشاہ

مہر

طغرا

خدمت قانون گوئی پرگنہ حویلی مانک پور تابع صوبہ الہ آباد از تغیر قانون گویان
بحسب اللہ از فصل ربیع استحقاق بیل حسب الضمن مقرر باشد کہ لوازم و مراسم
و دقیقہ از دقائق دولتخواہی داشتی نامرعی نگذارد و در ازدیاد آبادی و وفور زر راو
سررشتہ تقسیم موازنہ مشخص و مشرح سال بسال موافق ضابطہ معمولی بدفترخانہ معاشرت
و پیرامون تغلب و تعدی نگردد و رعایا را بحسن معاشرت از خود راضی داشتہ زیادہ
بر رسومات خود میدادہ اند چیزے دیگر از احدے نستانند و مبلغ ہشت ہزار روپیہ
پیشکش را مطابق تعہد داخل سازد باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال
و استقبال او را قانون گوے پرگنہ مرفوع القلم دانستہ سند مجدد وتطلبند طریق
زمینداران و متصدیان و رعایا و مزارعان پرگنہ مسطور آنکہ از سخن صوابدید چیزیکہ متضمن
کفایت سرکار والا خواہد بود بیرون نروند تاریخ پانزدہم سوال سال چہلم از جلوس
ہمایون فرخندہ فال مطابق ۱۱۰۵ھ مقدس۔ (واضح ہو کہ بوجہ طوالت فرمان اسکے
عبارت ظہری نہین لکھی گئی)



Marfat.com

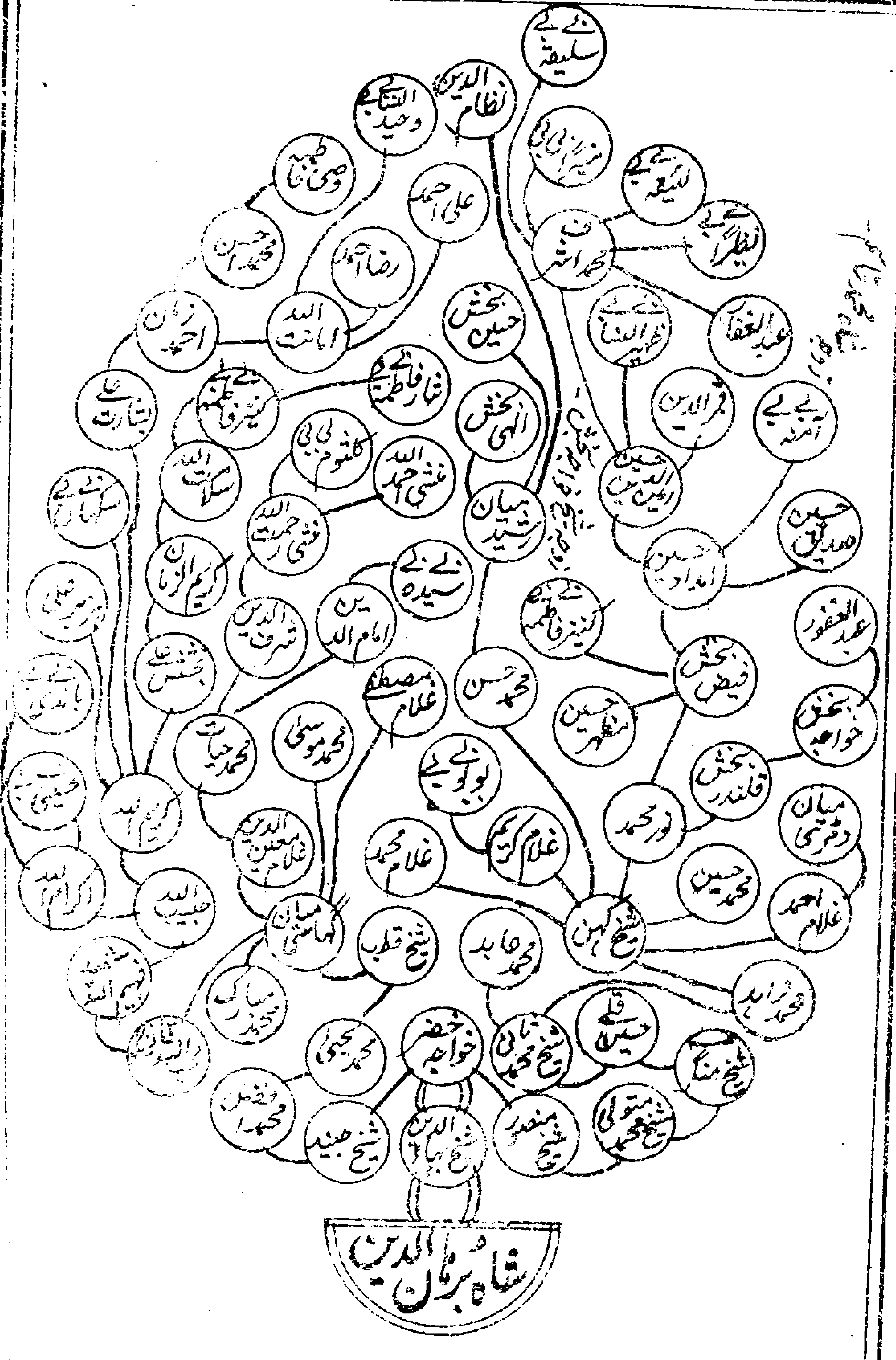
شاہ برہان الدین
شیخ بہاء الدین
شیخ جنید
شیخ منصور
خواجہ خضر
محمد یحیی
شیخ قطب
محمد عابد
شیخ حسن
محمد زاہد
غلام محمد
غلام کریم
نور محمد
محمد حسین
غلام احمد
قلندر بخش
خواجہ بخش
عبد الغفور
فیض بخش
کنیز فاطمہ
محمد حسن
غلام مصطفی
محمد موسی
محمد حیات
امام الدین
بی بی سیدہ
میاں رشید
الٰہی بخش
حسین بخش
نثار فاطمہ
کلثوم بی بی
امانت اللہ
رضا احمد
علی احمد
وحید النساء
نظام الدین
بی بی سلیقہ
محمد امین
عبد الغفار
قمر الدین
حسین صدیق
امداد حسین
حبیب اللہ
کریم اللہ
اکرام اللہ
کریم الزمان
شرف الدین

Marfat.com

# مختصر حالات خاندان قاضیان بلندہ ضلع فتحپور موجودہ قصبہ مانکپور

خاندان قاضیان قصبہ بلندہ ضلع فتحپور سے قاضی و حاجی عبد الرزاق بن قاضی محمد بخش ابن حافظ شاہ قطب الدین بن مولوی فرید الدین ابن شیخ ابو الخیر بن شیخ غلام مرتضی ابن شیخ فتح الدین بن شیخ بھکاری ابن شیخ نصیر الدین بن شیخ بدیع الدین عرف بڈی ابن خواجہ رکن الدین بن خواجہ بدر الدین ابن خواجہ ضیاء الدین ابن خواجہ صدر الدین ابن خواجہ معین الدین بن خواجہ نعیم الدین ابن خواجہ صلاح الدین بن امیر بدر الدین ابن امیر عبد الغفور بن عبد الشکور ابن امیر عبد الحاکم بن امیر ابو القاسم ابن امیر ابو الہاشم بن امیر ابو القاسم ابن امیر عبد القادر بن امیر عبد المقتدر ابن امیر عبد الغفار بن امیر عبد الستار ابن امیر عبد الحی بن امیر عبد الغنی ابن امیر عبد الرحمن بن امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی الله عنہ - بوجہ وصلت و مصاہرت خاندان شیوخ صدیقی و غوری قصبہ مانکپور وارد قصبہ مانکپور ہوئے چند روز قیام کے بعد سنہ ۱۳۱۲ھ مین راہی ملک بقا ہوئے اور ارض مانکپور مین مدفون ہوئے قطعہ سال وفات تصنیف کردہ مولوی عبد الغفور نمدن اوسط مرحوم و مغفور

| | |
|---|---|
| قبلہ و کعبہ ما بادہ رحلت نوشید | کیف شادی مرا کرد زاندوہ تباہ |
| گفت ہاتف سن رحلت زنہال دل خون | از سر رنج و غم و درد و قلق زاری و آہ |

حروف رنج و غم و درد و قلق زاری و آہ کا سر حرف کے اعداد سے سنہ ۱۳۱۲ھ نکلتا ہے مرحوم کے چھوٹے صاحبزادہ قاضی عبد المجید جنکا سلسلہ ناتہالی قصبہ مانکپور [illegible] اونہون نے اپنی بود و باش بظل عاطفت و حمایت شیخ عبد [illegible] کے مانکپور مین اختیار کی قاضی عبد الرزاق مرحوم ریاست [illegible] اور معتمد ریاست اور ایک معروف دیانتدار افسر تھے اس خاندان [illegible] شیخ ابو الخیر بزمان اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ دہلی منصب [illegible]

Marfat.com

نعیم پور پرگنہ جھونسی ضلع الہ آباد سے منتقل ہو کر ضلع فتحپور مین اقامت گزین ہوا انکی اولاد عقاب کو سرکار دہلی سے مراتب جلیلہ عنایت ہوئے۔ مولوی فریدالدین پسر شیخ ابوالخیر کو سرکار معظم شاہ خلف عالمگیر بادشاہ دہلی سے عہدہ قضا او قطعہ اراضی موضع براری سے قریب موضع بلندہ پرگنہ ہسنوہ ضلع فتحپور عطا ہوئی اس قطعہ اراضی عطیہ سلطانی کا اول نام چک براری معروف ہوا مگر مولوی فریدالدین نے واسطے خوشنودی مزاج بادشاہ اس اراضی مین قصبہ بنام بہادر بادشاہ آباد کیا اور اوسکا نام معظم آباد رکھا جو ابتک انکی اولاد کا مقبوضہ ہے اس خاندان کے لوگ صاحب علم و فضل اور صاحب تقویٰ اور عہدہ ہائے جلیلہ پر ممتاز ہوتے گئے اور زمان حال مین منشی عبدالرحمن صاحب نے علاقہ زمینداری کیطرف زیادہ توجہ کی آخر انکی زمینداری کو ایسی ترقی ہوئی کہ اب شمار انکا تعلقداران ضلع فتحپور مین ہے حافظ شاہ قطب الدین جد امجد قاضی وحاجی عبدالرزاق ایک باخدا بزرگ تھے مولانا انوار صاحب لکھنوی کے خلیفہ تھے جنکا عُرس سالانہ قصبہ بلندہ مین ابتک ہوتا ہے۔ مولوی قاضی عبدالغفور پسر اوسط قاضی عبدالرزاق مرحوم کو مولوی شاہ سکندر علیخان تخلص وصل قندہاری لکھنوی خالصپوری سے تلمذ ہے اور تخلص آپ کا شاعرانہ مذاق مین نہاں ہے جیسا کہ قطعہ تاریخ سال وفات مندرجہ ماسبق سے ظاہر ہوتا ہے آپنے بعد حصول علوم درسیہ و متعارفہ ۱۲۹۶ھ مین فارغ التحصیل ہو کر دستار فضیلت زیب سر کی اور سند انفراغ علوم سے کامیابی حاصل کی آپکی تصانیف سے رسالہ آب حیات در مسائل چاہ و مفید الطلبا و تذکرت النافہ فی بیان العروض والقافیہ اکثر مطبوع ہوچکی ہین۔

Marfat.com

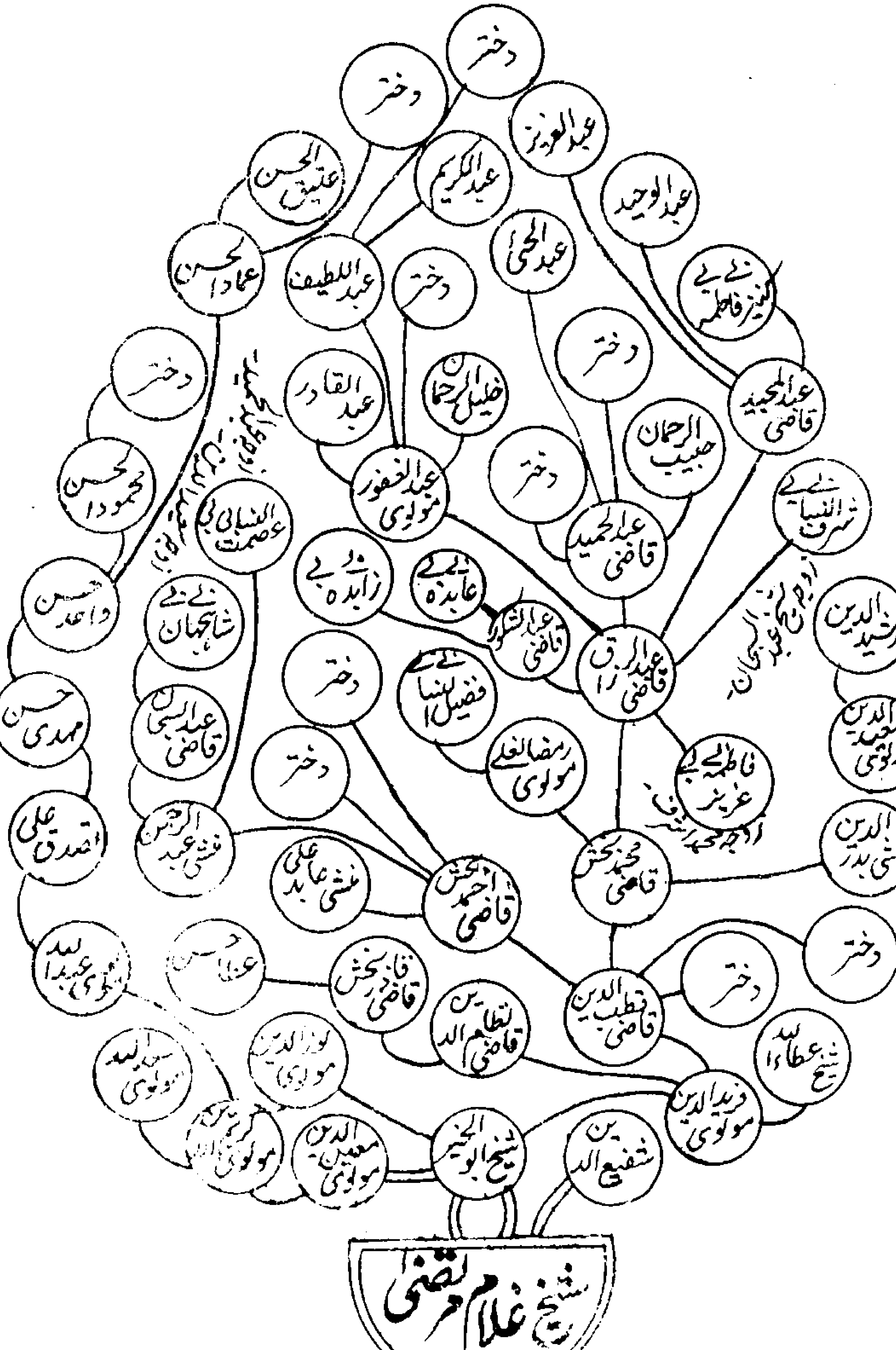
دختر
دختر
عبدالعزیز
عبدالکریم
عتیق الحسن
عبدالوحید
عماد الحسن
عبداللطیف
دختر
عبدالحی
کنیز فاطمہ بی بی
دختر
عبدالقادر
خلیل الرحمان
قاضی عبدالمجید
دختر
محمود الحسن
مولوی عبدالغفور
دختر
حبیب الرحمان
عصمت النساء بی بی
قاضی عبدالحمید
شرف النساء بی بی
زاہدہ بی بی
عابدہ بی بی
قاضی عبدالشکور
واعد حسن
شاہجہان بی بی
قاضی عبدالرزاق
رشید الدین
دختر
فضیل النساء بی بی
مہدی حسن
قاضی عبدالسبحان
مولوی سعید الدین
دختر
فاطمہ بی بی عزیز
تصدق علی
منشی عبدالرحمن
قاضی محمد بخش
منشی بدر الدین
منشی عابد علی
قاضی احمد بخش
دختر
دختر
قاضی قطب الدین
قاضی نظام الدین
شیخ عطاء اللہ
مولوی فرید الدین
مولوی معین الدین
شیخ ابوالخیر
شفیع الدین
شیخ غلام مرتضیٰ

Marfat.com

# سادات نقوی گردیزی قصبہ مانکپور

گردیز ایک قصبہ کا نام ہے جو شہر غزنی کے متصل افغانستان مین واقع ہے اگلے زمانے مین یہہ قصبہ زُہر نام ایک دیوزاد مخلوق کا پایہ تخت مشہور ہے اور حصار سنگین اس قصبہ کا اب تک موجود ہے اور ایک حاکم امیر صاحب والی کابل کیطرف سے یہان رہتا ہے اور چند خاندان سادات اب بھی اس قصبے مین آباد ہین اور باشندگان قصبۂ گردیز جب یہان سے جلاوطن ہوکر ہندوستان مین سکونت پذیر ہوئے وہ لوگ ہندوستان مین سادات گردیزی کے لقب سے معروف ہوئے اسوقت سادات گردیز مختلف مقامات ہند مین آباد ہین چنانچہ شہر ملتان کے خاندان سادات گردیزی جعفری کہلاتے ہین اس خاندان کا مورث اعلیٰ سید جمال الدین یوسف ملقب بہ شاہ گردیز رحمۃ اللہ علیہ ہے اور جنکی خانقاہ ایک شہرت خاص رکھتی ہے اور شاہ گردیز کے نام سے ایک محلہ اس شہر مین معروف ہے اور اس خاندان مین خان بہادر سید حسن بخش رئیس ملتان ایک مشہور رئیس ہین لیکن دیگر مقامات مثل اضلاع دہلی و گوڑگانوہ و فرخ آباد و ہردوئی و کانپور و الہ آباد و پرتاب گڈھ و رائے بریلی وغیرہ کے سادات نقوی گردیزی مشہور ہین جو دو برادران حقیقی سید محمد شہاب الدین و سید احمد شمس الدین گردیزی کی اولاد ہونے کے دعویدار ہین چنانچہ اضلاع دہلی و گوڑگانوہ کے سادات اولاد سید احمد شمس الدین کی ہین باقی اضلاع پرتاب گڈھ و رائے بریلی وغیرہ کے سادات اولاد سید محمد شہاب الدین کی بیان کرتے ہین اور اپنی جلاوطنی قصبۂ مانکپور ضلع پرتاب گڈھ سے ظاہر کرتے ہین۔

Marfat.com

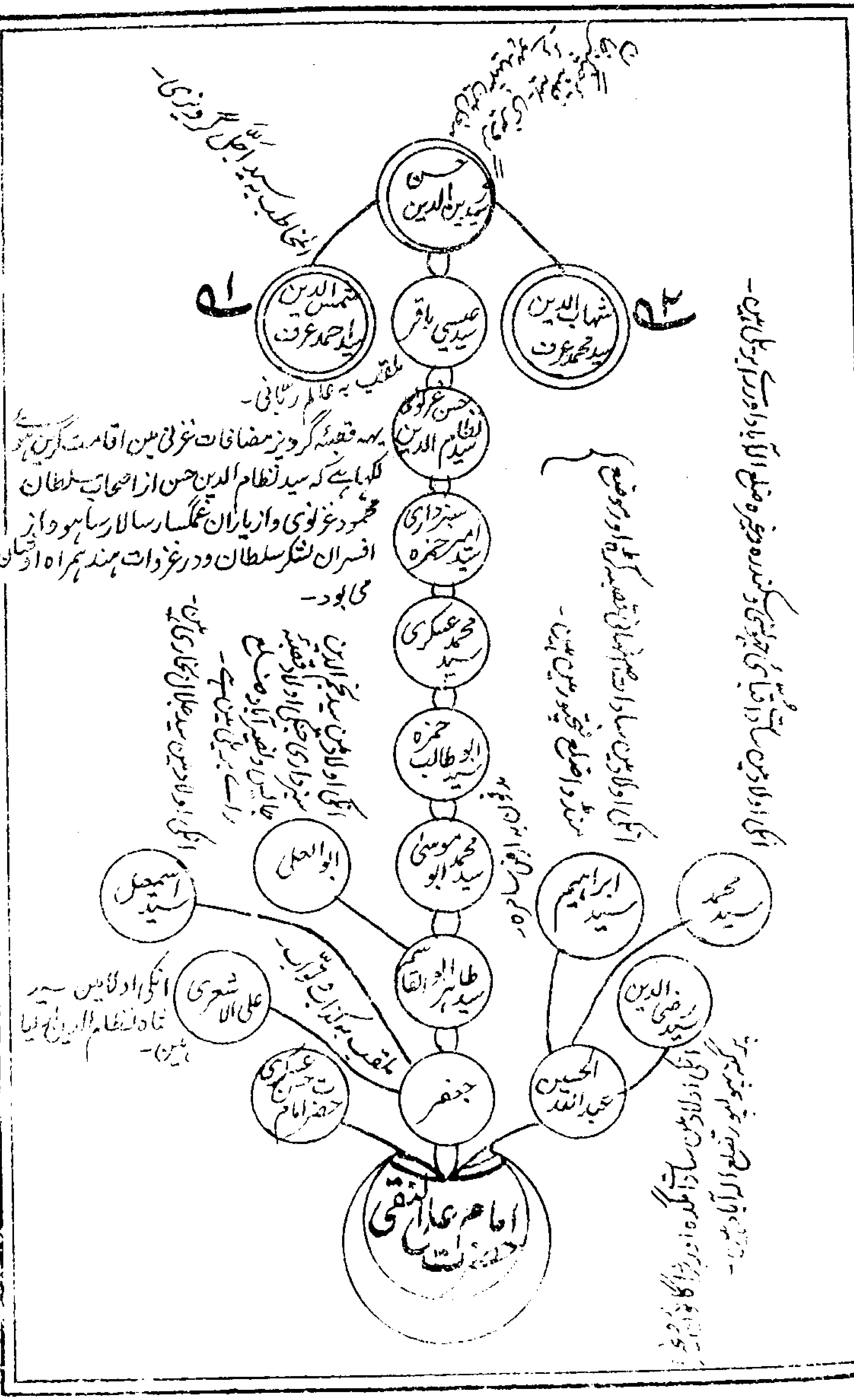
حسن سدید الدین
شمس الدین سید احمد عرف
عیسی باقر سید
شہاب الدین سید محمد عرف
ملقب بہ عالم ربانی۔
حسن غزنوی نظام الدین سید
یہہ قصبہ گردیز مضافات غزنی میں اقامت گزین ہوئے
لکھا ہے کہ سید نظام الدین حسن از اصحاب سلطان محمود غزنوی واز یاران غمگسار سالار ساہو واز افسران لشکر سلطان و در غزوات ہند ہمراہ او شان می بود۔
سبزواری امیر حمزہ سید
محمد عسکری سید
حمزہ ابو طالب سید
محمد موسی سید ابو
ابو العلی
سید اسمعیل
سید ابراہیم
سید محمد
طاہر ابو القاسم سید
علی الاشعری
سید رضی الدین
ملقب بہ کذاب
حسن عسکری حضرت امام
جعفر
عبداللہ الحسین
امام علی النقی

Marfat.com

کہتا ہے کہ جب سید زین الدین حسن فتنہ چنگیز خان مغل میں بمقام قصبہ گردیز قریب
زمانہ ۶۹۵ھ شہید ہو گئے تب سید محمد شہاب الدین و سید احمد شمس الدین برادران
عینی ابنان سید زین الدین حسن قصبہ گردیز سے ہجرت کر کے شہر ملتان میں اپنے خال (ماموں) سید
جمال الدین یوسف شاہ گردیز کے پاس چلے آئے اور ایک مدت تک اپنے خال سے تربیت و تعلیم
پائی اور بعد وفات شاہ گردیز رحمۃ اللہ علیہ دونوں بھائی وارد شہر دہلی ہوئے اس وقت دور سلطنت
سلطان شمس الدین التمش کا تھا اس بادشاہ نے بوجہ شرافت و نجابت خاندانی اپنی دختر کا عقد
نکاح سید احمد شمس الدین کے ساتھ کر دیا اور جب یہ بیگم لاولد فوت ہو گئی تو دوسرا عقد نکاح سید
احمد شمس الدین کا مسماۃ راضیہ بیگم دختر سلطان رکن الدین فیروز ابن سلطان شمس الدین التمش
کے ساتھ ہوا اور اس بیگم کے بطن سے دو پسر سید عماد الدین محمد و سید عز الدین متولد ہوئے سید
احمد شمس الدین کی بود و باش تا زمان حیات شہر دہلی کہنہ غیاث پورہ میں رہی اور بعد وفات
بمقام مہرولی قریب حوض شمسی مدفون ہوئے۔ شجرہ اولاد اعقاب مختصراً تحریر کرتا ہوں۔

## شجرہ خاندان ضلاع دہلی و گورگانوہ وغیرہ

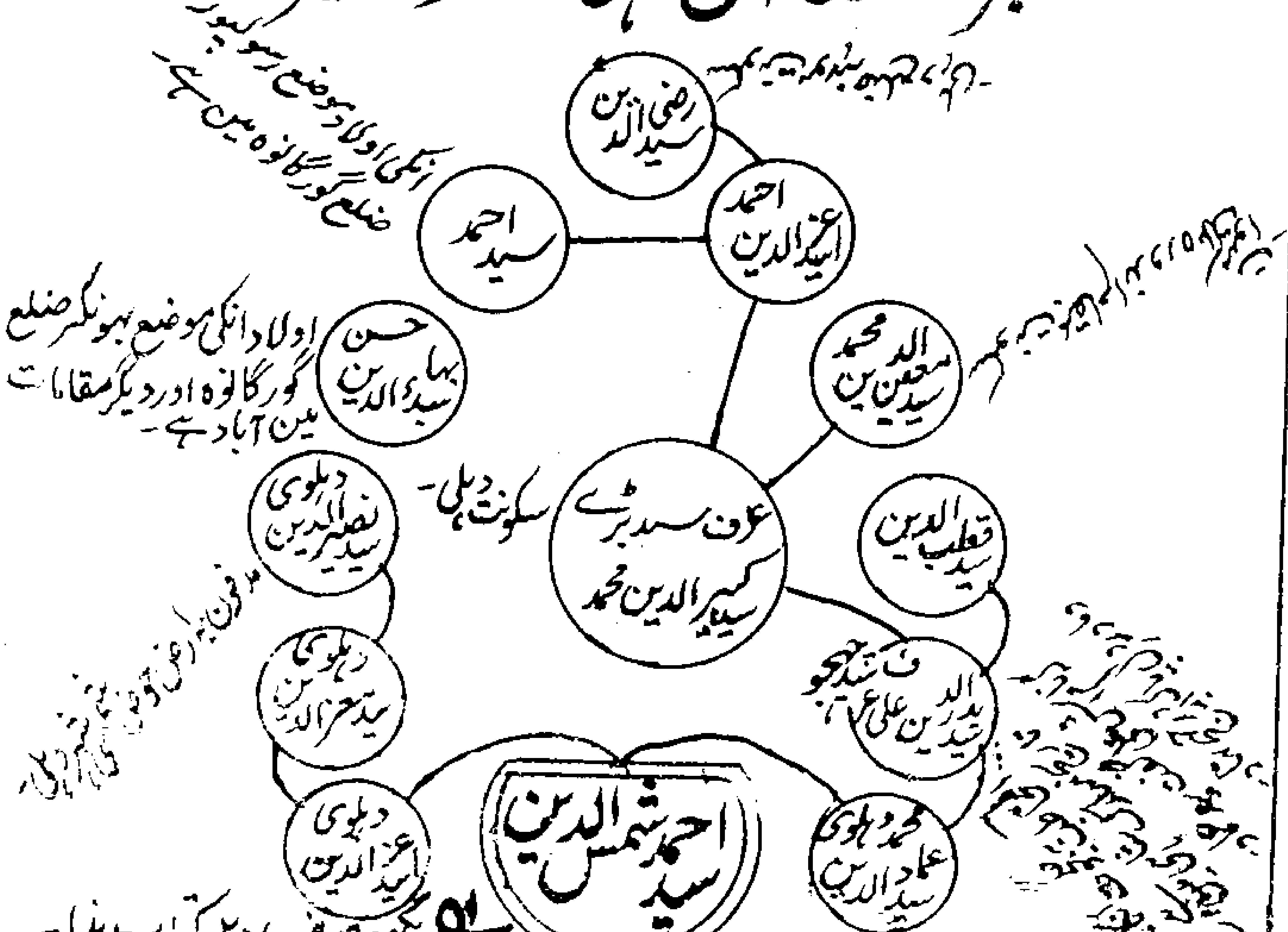


۵۱ دیکھو صفحہ ۲۰۷ کتاب ہذا۔

Marfat.com

اسوقت جبکہ سید شہاب الدین و سید شمس الدین وارد شہر دہلی ہوئے سلطنت اسلامیہ کا
آغاز تہا شاہان اسلام اپنی قوت بڑہانے اور استحکام حکومت کیغرض سے مسلمانونکو جاگیرات
اور معافیات عطا کر رہے تہے کڑہ مانکپور کا قطعہ ملک اگرچہ سلطان قطب الدین ایبک کا
مفتوحہ تہا مگر پورا تسلط ہندوستان پر نہین ہوا تہا ہندو راجگان مغرور اپنے علاقوں پر متصرف
ہوکر مقابلہ کرتے تہے حکام شاہی اس قوم وسیع کے انتظام مین جو سارے ملک مین پہیلی ہوئی
تہی عاجز تہے سلاطین اسلام بہی اپنی قوم کی ترقی مین سرگرم تہے کڑہ مانکپور کی سرزمین کی
معافیات تقسیم ہو رہی تہین سید شہاب الدین گردیزی برادر بزرگ سید شمس الدین
کہ اتقائے روزگار اور سادات والا تبار تہے قومی امتیاز سے سلطان شمس الدین التمش سے
خاص قصبۂ مانکپور کی جاگیر کا فرمان ان کے نام عطا کیا اسوقت معافیداران اور جاگیرداران
اسلام مین قومی اتفاق تہا بمقابلہ قوم مخالف ایک دوسرے کی امداد کرتا تہا گویا ایک چہوٹی
فوج بادشاہ دہلی کی اطراف ہند مین موجود تہی سید شہاب الدین گردیزی جاگیر کے قبضہ
حاصل کرنے کی غرض سے وارد قصبۂ مانکپور ہوئے اور راجہ کا مقابلہ ہوا شاید بے نیل مرام
واپس ہوئے جیسا کہ روایتی طور سے مشہور ہے کہ سید شہاب الدین دوبارہ مکر و فریب سے
ساتہہ راجہ مانکپور پر فتحیاب ہوئے یعنی سید صاحب نے دو ہزار محملون مین فی محمل دو دو بہادر
سپاہی پوشیدہ سوار کرکے اور اونٹون کو مانکپور کیطرف روانہ کیا اور یہہ خبر منتشر کردیگئی
تہی کہ دہلی سے ایک ایسا سوداگر جلیل القدر آرہا ہے کہ دو ہزار اشتران مال سوداگری سے
بار کئے ہوئے اوس کے ساتہہ ہین راجہ اس واقعہ سے بیخبر رہا اور یکبارگی چار ہزار بہادر سپاہی
زیر قلعہ پہونچگئے اور کچہہ لڑائی کے بعد قلعہ مانکپور فتح ہوگیا اور راجہ بہاگ کر بنارس کیطرف
چلا گیا۔ اسوقت سے سید شہاب الدین گردیزی اور انکی اولاد اعقاب کی بود و باش مانکپور
ہوگئی۔ دوسری روایت یہہ ہے کہ راجہ مانکپور سے سلطان رکن الدین فیروز کا نہایت
اتحاد تہا جب سلطان نے اپنی دختر کا نکاح شمس الدین برادر سید شہاب الدین کے ساتہہ
کردیا تو راجہ مانکپور نے اپنی دختر کا نکاح سید شہاب الدین گردیزی کے ساتہہ کردیا چنانچہ
اس راجہ کی دختر کے بطن سے ایک پسر سید جلال الدین پیدا ہوا جسکی نسل مانکپور اور دیگر مقامات مین ہے



Marfat.com

## نوٹ

یہہ روایت صحیح ہو یا اوس کے حافظہ مین غلطی ہو مگر تجربہ انسانی ضرور اسکی گواہی دیتا ہے کہ قلعہ مانکپور اس قوم کا مفتوحہ ہے کیونکہ قلعہ کے اطراف مین انکی عمارات عالیشان اور مکانات مسکونہ تھے اور زمینداری بھی تمام و کمال ان کی ہتی بجز انکے ایسے مقامات پر جو حکمرانونکا مقام تھا دوسرا کوئی سکونت نہین رکھہ سکتا تھا۔

سادات گردیزی خاص قصبہ مانکپور اور موضع بازید پور و آئمہ اسبہون عرف اونچا گانون تحصیل کنڈہ ضلع پرتاپ گڈہ اور قصبہ رسولپور و مصطفے آباد تحصیل سلون ضلع راے بریلی مین آباد ہین اوران کے بیانات ہین کہ مورث سید شہاب الدین بزمان شمس الدین التمش بادشاہ دہلی بوسیلہ جہاد مانکپور مین آئے اور راجہ مانکچند کو قلع قمع کرکے یہان کے جاگیردار ہوئے اور سکونت اختیار کی یہہ بیانات ویسے ہی ہین جیسے اقوام پارینہ ہر قصبہ اور دیہات کی اپنے بزرگوار کی مدح مین کرتی ہے۔ اور سوال یہہ ہے کہ سید صاحب تنہا وارد مانکپور ہوے یا ان کے ساتہہ اور سردار بھی تھے اور اگر تھے تو وہ کون تھے اور جب سلطنت اسلام ہندوستان مین قایم ہوچکی ہتی تو بلاحکم بادشاہ جہاد کے ساتہہ ان امور کے جوابات مین کوئی تحریری ثبوت نہین ہے صرف زبانی بیانات قوم ہین یا شہادت مادّی مثل زمینداری دیہات اور عمارات کے موجود ہے اب لازم ہوا کہ زبانی بیانات اور شہادت مادّی اور طرز معاشرت قوم میزان عقل مین تولے جائین اور اوسوقت کی کتب تواریخ بھی دیکھی جائے اور اوسوقت کی رفتار کا اندازہ قیاس سے کیا جائے تو کسیقدر تنقید کی زبانی بیانات کے سمجھنے اور اوسکے راست اور کذب کے دریافت کرنے مین ضرور ہوگی سید شہاب الدین کے ساتھی جو شریک جہاد تھے اونکا پتہ صرف ایک خاندان شیخ مانکپور یہہ دیتا ہے کہ ہمارے مورث شیخ برہان الدین ہمراہ سید شہاب الدین گردیزی وارد مانکپور ہوئے سوئے ایک شخص کے اور کوئی دوسرا شخص کسی دوسری نسل کا شریک جلسہ ہونا بیان نہین کرتا کہ جس سے جہاد کی وقعت ثابت ہو البتہ اوسوقت کے شہدا کے مزارات موجود ہین ور شہدا کے نام شاہ جمال الدین ولیا۔ زندہ سوختہ



Marfat.com

میرطوفان ہین یہ تمام اوران کے مقابر معمولی طور کے نہین ہے بلکہ حیثیت ساخت عمارت سے کسی سردار کے مقابر معلوم ہوتے ہین جنکا ذکر راقم حصہ جغرافیہ مین تحریر کر چکا ہے ان شہدار کی نسل مانکپور مین موجود نہین ہے بلکہ ایسا ثابت ہوتا ہے کہ انکی کوئی نسل یہان نہین تھی اور بنفس نفیس آئے ہون۔ معرکہ جنگ مین شربت شہادت نوش فرمایا۔ اب دوسرا سوال اس مقام پر یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ لشکر جس نے مانکپور کو فتح کیا اور بعد فتحیابی سید شہاب الدین کو قبضہ مانکپور پر دلواکر چلا گیا عقل سلیم اسکو ضرور تسلیم کریگی کہ ایسی حالت مین وہ امدادی لشکر ہوگا اپنا کام کر کے چلا گیا ہوگا۔ راقم نے اسقدر بیان بطور مقدمہ حالات اقوام سادات گردیزی کے لکھا ہے تاکہ آئندہ حالات کے سمجھنے مین دِقّت نہوئے۔

ایک امر اور قابل ذکر ہے وہ یہ کہ اس قوم کے مشاہیر جو سلطنت مغلیہ مین بڑے بڑے عہدون پر ممتاز تھے وہ اپنے تئین سادات رضوی یعنی اولاد جعفر بن حضرت امام علی الرضا ظاہر کرتے تھے چنانچہ اونکے مواہیر کی نقول تحریر کرتا ہون۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| رضوی سنہ ۱۰۰۶ ہجری<br>راجی سید عبدالقادر | رضوی سنہ ۱۰۳۶ ہجری<br>راجی سید علی جوّاد | رضوی سنہ ۱۱۴۷ ہجری<br>راجی سید عبدالصمد | خادم شرع نبوی<br>قاضی اسدالله رضوی<br>۱۰۷۵ ہجری |

راجی سید عبدالقادر میر عدل اور راجی سید عبدالصمد بعہد محمد شاہ دہلی صوبہ دار کشمیر تھے اور قاضی سید اسداللہ جنکی مہر مصدقہ ہے اورنگزیب عالمگیر بادشاہ کے عہد سے تا زمان حال جیسے جیسے یکے بعد دیگرے اس خاندان مین عہدہ نسلاً بعد نسلٍ ہوتا گیا ہر قاضی کے نام کے ساتھ لفظ رضوی موجود ہے مگر اسوقت یہ سادات اپنے تئین نقوی کہتے ہین اور اولاد سید جعفر تواب ابن حضرت امام علی النقی علیہ السلام ہونے کے دعویدار ہین اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حضرات سابقین نے جو تعلیم یافتہ اور مہذب تھے اونہون نے اپنے مواہیر مین نام کے بعد رضوی کیون تحریر کیا اور برخلاف اسکے حضرات متاخرین اب نقوی ہونیکے کیون دعویدار ہین باوجودگی شہادت تحریری اور دیرینہ کیا ایسا دعویٰ درست ہے سید جعفر بن حضرت امام

Marfat.com

علی الرضا علیہ السلام کی نسبت اکثر علماء اسلام کا قول ہے کہ سید جعفر نام کوئی اولاد حضرت امام رضا کے
نہیں تھی اور اگر اس نام سے کوئی پسر ہوا بھی تو وہ سید جعفر صاحب اولاد نہیں تھی ایسی صورت
مین اون کے اولاد ہونے کا ادعا کرنا سراسر غلطی ہے اور درحالیکہ ایسی غلطی تھی تو ایسا غلط
دعویٰ زمان دراز تک کیون قایم رہا سبب اسکا یہہ تھا کہ سید جعفر بن حضرت امام علی النقی کا
لقب کذاب تھا اور یہہ لقب حضرات سابقین کو ناپسند تھا اور رضوی و نقوی لکھا جانا دونو
صحیح تھا لقب کذاب کے بچنے کی غرض سے رضوی اپنی مہرون مین کندہ کرالیا تھا اب حضرات متاخرین
اصلیت کیطرف رجوع ہوئے اور نقوی ہونا تسلیم کیا۔

(نوٹ) شہاب الدین گردیزی کے قبر کے نسبت مانک پور کے سادات کے بیانات نہایت
تاریک ہین وہ کہتے ہین کہ جب سید شہاب الدین گردیزی نے وفات پائی تو آپ دریائے گنگا کے کنارے
مدفون ہوئے اور جب وہ مقام دریابرد ہونے لگا تو بہت زمانے کے بعد دوسرا مقبرہ اون کا
محلہ شاہ آباد اندرون آبادی سنگین تیار کیا گیا جو اب تک موجود ہے۔ (دیکھو جغرافیہ کتاب ہذا صفحہ ٣٢)
سید شہاب الدین گردیزی نے ٦٢٩ھ ہجری مین دنیا سے رحلت[1] فرمائی سال تاریخ
وفات کا مادہ لفظ "قدس سرہ" ہے سید صاحب کی اولاد و اعقاب مانکپور مین بود و باش رکھتے
تھے کچھ عرصہ کے بعد یہان بدعملی ہوگئی راے دلکی نے قلعہ کالنجر سے سر اٹھایا اور کڑہ مانک پور
اپنا قبضہ کرلیا اس خلفشار مین گردیزی خاندان کی نسلین متفرق مقامات مین مانکپور سے جلا وطن
ہوکر آباد ہوئین اور مانکپور یا اوسکے قرب موضع چھا چھا مؤ مین کچھ لوگ آباد بھی رہے تو وہ صاحب
اقتدار نہ تھے اور ایک عرصہ تک قوم گردیزی معمولی حالت مین رہی اگرچہ ناصر الدین محمود
بادشاہ دہلی نے [illegible]ھ ہجری مین راے دلکی کو کڑہ مانکپور مین شکست دی اور از سرنو تسلط
ہوا لیکن دوسری اقوام شیوخ و [illegible] کو عروج ہوا اور ان شیوخ کا زمانہ سلطنت غلامان
اور خلجیان [illegible] خاندان تغلق کے دورہ حکومت مین جب اس خاندان کو زوال
ہوا تو پھر گردیزی خاندان کو [illegible] سید شہاب الدین ثانی جو سید شاہ شہاب الدین
گردیزی کی اولاد [illegible] پشت مین ہین اور ان سے سلسلہ نسل مانکپور اور اسکے قریب جوار مین

[1] دیکھو کتاب تاریخ اخبار الاخیار

Marfat.com

زیادہ ہے اسوقت سے انکی اولاد کی ترقیات اور حالات ثروت بخوبی ظاہر ہوتے ہین اقوام سوم بنسیان پرتاب گڈھ سے اور ان سے لڑائیان رہین اسوقت گردیزی اپنی زندگی بطور سپاہیانہ اور بہادرانہ بسر کرتے تھے بعض اکابر قوم کا مقولہ ہے کہ از گردیزیان بوئے خون می آید شاید یہہ مقولہ اسوجہ سے مشہور ہوا کہ اول گردیزی قوم کھروار سے برسر جنگ رہی اور پھر سوم بنسیان پرتاب گڈھ سے لڑنا پھرا پڑا اس لئے قوم جنگجو مشہور ہو گئی ۔

مخدوم شاہ حسام الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ مانکپوری کا قول مشہور ہے کہ پکینہ نہ ستود گوشت و گردیزی نشود دوست ۔ شاید در شک و حسد بوجہ جہالت اس قوم مین زیادہ تھا ۔ تمام تر تحقیقات سے اسوقت مانکپور اور اسکے اطراف مین اس قوم کے دو گروہ زیادہ ہین یعنی قاضی زادگان اور راجے اور ایک تیسرا گروہ اس نسل سے چھچہ موئے کہلاتا ہے اس گروہ کے لوگ سولپور اور مصطفے آباد مین آباد ہین اور وصلت او مصاہرت دونون گروہ اول کے ساتھ ہے یہہ لوگ بھی گردیزی ضرور ہین لیکن اولاد سید شہاب الدین ثانی مین نہین ہین کہ جسکو بعد زوال اقوام دامغانی عروج ہوا بلکہ ان کے اوپر کی شاخ سے انکا سلسلہ نسل ہے اور قاضی زادگان اولاد قاضی سید شرف الدین و راجے زادگان اولاد راجے سید اعز الدین ہین اور یہہ دونون بھائی حقیقی پسران سید شہاب الدین ثانی ہین ۔ اس قوم مین کوئی صاحب تصنیفات نہین گذرا جسکا ذکر کیا جاے البتہ زمان حال مین مولوی سید مظہر حسن جنکی تصانیف فقہ مناظرہ مین شائع ہو چکی ہین یا انکے چھوٹے بھائی مولوی سید محمد مہدی ادیب جو علوم عربیہ ادب مین کامل تھے یادگار زمانہ خاندان مصطفے آباد سے گذرے ہین پھر شجاعت جس سے پورانے خیالات کے بموجب علم سے دشمنی تھی اس قوم مین اوسکا حصہ تھا دیہات زمینداری کو بہتر از جان سمجھتے تھے ترکہ دختری کے نہ دینے کا دستور ابتک مثل ہنود ان مین جاری تھا مگر اب خاندان کے مہذب بیٹے ہمہ خلاف قرآن سمجھکر کچھہ اشک شوئی کی ہے مگر تاہم نکاح ثانی رواج بیوگان اس قوم مین نادر ہے نوجوان بیوگان اپنی عمر عزیز اڑیان رگڑ رگڑ کے کاٹتی ہین کوئی سرمایہ باپ یا سسرال کا ادنٰی پاس نہین ہے ۔

سادات گردیزی مانکپور کے دوبارہ عروج کا باعث دو برادران حقیقی قاضی شرف الدین

Marfat.com

ورلیجے سید اعزالدین ہین اور سلطنت شاہان جونپور کے عہد مین اجے سید حامد شہ درجہ نقر صاحب مین ولایت جونپور رہتے بادشاہ جونپور انکا معتقد تہا سادات گردیزی اعزاز کی نظرون سے دیکہے جاتے تھے اگرچہ زمینداری ان کے پاس پہلے سے تہی مگر اسوقت سے اور ترقی ہوئی اور سلطنت مغلیہ مین ریاست انکی جوان ہوگئی اس خاندان مین صدہا فرامین سلطنت مغلیہ و خصوص عہد شاہجہان بادشاہ بابت عطیات معافیات لطور آل تمغا موجود ہین مگر اونکی فہرست دکہلانا باعث طوالت ہے لہذا ایک فہرست عہدہ داران مشاہیر خاندان سادات گردیزی مانکپور درج کتاب کرتا ہون تاکہ قوم کے ثروت اور عروج کی حالت دریافت ہوسکے۔

| نام عہدہ دار | نام عہدہ یا منصب | نام بادشاہ عطا کنندہ | نام عہدہ دار | نام عہدہ یا منصب | نام بادشاہ عطا کنندہ |
|---|---|---|---|---|---|
| سید عزالدین | قاضی | سلطان محمد تغلق | راجے سید محمد عرف دیوان سید راجے | دیوان صوبہ بہار | فرخ سیر بادشاہ |
| سید اعزالدین | راجے | ایضاً | سیف الدولہ نواب عبدالصمد خان دلیر جنگ بہادر | صوبہ دار لاہور و کشمیر | محمد شاہ عدلی |
| راجے عبدالصمد علی | منصب یکصدی | اکبر بادشاہ | سید عبدالغفار خان بہادر | سپہ سالار صوبہ الہ آباد | ایضاً |
| نواب محمد عارف خان | ایضاً | جہانگیر بادشاہ | سید محمد ماہ | منصب دار | ایضاً |
| راجے سید عبدالقادر زمان | منصب ہشت صدی و میر عدل | شاہجہان بادشاہ | سید مخدوم علیخان | میر منشی نواب گورنر جنرل کشور ہند | سلطنت انگریزی |
| سید محمد رحیم | میر عدل | ایضاً | | | |
| سید لطافت چیلک | میر عدل | ایضاً | | | |
| قاضی سید اسد اللہ | قاضی | عالمگیر بادشاہ | | | |
| سید محمد اکبر | محتسب | اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ | | | |
| سید عبدالحامد | منصب دار | ایضاً | | | |

سلہ منصب یکصدی کے دو لاکہہ سالانہ دام سلطنت دہلی مین تہے اور ۴۰ دام کا بحساب سکہ انگریزی ایک روپیہ ہے اس حساب سے یکصدی منصب کے پانچہزار روپیہ سالانہ ہوتے ہین اور اسی حساب سے زیادہ منصب کا زیادہ شمار کرلیا جاتا ہے۔

Marfat.com

راقم پہلے لکھہ چکاہے کہ دیہات زمینداری کی یہ قوم حریص تہی خاندان اولاد قاضی شرف الدین بوجہ ملنے جاگیرات معافیات کے مانک پور سے منتقل ہوکر قصبہ سول پور میں مسکن گزین ہو چکا تہا عہد شاہجہان بادشاہ مین جب خاندان اولاد راجے زادگان کا افتدار زیادہ ہوا تو انہوں نے اپنے چہوٹے بہائیون کی ملکیت خرید کرکے انکو مانکپور سے رخصت کردیا مین ایک دستاویز بیعنامہ کی نقل اس مقام پر درج کتاب کرتا ہون جس سے ثابت ہوگا کہ ایک دستاویز کے ذریعے سے کسقدر لوگونکی ملکیت منتقل ہوئی اور انتقال کنندگان کی نسل مانکپور مین نہین ہے۔

# نقل بیعنامہ

## اللہ اکبر

غرض ازین نوشتہ آنکہ اقرار کردند واعتراف صحیح شرعی نمودند میران سید عالم ابن میران سید محمود و سید جعفر ابن میران سید محمد اصالتًا از جانب خود وکالتًا از جانب والدہ و برادر خود اسمہا سید شہاب الدین و سید عبد الحلیم و سید حسام الدین و ہمشیرہ الشان و سید عبد الجلیل ابن سید نظام و سید طٰہ ابن میران سید آدم و سید نور محمد ولد سید جمال و جمیع اولاد ورثہ مرحومی سید السادات میران سید رجن حال بحال اہلیتم و نفاذ جمیع تصرفاتہم شرعًا برالجملہ کہ فروختہ اند بہ بیعیات ثبات بہ سیادت مآب نقابت پناہ راجے سید عبد الواحد و سیادت مآب مرتضوی انساب راجے سید کرم اللہ وغیرہ جملہ سعادت راجے سید عبد القادر ابنو نقاد عظمہ بجناب زیدہ اماجد بقا مغفرت پناہی راجے سید عمر ہمگی و تمامی خانہائے سکنی خود ما را موازی دو ہزار و دو بست و سبستا دیہ درع بگز الہی کہ واقعہ است در بلدہ مانکپور و محدود است بحدود اربعہ معینہ کہ حد شرقی آن پیوستہ است بعضے بخانہ سید حسن ابن سید الہ داد و حد غربی آن متصل است بعضے بزمین سید جمن و بعضے بخانہ محمود و تاج الدین منہار و حد شمالی آن انضمام است بشارع عام کہ شرقًا و غربًا واقعہ است و حد جنوبی آن محیط است بعضے بخانہ مہترین مذکورین و بعضے بخانہ بی بی جان کسائن کہ قبل ازین بشترین مذکورین

Marfat.com

خریدہ بودند ونیز درین معنی خط علحدہ بدست دارند فواصل درکل حدود وعلامات ظاہرہ و امارات ماہرہ بجمیع حقوق ومرافق آن بمبلغ یکصد وہفتاد وہفت ونیم عدد روپیہ رائج الوقت نصفہ ہشتاد ونہ عدد یکتولہ کم موصوفہ واین مشترین مذکورین خریدہ اند زمین جاہائے سکنی رابروجہ مسطور مع التقابض الصحیح فی البدلین ومکان الدرک الشرعی واین بمن زمین بیع رالبیع بمن سہل وقیمت عدل بود بتقویم مقوم عدل بلا یمین ولا غرور شرط فاسد وقابلین بتصدیقہم وکان ذلک فی یوم الاحد بتاریخ نہم شہر ربیع الثانی فی ۱۰۸۱ھ سنہ الحال لما ذکروا المقال کما سطر کتب بخط حامد طاہا حسینی بمحضر من الشہود العدول واالنصاب حصاد المطالب ۔ میران سید حسن ابن سید مبارک ومیران سید ماہر وابن میران سید جلال وسید قطب ابن میران شرف الدین ۔ میران سید علی اکبر ابن میران سید محمود وشیخ جلیل ابن خواجہ خضر ومیران سید نظام الدین ابن میران حسام الدین وسید حامد ابن سید شمس الدین وسید محمد ناصر ابن میران سید ضیاء الدین وشیخ عبد الرسول ابن شیخ

| | | |
|---|---|---|
| دستخط علامت | دستخط علامت | دستخط علامت |
| سید عالم ولد سید محمود | جعفر ولد سید محمد | عبد الجلیل ولد سید نظام |
| شہد بما فیہ | شہد بما فیہ الفقیر حقیر | شہد بما فیہ شہد بما فیہ |
| مہر | قاضی سید شریف مہر | کتب بندہ سید نور کتب بندہ عبد الحق |

شاہجہان بادشاہ
تبریز خان خادم درگاہ

مہر

شہد بما فیہ کتب بندہ سید باقر ۔ شہد بما فیہ شیخ منصور ابن خواجہ خضر ۔ شہد بما فیہ نظام الدین ابن قطب الدین ۔ شاہدات فقیر سلطان ۔ المشہد قاضی محمد صادق

مہر

قاضی سید شرف الدین ور اسے سید اعز الدین برادران حقیقی اسے ان سید شہاب الدین متنی اگردیزی کی ترقی کے واقعات یہ ہیں کہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت

یا کوئی دوسر درویش بزمان سلطان محمد تغلق قریب ۷۵۰ھ وارد مانک پور ہوگئے تھے اور شیوخ وافغانی کو بددعا دی تھی کہ وہ قوم تباہ ہو گئی جسکا مفصل بیان حالات عروج وتنزل اقوام شیوخ وافغانی میں ہوچکا ہے[۱] فقیر صاحب خاندان سادات گردیزی میں مدعو ہوئے تھے سید شرف الدین وسید اعزالدین برادران حقیقی کو دیکھکر کہ لباس انکا درویشانہ تھا اور سپاہیانہ اسلحہ بدن پر آراستہ کئے ہوئے تھے فقیر صاحب نے سوال کیا کہ درویشی را با اسلحہ چہ کار تب دونوں بھائیوں نے عرض کی کہ سوم بنسیان پرتاب گڈہ ہماری زمینداری کو تباہ وتاراج کرتے ہیں اس لئے ہم ان کے برسر مقابلہ ومجادلہ رہتے ہیں فقیر نے فرمایا کہ مرحبا شرف الدین غازی ہے بر کفار غالب خواہد شد وسید اعزالدین راجی یعنی امیدوا غزوہ بعد چند روز کے سرکار دہلی سے سید شرف الدین کو عہدہ قاضی عطا ہوا اور سید اعزالدین کے علاقہ زمینداری کو ترقی ہوئی اس بابت سے انکو خطاب راجہ جہولے بھول [illegible] چونکہ خطاب قاضی [illegible] ہوتا اور راجہ [illegible] جہول وراجی [illegible]
بصفت [illegible] لوگوں [illegible]
بیاے مجہول [illegible]
[illegible] لقب [illegible]
[illegible]
سابق [illegible]
خاندان [illegible]
خطاب [illegible]
موجود [illegible]
موجود [illegible]
انکی قبریں ہوئی قاضی [illegible]
شاید قاضی صاحب کو [illegible] عطا ہوئی ہے

---

[۱] سنہ ۷۵۰ھ [illegible]

اور یہی باعث علٰحدہ گی مانک پور سے ہوا۔

راجہ سید عبدالصمد علی اولاد راجہ سید اعزالدین اپنے وقت کے علاقہ دار کلان تھے سنہ ۹۷۳ھ مین خان زمان اور بہادر خان صوبہ داران کڑہ مانکپور و جونپور نے علم بغاوت بلند کیا تہا جلال الدین اکبر بادشاہ دہلی انکی سرکوبی کی غرض سے براہ دلمؤ و راے بریلی وارد مانکپور ہوا اسوقت موسم برسات تہا اور دن بہی ختم ہوچکا تہا اندہیری رات مین عبور گنگ دشوار ہوا راجہ سید عبدالصمد علی کر دیہی نے استقبال شاہی کیا اور ایسی خدمات کی انجام دہی مین مصروف ہوا کہ شہنشاہ اکبر کے دربار مین مقرب سلطانی ہو کر منصب پانصدی عنایت ہوا شہنشاہ اکبر کا ایسے وقت مین مانکپور آجانا سادات کردیہی کیواسطے ایک نعمت غیر مترقبہ تہی کیونکہ اسوقت سے اس قوم کی دربار مغلیہ مین پرسش ہونے لگے اور وقتاً فوقتاً انکو عہدہ ہاے جلیلہ سرکار دہلی سے عطا ہوئے ہین

الغرض دوسرے روز علی الصباح بادشاہ بال سند نام ہاتہی پر سوار ہو کر معہ سرداران چیدہ کے مانکپور سے عبور دریاے گنگ کرکے کڑہ مین پہونچا اور خان زمان اور بہادر خان خبر پاکر جانب شرق قصبہ کڑہ سے علٰحدہ ہو کر آمادہ جنگ ہوئے اور محاربۂ عظیم کے بعد خان زمان قتل ہوگیا اور بہادر خان بعد مقید ہونے کے مارا گیا اور کڑہ مانکپور مین جو سات برس سے بدعملی ہوگئی تہی انتظام ہوگیا اور یہہ لڑائی اوس مقام پر ہوئی تہی جو اب موضع فتحپور پرسکہی کے نام سے معروف ہے۔

## قطعہ تاریخ وفات خان زمان تصنیف کردہ قاسم ارسلان خان

| | |
|---|---|
| چو شد خان زمان باغی و تاغی<br>تفنگ خورد ز عالم رفت و گردن<br>براے فتح شہ تاریخ جستم | زنشہ اکبر ازشکش نیست دیگر<br>بہادر گشتہ از کردہ برادر<br>خرد گفتہ مبارک فتح اکبر<br>۹۷۳ھ |

نواب محمد عارف خان کو بعہد جہانگیر بادشاہ دہلی تقرب سلطانی ہوا اور منصب پانصدی حاصل ہوا اولاد انکی رسولپور ضلع راے بریلی مین ہے۔



Marfat.com

راجہ سید عبدالقادر خان بزمان شاہجہان بادشاہ میر عدل شہر دہلی کے تھے
انکا منصب ہشت صدی کا تھا انکو سرکار دہلی سے موضع آئمہ راجے محمد حیات کو معافی عطا ہوا
دیکھو صفحہ کتاب ہذا اور درباب عطائے منصب دو پروانہ حیات کی نقول تحریر کیجاتی ہے

شاہجہان بادشاہ
فضل خان خادم
مہر پروانہ
یک لک ... ہزار ... دام ۴۲۹۴۶

چون حسب الحکم جہان مطاع آفتاب شعاع مبلغ پانزدہ لک وچہل و دو ہزار نہصد و چہل و شش دام
از پرگنہ قریات پائیگاہ سرکار مانکپور صوبہ الہاباس از تغیر ابابکر از ابتدائے خریف نیمی سال و غیرہ
بموجب ضمن در وجہ جاگیر سیادت و نقابت پناہ نجابت و عدالت دستگاہ راجہ سید عبدالقادر
میر عدل مقرر شد بتاریخ دوم ماہ شہر نور الہی سنہ روز چہارشنبہ مکرر بعرض مقدس رسید
می باید کہ چودھریان و قانونگویان و متصدیان مزارعان پرگنہ مذکور المبلغ را جاگیر مشار الیہ مقرر
و مفوض دانستہ مالواجی و حقوق دیوانی از قرار واقع و درستی بہ گماشتہ موصی الیہ جواب کردہ حبہ
قاصر و منکر نگردانند طریق جاگیردار آنکہ در آبادانی و معموری انجا نہایت سعی بکار دارند و نوعے سلوک
باہر کہ رعایا و برایا مرفہ الحال بودہ سرگرم زراعت و عمارت در امات قدعہ الزام دانند تخلف و
انحراف نورانند تحریر فی التاریخ دوم ماہ شہر نور الہی سنہ ۔

شاہجہان بادشاہ
فضل خان خادم
مہر پروانہ

چون حسب الحکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع مبلغ چہار لک ... از پرگنہ ...
پائیگاہ و غیرہ سرکار مانکپور صوبہ الہاباس ہمن ابتدائے نصف خریف ... در وجہ
انعام سیادت و نقابت پناہ راجہ سید عبدالقادر ... ماہ ... الہی سنہ
روز دوشنبہ بعرض مقدس رسید می باید کہ چودھریان و قانونگویان و متصدیان و رعایا و مزارعان
پرگنات مذکورہ المبلغ را در وجہ انعام مشار الیہ مقرر و مفوض دانستہ مالواجی و حقوق دیوانی از قرار

Marfat.com

واقع وراستی بہ گماشتہ موصی الیہ جواب کردہ چیزے قاصر و منکر وانند طریقہ شار الیہ انکہ در آبادانی و معموری انجا نہایت سعی بکار دارند و نوعے سلوک ماہر کہ رعایا و برایا مرفہ الحال بودہ سرگرم زراعت و عمارت باشند درین باب قدغن الزام دانند از فرمودہ تخلف و انحراف نورزانند تحریر فی التاریخ پنجم دی ماہ الہی سنہ ـ

سید محمد رحیم گردیزی بعہد شاہجہان بادشاہ عہدہ کے میر عدل قصبہ مانکپور کے تھے مکان ان کا محلہ منڈی مانکپور میں تھا یہ محلہ اور مکان میر عدل مذکور اب نیست و نابود ہے انکی اولاد میں میر تصدق حسین عرف منڈی میاں ساکن ضلع منڈاوا پرگنہ ہونگا ضلع فتحپور میں ہیں سید محمد رحیم کی مہر جس میں یہ سجع منقوش تھی یعنی (شاہجہان لطافت بخش عالم + شدہ عدل الرسید محمد رحیم) ـ

سید لطافت حسین بعد سید محمد رحیم میر عدل بلدہ مانکپور کے اس خدمت پر مقرر ہوئے انہوں نے مانکپور میں اپنے نام سے ایک گنج آباد کیا تھا جسکا نام لطافت گنج تھا اب نیست و نابود ہے ـ

قاضی سید اسد اللہ عالمگیر بادشاہ دہلی نے عہدہ قضا قصبہ مانکپور عطا کیا اور جاگیر عطا کیا ہمیشہ وقتداری پر انکی وجہ معاش یہی تھا قرق اسوقت سے خاندان انکا سوا سے منتقل ہوکر قصبہ مانکپور میں آباد ہوا اور عہدہ قضا اس خاندان کا تا انتزاع سلطنت شاہی اودہ برقرار رہا عہد انگریزی میں عہدہ قضا جاتا رہا لیکن عہدہ قاضی دستاویز سے گورنمنٹ انگریزی نے عطا کیا تھا بعد چند سے وہ بھی جاتا رہا مگر ایک سند بطور نشانی کے گورنمنٹ انگریزی نے قاضی سید عطا حسن کو عطا فرمائی ـ

قطعہ سال تاریخ وفات قاضی محمد آل نقی شہید کہ میر عدل تھے بلدہ مانکپور

| | |
|---|---|
| محیط علم سحاب کرم جہان رفیع | سخی کریم مسافر نواز ذی جاہ |
| نگاہ گوہر دریا و دانائی تقی | نگونہ چمن گلشن حبیب اللہ |
| جناب قاضی سید عطا حسن مرحوم | کہ او رضا بہ رضا اللہ و رضا بہ اوست اللہ |
| لود حیات لبسا وداع العبا حیا | خراش کرد جنات عدن منزلگاہ |

| | | |
|---|---|---|
| عطا حسن بکند در بہشت اعلیٰ جاہ<br>سنہ [illegible] ہجری | | قلم نوشت بہ لوح مزار آں مغفور |

سید محمد اکبر نبیرہ قاضی سید اسد اللہ کو عالمگیر بادشاہ دہلی نے عہدہ محتسب قصبہ مانک پور عطا کیا تھا اب اولاد محتسب شریک اولاد قاضی سید اسد اللہ مانکپور میں [illegible] رکھتی ہے اور زمینداری پیشہ ہے۔

بعد عرصہ [illegible] منجملہ اولاد سید [illegible] قاضی [illegible] سید [illegible] سید میر علی ابنائے میر خورد علی [illegible] منتقل ہو کر [illegible] قاضیان سکونت اختیار کی ہے [illegible] تحریر ہوا۔

## قطعہ سال تاریخ وفات سید میر علی تصنیف کردہ سید [illegible]

موضع [illegible] و ضلع فتحپور

| | |
|---|---|
| آج سید میر علی مرحوم | [illegible] |
| [illegible] امام حسین | [illegible] |
| انکو کہتے ہیں سب [illegible] | [illegible] |
| [illegible] الٰہی تاریخ | [illegible] |

سید [illegible] محمد بعہد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ [illegible]
موضع رسولپور [illegible] موجود ہے۔

راجی سید محمد عرف دیوان [illegible]
انکا منصب ہفت صدی تھا انہوں نے [illegible]
ایک سرائے ضلع بنارس [illegible]
[illegible]
انہوں نے [illegible]

Marfat.com

ہو گئین اور آپ کی قبر بجنبہ زیر درخت پیپل پاس عمارت منہدم کے پورب اب تک موجود ہے —
دیوان سید راجے نے متعدد نکاح کیے تھے زوجہ اولی سے راجی سید غلام علی ایک پسر تھے جنہون نے
ترکہ پدری نہین لیا آپکی اولاد دختری سے عمارت اور جا بیداد انکی باقی اور دیوان صاحب کی ایک
دختر مسماۃ نور فاطمہ عرف بلاقی بیگم تہین جنکا مقبرہ سنگین او رمسجد بلاقی پور پرگنہ مانکپور مین اب تک
موجود ہے اور ان کا عقد سید فیاض حسین کے ساتھ ہوا تہا جنکی اولاد ابتک زمینداری موضع
کا جہی پٹی پر قایم ہے سید عبدالغفار خان[۹۱] گورنری معزالدین جہاندار شاہ بادشاہ دہلی کا معتمد
تہا جب سید عبدالصمد خان صوبہ دار الہ آباد معتوب ہوا تو جہاندار شاہ نے سید عبدالغفار خان کو
صوبہ داری الہ آباد پر مامور کیا اور سید عبدالغفار خان جمعیت بارہ ہزار سوار واسطے محاربہ
سید عبدالصمد خان سادات بارہہ کے مقابلہ پر روانہ ہوا سید عبدالصمد خان با فوج گران اسکا مقابل
ہوا ایک سخت لڑائی کے بعد سید عبدالغفار خان معہ برادران خود قتل ہو گیا —

سیف الدولہ[۹۲] نواب عبدالصمد خان دلیر جنگ بہادر بعہد فرخ سیر بادشاہ دہلی صوبہ دار لاہور
و کشمیر تہا فرخ سیر نے سیف الدولہ کو بہمراہی سرداران سادات بارہہ واسطے معرکہ آرائی معزالدین
جہاندار شاہ کے متعین کیا تہا اور اس لڑائی مین جہاندار شاہ مارا گیا محمد شاہ دہلی کے عہد دولت
مین سیف الدولہ نواب عبدالصمد خان دلیر جنگ خانہ نشین ہو گئے انکے بہت سے دیہات مقبوضہ تھے
جہان ساربان اشتران سکونت رکہتے تہے اوس مقام کا نام اب سروانی پور بگڑا ہوا نام ساربانی پور کا
ہے انہون نے ایک گڑہی تعمیر کرائی تہی جو اب گڑہی صمد آباد کے نام سے معروف ہے اور مانکپور
مین قطعہ اراضی تختہ نواب کے نام سے ابتک مقبوضہ اولاد دختری تہی لیکن اب وہ ضایع ہو گیا
مانکپور مین نواب صاحب نے مکانات خشتی و سنگین گوشہ مشرق و جنوب تہاس گڈہ مین تعمیر کرائے
تہے جو اب نیست و نابود ہین مشہور ہے کہ نواب کے محل سے دہلی کا چراغ دکہلائی دیتا تہا بوجہ رفعت مکانات
لوگون کا مبالغہ ہے البتہ یہہ عمارات شاہانہ درہتی نواب آصف الدولہ بہادر والی ملک

---

سلہ ۹۱ دیکھو صفحہ ۲۰۹ کتاب تاریخ سیر المتاخرین جلد دوم
سلہ ۹۲ دیکھو صفحہ ۴۰۳ کتاب تاریخ سیر المتاخرین جلد دوم —

Marfat.com

اور وہ پتہر اس مکان کے کہدوا کر لکہنؤ مین منگوا لئے تہے جو اب امام باڑہ آصف الدولہ کے زیب
و زینت ہین باعث تخالف مذہبی یا کوئی اور سبب ہو گا فرمانروایان لکہنؤ نے علاقہ دیہات
زمینداری نواب ضبط کرلیا تہا اور جب سماۃ کنیز فاطمہ دختر نواب کا استغاثہ ہوا تو اوسوقت
موضع عبدالواحد گنج جو اونکے دادا کا آباد کردہ تہا وجہ معاش مین نواب شجاع الدولہ بہادر نے
بذریعہ فرمان عطا فرمایا تہا جسکی نقل تحریر کیجاتی ہے اس لئے انکی اولاد دختری کو کوئی تردد
حاصل نہین ہوئی۔

سنہ ۱۱۸۱ھ
عدل
صفدر جنگ محمد شاہ یار وفادار
الملک ابوالمنصور خان فدوی
نواب شجاع الدولہ

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ مانکپور بدانند
بطور پیوست کہ موضع مبارکپور و دندولی و
عبدالواحد گنج وغیرہ مسکن و آئمہ پرگنہ مذکور
یک ہزار روپیہ سالانہ بموجب پروانجات نواب
و سرکار از قدیم سید عبدالصمد علیخان مرحوم مقرر و معاف قابض بودہ و یافتہ اند درین ولا
سند مجدد می طلبند و مزاحمت دارند لہذا قلمی می شود کہ دیہات معافی و آئمہ و مسکن و نقدی
وغیرہ متروکہ المرقوم را از سنہ ۱۱۷۶ فصلی بسماۃ کنیز فاطمہ بحال دانستہ بتجمع وجوہ از تکالیف ہمیشہ
و بیگار و نذرانہ وغیرہ ابواب فوجداری و عملداری معاف دانستہ واگذارند و سالیانہ از
تحصیل آنجا سال بسال می دادہ باشند و ہر سال سند مجدد نطلبند کہ صرف معیشت
نمودہ بدعاگوئی حضرت المستعان درانند تاکید و ر حکم بیش خدا و رسول خدا بری الذمہ شدم
مرقوم پنجم شہر جمادی الثانی سنہ ۴ جلوسی مطابق ۱۱۷۶ھ۔

Marfat.com

# خاندان قصبہ مانکپور

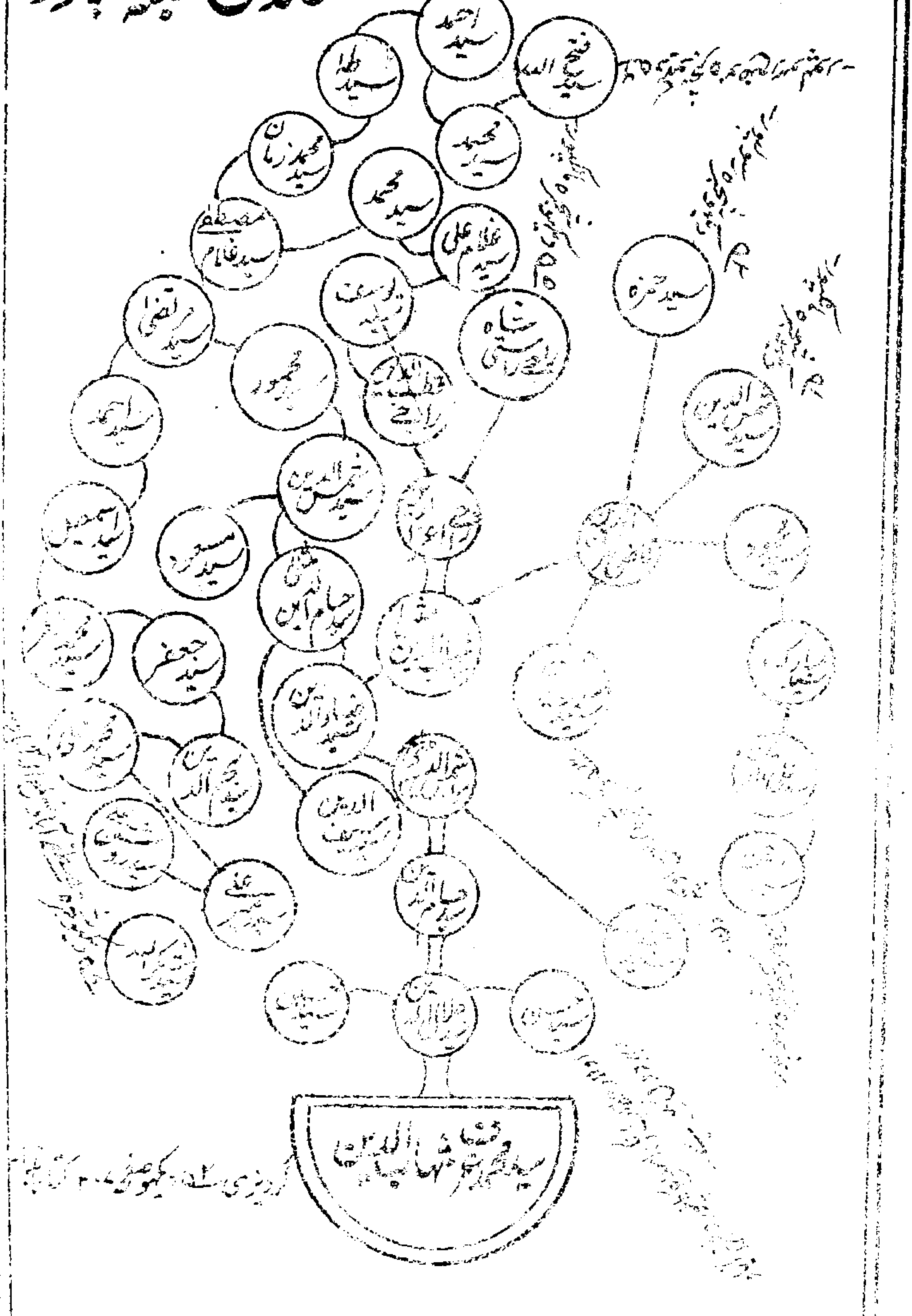


Marfat.com

# سادات موضع مصطفےٰ آباد پرگنہ چایل ضلع الہ آباد

اس خاندان کا مورث سید اسمٰعیل بوجہ ملنے ترکہ نانہالی کے قصبہ مانکپور سے منتقل ہوکر موضع مصطفےٰ آباد ضلع الہ آباد میں آباد ہوا شجرہ حسب مندرجہ ذیل درج کتاب ہے۔

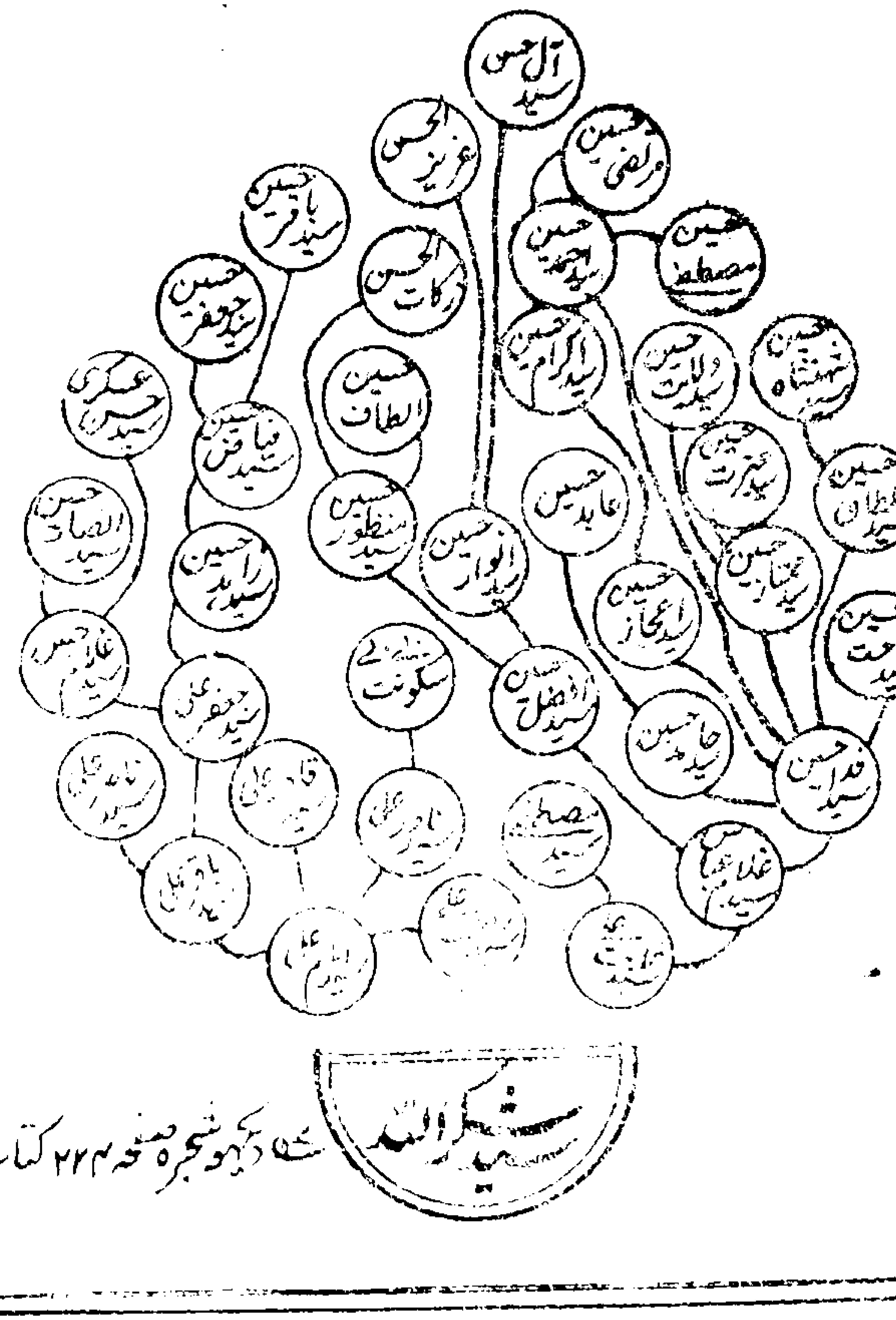


دیکھو شجرہ صفحہ ۲۲۴ کتاب ہذا



Marfat.com

# خاندان قصبہ مانکپور

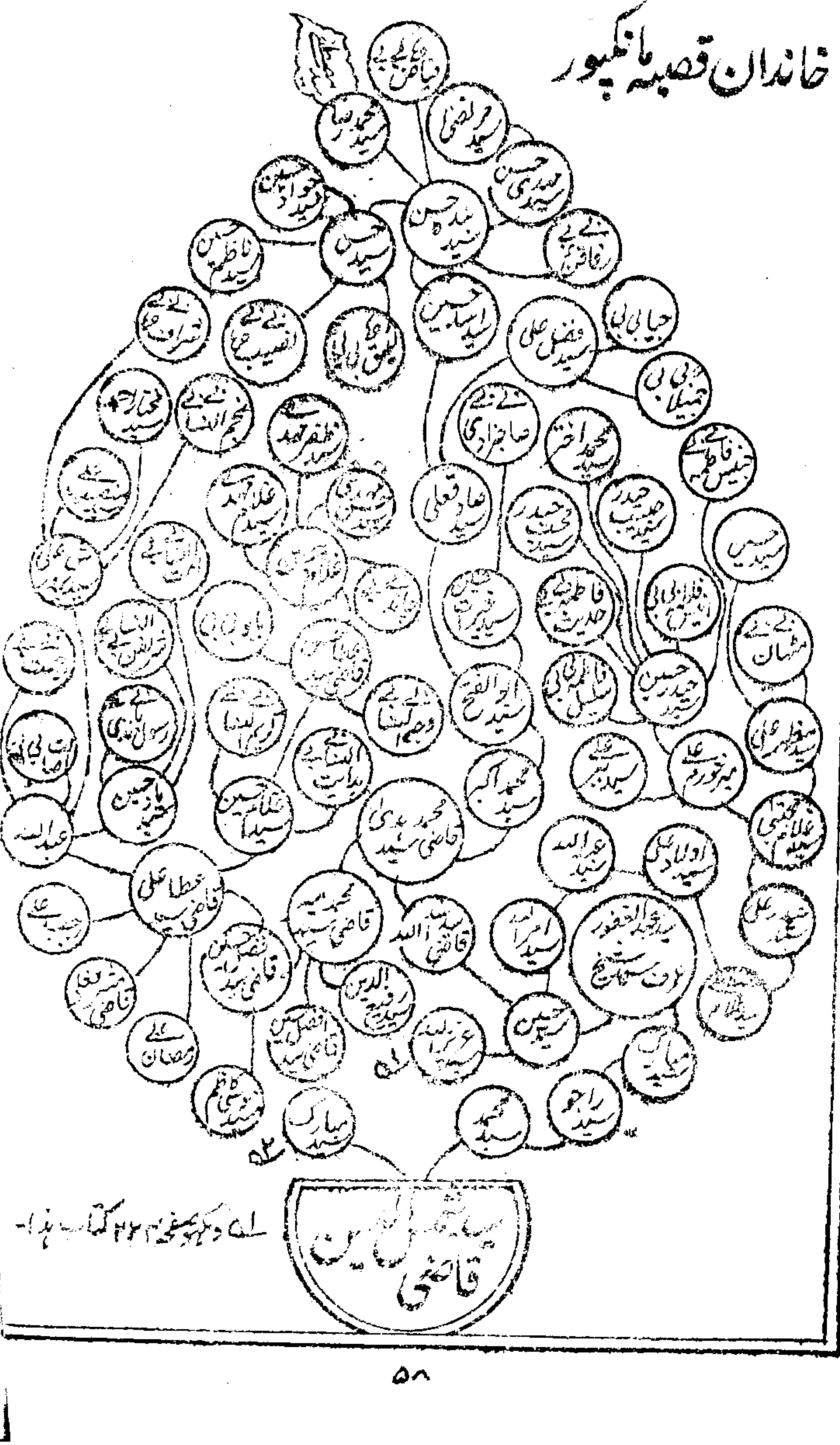

لہ دیکھو صفحہ ۳۴۲ کتاب ہذا۔



Marfat.com

# خاندان قصبہ مانکپور

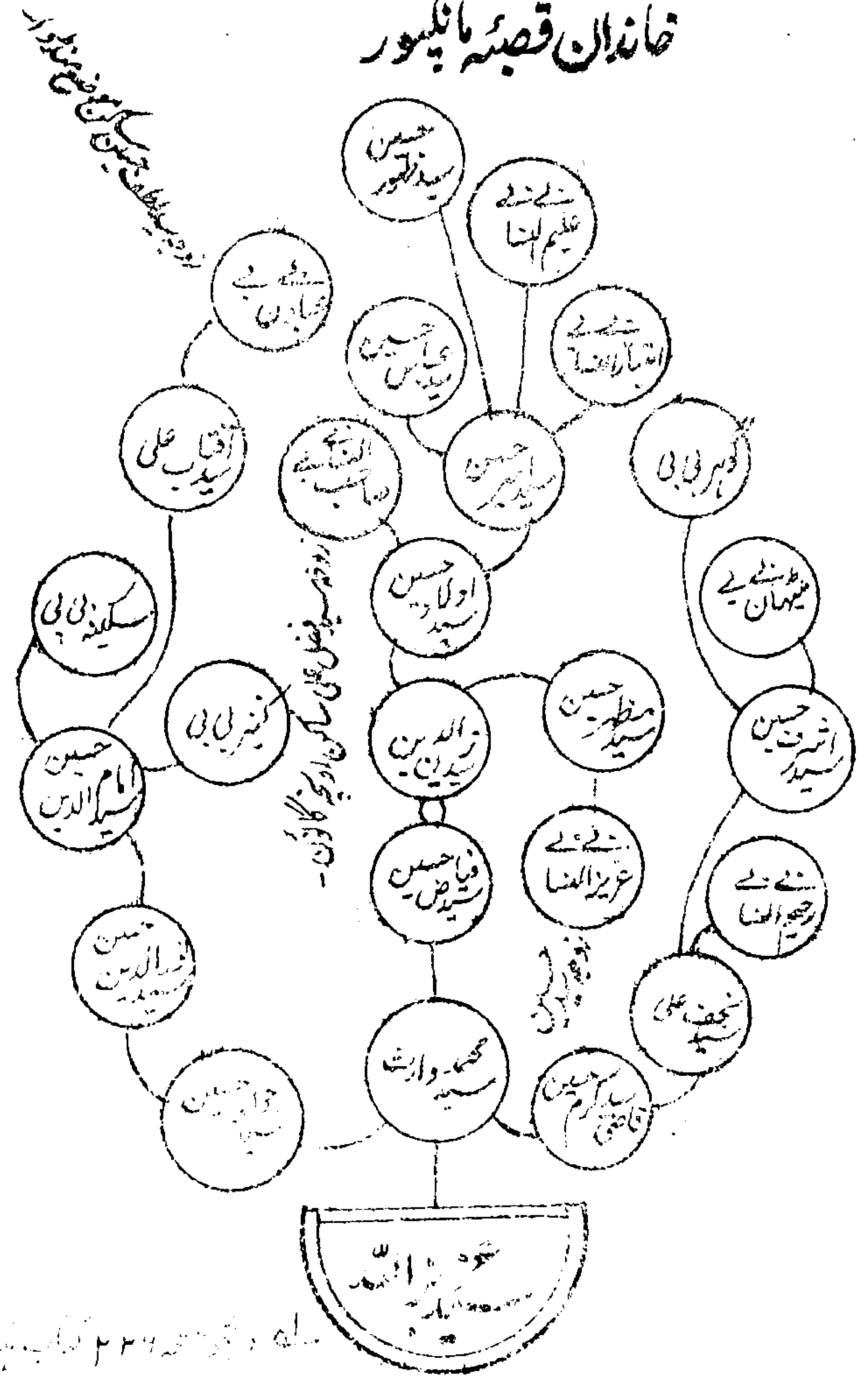


Marfat.com

# خاندان قصبہ مانکپور

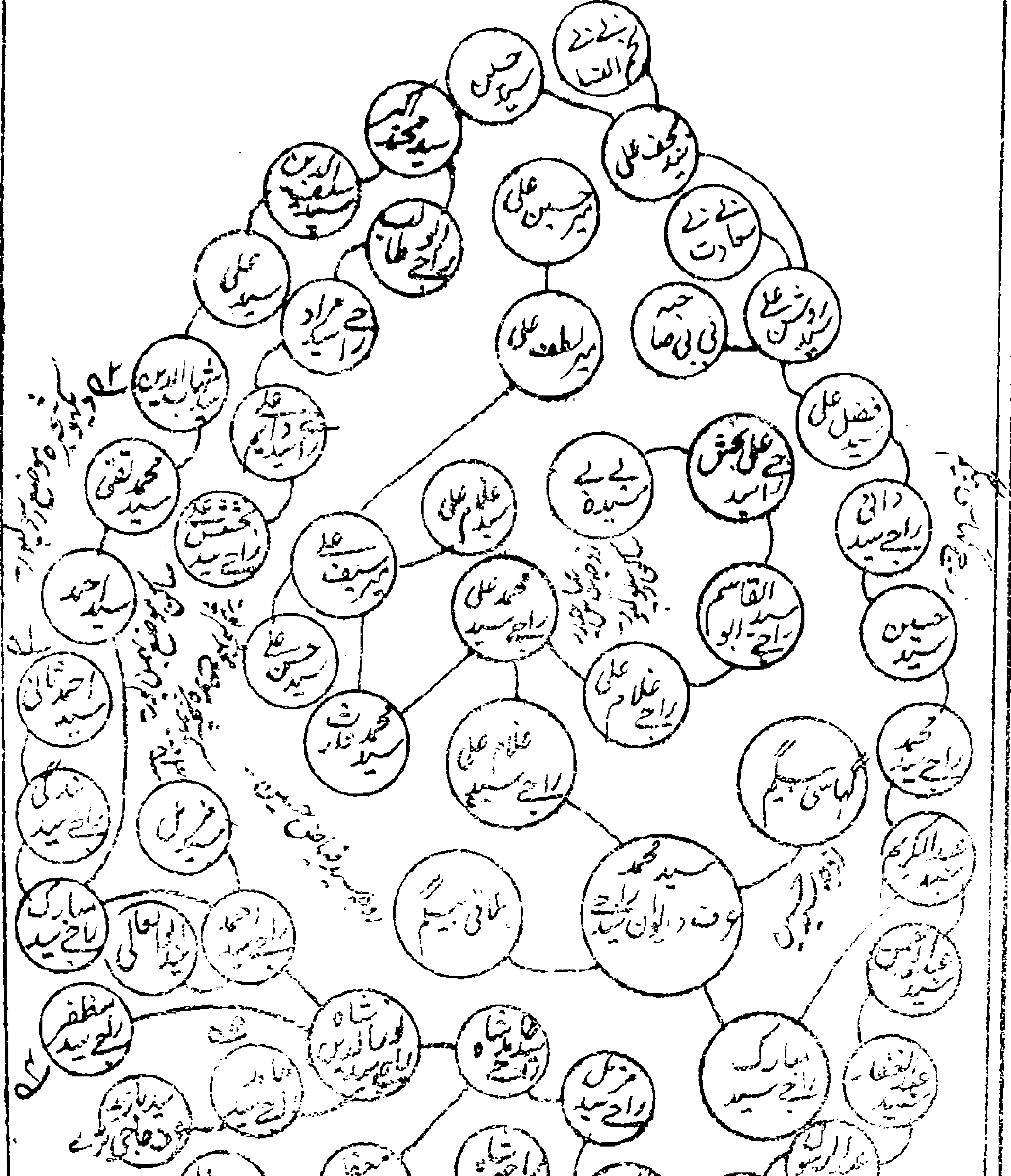


دیکھو صفحہ ۲۲۴ کتاب ہذا۔

Marfat.com

# خاندان قصبہ مانکپور

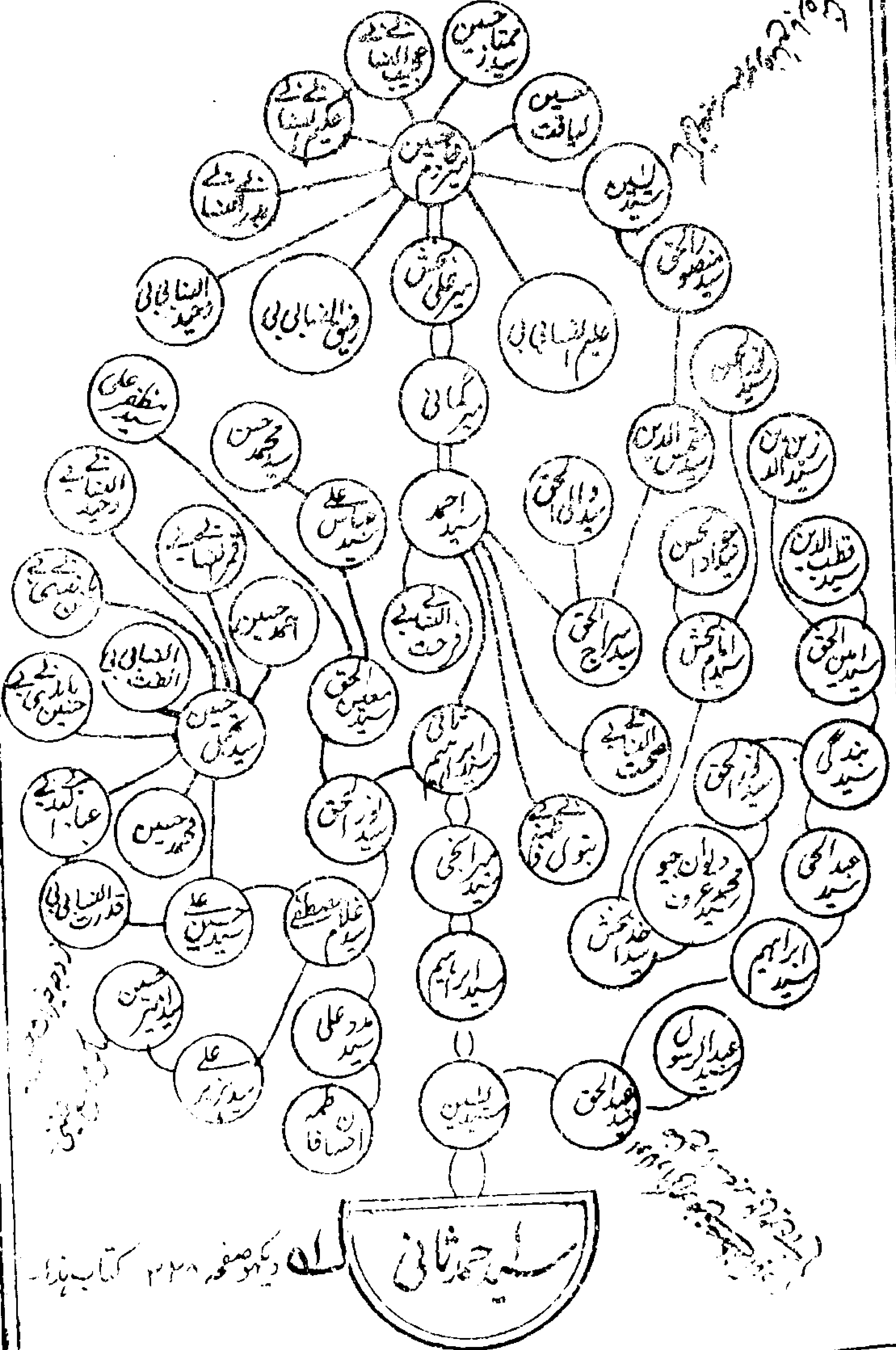


Marfat.com

# خاندان قصبہ مانکپور

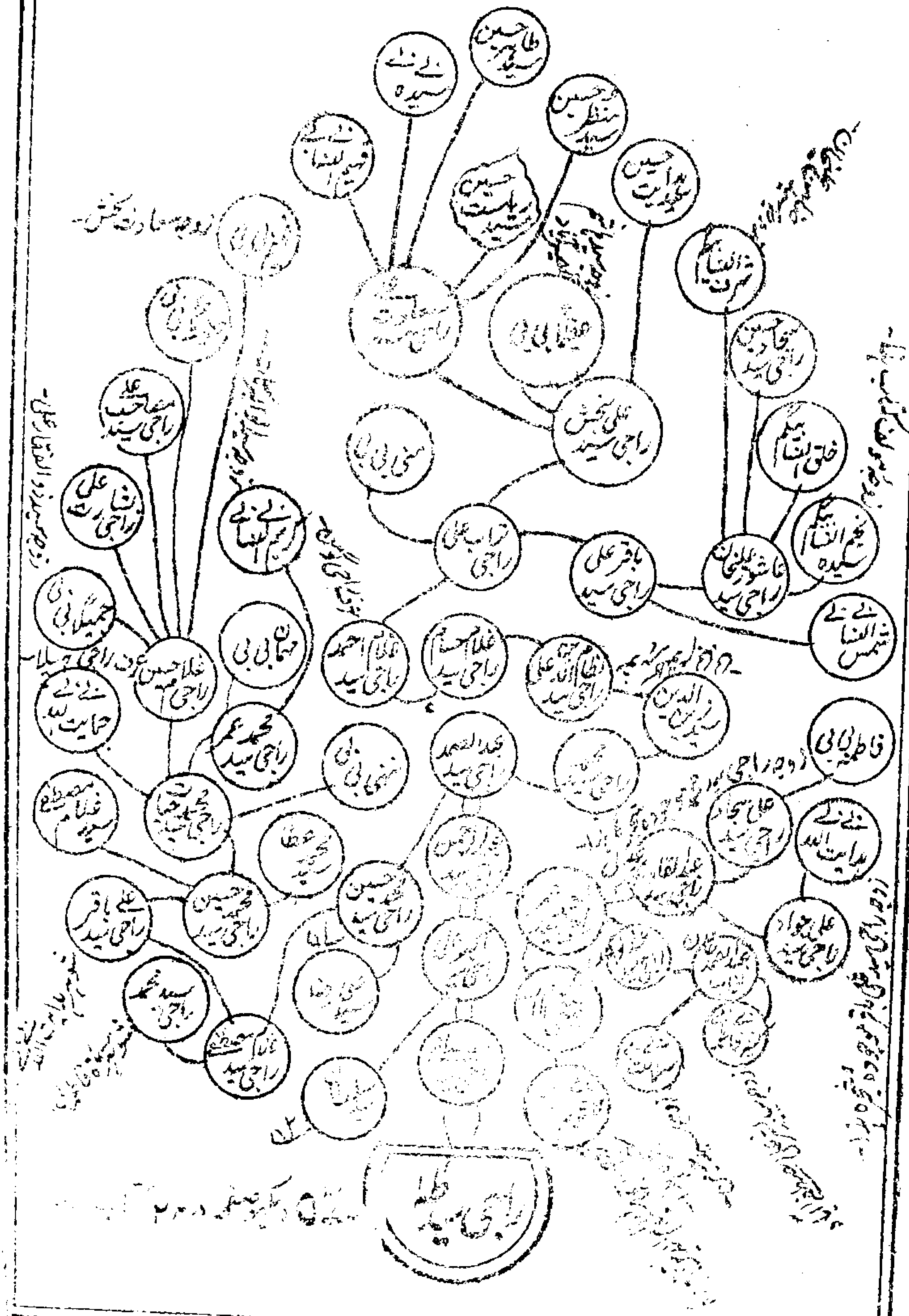


Marfat.com

# خاندان قصبہ سلون

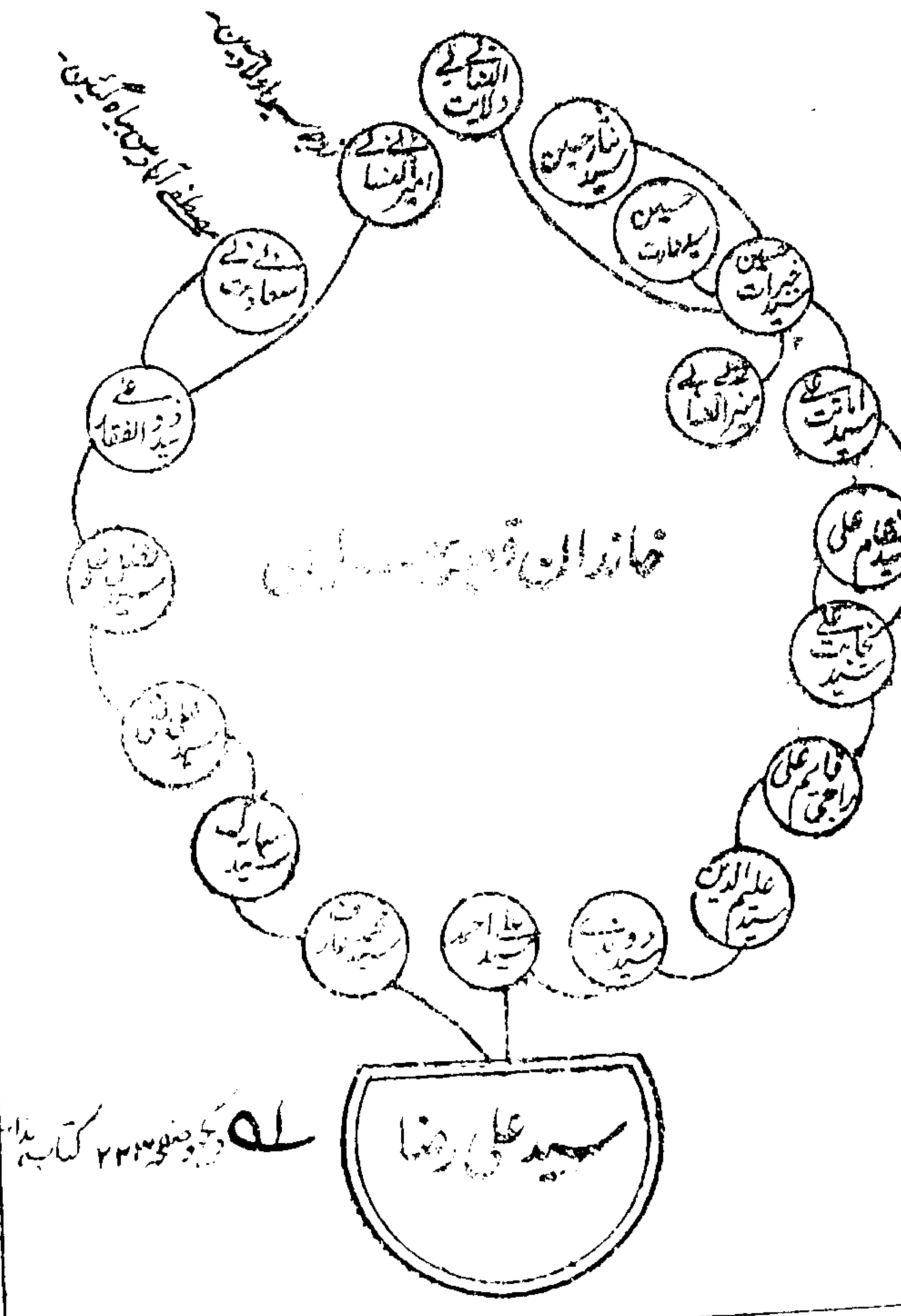


Marfat.com

# خاندان موضع مٹھا ضلع فتحپور و قصبہ مانکپور

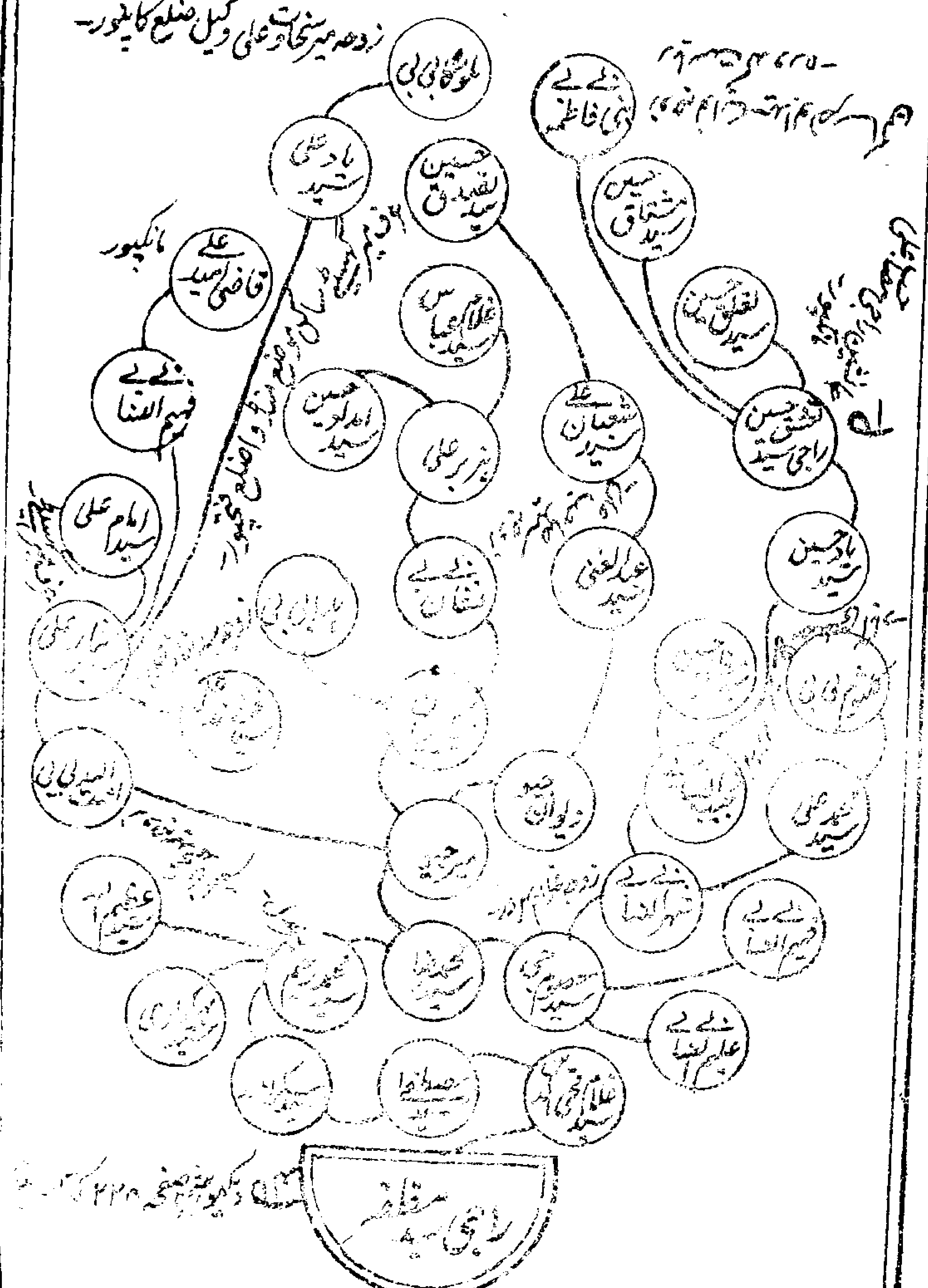


Marfat.com

# سادات گردیزی موضع اونچا گاؤن

یہہ موضع آبادی قصبہ مانکپور سے جانب گوشہ جنوب ومشرق دو میل کے فاصلہ پہ آباد ہے اس گانوں کی وجہ تسمیہ ٹھیک طور سے معلوم نہین ہوتی کاغذات مین اسکا نام موضع ایمہ اسبھون لکھا جاتا ہے ۔ یہہ موضع عہد سلطان جلال الدین اکبر مین محال پائیگاہ منجملہ چودہ محالات سرکار مانکپور مین واقع تہا اور اس محال کی آمدنی اصطبل شاہی کے مصارف کے لئے مقرر تھی ۔ ایمہ لفظ ترکی زبان بمعنی روزینہ وامیدگاہ یا خانہ امید کے ہین اور زبان ہندی مین اسکا ترجمہ آس بہون ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آس بہون بگڑ کے اسبہون کہلانے لگا اور بعد مین دونون الفاظ ترکی وہندی شامل ہوکر نام موضع لکھا جانے لگا اور عوام مین نام موضع اونچا گانون معروف ہے اس موضع کے مورثان محلہ منہاری ٹولہ قصبہ مانکپور مین سکونت رکھتے تھے کیونکہ کاغذات پارینہ مین اونکی بود وباش کا پتہ اسیقدر چلتا ہے اور اب تک سادات اونچا گانون کی ملکیت زمینداری محلہ منہاری ٹولہ مین چلی آتی ہے ۔



Marfat.com

# خاندان موضع اونچہ گاؤں

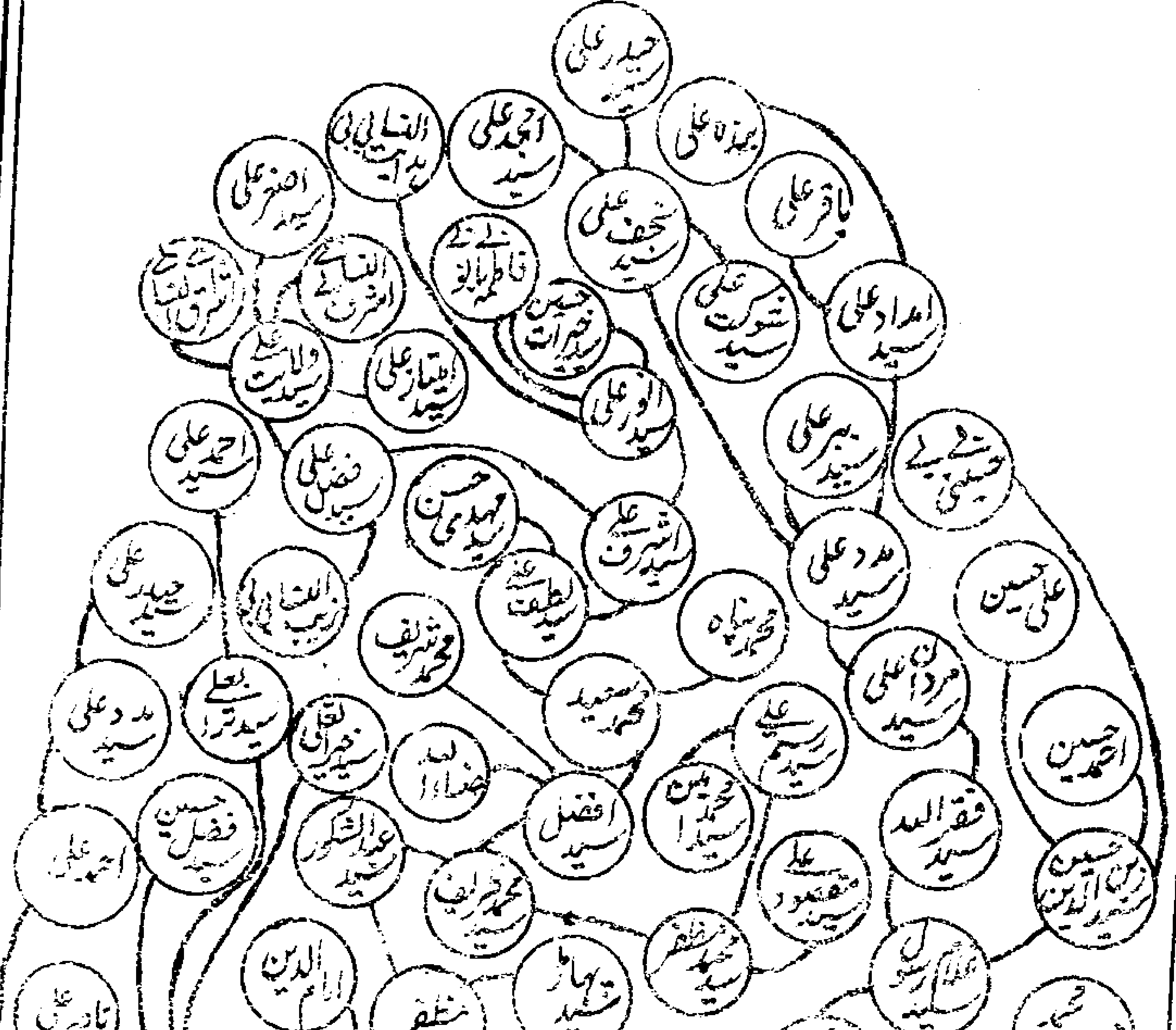




Marfat.com

# خاندان موضع اونچہ گانون

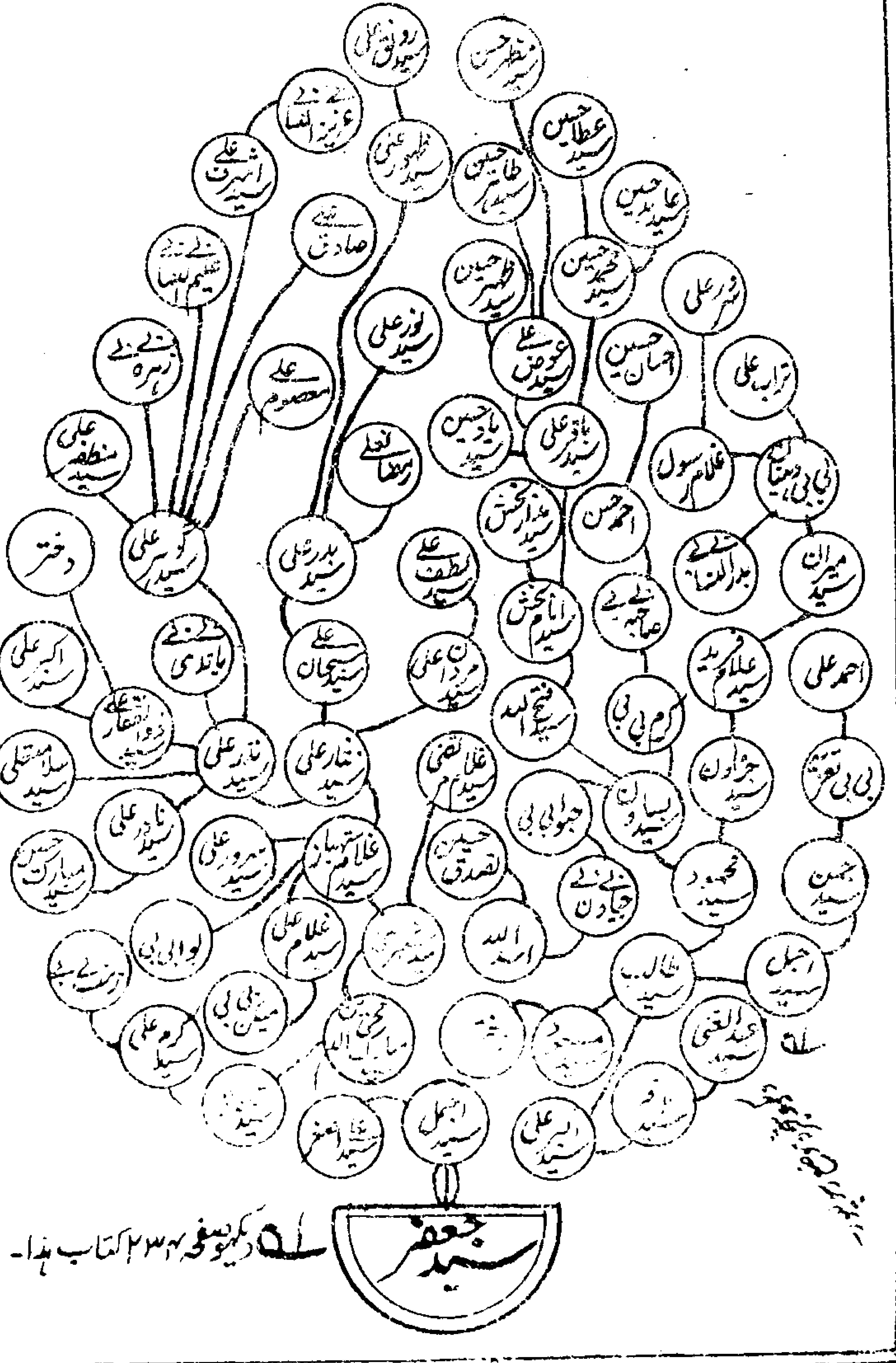


سلہ دیکھو صفحہ ۲۳۴ کتاب ہذا۔

Marfat.com

# سادات قصبہ رسولپور ضلع رائے بریلی

یہہ قصبہ مانک پور سے جانب شمال بارہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اسکی آبادی کا
صحیح پتہ معلوم نہین ہوتا شاید سلطنت شرقیہ کے عہد دولت مین یا اس کے پہلے اولاد
قاضی سید شرف الدین گردیزی مانک پور سے منتقل ہو کر یہان آباد ہوئی ہے اور
قاضی سید عبدالرسول بن سید شمس الدین ابن قاضی سید شرف الدین کے نام
سے اس آبادی کا نام معروف ہوا ہے کیونکہ خاندان قاضی اول مانک پور سے ہجرت
کر کے رسول پور مین آباد ہوا اور بعد مین دوسرا گروہ راجے زادگان اور تیسرا سادات
گردیزی ساکنان موضع چپا چپا مئو آباد ہوئے ان تینون گروہون کے اولاد اب تک
اس قصبہ مین موجود ہے۔ اس قصبہ مین نواب راجے خان اور نواب محمد عارف خان
و سید عبدالحامد خان اور سید عبدالغفار خان مشاہیر روزگار سے گذرے ہین۔

# خاندان موضع رسولپور ضلع رائے بریلی

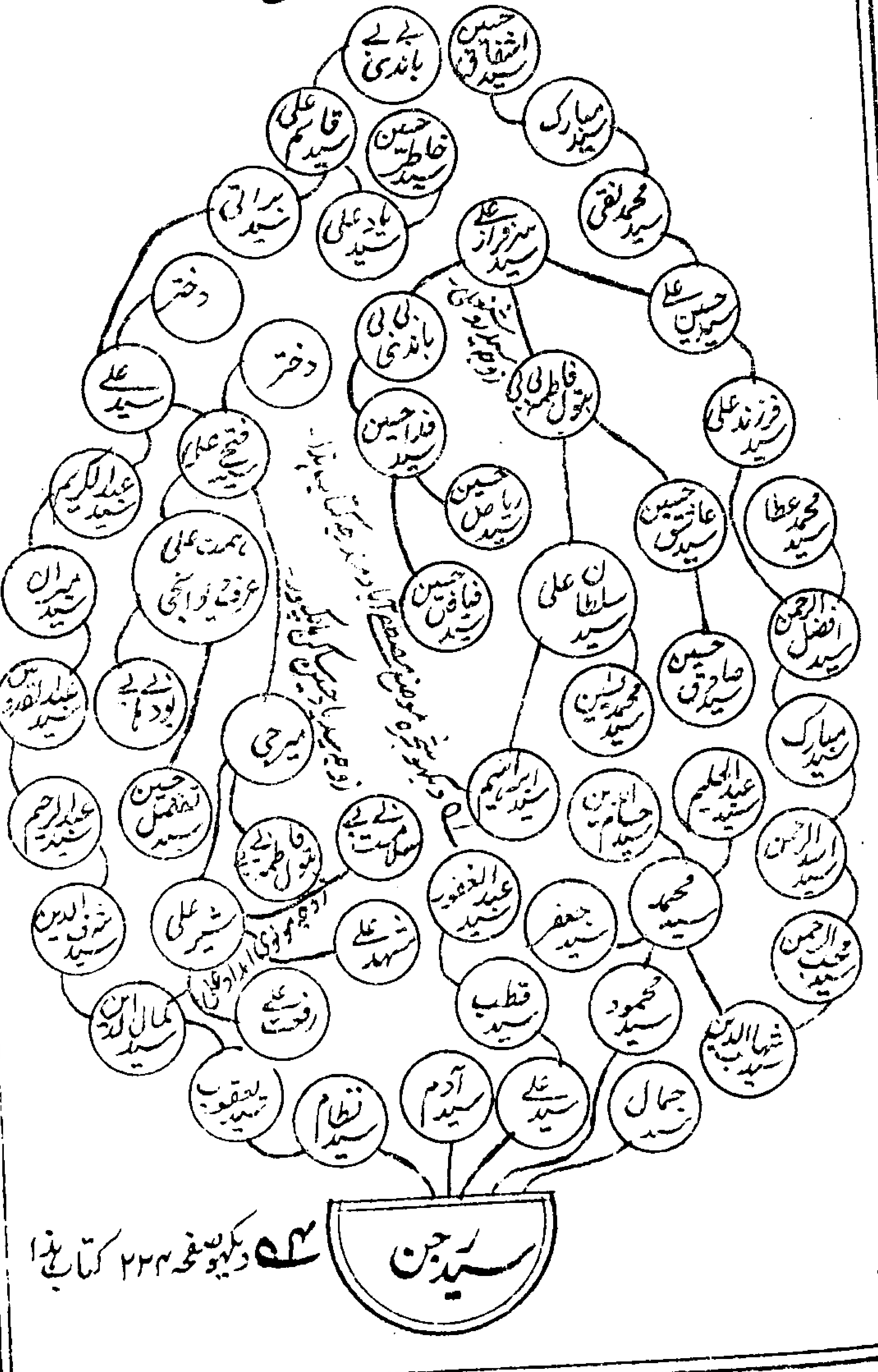


دیکھو صفحہ ۲۲۴ کتاب ہذا

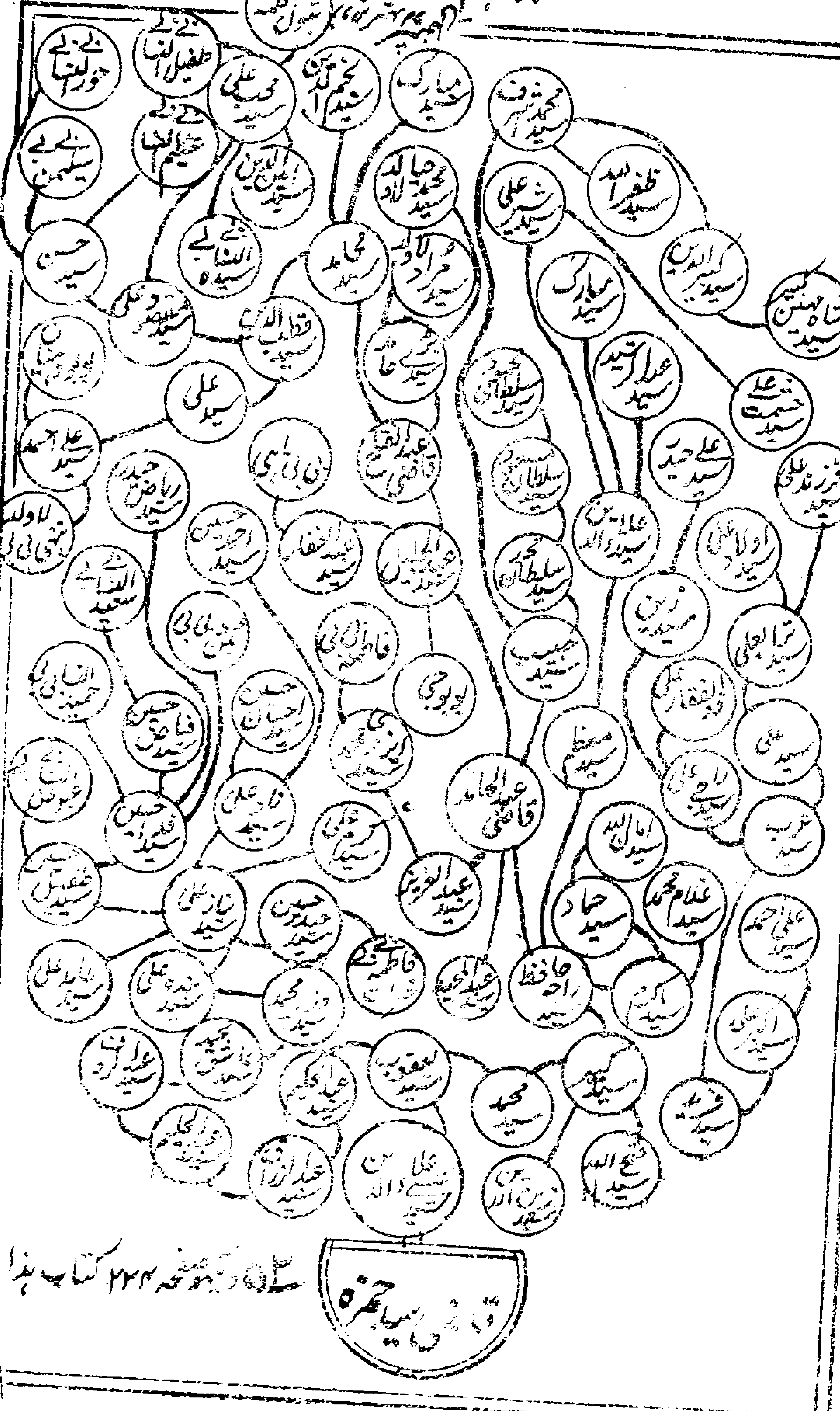

سید حمزہ
قاضی عبدالحامد
سید علی
سید مبارک
ضمیمہ صفحہ ۲۲۴ کتاب ہذا


Marfat.com

## خاندان قصبہ رسولپور ضلع رائے بریلی و قصبہ کڑا ضلع الہ آباد

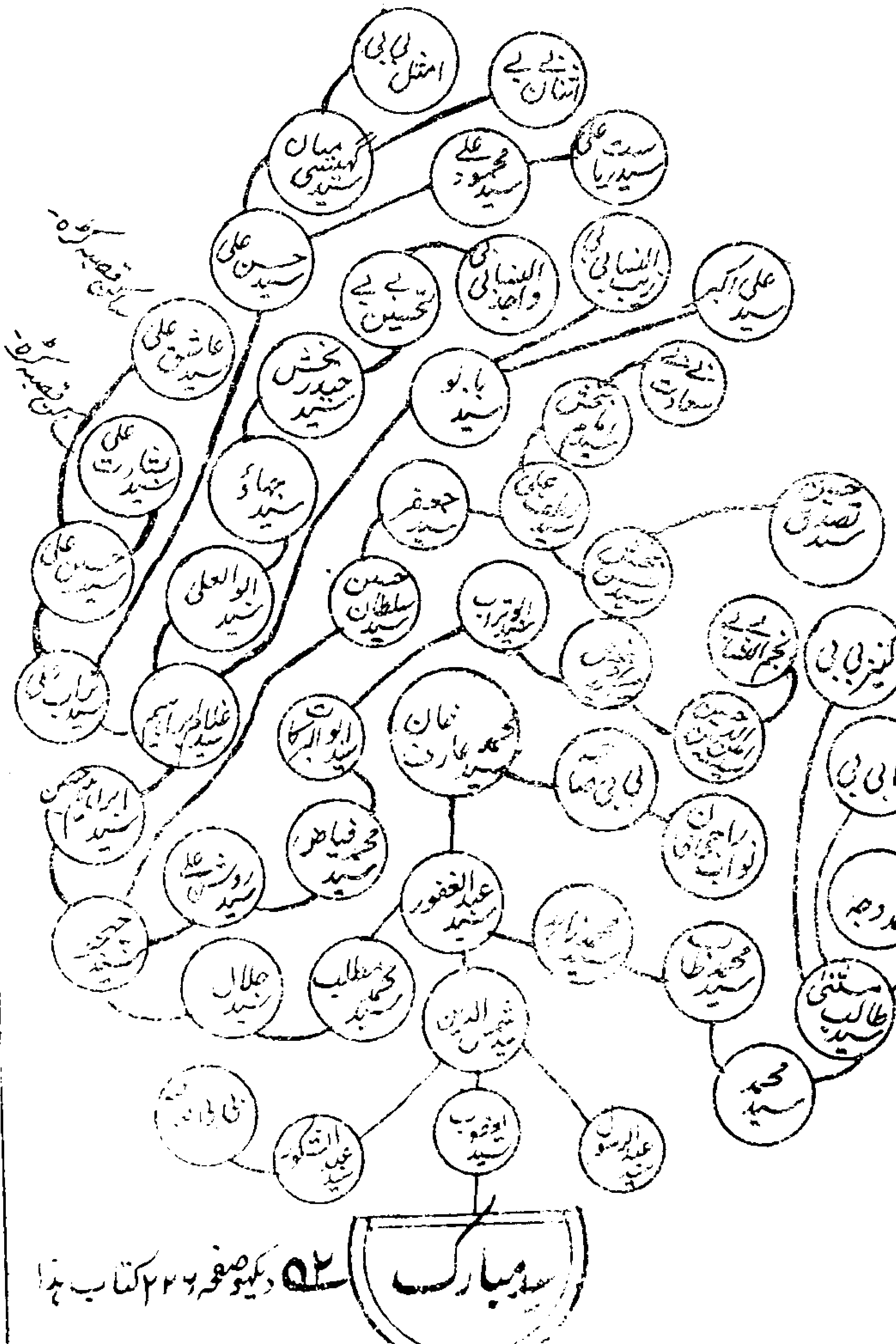


Marfat.com

# خاندان رسولپور ضلع رائے بریلی

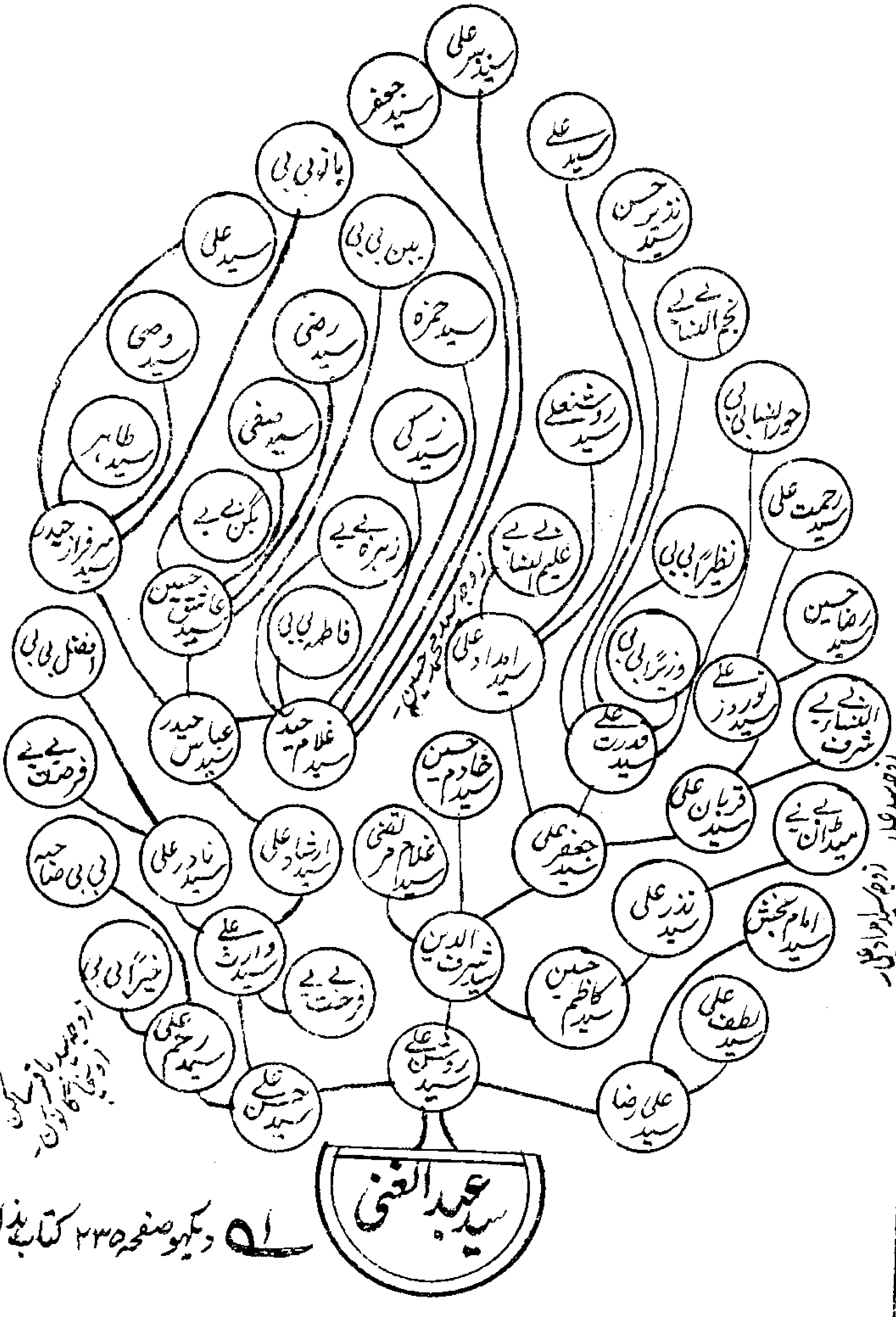


۱/۵ دیکھو صفحہ ۲۳۵ کتاب ہذا

# خاندان موضع رسولپور ضلع رائے بریلی

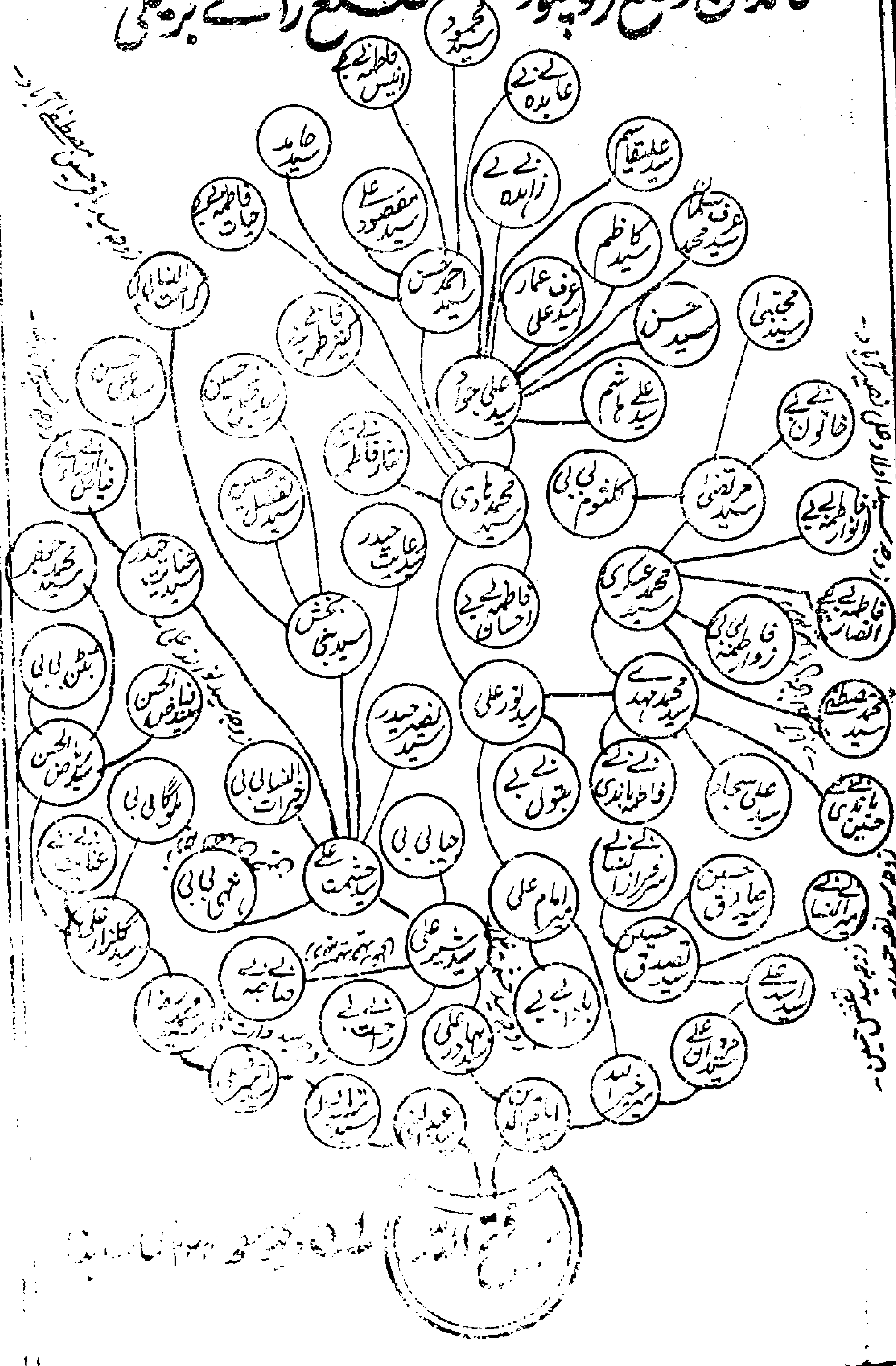




Marfat.com

## خاندان رسولپور ضلع رائے بریلی

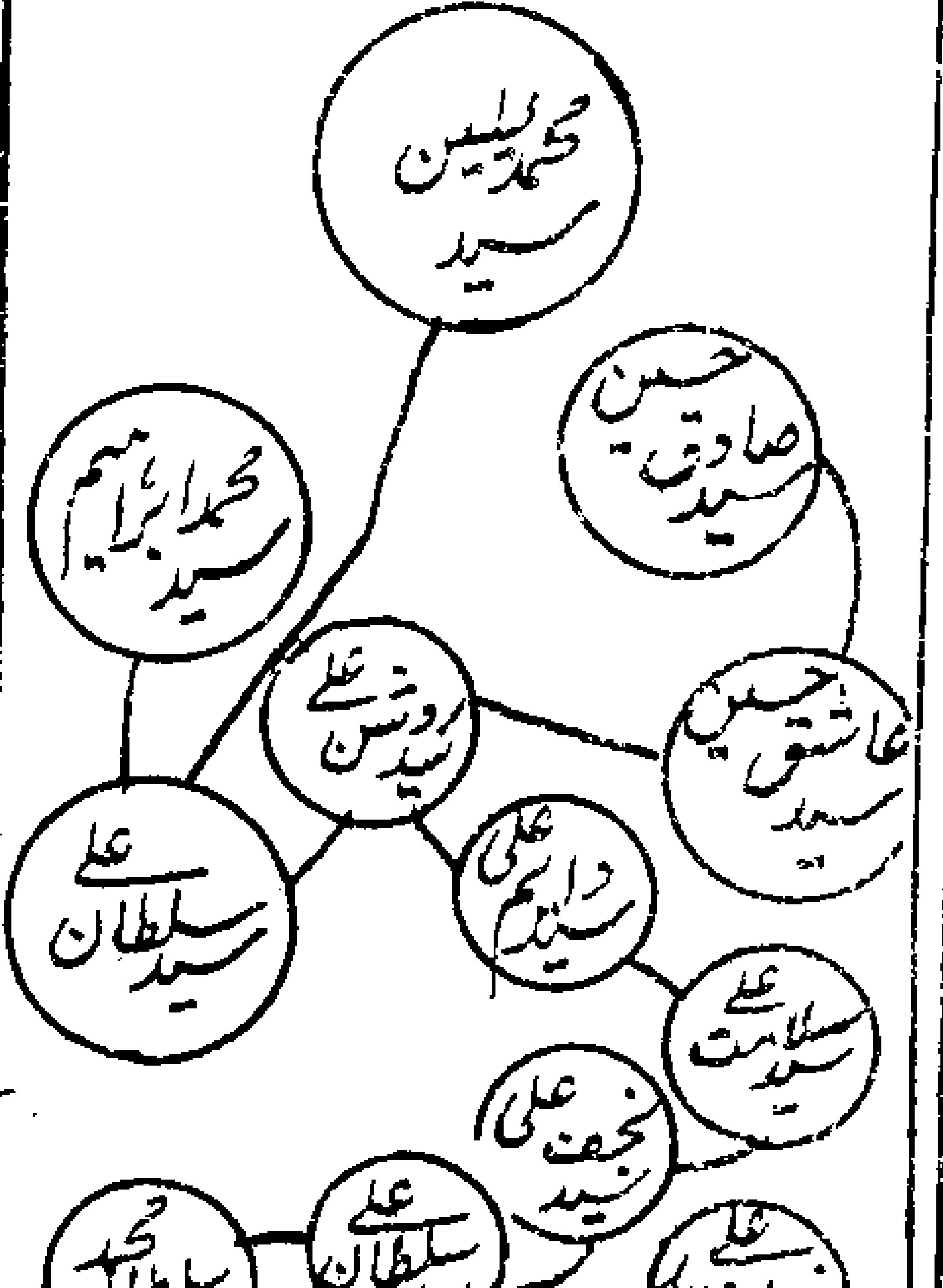


دیکھو صفحہ ۲۲۸ کتاب ہذا۔

## خاندان محترم پور ضلع پرتاب گڈھ
### و پورہ نظام پرگنہ کھرگڑہ ضلع الہ آباد

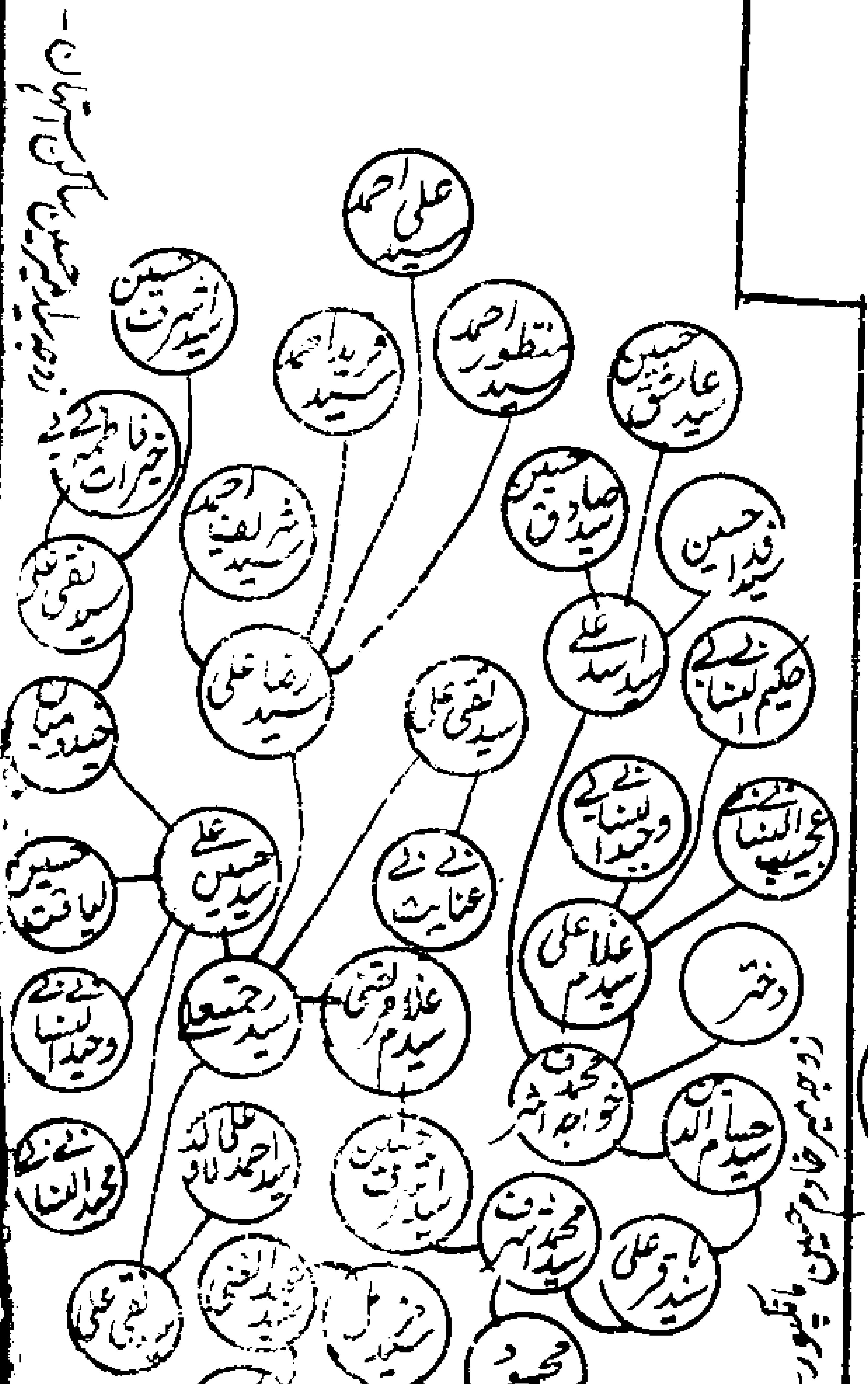


دیکھو صفحہ ۲۲۸ کتاب ہذا



Marfat.com

# سادات گدیزی موضع بازید پور

یہہ موضع بازید پور قصبہ مانک پور سے ۲میل کے فاصلہ پر گوشۂ شمال و مغرب مین بالاے سٹرک خام جو مانک پور سے راے بریلی کو جاتی ہے واقع ہے اس موضع کو سید بازید عرف حاجی سید بڑے مانکپوری نے آباد کیا ہے اور براے برکت اس موضع مین ایک مسجد راجے نور صاحب اپنے مورث کے نام سے تعمیر کرائی سپہلے سادات زیادہ آباد تھے جب یہہ موضع شامل علاقہ رامپور ہوگیا تو اوسوقت سے یہان کے سادات منتشر ہوکر مصطفیٰ آباد و قصبہ دلمؤ و مانکپور وکڑہ وغیرہ مین آباد ہوگئے صرف چند اشخاص اولاد سید بازید اس موضع مین آباد ہین جنکا شجرہ درج ذیل ہے۔

Marfat.com

# خاندان موضع بازید پور ضلع پرتابگڈھ

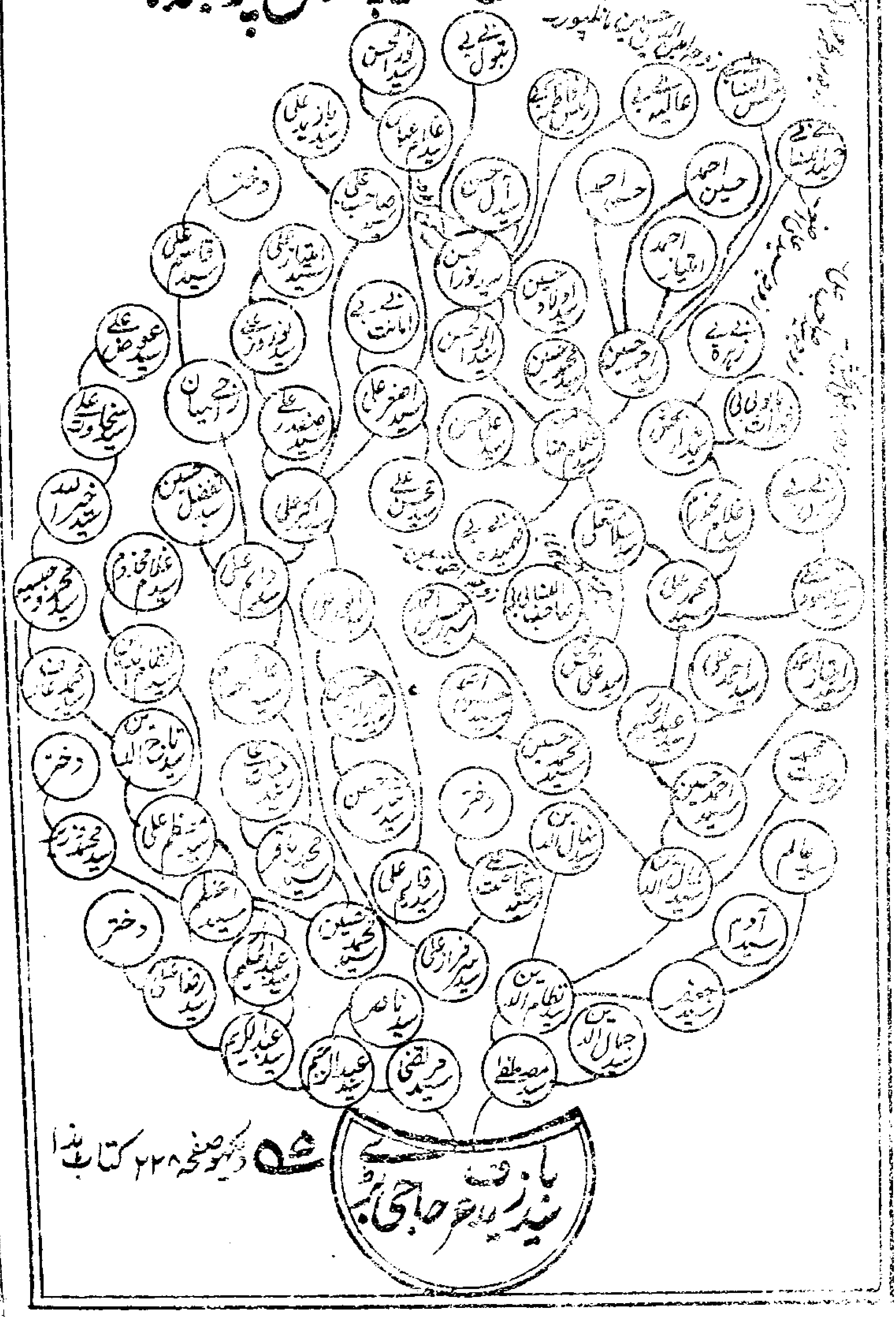


۵۵ دیکھو صفحہ ۲۲۸ کتاب ہذا

Marfat.com

# سادات گردیزی موضع مصطفےٰ آباد

یہہ موضع قصبۂ مانکپور سے جانب گوشۂ شمال و مغرب بفاصلہ ۲ میل بالائے سڑک خام جو مانک پور سے رائے بریلی کو جاتی ہے واقع ہے اس موضع کا پہلا نام اونچا ہار ہے اور مصطفےٰ آباد معروف ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ راجے سید مصطفےٰ نے بزمان جلال الدین اکبر بادشاہ دہلی راجے سید نور صاحب کا مقبرہ مانکپور مین تعمیر کرایا ہے اور انہون نے موضع اونچا ہار کو آباد کر کے اپنے نام سے معروف کیا کیونکہ راجے نور صاحب کی یادگار ایک مسجد یہان موجود ہے جسکو زمان حال مین سید نور الحسن اولاد راجے سید نور شاہ نے از سر نو مرمت کرا کے درست کیا ہے اور راجے نور کے نام سے پہلے یہان ایک میلہ ہوا کرتا تہا جو میلہ شاہ نور کے نام سے مشہور تہا اس موضع مین تین گروہ سادات گردیزی آباد ہین گروہ اول قاضی زادگان جو دو برادر عینی سید عبد الخالق و سید عبد الجبار کی اولاد ہین اور سید عبد الجبار کی اولاد خاندان جبّاری کہلاتا ہے یہہ خاندان قاضی زادگان بعہد شاہجہان بادشاہ رسولپور سے منتقل ہو کر مصطفےٰ آباد مین آباد ہوا ہے۔ سید عبد الخالق کے دو بیٹے سید نجم الدین و سید معین الدین تہے سید نجم الدین تحصیل علوم کی غرض سے شہر دہلی مین تشریف لے گئے اور بعد اکتساب علوم جب آپ مصطفےٰ آباد واپس آئے تو انکے تعشق مین ایک بیگم شاہی مسماۃ ماہ پرور وارد مصطفےٰ آباد ہوئین آپ کے ساتہ اس بیگم کا عقد نکاح ہوا یہہ بیگم کہتے ہین کہ اپنے ہمراہ بہت مال و دولت لائین اور اس بیگم کا مقبرہ مصطفےٰ آباد مین اب تک موجود ہے سید نجم الدین نے عالیشان عمارت امام باڑہ کی تعمیر مصطفےٰ آباد مین کی جو ابتک موجود ہے مگر یہہ صاحب اولاد نہین تہے سید معین الدین برادر حقیقی ان کے منصب دار شاہی تہے اور انکی اولاد موجود ہے انمین نامی گرامی اشخاص گذرے ہین خصوص حسن صورت و ذکاوت اس خاندان کی مشہور و معروف ہے عہد شاہ اودہ مین بہی یہہ خاندان مشاہیر روزگار سے تہا شاعری اور طبیعت داری مین انکا حصہ ہے مولوی سید مظہر حسن علم فقہ و مناظرہ مین بیعدیل تہے ویسے ہی ان کے برادر خورد

Marfat.com

مولوی سید محمد مہدی زبان عربی مین بےمثل ادیب تھے چونکہ مہمان نوازی اور فیاضی کا نمبر بڑھا ہوا تھا بہت سے دیہات اس خاندان کی ملکیت سے جاتے رہے شاہی معافیات کا کچھ جزو اب بھی باقی ہے لیکن دریا دلی مین کمی نہین ہے دوسرا خاندان اولاد رلجے زادگان جنکا مورث اعلیٰ میر محمد ماہ منصب دار شاہی تھا یہہ خاندان مانکپور سے منتقل ہوکر قصبے آباد مین بوجہ ملنے جاگیر کے آباد ہوا اس خاندان کے لوگ اولوالعزم اور بہادر تھے عہد شاہ اودہ مین بوجہ عداوت قومی اس خاندان مین ایک ڈاکہ زنی واقع ہوئی تھی جسمین علاوہ خونریزی خاندان دو اشخاص خاندان سادات گردیزی مانکپور ایک سید اولاد حسین زخمی ہوئے اور دوسرے سید علی بخش شہید ہوگئے۔

## قطعہ سال تاریخ

از ماتم آن صدر نشینان سعادت — سازم چہ بیان آنچہ چو شد حالت جانکاہ
ہم نام حسین آنکہ یکے بود دلاور — مردانہ بجنگید در آن معرکہ واللہ
زان ہر دو برادر کہ بہم تیغ کشیدند — مجروح بسے گشت در آن حلقۂ گمراہ
القصہ بہم جام شہادت بخشیدند — حق داد بےشان بجنان مسکن دلخواہ
بر مہر و مہ میر نجف ہر کہ ستم کرد — عاجز بہ بیالش بود این بندۂ درگاہ
بر آل نبی آنچہ دغا کرد ستمگر — در دیدۂ کونین شدہ دشمن اللہ
اے دل مہ سوال دگر بست و نہم بود — در مصطفے آباد شد این واقعہ جانکاہ
قایم بجہان است ازین مصرعۂ تاریخ — این حادثۂ قاسم و عباس شدہ آہ

۱۲۳۴ھ

چونکہ فیاضی حصہ سادات تھا اسلئے بہت سے دیہات زمینداری اس خاندان کے قبضہ سے نکل گئے تیسرا خاندان سادات موضع چچا موٗ سے ہے جو چچ موے کہلاتے ہین اور اس خاندان کے لوگ کم آباد ہین اس موضع مین راجہ درشن سنگہ حاکم شاہ اودہ نے ایسی لوٹ مار کی کہ یہان کی جاگیرات مین زوال ہوگیا۔

Marfat.com

# خاندان مصطفےٰ آباد ضلع رائے بریلی

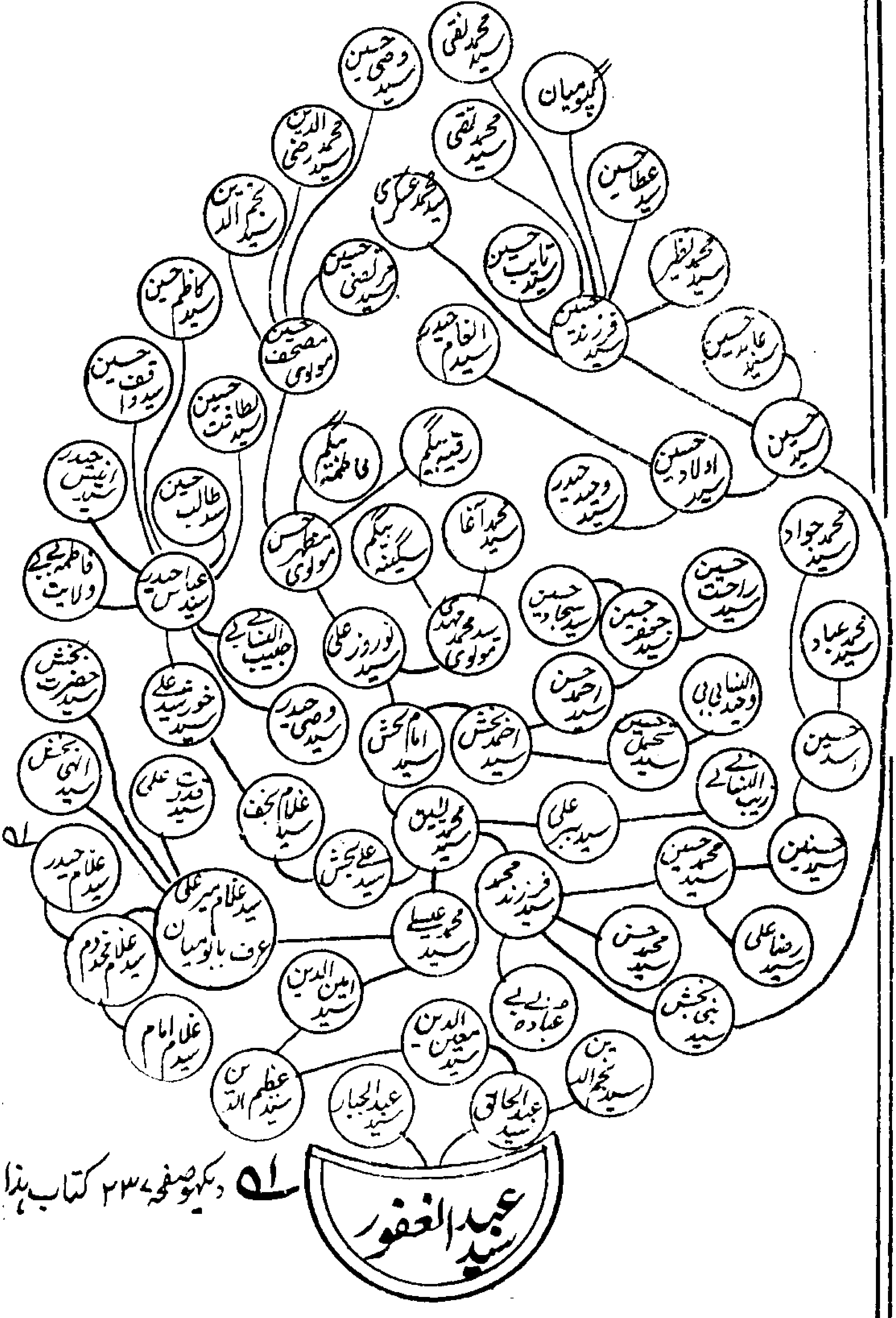


۵۱ دیکھو صفحہ ۲۳۷ کتاب ہذا

Marfat.com

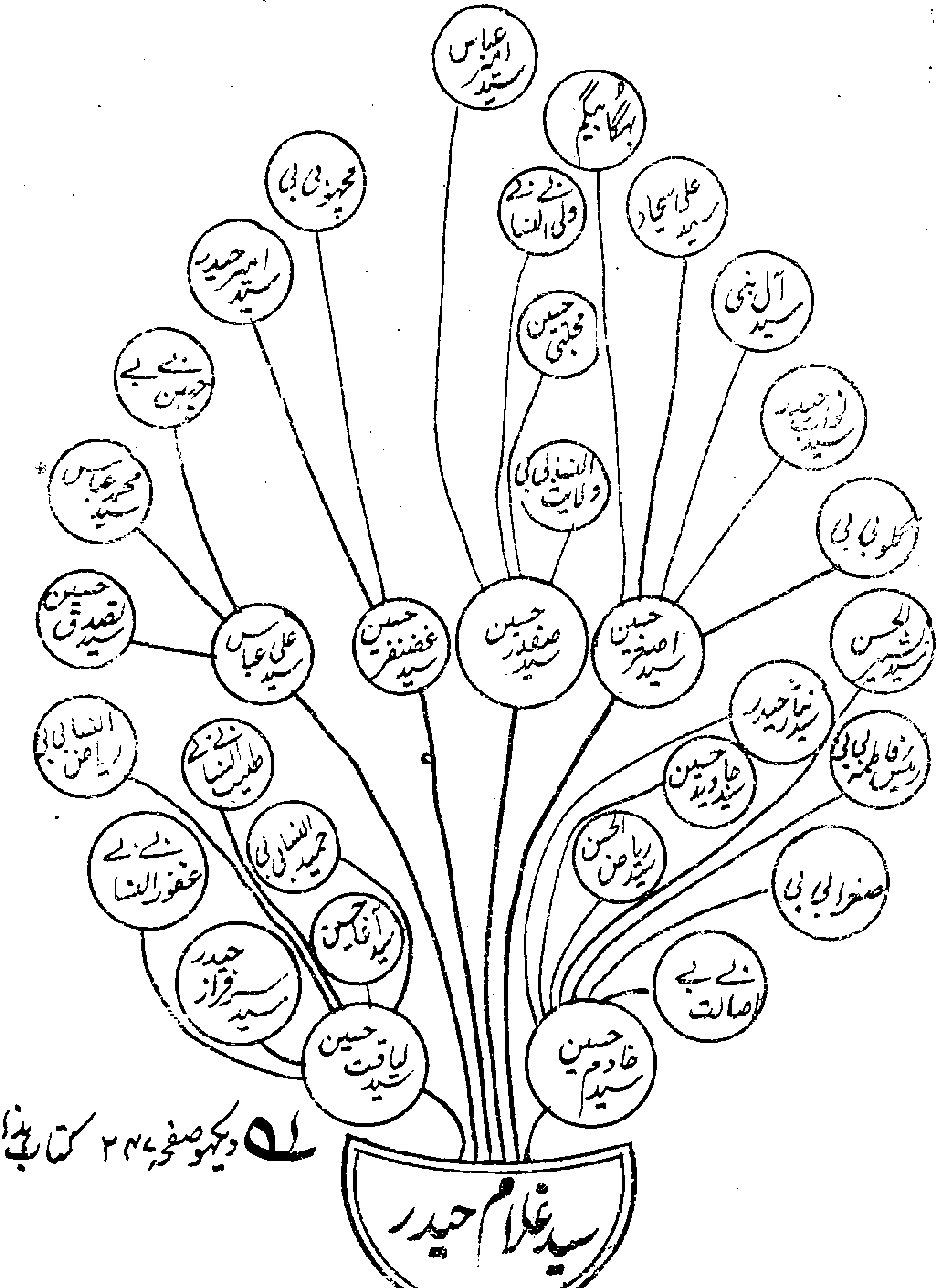


له دیکھو صفحہ ۲۴۷ کتاب ہذا

Marfat.com

# خاندان مصطفےٰ آباد ضلع رائے بریلی

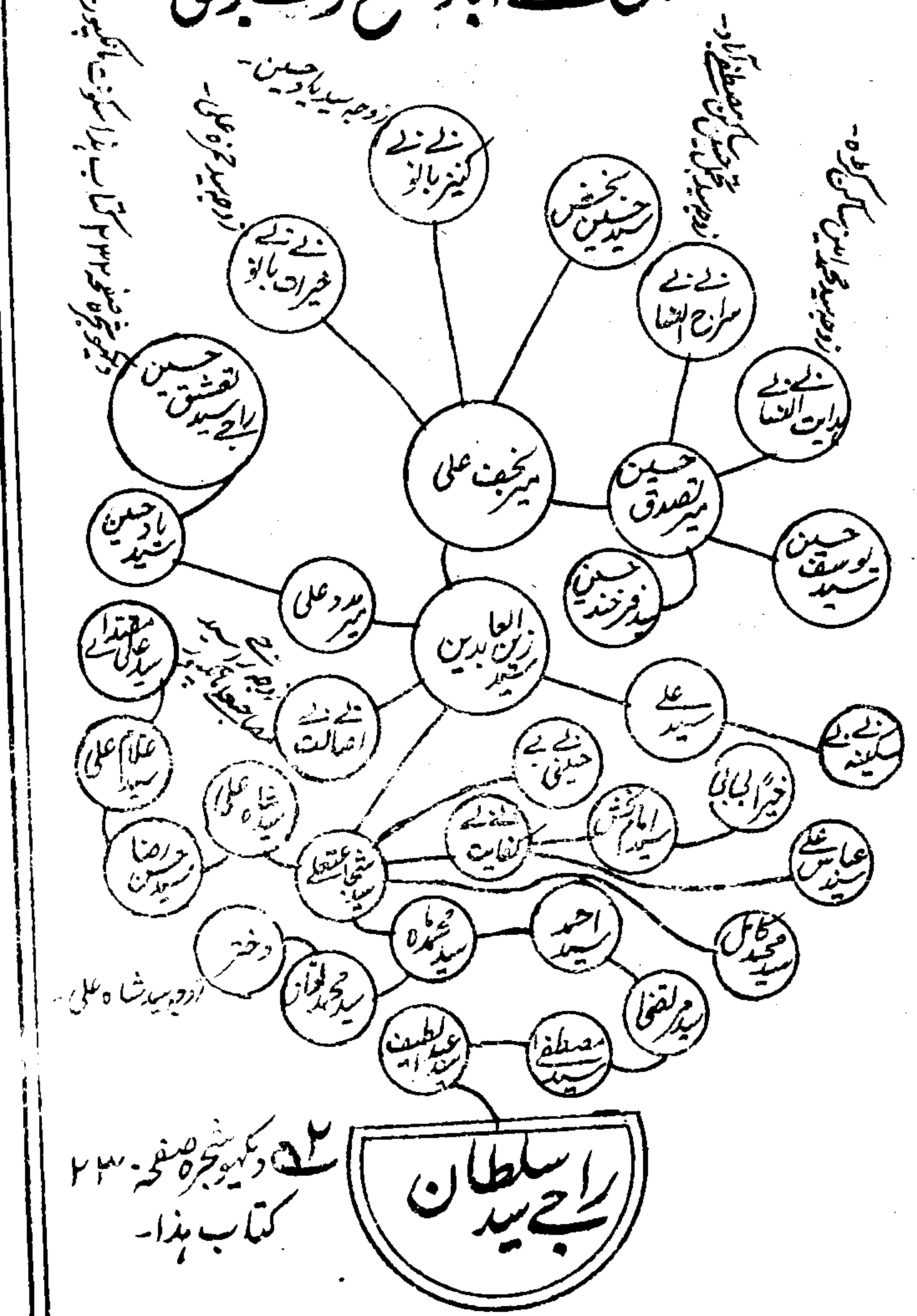




Marfat.com

# خاندان حسامی پیرزادگان قصبہ مانکپور

نقل ہے[۱] کہ بحکم یزید بادشاہ شام جب مدینہ طیبہ مین قتل عام ہوا تو اس زمانہ ناپرسان مین امیر حسن ابن عبداللہ ابن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مدینہ سے ہجرت کرکے ملک یمن مین تشریف لائے اور بوقت انقلاب سلطنت عباسیہ اولاد امیر حسن یمن سے منتقل ہوکر سرزمین فارس مین آئے چنانچہ مولانا محمد اسمعیل بن مولانا جلال الدین ابن مولانا برہان الدین بن شیخ جمال الدین ابن شیخ سراج الدین بن شیخ ومنہاج الدین ابن شیخ نظام الدین بن شیخ تاج الدین ابن شیخ بہاء الدین بن شیخ علاء الدین ابن شیخ نصیر الدین بن شیخ نور الدین ابن امیر عبدالرحمن بن امیر حسن موصوف بزمان سلطنت شمس الدین التمش بادشاہ وارد ہندوستان ہوئے اور چند روز شہر دہلی مین قیام رکھکر قصبہ مانک پور مین آئے اور اقامت گزین ہوئے بادشاہ دہلی نے ساٹھ بیگہ زمین بنا بر تعمیر مسجد و خانقاہ عطا کی تب سے اولاد عقاب آپکی مانکپور مین بود و باش رکھتی ہے۔

شاہ محمد[۲] یوسف سجادہ نشین خانقاہ کا بیان ہے کہ مولانا جلال الدین پدر مولانا محمد اسمعیل مورث اعلی ہمارے بوقت حکومت قطب الدین ایبک بادشاہ دہلی مانکپور مین تشریف لائے اور بمقام ملک پٹن اراضی موضع جوکاپور مین اقامت گزین ہوئے اول مکانات مسکونہ ہمارے بزرگوار کے اس مقام پر تھے چنانچہ مولانا محمد اسمعیل پسر مولانا جلال الدین کی قبر یہین ہے اور جب یہہ مقام ویرانہ ہوگیا تو اولاد نے دوسرے مقامات پر جہان اسوقت خانقاہ شریف ہے مکانات تعمیر کرائے اور بود و باش اختیار کی۔

---

۱ دیکھو دفعہ ۲۳ کتاب آئینہ اودھ۔

۲ دیکھو تواریخ ضلع پرتاب گڑھ مرتبہ گورمنٹ انگریزی صفحہ ۳۷۔



Marfat.com

# نوٹ

نقل اول بیان ثانی کے متناقض ہے شاید ساٹھہ بیگہ زمین کے استحکام کی غرض سے نقل اول مین بیان زاید کیا گیا ہے۔

بانیٔ خاندان حسامی حضرت شاہ حسام الدین المعروف شاہ حسام الحق رحمۃ اللہ علیہ بن مولانا خواجہ خضر عرف خواجہ دانشمند ابن مولانا عبدالرزاق بن مولانا محمد اسمٰعیل مورث مرید او خلیفہ رشید حضرت نور قطب عالم پنڈوی بنگالی رحمۃ اللہ علیہ کے تھے ان کے مرشد نے درجۂ فقر مین ولایت مانکپور آپ کو عطا کی تھی اور اسوقت ولایت مانکپور مین صاحب ولایت شاہ نصیر الدین پہلوان رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ جنکو بعض نوشتہ جات مین شاہ نصیر الدین شاہ قلم بھی لکھتا ہے شاہ حسام الحق صاحب کے مرشد نے وقت تفوض ولایت مانکپور فرمایا تھا کہ نصیر تا نصیر او حسام تا قیام۔ نقل ہے کہ جب شاہ حسام الحق صاحب ولایت مانکپور مین تشریف لائے تو نصیر الدین شاہ ولایت مانکپور نے ایک جام پانی سے بھر کر آپ کے پاس اس مطلب سے بھیجا تھا کہ اب آپ کی گنجایش نہین ہے درجواب اوس کے شاہ حسام الحق صاحب نے اوس جام مین گلاب کا پھول ڈالدیا جسکا مطلب یہ تھا کہ اس پانی کو معطر کر دونگا۔ اس نقل کی جو کچھ اصلیت ہو لیکن دو سلطان در یک اقلیمے نمی گنجند۔ جب ایک شاہ ولایت موجود تھے تو دوسرے کی کیا ضرورت تھی البتہ شاہ نصیر الدین کی وفات ہو چکی ہوگی اور اونکا جانشین بھی ہوگا اوسوقت محل ارشاد مرشد شاہ حسام الحق صاحب باموقع تھا کہ نصیر تا نصیر او حسام تا قیام بلکہ اس کلمہ سے ایک بزرگی یہ بھی ثابت ہوتی ہے کہ مرشد برحق نے شاہ حسام الحق صاحب کی اولاد تک کو درجۂ ولایت عطا کیا ہے کیونکہ لفظ قیام کے معنی تا قیامت کے ہین۔ حضرت شاہ حسام الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ بزمان حکومت فیروز تغلق بادشاہ دہلی تقریباً ۷۷۳ھ مین متولد ہوئے اور تاریخ چودہ رمضان ۸۵۳ھ کو بعمر ہشتاد سال راہی ملک بقا ہوئے فقرہ شمع تجلّی اور مصرعہ ؎ بملک لم یزلی یافت برد شاہ حسام۔ مادۂ سال تاریخ

Marfat.com

وفات ہے آپ کا عرس سالانہ تاریخ مذکور پر ہوتا ہے اور اس عرس مین علاوہ روشنی ایک رسم
گاگر پانی بھرنے کی ہے اور یہہ رسم آپ کے مرشد کا ایک طریقہ اختیار کردہ ذات خاص ہے۔
حضرت بندگی شاہ قاسم حسامی جو پانچوین پشت اولاد شاہ حسام الحق صاحب
مین ہین کہتے ہین کہ انکا عقد نکاح مسماۃ سلیمان خاتون بنت سلیم شاہ سوری بادشاہ
دہلی کے ساتھ ہوا ہے اور جنکا روضہ گنبددار اندرون احاطہ خانقاہ ہے ہمایون بادشاہ
دہلی نے بندگی شاہ قاسم صاحب کو خطاب سلطان العارفین سے لکھا ہے اور سات مواضع
معاف عطا کیئے تھے من بعد عالمگیر بادشاہ نے تین موضع اور اضافہ کیئے جملہ دس دیہات
معافیات مین ہین جسکی آمدنی قریب مبلغ ایک لاکھ دو ہزار آٹھ سو اٹھتر روپیہ کی ہے
اور یہہ معافی خاندان کے وجہ معاش مین منقسم ہے اور مصارف خانقاہ اور عرس و وارد
و صادر کے واسطے موضع راجا پور نذر درگاہ ہے لیکن ان جملہ معافیات کا کوئی فرمان
شاہی اسوقت خاندان مین موجود نہین ہے۔ اس خاندان کے مرید اور خلفا اقطاع
ہند مین صاحب کشف و کمال گذرے ہین حضرت شاہ حسام الحق صاحب کے ملفوظ
اور کتب پند و نصائح غیر مطبوعہ موجود ہین منجملہ اولاد عقاب شاہ حسام الحق رحمۃ اللہ علیہ شاہ پیر
عبدالکریم صاحب بڑے نامی گرامی درویش صاحب کشف و کمال ہوئے ہین ملک بنگالہ
اور اوڑیسہ مین آپ کے کمالات کے معتقد ہوکر صدہا اہل ہنود اور دیگر اقوام اوس ملک کے
دین اسلام مین آگئے۔

## نوٹ

راقم نے شہر کلکتہ مین ایک جوان خوبصورت درویش صفت کو دیکھا کہ جسکے جسم پر سنجرفی
کفنی اور لنگی زیب بدن تھی اور لوگ اوس کے ہمراہ ایسے ہی لباس سے آراستہ تھے یہہ
واقعہ لوئے چوک کا تھا دوسرے روز حسن اتفاق سے میرا اور انکا چند ساعت کیلئے
اوس جہاز پر ساتھ ہوا جو کلکتہ سے مٹیا برج کو جاتا تھا اور خوبی وقت سے جہاز مین موقع یکجائی
نشست کا ہوا جوان درویش نے مجھہ سے میرا وطن دریافت کیا راقم نے جواب دیا کہ
حقیر ساکن قصبہ مانکپور ملک اودہ ہے جوان نے ہاتھہ بڑھایا اور مجھہ سے مصافحہ کیا راقم کو

Marfat.com

تعجب ہوا کہ یہہ جوان اجنبی مجھپر اسقدر کیون مہربان ہوا تب مین نے استفسار کیا جوان نے جواب دیا کہ مسلمان ہون اور متولی مندر جگناتھ جی کا ہون جو سمندر کے کنارے ملک اڑیسہ مین اہل ہنود کا معابد خانہ ہے پھر مین نے سوال کیا کہ جناب کے سر اقدس پر چوٹی مثل اہل ہنود کے ہے اور آپ کے ہمراہ ہندو ہین یہہ کونسا طریق فقر ہے در جواب اس کے جوان گویا ہوا کہ مورث اعلی ہمارے حضرت صالح بیگ مرید حضرت شاہ عبد الکریم مانک پور کے ہین اور بباعث برکت مرشد برحق ایک روز جگناتھ جی جنکی وفات کو ہزارون برس گذر گئے تھے ہمارے مورث حضرت صالح بیگ سے ملاقات کی اور معتقد ہوکر اہل ہنود کو ہدایت کی کہ کوئی شخص مسلمانون سے پرہیز نہ کرے اور آیندہ متولی ہمارے مندر کا صالح بیگ اور اونکی اولاد ہوگی اوسوقت سے متولیان مندر کا سلسلہ ہمارے خاندان مین اب تک ہے۔

پیر عبد الکریم صاحب کے مرید و خلیفہ ارشد شیخ پیر محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سلون ہوئے جنکا ذکر خیر راقم بعد ختم واقعات خاندانی حسامی مفصل تحریر کرے گا نقل ہے کہ شاہ عبد الکریم صاحب روضۂ پاک حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی سیدنا محی الدین ابو محمد شیخ عبد القادر حسنی الحسینی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مین چلہ کشی مین مصروف تھے کہ حضور غوثیت سے بشارت ہوئی کہ میرا فرزند سید محمد قادری شہر دہلی مین آپکا منتظر ہے پس آپ وہان جائین اور پاک نعمت میرے سلسلہ کی اوس سے حاصل کرین چنانچہ حسب الارشاد شاہ عبد الکریم صاحب شہر دہلی مین داخل ہوئے اور سید محمد قادری صاحب سے ودیعت عظمی جو آپ کے لئے امانت تھی حاصل کی سلسلہ قادریہ اسوقت سے آپ کو تفویض ہوا۔[۱] شاہ عبد الکریم صاحب نے تاریخ ۔۔ صفر مقدس مطابق یازدہم سال جلوس شاہجہان بادشاہ بعمر ۔۔ سال ۔۔ رحلت فرمائی اس خاندان حسامی مین خدمت سجادہ نشینی اولاد ذکور سے متعلق تھی لیکن کبھی کبھی برنسبت

[۱] دیکھو کتاب مطالب رشیدی مصنفۂ مولانا تراب علی شاہ قلندر کاکوری۔

Marfat.com

بعد اولاد دختری نے بوجہ حاصل کرنے درجۂ خلافت خدمت سجادگی علحدہ قایم کی جیسے سجادہ نشینان خانقاہ پائی گئی جنکا مفصل حال آیندہ لکھا جائیگا اور خانقاہ حسامی کی سجادہ نشینی متعلق اولاد ذکور رہی جب شاہ محمد عاشق صاحب سجادہ نشین خانقاہ حسامی نے تاریخ ۲۰- اکتوبر ۱۸۷۱ء کو وفات پائی اسوقت دو پسران نابالغ سجادہ نشین صاحب متوفی کے موجود تھے لیکن سید شاہ محمد اسمعیل صاحب جو اس خاندان مین رشتہ ناناہالی اور دامادی رکھتے تھے سجادہ نشین خانقاہ حسامی ہوئے اب تک سجادگی خانقاہ فاروقی صورت اور علوی سیرت میں تھے مگر اسوقت سے علوی صورت اور فاروقی سیرت مین آگئے سید شاہ محمد اسمعیل صاحب سجادہ نشین نے حج بیت اللہ شریف ادا کیا اور عمارات مسجد و چاہ و خانقاہ اور اوس کے ملحق مکانات جو بوجہ کہن سالی اور متواتر بارش کے شکست ہو گئے تھے اور بعض قریب انہدام تھے از سرنو تعمیر کرائے اور گورنمنٹ عالیہ انگریزی نے انکو بوجہ اعزاز سجادہ نشینی خانقاہ حاضری عدالت سے مستثنیٰ کر دیا علمی لیاقت مین زبان فارسی کے ماہر تھے اور صرف و نحو عربی مین دستگاہ رکھتے تھے انتظام خانگی مین سنجیدہ تھے مگر ذی ولد نہین تھے اس لئے انہون نے اپنی زندگی مین سید شاہ احمد سعید اپنے بڑے بھتیجے کو اپنا خلیفہ کیا تھا چنانچہ بعد وفات حاجی سید شاہ محمد اسمعیل صاحب کے سید شاہ احمد سعید صاحب سجادہ نشین خانقاہ ہوے سید شاہ احمد سعید صاحب اسم بامسمی سعید تھے پر افسوس کہ انہون نے عالم شباب ہی مین بعارضہ فالج تاریخ ۱۲- ربیع الاخر ۱۳۲۰ھ کو دنیا سے رحلت فرمائی ان کے بھی کوئی اولاد ذکور نہین تھی اسلیے ان کے برادر اوسط سید شاہ زکی الدین صاحب سجادہ نشین خانقاہ ہوئے جو نہایت نیک ہین ۔

## جدی نسب نامہ سید شاہ زکی الدین صاحب سجادہ نشین کا یہ ہے

سید شاہ زکی الدین[۱] بن سید شاہ ابوالحسن[۲] ابن سید مہدی بخش خان[۳] بن سید کریم بخش[۴] ابن سید محمد ہاشم[۵] بن سید فتح محمد[۶] ابن سید غلام شبیر[۷] بن سید محمد[۸] ابن سید شبیر محمد[۹]

Marfat.com

بن سید حمزہ[10] ابن سید شاہ جلال الدین[11] بن سید محمد اسمٰعیل[12] (دیکھو شجرہ صفحہ ۱۱۱ کتاب ہذا)۔

# سلسلہ بیعت و خلافت حضرت شاہ حسام الحق رحمۃ اللہ علیہ

| نمبر | نام | نمبر | نام |
|---|---|---|---|
| ۱ | حضرت شاہ حسام الحق رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت اور خلافت حاصل کی۔ | ۱۴ | حضرت خواجہ ابو احمد چشتی سے اور انہوں نے |
| ۲ | حضرت شاہ نور قطب عالم پنڈوی سے اور انہوں نے | ۱۵ | حضرت خواجہ ابو اسحاق ابدال چشتی سے اور انہوں نے |
| ۳ | حضرت شیخ علاء الحق پنڈوی سے اور انہوں نے | ۱۶ | حضرت شیخ ممشاد علو دینوری سے اور انہوں نے |
| ۴ | حضرت اخی سراج الحق بن عثمان اودہی سے | ۱۷ | حضرت شیخ ہبیرہ بصری سے اور انہوں نے |
| ۵ | حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء سے اور انہوں نے | ۱۸ | حضرت حذیفہ مرعشی سے اور انہوں نے |
| ۶ | حضرت شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر سے اور انہوں نے | ۱۹ | حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی سے اور انہوں نے |
| ۷ | حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی سے اور انہوں نے | ۲۰ | حضرت شیخ فضیل ایاض سے اور انہوں نے |
| ۸ | حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی سے اور انہوں نے | ۲۱ | حضرت شیخ عبد الواحد بن زید سے اور انہوں نے |
| ۹ | حضرت خواجہ عثمان ہارونی سے اور انہوں نے | ۲۲ | حضرت خواجہ حسن بصری سے اور انہوں نے |
| ۱۰ | حضرت حاجی شریف زندنی سے اور انہوں نے | ۲۳ | حضرت علی علیہ السلام سے اور انہوں نے |
| ۱۱ | حضرت خواجہ مودود چشتی سے اور انہوں نے | ۲۴ | حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انہوں نے |
| ۱۲ | حضرت خواجہ ابو محمد یوسف چشتی سے اور انہوں نے | ۲۵ | ذات باری تعالیٰ عز اسمہ سے |
| ۱۳ | حضرت خواجہ ابو محمد چشتی سے اور انہوں نے | | |

Marfat.com

# شجرہ اولاد حضرت شاہ حسام الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

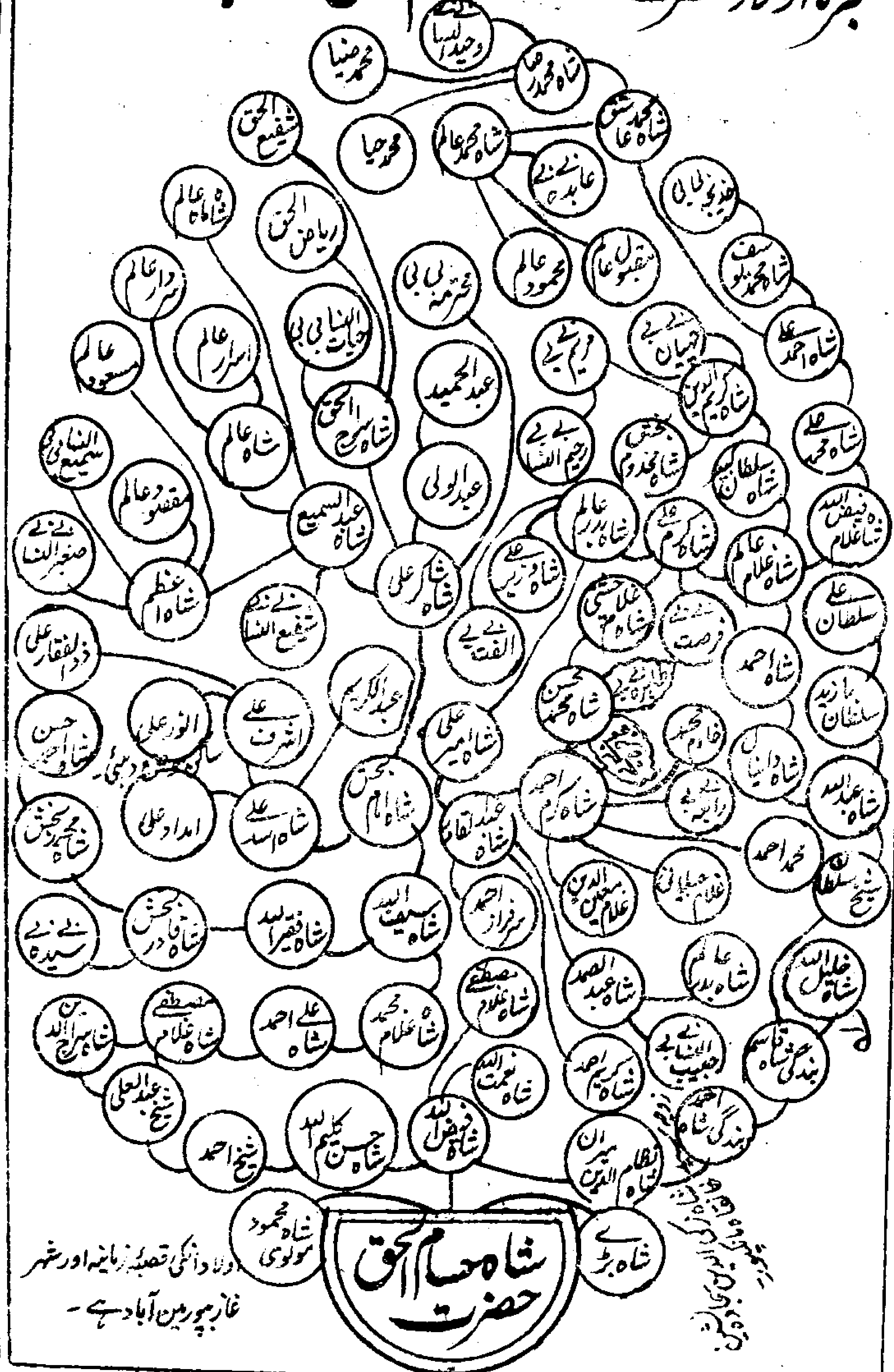


اولاد انکی قصبہ زمانیہ اور شہر غازیپور میں آباد ہے۔

Marfat.com

# شجرہ خاندان حسامی اولاد شاہ خلیل اللہ جسمین اس خاندان کی اولاد دختری اور سجّادہ نشینان پاٹی گلی کا مذکور اور شجرہ نانہالی شامل ہے

سیدہ خلیل قطبی قصبۂ کڑا (دیکھو شجرہ صفحہ ۱۰۵ کتاب ہذا) کا نکاح دختر شاہ علی رضا حسامی مانکپور کے ساتھ ہوا اور سید شاہ خلیل موصوف کے دو بیٹے سید شاہ باب اللہ و سید شاہ قاسم پیدا ہوئے۔ سید شاہ باب اللہ نے بیعت اور خلافت اپنے نانا شاہ علی رضا صاحب سے حاصل کی اس لئے بجائے شاہ علی رضا صاحب سجادہ نشین خانقاہ پاٹی گلی ہوئے اور سلسلۂ بیعت و خلافت چشتیہ خاندان حسامی مانکپور حسب صراحت ذیل ہے۔

| نمبر | نام | نمبر | نام |
|---|---|---|---|
| ۱ | سید شاہ باب اللہ نے بیعت و خلافت حاصل کی حضرت شاہ علی رضا سے اور انہوں نے | ۶ | حضرت شاہ بندگی احمد سے اور انہوں نے |
| ۲ | حضرت شاہ غلام مصطفٰے سے اور انہوں نے | ۷ | حضرت شاہ نظام الدین میران شہ سے اور انہوں نے |
| ۳ | حضرت شاہ غلام حسن سے اور انہوں نے | ۸ | حضرت شاہ فیض اللہ عرف قاضی شہ سے اور انہوں نے |
| ۴ | حضرت شاہ خلیل اللہ سے اور انہوں نے | | |
| ۵ | حضرت بندگی شاہ قاسم سے اور انہوں نے | ۹ | حضرت مخدوم شاہ حسام الحق رحمۃ اللہ علیہ (دیکھو شجرہ صفحہ ۲۵۵ کتاب ہذا) |

سید شاہ غلام حسن اولاد سید شاہ باب اللہ صاحب ایسے فیاض باکمال درویش تھے جن کے مریدوں کی کثرت ملک بنگالہ میں زیادہ ہے اور کہتے ہیں کہ قوم اجنا آپ کے تابع تھی اور آپ کو عمل یا حی و یا قیوم کا تھا آپ نے تاریخ ۲ جمادی الآخر ۱۲۶۷ھ میں وفات پائی



Marfat.com

مادّہ سال تاریخ وفات اس شعر سے ظاہر ہوتا ہے -

| | | | |
|---|---|---|---|
| بود دوم جمادی الآخر | | شد بدار البقا مدار و داد | ۱۰۶۷ھ |

اور عمارت وخانقاہ سید شاہ عبداللہ کی تعمیر کردہ ہے اور کنج خانہ متصل دروازہ درگاہ حسامیہ جسمین شاہ غلام حسن صاحب چلہ کشی کرتے تھے اور وہ منہدم ہو گیا تھا ۱۳۱۶ھ مین سید شاہ فیاض الحسن صاحب سجادہ نشین پاٹی گلی نے از سر نو تعمیر کرایا ہے اور موضع ابنای بزرگ پرگنہ کڑا جو قاضی شمس الدین رئیس قصبہ کڑا نے اس خاندان مین نذر کیا تھا وہ اب تک بحقیت زمینداری مقبوضہ خاندان ہے نسب نامہ جدی سجادہ نشین خانقاہ پاٹی گلی یہہ ہے یعنی سید شاہ فیاض الحسن بن سید شاہ ابوالحسن ابن سید شاہ مخدوم بخش بن سید شاہ غلام حسن ابن سید شاہ غلام پیر بن سید شاہ باب اللہ بن سید شاہ خلیل (دیکھو شجرہ صفحہ ۱۰۵ کتاب ہذا) اور سید شاہ باب اللہ مورث خاندان پاٹی گلی نے جو بیعت اور خلافت اپنے جدی خاندان سے حاصل کی اوسکا سلسلہ حسب مندرجہ ذیل ہے -

| نمبر | نام | نمبر | نام |
|---|---|---|---|
| ۱ | سید شاہ باب اللہ نے بیعت اور خلافت حاصل کی | ۱۱ | حضرت سید شاہ نظام غزنوی سے اور انہون نے |
| ۲ | حضرت شاہ محمد نقی سے اور انہون نے | ۱۲ | حضرت شیخ نورالدین سے اور انہون نے |
| ۳ | حضرت شاہ محمد تقی سے اور انہون نے | ۱۳ | حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی سے اور انہون نے - |
| ۴ | حضرت شاہ محمد متقی سے اور انہون نے | | |
| ۵ | حضرت شاہ رفیع الدین سے اور انہون نے | ۱۴ | حضرت غوث الثقلین سید محی الدین ابو محمد شیخ عبدالقادر جیلانی سے اور انہون نے |
| ۶ | حضرت شاہ نصیرالدین سے اور انہون نے | | |
| ۷ | حضرت شاہ محمود سے اور انہون نے | ۱۵ | حضرت سید شاہ ابوسعید المبارک المخزومی سے اور انہون نے |
| ۸ | حضرت شاہ فیض المعروف بہ پیر گوشہ نشین سے اور انہون نے | | |
| ۹ | حضرت شاہ قطب الدین بینا دل سے اور انہون نے | ۱۶ | حضرت سید شاہ خواجہ ابوالحسن سے اور انہون نے - |
| ۱۰ | حضرت سید شاہ نجم الدین سے اور انہون نے | | |



Marfat.com

| نمبر شمار | نام | نمبر شمار | نام |
|---|---|---|---|
| ۱۷ | حضرت خواجہ ابو الفرح سے اور انہوں نے | ۲۵ | حضرت امام موسی الکاظم علیہ السلام سے اور انہوں نے |
| ۱۸ | حضرت شیخ عبد الواحد بن شیخ عبد العزیز سے اور انہوں نے | ۲۶ | حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام سے اور انہوں نے |
| ۱۹ | حضرت سید خواجہ عبد العزیز سے اور انہوں نے | ۲۷ | حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اور انہوں نے |
| ۲۰ | حضرت سید ابو بکر ابو القاسم سے اور انہوں نے | ۲۸ | حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے اور انہوں نے |
| ۲۱ | حضرت سید خواجہ جنید بغدادی سے اور انہوں نے | ۲۹ | حضرت امام حسین علیہ السلام سے اور انہوں نے |
| ۲۲ | حضرت شیخ سری سقطی سے اور انہوں نے | ۳۰ | حضرت مرتضی علی علیہ السلام سے اور انہوں نے |
| ۲۳ | حضرت سید شیخ المعروف کرخی سے اور انہوں نے | ۳۱ | حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے اور انہوں نے |
| ۲۴ | حضرت امام موسی الرضا علیہ السلام سے اور انہوں نے | ۳۲ | ذات باری تعالی عز اسمہ سے |

Marfat.com

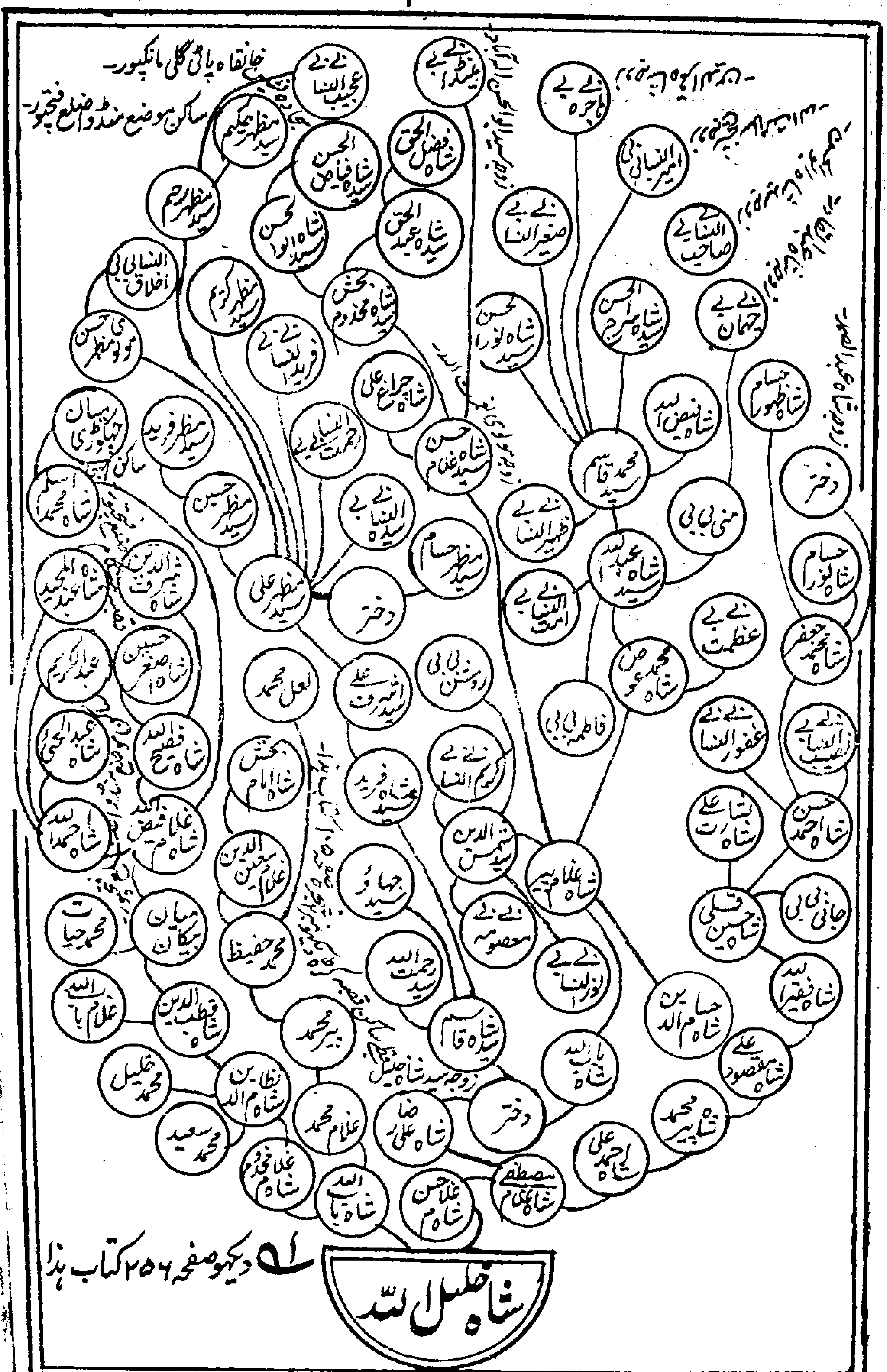
شاہ خلیل اللہ
دیکھو صفحہ ۲۵۶ کتاب ہذا
خانقاہ باغ گلی مانکپور۔
ساکن موضع منڈ واضلع فتحپور۔
عجیب النسا
سید مظہر حکیم
سید مظہر رحیم
شاہ فیاض الحسن
شاہ فضل الحق
سید شاہ عبدالحق
امیر النسا بی
صغیر النسا
صاحب النسا بی
اخلاق النسا بی
سید مظہر کریم
شاہ مخدوم بخش
سید شاہ نور الحسن
جہان بی
شاہ ظہور حسام
شاہ چراغ علی
فرید النسا
سید مظہر فرید
سید مظہر حسین
سید مظہر علی
سید مظہر حسام
سید شاہ غلام حسن
سید محمد قاسم
شاہ فیض السید
ظہیر النسا
منی بی بی
دختر
شاہ نور حسام
شاہ محمد جعفر
سید شاہ عبد السید
امۃ الغنی بی
عظمت بی
محمد صالح
فاطمہ بی بی
روشن بی بی
لعل محمد
سید اشرف علی
کریم النسا
غفور النسا
نصیب النسا بی
شاہ امام بخش
سید شاہ فرید
سید شمس الدین
شاہ غلام پیر
بشارت علی
شاہ احمد حسن
شاہ حسین قلی
جانی بی بی
شاہ فقیر اللہ
غلام معین الدین
سید جہانگیر
معصومہ
نور النسا
محمد حفیظ
سید رحمت اللہ
شاہ حسام الدین
شاہ مقصود علی
شاہ غلام فیض اللہ
شاہ عبدالحی
شاہ فصیح اللہ
عبدالکریم
شاہ صفدر حسین
شاہ محمد اسلم
محمد حیات
میاں بیکان
قطب الدین
غلام یار اللہ
پیر محمد
شاہ قاسم
شاہ یار اللہ
محمد خلیل
نظام الدین
دختر
شاہ علی رضا
غلام محمد
محمد سعید
شاہ غلام محمد
شاہ یار اللہ
شاہ غلام حسن
شاہ غلام مصطفیٰ
شاہ احمد علی
شاہ پیر محمد
زوجہ سید شاہ خلیل

Marfat.com

# حالات خاندان حسامی الکریمی پیرزادگان سلون

حضرت شیخ پیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ بن شیخ عبد الغنی ابن ابو الفتح جونپوری بن ملک العلماء مولانا شیخ اللہ ابن مخدوم شیخ من اللہ عرف شاہ اڈہن جونپوری بن شیخ بہاء الدین ابن شیخ خلق اللہ عرف تہن جونپوری بن شیخ مبارک ابن شیخ ابو الخیر بن شیخ ناصر ابن شیخ محمود بن شیخ احمد ابن شیخ محمد جونپوری بن قاضی حمید الدین ناگوری ابن شیخ معین الدین ناگوری بن محمد عاشق ابن شیخ نظام الدین بن شیخ نور محمد واعظ ابن شیخ حبیب اللہ بن شیخ مخدوم شہاب الدین ناگوری ابن شیخ کبیر ناگوری بن شیخ عبد اللہ ابن شیخ عبد العزیز بن شیخ شاہ مکی ابن عبد اللہ مدنی بن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔

شیخ پیر محمد صاحب ۹۷ ھ مین بمقام سلون ضلع رائے بریلی مین متولد ہوئے اور بغرض حصول علم آپ قصبہ مانکپور مین مقیم تہے اور کالے مدرسہ واقع موضع بہاہیہ متصل قصبہ مانکپور واسطے درس کے جایا کرتے تہے ایک روز حسب دستور مدرسہ کو جارہے تہے اثناء راہ مین حضرت شاہ عبد الکریم صاحب مانکپوری سے ملاقات ہوگئی شاہ صاحب نے فرمایا کہ تم سبق ہم سے پڑہا کرو آپنے جواب دیا کہ لکل فن رجال یعنی ہر کارے وہر مردے یہہ جواب دیکر آپ مدرسہ کو چلے گئے وہان پہونچکر یہہ حالت ہوئی کہ معلم ومتعلم دونون خود فراموش تہے نہ شاگرد کو سبق یاد ہوتا تہا نہ اوستاد پڑہا سکتا تہا معلم نے شاگرد سے سبق کے نہ یاد ہونے کا سبب دریافت کیا تب آپ نے گذشتہ واقعات اثناء راہ کے بیان کئے اوستاد نے یہہ سنکر شاگرد کو ساتہ لیا اور خدمت مین شاہ عبد الکریم صاحب کے حاضر ہوکر معافی کے خواستگار ہوئے شاہ صاحب نے فرمایا کہ شیخ پیر محمد کو اب مین تعلیم دونگا چنانچہ اسوقت شیخ پیر محمد صاحب کا سبق ہدایہ وتفسیر بیضاوی کا تہا یہہ دونون کتابین شاہ عبد الکریم صاحب نے پڑہائین اور چہہ مہینے کے عرصہ مین جملہ علوم روحانیہ سے بہی مشرف کرکے اجازت جملہ سلاسل جو حضرت شاہ عبد الکریم صاحب کو مختلف شیوخ سے ہوئی تہی اور خرقہ کریمیہ ملبوس خاص مرحمت فرماکر صاحب ولایت

Marfat.com

سلون کا فخر عطا کیا اور وقت رخصت ارشاد کیا کہ سید عبدالشکور و سید عبدالغفور جو صاحب ولایت سلون تھے اون کے قبور پر مراقب ہو کر اون سے بھی اجازت قیام حاصل کرنا جب سلون مین تشریف لائے اوسوقت یہان ایک گروہ سنیاسیان ہنود محیط تھا انکو دیکھکر طالب ظہور کرامات ہوئے آپ نے اونسے فرمایا کہ اظہار معجزات جس طرح انبیا علیہما السلام فرض ہے ویسے ہی اخفائے کرامات اولیاء کرام پر واجب ہے مگر اونکا اصرار زیادہ ہوا تب آپ نے فرمایا کہ اپنی انکھین بند کرو چند ساعت بعد کہا کہ کہولدو اور ایک درخت درا ملی کیطرف اشارہ کیا کہ جو درخت اب تک احاطہ خانقاہ سلون مین موجود ہے گروہ سنیاسی نے جانب درخت نظر کی دیکھا کہ ہر برگ درخت پر صورت آپ کی جلوگر ہے اس کرامات کے معائنہ سے سب نے اسلام قبول کیا اسوقت عمر شریف آپ کی اٹھارہ سال کی تھی اون ماقبل بعیت شاہ عبدالکریم صاحب کے سلسلہ چشتیہ مین بعیت آپکو سید شاہ احمدؒ گردیزی بن راجے سید مبارک ابن راجے سید احمد بن راجے سید نور الحق رحمۃ اللہ علیہ مانکپور سے ہتی۔ سید عبدالستار علی پوری نے جو آپ کے خلفاء اجل مین ہین کتاب فہرس المریدین مین شمار آپ کے مریدان علماء کا بقدر اڈہائی سو کے لکھا ہے آپ صاحب تصانیف اور تالیف بھی تھے ہندی اور فارسی مین کلام منظوم آپکے معروف ہین۔ دیوان سید بدرالدین جنکی درگاہ رائے بریلی مین ہے اور مخدوم سید علاءالدین سندیلوی آپکے خلفاء کبار سے ہین۔ اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ نے آپ کو طلب کیا تہا جواب رقعہ جو آپ نے لکھا تہا نقل اوسکی تحریر کیجاتی ہے۔ محبا۔ فقیر را این حوصلہ نماند دہقانی را در مجلس سلطانی چہ کار۔ کرتیمے دارم کہ چون گرسنہ می شوم مہمانی میکند و چون می خسپم پاسبانی میکند گاہے گاہے کسے ازراہے می آید در کریم باز است و کریم ما بے نیاز اللہ بس باقی ہوس۔ اس جواب رقعہ پر بادشاہ نے موضع مرزاپور و موضع حکیم آباد عرف بالہی پور مصارف خانقاہ کے لئے معاف عطا کئے۔ آپ بعمر ایکسو پانچ سال تاریخ ٢٢ محرم سنہ ١٠٩٩ھ کو راہی ملک بقا ہوئے اور یہہ قطعہ سال تاریخ وفات آپ کے روضہ پر کندہ ہے۔

Marfat.com

| | | | |
|---|---|---|---|
| حضرت پیر محمد قطب دین<br>سال تاریخ شد ہر دو مصرا | | چون ز دنیا با دل آگاہ رفت<br>گفت ہاتف عارف باللہ رفت | |

حضرت شاہ پیر محمد اشرف بن شیخ پیر محمد صاحب سنہ ۱۰۷۷ھ مین متولد ہوئے آپ مادرزاد ولی مشہور رہے سطر مستور اور حافظ قرآن پیدایشی تہے خوارق عادات[۱] بکثرت معروف ہین ایک مرتبہ آپ بغرض فاتحہ خوانی شاہ مینا صاحب مجذوب لکھنوی کے مزار شریف پر حاضر تہے عالم مراقبہ مین مجذوب صاحب نے ارشاد کیا کہ جس طرح آپ کے پدر بزرگوار نے اپنی قایم مقامی اور ولایت اور قطبیت آپکو عطا کی اوسی طرح ولایت دیار لکھنؤ ہم بہی آپ کو عطا کرتے ہین آپ نے بعمر نوے ۹۰ سال سنہ ۱۱۶۷ھ مین وفات پائی لفظ (ذات اللہ) مادہ سال تاریخ وفات ہے آپ قریب قبر اپنے پدر عالیمقدار کے جانب غرب روضہ اشرفیہ مین مدفون ہوئے۔

حضرت شاہ محمد پناہ بن پیر محمد اشرف سنہ ۱۱۴۱ھ مین متولد ہوئے آپ وارد اجمیر تہے کہ دیوان سید امام الدین سجادہ نشین خانقاہ کو حضور خواجۂ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ سے عالم خواب مین ارشاد ہوا کہ ہمارا عصا شیخ محمد پناہ سلونی کو دیدو چنانچہ عطیہ حضرت تبرکاً اب تک اس خاندان مین موجود ہے اور شیخ حسام اللہ بجنوری آپ کے خلفاء ارشد سے ہین خوارق عادات[۲] آپ کے معروف ہین اور آپکی تصنیفات سے ایک رسالہ ذکر خفی وجلی مین بمثل ہے آپ بعمر ۵۲ سال تاریخ ۱۸۔ رمضان سنہ ۱۱۹۳ھ کو سجدہ نماز تہجد مین راہی ملک بقا ہوئے مادہ سال تاریخ لفظ (ذات محمد) ہے روضہ اشرفیہ مین پائین قبر اپنے والد ماجد کے مدفون ہوئے۔

شاہ پیر کریم عطا صاحب بن شاہ محمد پناہ ماہ ربیع الآخر سنہ ۱۱۶۸ھ مین متولد ہوئے

---

۱؎ دیکھو کتاب لطائف کریمی اور خزاین اشرفی۔

۲؎ دیکھو کتاب چار آئینہ۔

Marfat.com

مصرعہ سال تولد ؎ سند راستان کریم عطا ہے آپ کے خوارق عادات مین آپ کے صاحبزادے شاہ محمد پناہ عطا صاحب نے ایک کتاب مفصل تالیف کی ہے نواب آصف الدولہ بہادر ان کے زمان حیات مین وارد خانقاہ سلون ہوئے اور وقت ملاقات آپ نے نواب سے کہا ؎ شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را + اس کے جواب مین نواب صاحب نے یہہ شعر پڑہا ؎ نگہبانی ملک و دولت بلا است + گدا بادشاہ ہشت نامش گدا است مگر اس کے بعد نواب سعادت علیخان نواب اودہ نے آپکو طلب کیا تہا آپ نے حاضری سے انکار کیا اور لکھہ بہیجا کہ قطب از جا نمی جُنبد نواب صاحب نے پہر کہلا بہیجا کہ اگر جُنبد فقیر نے جواب دیا نواب اودہ نیز جنبد اسپر نواب کی ناخوشی ہوئی اور باستثناء معافیات بہو بیگم صاحبہ دیگر معافیات ضبط کر لین - آپ نے بعمر ۷۲ سال روز چہارشنبہ ماہ شوال ۱۲۴۳ھ مین وفات پائی قطعہ سال تاریخ وفات یہہ ہے -

| | |
|---|---|
| رفت بملک عدم شاہ سریر کرم<br>گفت پناہ عطا از پے سال وفات | حیدرئی دین نبی ہادئی راہ خدا<br>قطب زمن بودہ است پیر کریم عطا |

شاہ پیر کریم عطا صاحب روضہ اشرفیہ مین جانب مشرق قریب قبر اپنے والد ماجد کے مدفون ہوئے -

شاہ محمد پناہ عطا عرف جی میان صاحب بن شاہ کریم عطا تاریخ غرہ ذی الحجہ ۱۲۱۱ھ مین پیدا ہوئے ظہیر الدین نام تاریخی ہے اور کنیت آپکی ابو الفضل ہے آپ علماء کبار مین تھے اور خصوص علم ادب عربی مین عدیم النظیر تہے چار کتابین زبان عربی علوم ادب مین آپ کی تصنیف کردہ قابل درس ہین اور پینسٹہہ ۶۵ کتب دیگر علوم و فنون مثل تواریخ و تصوف وغیرہ مین تالیف ہین ۱۲۴۵ھ مین بحیات اپنے والد ماجد کے سجادہ نشین خانقاہ شریف ہوئے مصرعہ سال تاریخ سجادہ نشینی ؎ شد سلیمان خلیفۂ داؤد -

Marfat.com

دوسرا قطعہ تاریخ مصنفہ میر لوز وز علیصاحب رئیس مصطفے آباد۔

| | |
|---|---|
| جناب جی میان مقبول داور | جنھون نے ترک کی دنیائے جیفہ |
| ہوئے مسند نشین حکم پدر سے | کیا الفقر و فخری کا وظیفہ |
| کہا ہاتف نے بہر سال تاریخ | کیا موسیٰ نے ہارون کو خلیفہ |

مولانا محمد اسمٰعیل دہلوی اور مولوی رشید الدین خان و مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی کی تحریرات سے علمی قابلیت کا اندازہ بخوبی معلوم ہوسکتا ہے قطع نظر اس کے آپ زبان ہائے عربی و فارسی و ہندی بھاشا کے شاعر تھے آپ نے بعمر ٦۵ سال تاریخ ۱۴ ذی الحجہ ۱۲۷۵ھ ہجری مین وفات پائی اور روضۂ اشرفیہ مین جانب شرق قریب قبر پیر کریم عطا صاحب مدفون ہوئے۔

شاہ محمد حسین عطا تخلص اشرفی ابن شاہ محمد پناہ عطا ماہ صفر ۱۲۳۰ھ ہجری مین متولد ہوئے خورشید علی اسم تاریخی ہے آپ بحین حیات اپنے والد ماجد کے سجادہ نشین خانقاہ شریف ہوئے تاریخ سجادگی فقرہ (خلیفہ درگاہ کریمی) ہے اور مصرعہ ۵ لموده لبس کریمی بتو عطائے کرم ۔ ۱۲۳۵ھ ہجری ہے تکمیل علوم عربیہ آپ نے مولوی عبدالقادر ساکن دیوہ اور مولوی عبدالباسط جائیسی سے کی اور شاعری مین حکیم نیاز محی الدین سلونی متخلص بہ امیر المخاطب امیر الشعرا سے آپ کو تلمذ تھا۔ ایک دیوان غزلیات بزبان اُردو آپ کی تصنیفات سے غیر مطبوع موجود ہے اور آپ علم موسیقی کے کامل مبصر تھے آپ نے تاریخ ۱۲۔ ربیع الاول ۱۲۹۵ھ مین وفات پائی اور [illegible] مین قریب قبر شاہ پیر کریم عطا صاحب مدفون ہوئے مصرعہ سال تاریخ وفات بصنعت تخرجہ ۵ از محمد شدہ درگاہ مدینہ خالی + اعداد محمد خارج از مصرعہ ہین۔

مولانا حافظ شاہ محمد مہدی عطا ابن شاہ محمد حسین عطا صاحب غرہ ذیقعدہ ۱۲٦٦ھ وقت صبح صادق پیدا ہوئے اسم تاریخی خورسید علون ہے چار سال اور چار ماہ کی عمر مین



Marfat.com

رسم تسمیہ خوانی ہوئی گیارہ برس کی عمر مین ۱۲۷۶ھ کو حافظ قرآن ہوئے ۱۲۷۷ھ مین آپ کے والد ماجد نے خلعت خرقہ کریمیہ و دولت خلافت سے سرفراز کرکے تاریخ ۶۔ شوال ۱۲۸۲ھ کو کہ یوم عرس حضرت شاہ کریم عطا صاحب کا تھا آپ کو سجادہ کریمیہ اشرفیہ پر متمکن فرمایا بعد اس کے آپ تحصیل علوم عربیہ و فارسیہ مین مشغول ہوئے ۱۲۹۷ھ مین جب آپ کے والد ماجد کو سفر آخرت درپیش ہوا تو یوم وفات کی صبح کو مسند نشین سجادہ کریمیہ اشرفیہ ہوئے مصرعہ سے ع صبح ابوبکر بمسند نشست + سال تاریخ مسند نشینی ہے آپ کے خوارق عادات زیادہ ہین آپ زبان فارسی اور اُردو کے شاعر معروف تھے تاریخ ۸۔ جمادی الآخر روز شنبہ وقت دس بجے دن کے ۱۲۱۸ھ ہجری مین بعارضہ وبائے ہیضہ راہی ملک بقا ہوئے اور روضہ اشرفیہ مین جانب مشرق قبر حجی میان صاحب مدفون ہوئے قطعہ سال تاریخ وفات تصنیف کردہ مولف کتاب ہذا جسکے ہر مصارع سے مادۂ تاریخ ظاہر ہوتا ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۳۱۸ھ | سرمایہ حق شناس سجادہ نشین | امید موالات فرازش درگاہ | ۱۳۱۸ھ |
| ۱۳۱۸ھ | ایام سرور ہشت جمادی اول | مفتاح وصال یافت آن عالیجاہ | ۱۳۱۸ھ |
| ۱۳۱۸ھ | برتارک مرقد پاک بنولیس | رضی اللہ عنہ انا للہ | ۱۳۱۸ھ |

## قطعہ ثانی

| | |
|---|---|
| شاہِ ولایت سلوں مرشد کامل ولی | واقفِ اسرارِ حق ماہرِ علم و خفی |
| عالم و کامل فقیر ہادی روشن ضمیر | پیر عجب دستگیر پاک خفی و جلی |
| سالکِ راہِ طریق مالکِ ملکِ عتیق | عارفِ کامل شفیق ارشدی و مرشدی |
| قدر رہِ مستقیم صدرِ مقام عظیم | بدر حسام و کریم اشرفی دادہنی |
| فیضِ عطا ابن عطا حضرتِ مہدی عطا | مسندِ او بوریا زینت سجادگی |
| یافت چو حکمِ قضا رفت بہ پیشِ خدا | وانہ ملک آمد ندا ادخلی جنتی |

۱۳۱۸ھ



Marfat.com

مولانا حافظ شاہ محمد نعیم عطا صاحب ابن مولانا حافظ شاہ محمد مہدی عطا صاحب تاریخ ۲۴- ربیع الثانی شب ۱۳۱۱ہجری کو متولد ہوئے اور پانچوین سال تسمیہ خوانی ہوئی سال تاریخ (نصر من اللہ فتح قریب) ہے اور ساتوین سال پیدایش سے حافظ قرآن ہوئے تاریخ ۱۷- ربیع الثانی یوم دوشنبہ ۱۳۱۸ھ کو رسم ختم حافظ قرآن ہوئے جسکی سال تاریخ (انا نحن نزلنا علیک القرآن تنزیلا) ہے اور اسی سال سے درس فارسی شروع ہوا اور ۶- شوال ۱۳۱۹ہجری مین بروز عرس حضرت شاہ پیر کریم عطا صاحب بیعت سلسلہ کریمیہ وچشتیہ حسامیہ مع دیگر سلاسل مثل قادریہ ونقشبندیہ وسہروردیہ وامامیہ وساداتیہ وطیفوریہ ومداریہ جو خاندان مین علی التواتر زینہ بزینہ وسینہ بسینہ چلی آتی تھین اپنے پدر بزرگوار سے حاصل کین اور خرقہ کریمیہ زیب بدن کیا اور ۱۳۲۱ہجری سے درس عربی شروع کیا عرصہ تین برس مین صرف ونحو واد ومعانی اور قدرے فلسفہ مین میبذی تک اور علم مناظرہ وعقاید ختم کرکے تفسیر جلالین ونورالانوار وشرح وقایہ وترمذی عرصہ ڈیڑہ سال مین ختم کیا بعدہٗ اڈہائی سال مین باستثناء میرزاہد امور عامہ قاضی مبارک وصدرہ وشمس بازغہ علوم ریاضی وغیرہ کا مطالعہ کیا اور بعد وفات مولانا حافظ شاہ محمد مہدی عطا صاحب اپنے والد ماجد کے ۱۳۳۱ھ مین بعمر ۲۰ سال سجادہ کریمیہ پر متمکن ہوئے سال تاریخ سجادہ نشینی مصرعہ ؎ مبارک تمکو یہ مسند نشینی + اور اسی سال مین تاریخ ۲۸- شعبان روز جمعہ آپ کی شادی کتخدائی دختر شاہ محمد حسام عطا صاحب کے ساتھ ہوئی قطعہ سال تاریخ عقد

| | |
|---|---|
| برسم اہل سنت چون بعالم | بنامے عقد شاہ ما نہادند |
| ملایک مشورت کردند باہم | کہ بر عرش برین عقدش بسازند |
| مبارکباد از ہاتف شنیدم | چو با خورشید و مہ پیوند دادند |

۱۳۴۲ہجری مین آپ فارغ التحصیل ہوئے چونکہ گیارہ برس کی عمر سے آپکو شوق تصنیف

Marfat.com

وتالیف تھا اور زبان اُردو مین آپ کو تلمذ مولوی سید علی صاحب تخلص کامل لکھنوی سے
ہوا لہذا تصنیف وتالیف مین جو کتب ہاے عربیہ و فارسیہ و اُردو آپنے تحریر فرمائی
اوسکی فہرست لکھتا ہون۔

| نمبر | سنہ تصنیف | زبان | مضامین کتاب |
|---|---|---|---|
| ۱ | سنہ ۱۳۱۱ھ | اُردو | تسہیل الترکیب جسمین شرح مائۃ عامل کی ترکیب ہے۔ |
| ۲ | سنہ ۱۳۱۲ھ | عربی | الخصاصہ شرح الخلاصہ فی النحو۔ |
| ۳ | ایضاً | ایضاً | جزالمسہل تکمیلہ شرح الشرح مائۃ عامل۔ |
| ۴ | ایضاً | ایضاً | الکافی شرح الوافی۔ |
| ۵ | ایضاً | ایضاً | المنطق فی المنطق جو مثل تہذیب کے ایک مختصر رسالہ ہے۔ |
| ۶ | سنہ ۱۳۱۶ھ | ایضاً | شرح مسند دارمی تا نصف۔ |
| ۷ | ایضاً | ایضاً | شرح منتقی ابن جارود ایک خمس |
| ۸ | ایضاً | اُردو | دیوان غزلیات موسومہ چمنستان سخن غیر مطبوعہ۔ |
| ۹ | سنہ ۱۳۱۷ھ | عربی | رسالہ سار العین فی رفع رفع الیدین بتائید مذہب حنفیہ۔ |
| ۱۰ | سنہ ۱۳۲۰ھ | اُردو | دیوان غزلیات موسومہ نظم رنگین مطبوعہ۔ |
| ۱۱ | ایضاً | ایضاً | مثنوی مرآت حقیقت مطبوعہ۔ |
| ۱۲ | ایضاً | ایضاً | غزلیات و قصاید و دیگر نظم مجموعہ۔ |
| ۱۳ | سنہ ۱۳۲۲ھ | عربی | کشف القناع عن وجہ السماع لقول محدثین۔ |
| ۱۴ | ایضاً | ایضاً | الفضل العظیم فی النظر الی وجہ اللہ الکریم بمسئلہ رویت باری تعالیٰ۔ |
| ۱۵ | ایضاً | ایضاً | زجر العنید فی قول بجواز اللعن علی یزید۔ |
| ۱۶ | ایضاً | ایضاً | رسالہ القول المجید فی جواز اللعن علی یزید۔ |

Marfat.com

| مضامین کتاب | زبان | سنہ تصنیف | نمبر | مضامین کتاب | زبان | سنہ تصنیف | نمبر |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| الجز المقروط فی النکاح المشروط | ایضاً | ۱۳۲۸ھ | ۲۱ | میلاد شریف منظوم | اردو | ۱۳۲۲ھ | ۱۷ |
| شد الوثاق فی امر الطلاق | اردو | ۱۳۲۹ھ | ۲۲ | مثنوی معراج عشق | ایضاً | ۱۳۲۶ھ | ۱۸ |
| الحج الناحدہ بالتعلقات والثلاث واحدہ | عربی | ایضاً | ۲۳ | تلمیع حاشیہ تلویح | عربی | ۱۳۲۷ھ | ۱۹ |
| | | | | شرح الصدر فی احیاء القدر | ایضاً | ایضاً | ۲۰ |

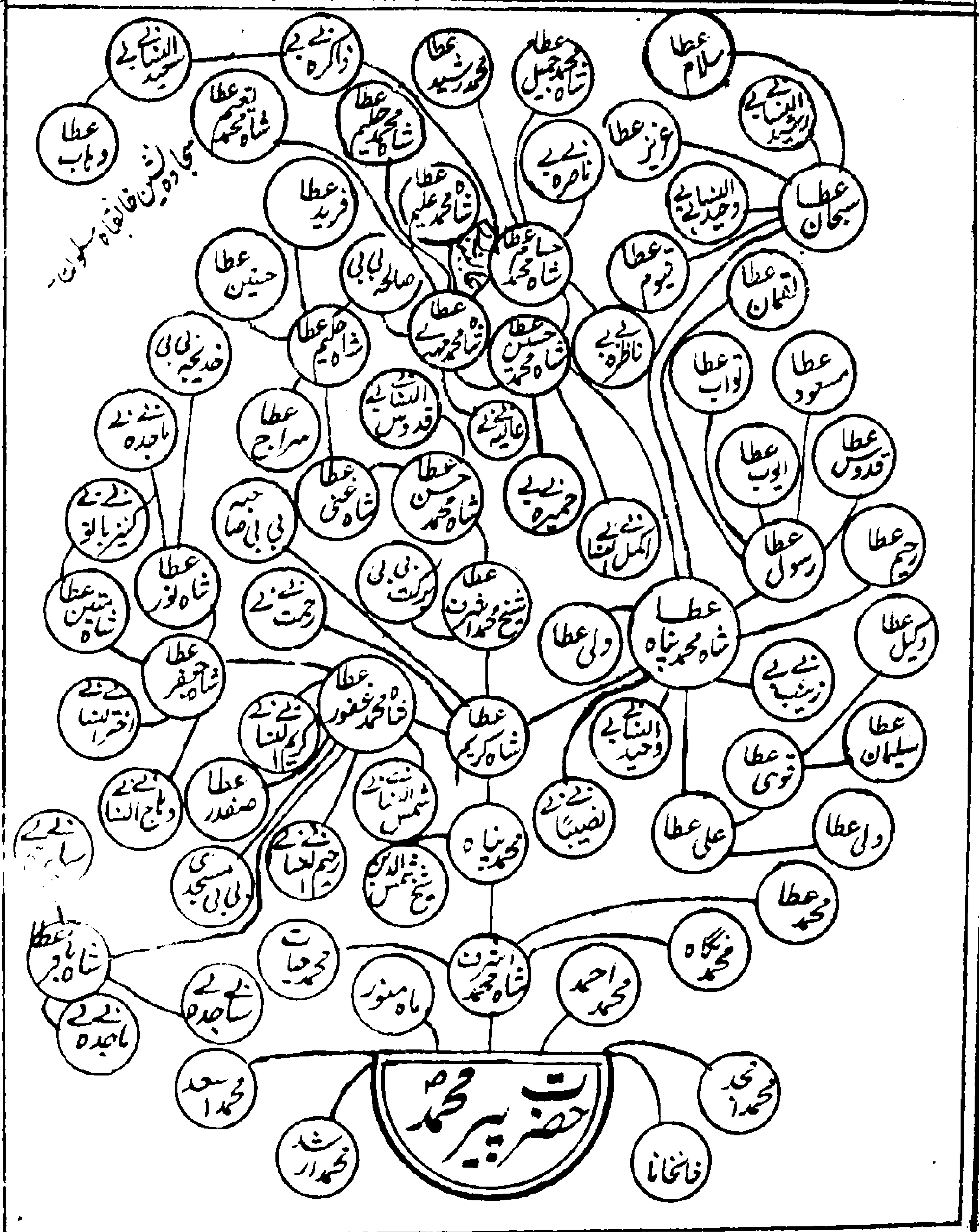


Marfat.com

# خاندان شیوخ فاروقی فریدی مانک پور

مورث خاندان شاہ غلام[1] جعفر بن ابوالمعانی[2] ابن شاہ نظام[3] الدین بن شاہ مسعود[4] ابن شاہ احمد[5] بن شاہ نظام[6] الدین ابن شاہ فرید[7] الدین مسعود گنج شکر بن جمال[8] الدین عرف جلال الدین ابن قاضی شعیب[9] بن شاہ احمد[10] ابن شاہ یوسف[11] بن شیخ محمد[12] ابن شیخ شہاب[13] الدین بن شیخ احمد[14] المعروف فرخ شاہ کاملی ابن خواجہ نصیر[15] الدین بن محمود[16] عرف نشیمان شاہ ابن سامان[17] شاہ بن شاہ سلیمان[18] ابن مسعود[19] بن عبداللہ[20] ابن واعظ[21] الاکبر ابن ابوالفتح[22] ابن اسحاق[23] بن ابراہیم[24] ابن ادہم[25] بلخی بن سلیمان[26] ابن منصور[27] بن خواجہ ناصر[28] ابن عبداللہ[29] بن حضرت عمر[30] فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

## نوٹ

اس نسب نامہ مین ابراہیم بن ادہم بلخی تحریر ہے اور بعض حضرات کو اسمین کلام ہے کہ ابراہیم بن ادہم بادشاہ بلخ نسل عاجل سے تھا اوسکی نسل فاروقی نہین ہوسکتی بے شک یہہ اعتراض قابل تسلیم ہوسکتا ہے لیکن ایسے جلیل القدر خاندان مین اس طرح کی غلطی کا ہونا بھی قرین قیاس نہین ہے مگر تحقیقات انساب سے یہہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہہ نسل فاروقی ہندوستان مین بلخ اور بخارا سے آئی ہے ممکن ہے ابراہیم بن ادہم شہر بلخ مین سیواے بادشاہ کوئی دوسرے شخص نسل فاروقی سے ہوں چونکہ اس خاندان کے سلسلہ بیعت مین ابراہیم بن ادہم بادشاہ کا نام شامل ہے اسلئے غلط فہمی سے بعض لوگ ادہم بادشاہ کیجانب منسوب کرتے ہین اور یہہ سراسر اونکی غلطی ہے اس خاندان کے نامی بزرگ حضرت بابا فرید مسعود گنج شکر ہین جنکے اسم شریف سے یہہ نسل فریدی معروف ہے بابا فرید صاحب ۵۸۰ھ ہجری مین قصبہ کوٹھوال ضلع ملتان مین متولد ہوئے یہہ زمانہ ہندوستان مین سلطنت اسلامیہ کے کچھہ دن پہلے کا ہے اور آپ کے تین زوجگان تھین زوجہ اول سماۃ ہزیرہ بی بی دختر سلطان غیاث الدین بلبن کے تھی دوسری سماۃ سایرہ بے بے اور تیسری سماۃ شکرہ بی بی کنیزک تھین جنسے بہت سی اولاد ہوئی چونکہ راقم کو خاندان شاہ غلام جعفر مانکپوری کا تذکرہ

Marfat.com

لکھنا ہے اس لئے دوم وسوم زوجگان کی اولاد کا اظہار کرنا باعث طوالت ہے اور مطالب کتاب ہذا سے علیحدہ ہے لہذا فروگذاشت کرکے صرف اسقدر تحریر کرتا ہے کہ زوجہ اول ہزیرہ بی بی کے بطن سے چھہ فرزند نرینہ یعنی عبداللہ بیابانی و بدرالدین سلیمان وبہاءالدین عرف شہاب الدین ویعقوب ونظام الدین ونصیرالدین عرف نصیراللہ اور تین دختران مسماتان فاطمہ بی بی وشریفہ بی بی ومستورہ بی بی متولد ہوئیں اورمنجملہ فرزندان پانچوین پسر شیخ نظام الدین ہین کہ جنکی نسل سے خاندان فریدی مانک پور ہے۔

شاہ غلام جعفر مورث خاندان بذریعہ فرمان اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ دہلی بعطائے معافیات چک علاؤل وچک گنگادھر وچک بینی وچک مرلی وچک علی آباد وچوکا پرسرام پور ۱۱۰۱ھ مین وارد مانک پور ہوکر وسط آبادی مانکپور قریب چاہ باولی اقامت گزین ہوا اس مقام پر پختہ عمارات انکی اولاد کی مقبوضہ ۱۲۶۸ھ تک تھی بوجہ وصلت ومصاہرت خاندان پیرزادگان باپی گلی مانک پوران لوگونکی سکونت اس خاندان مین ہوگی مکانات پارینہ واقع باولی کی مرمت نہین ہوئی وہ منہدم ہوکر ویران ہوگئے لیکن عرس سالانہ اب بہی بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا پورا مکان کی افتادہ دیوارون کی زمین پر تاریخ ۵- محرم کی شب مین ہوتا ہے مراسم عرس یہ ہین کہ خاندان کے لوگ اور باشندگان قصبہ مانکپور شربت کے گھڑے اور چراغ اپنے اپنے گھرون سے لیجاتے ہین بعد ختم مراسم فاتحہ شربت تقسیم بہی ہوتا ہے اور تبرکا لوگ اپنے اپنے گھرون کو لیجاتے ہین اور حاجتمند چراغ روشن و ہاں لیجاتے ہین اگر لیجانیوالے کے گھر تک چراغ جلتا رہا تو فال نیک خیال کرکے امید براری مطلب حاجتمند کجاتی ہے اور اگر درمیان راہ چراغ گل ہوگیا تو حاجت کے پورے ہونے مین ناامیدی ہوتی ہے دوسرے روز خاندان فریدی سے میٹھی کہچڑی تمام قصبہ مانکپور مین تقسیم ہوتی ہے تاریخ وفات بابا فریدالدین مسعود گنج شکر پانچوین محرم ۶۶۴ھ ہے۔

منتخب ہائے خزینۃ الاصفیا سیرالاقطاب۔

Marfat.com

شجرہ میں شاہ غلام جعفر سے اسوقت تک صرف چھہ پشت گذری ہیں اس حساب سے فیصدی دو پشت ہوتی ہیں جو علم الانساب کے خلاف ہیں شاید درمیانی پشت فروگذاشت ہو گئی ہیں ۔ کیونکہ شاہ غلام جعفر سے اسوقت تک زمانہ قریب دو سو پچاس سال کے گذرا ہے ۔

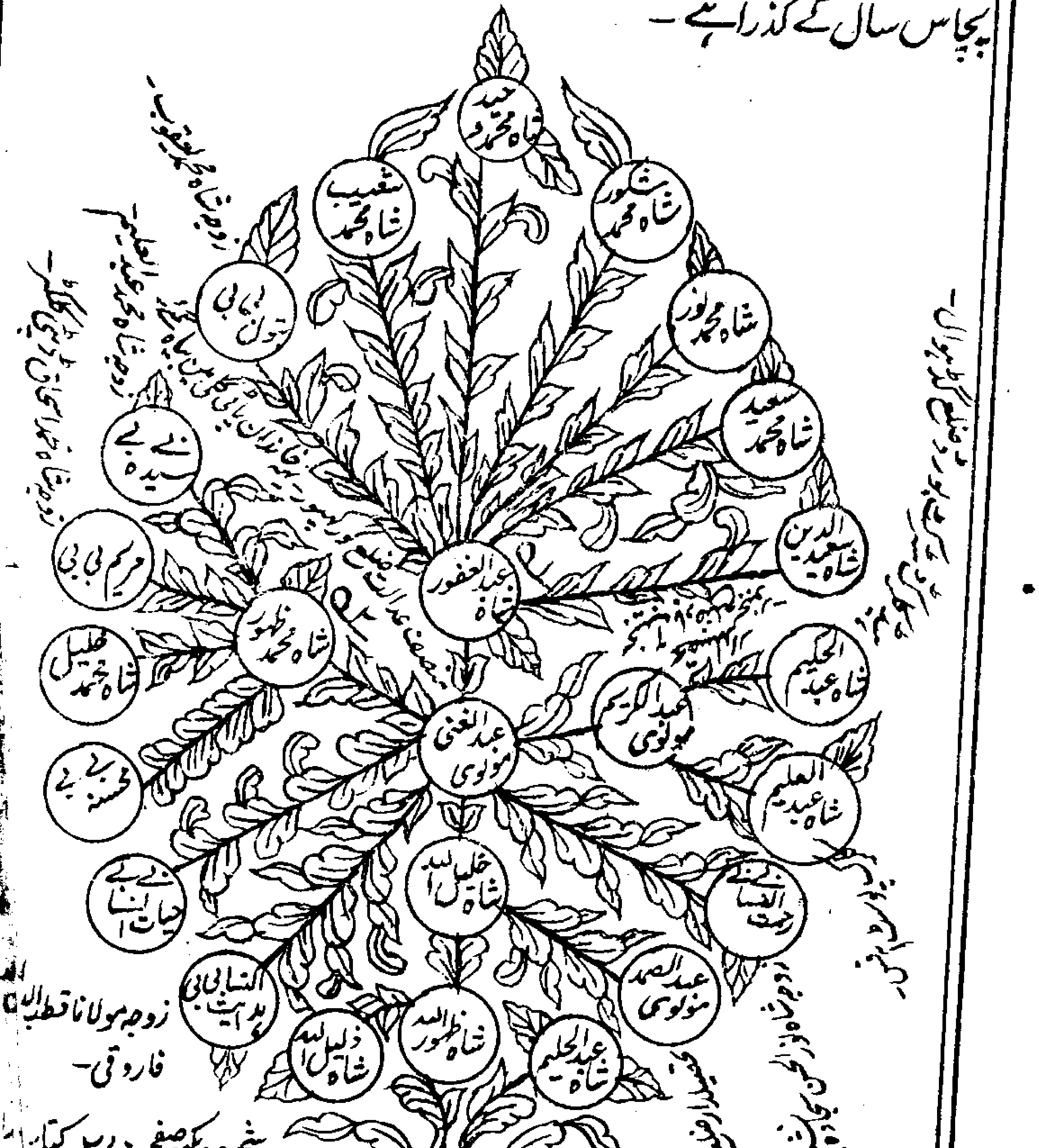


۵۱ شاہ عبدالغفور صاحب تخلص لقا علاقہ شاہین پور ضلع بجنور نایب ریاست کے

۵۲ شاہ محمد ظہور صاحب سر براہ کار کورٹ آف وارڈس ضلع رائے بریلی میں تھے ۔

Marfat.com

# خاندان حکیم حیدر علی فاروقی مانکپور

مورث خاندان حکیم حیدر علی ہنگام غارتگری اقوام کھیچر قصبہ کڑہ سے منتقل ہو کر موضع
بازید پور پرگنہ مانکپور مین آباد ہوا یہان سے واسطے تحصیل علوم عربی شہر دہلی مین جاکر علوم منطق و
حکمت و تفسیر و حدیث عربیہ کی تکمیل کے بعد بعہدۂ میرمنشی جنرل لیک صاحب بہادر رزیڈنٹ
گوالیار پر ممتاز ہوا اور ایک عرصہ کے بعد اس عہدہ سے استعفاء دیکر اپنے وطن کیطرف مراجعت
کی چونکہ موضع بازید پور شامل علاقہ رام پور تہا اور لال بیری سال صاحب رئیس علاقہ
رام پور سے رابطۂ اتحاد تہا اسلئے رئیس موصوف نے مبلغ ایکسو روپیہ ماہانہ وظیفہ آپ کا
مقرر کیا اور قطعہ جنگل و اراضیات افتادہ واسطے آباد کرنے کے عنایت کیا اس زمین مین آپنے
اپنے بزرگون کے نام سے موضع قطب الدین پور آباد کیا جو اسوقت قطب الدین پور کا نام
بگڑا ہوا موضع قطبن پور مشمولہ موضع ریولی موجود ہے اور معافیات آبائی حکیم صاحب موصوف
جو پرگنہ کڑا ضلع الہ آباد اور پرگنہ کہکریڑو ضلع فتحپور مین واقع تہین وہ اولاد حکیم صاحب کے قبضہ
سے جاتی رہین آپ کو عمل حزب البحر اور حرز یمانی مین کمال حاصل تہا آپ تاریخ دوم جمادی الآخر
۱۲۶۳ھ کو ایک پسر مولوی عبد الغنی چہوڑ کر راہی ملک بقا ہوئے اور موضع بازید پور مین مدفون
ہوئے اور مولوی عبد الغنی ۱۱۸۹ھ مین پیدا ہوئے اور آپ نے بعد تحصیل علوم عربیہ اور
فارسیہ تکمیل علم منطق مولوی ظہور اللہ لکھنوی اور علم طب ملک الاطبا حکیم مرزا علیخان بہادر
طبیب سلطانی سے اور علوم فقہ و تفسیر و حدیث ندوۃ العلما مولوی ذو الفقار علی سے اور علم
جفر و حزب البحر و حرز یمانی اپنے پدر بزرگوار سے کی اور شادی کتخدائی آپ کی دختر سید شاہ
شمس الدین خاندان پیرزادگان پاٹی گلی واقع قصبہ مانکپور کے ساتہہ ہوئی اسی
قرابت کی سبب سے آپ ساکن مانکپور رہے ہوئے چونکہ سلسلہ درس و تدریس حصہ آبائی تہا اس لئے
اوسکو زیادہ ترقی دی بزمان معین اکبر شاہ ثانی مابین سرکار انگلشیہ در باب حدود حکومت
معاملہ درپیش تہا اور آپکے علم او فضل کی شہرت تہی دربار شاہی سے یہہ کام آپکے متعلق
کیا گیا اور آپ نے نہایت اسلوبی کے ساتہہ کار مفوضہ کو انجام دیا کہ جسکے حسن خدمت مین



Marfat.com

دربار شاہی سے منصب جلیلہ اور خطاب خان بہادر عطا ہوا اور سرکار شاہ اودھ سے آپ کو ایکسو ۱۰۰
بیگہ زمین معاف عطا ہوئی جس مین آپ نے موضع چک عبد الغنی اپنے نام سے آباد کیا جو ابتک
مقبوضہ اولاد ہے آپ نے تاریخ ۸- ذی الحجہ ۱۲۶۵ھ کو وفات پائی۔

## قطعہ سال تاریخ وفات بصنعت تخرجہ حرف میم مصنفہ شاہ حبیب دہلوی

| | | | |
|---|---|---|---|
| رخت رحلت چو زین جہان بربست<br>چون بجر گشت گریست پیر و جوان | | در سرای بقا چو پیوست<br>بہر ئی غم شکستہ پائے بخوان | ۱۲۶۵ھ |

## قطعہ ثانی بصنعت تعمیہ لفظ آہ مصنفہ شاہ پیر محمد پناہ عطا صاحب سجادہ نشین خانقاہ سلون

| | | | |
|---|---|---|---|
| داخل جنت شد از حسن عمل<br>بہر تاریخ وفات او فزا | ، | بود در عالم ولی عبد الغنی<br>آہ را بر مولوی عبد الغنی | ۱۲۶۵ھ |

شاہ قطب الدین احمد پسر شاہ عبد الغنی ۱۲۳۰ھ مین پیدا ہوئے اور خرقہ خلافت چشتیہ اپنے والد بزرگوار سے حاصل کیا اور تحصیل علوم عربیہ شہر لکھنؤ مین کی اور خصوص علم طب مین آپ طبیب حاذق تھے آپ کی تصنیفات سے دو کتاب امواج حسامیہ و درالانوار العاشقین غیر مطبوع موجود ہین آپ نے ۹- رمضان ۱۲۸۴ھ مین وفات پائی اور مولوی شاہ قطب الدین احمد کے پسر حافظ شاہ محمد اسمعیل کو اون کے برادر نسبتی خان بہادر مولوی عنایت حسین صاحب کو نواب شہر حیدر آباد دکن نے طلب کر کے سرکار نظام حیدر آباد مین بعہدہ تحصیلداری مامور کرا دیا چونکہ حافظ صاحب ایک دیانت دار اور معزز خاندان سے تھے تھوڑے ہی عرصہ مین بعہدہ مددگار عدالت ممتاز ہوئے اور جب انتظام جدید ہوا تو عہدہ منصف عدالت پر منتقل ہوئے اور تاریخ ۹- رمضان ۱۳۱۹ھ



Marfat.com

مین بمقام چھاؤنی ہیگولی ضلع پربھنی ملک حیدرآباد مین راہی ملک بقا ہوئے اور اولاد آپ کی ملک برار عملداری گورنمنٹ قیصر ہند مین بعہدہائے جلیلہ ممتاز ہے۔

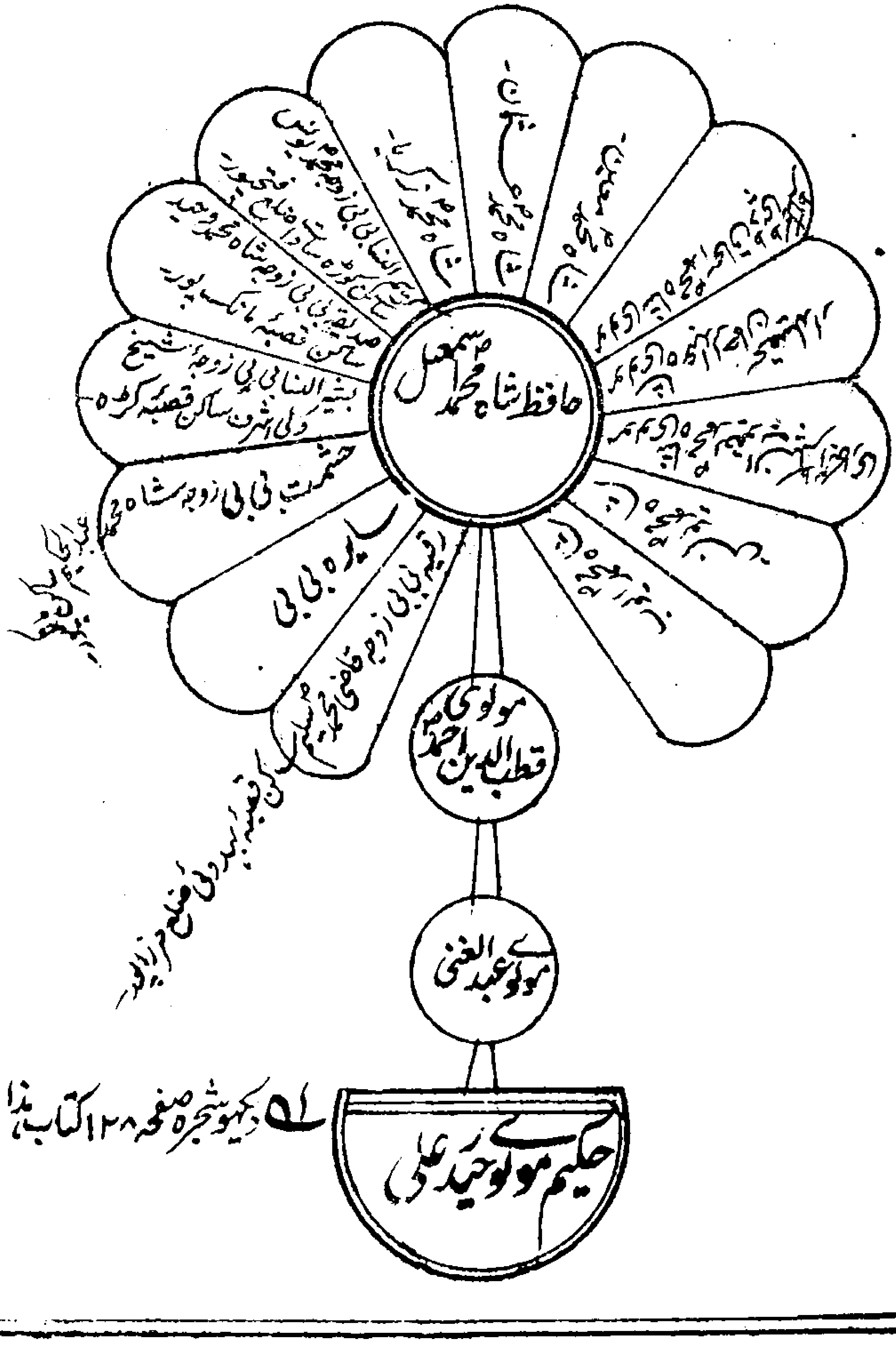

# خاندان افغانان مانکپور

گوتنی ایک موضع کا نام ہے جو قصبۂ مانک پور سے بفاصلۂ ۸ میل گوشۂ جنوب و مشرق مین لب دریائے گنگا واقع ہے اوراس موضع کی آبادی کا بانی کوئی خاص شخص نہین ہے کہتے ہین کہ راجہ مانک چند والی قصبۂ مانک پور کی گائین اور مویشی اس مقام پر چرا کرتی تہین اور گہاس تعنی یہان بکثرت پیدا ہوتی تہی لہذا گہاس تنی اور گائے سے یہہ جملہ مرکب ہوکراس مقام کا نام گوتنی معروف ہوگیا اول اقوام بہاٹ کی یہان آبادی ہوئی اور عملداری اسلام مین سادات گردیزی مانک پور کی زمینداری تہی شہاب خان مورث خاندان ہذا جو سوداگری پیشہ اور موضع جہانگیرآباد متصل قصبۂ کڑہ مین چند روزہ سکونت رکہتا تہا سادات گردیزی مانک پور سے اس موضع کو خرید کرلیا اور جہانگیرآباد سے منتقل ہوکر گوتنی مین سکونت اختیار کی اور اپنے بیٹے کے نام سے موضع گوتنی کا نام بدل دیا مگر وہ نام معروف نہین ہوا شہاب خان کی اولاد نہایت معزز اور نامور رہی اور سرکار دہلی اور لکہنؤ مین عہدہ ہائے جلیلہ پر ممتاز ہوئی گوتنی مین شہاب خان کے آباد ہونیکے بعد بزمان مختلف دوسری اقوام پٹہان یہان آباد ہوتی گئی اور آبادی کا نمبر مثل ایک قصبہ کے ہوگیا غدر ۱۸۵۷ع کے کچہ دن پہلے خاندان ہذا اولاد شہاب خان اور مابین خاندان اقوام خٹک رنجش پیدا ہوئی اور محمد اسد خان ہذا کی رنجش سے خاندان خٹک کے تین اشخاص عبدالرحیم خان و محمد خان واله داد خان گوتنی سے ہجرت کرکے قصبۂ مانکپور مین سکونت پذیر ہوئے عبدالرحیم خان سوداگری پیشہ تہے ان کے تین بیٹے سعید خان و ابوسعید خان و عبدالمجید خان تہے مگر ان کو کوئی ثروت دنیاوی زیادہ تر حاصل نہین ہوئی اور سلسلۂ نسل بہی صرف پسر اکبر سعید خان سے چلا مگر چہوٹے فرزند عبدالمجید خان نے جنگ جہادی مین مولوی شاہ امیر علی صاحب مجاہد کے شریک ہوکر درجہ شہادت حاصل کیا۔ دوسرے پٹہان محمد خان ان کے پانچ گہوڑے لشکر سواران شاہ اودہ مین بہرتی تہے اور ان کے پسر اکبر عبداللہ خان عہد شاہ اودہ مین عہدے کے تحصیلدار رہے اور بعد غدر ۱۸۵۷ع علاقہ گوراضلع رائے بریلی مین منتظم ریاست رہے اور جب انہون نے وفات پائی تو ان کے چہوٹے بہائی عبدالعزیز خان انکی جگہہ مامور ہوئے مگر

Marfat.com

وہ چندہی دلون مین ملازمت سے سبکدوش ہوکر خانہ نشین ہوگئے اس خاندان مین بذریعہ خریداری
اب اولاد زمینداری پیشہ ہے۔تیسرے پٹھان الہ داد خان کے تین بیٹے تھے بڑے حاجی مولا داد خان
عہد شاہ اودھ مین عہدہ کے تھانہ دار تھے اور عہد انگریزی مین زمینداری اور مہاجنی پیشہ رہے اور
حج بیت اللہ ادا کرکے وفات پائی۔دوسرے بیٹے الہ داد خان کے حاجی رحیم داد خان تھے انہون نے
متعدد حج بیت اللہ شریف ادا کئے اور آخری عمر مین ہندوستان سے ہجرت کرکے ساکن مکہ معظمہ
ہوئے اور وہین وفات پائی انکی اولاد کی حالت زمینداری پیشہ ہے۔تیسرے بیٹے الہ داد خان کے
محمد حیدر خان تھے یہہ اقبالمند تھے انہون نے لکڑی کی سوداگری مین بہت کچہ روپیہ پیدا کیا
اور علاقہ زمینداری خرید کیا اور متعدد مکانات تعمیر کئے اب مانکپور مین ان سے زیادہ علاقہ
زمینداری اور عمارات کسی دوسرے شخص کے پاس نہین ہے انکی اولاد کی حالت مثل دیگر شرفائے
قصبۂ مانک پور کے ہے لیکن دولت کے ساتہہ دولت علم کی کمی ہے۔

## حالات خاندان علوی مؤلف کتاب ہذا

سید حنیف بن محمد حنفیہ ابن حضرت مرتضی علی علیہ السلام سرزمین عرب سے ہجرت کرکے
قصبۂ صحرام نواح خواف مین جو مابین خراسان اور بغداد واقع ہے اقامت گزین ہوئے انکے
بیٹے سید احمد کثیر الاولاد تھے منجملہ فرزندان قاری سید محمد اور راون کے فرزند مولانا وجیہ الدین
اور راون کے بیٹے امیر سلیمان مفسر بغرض حج بیت اللہ شریف شہر مکہ مین وارد ہوئے اور
ان کے علم وفضل کی ایسی شہرت ہوئی کہ انہون نے اپنی بود وباش مکہ معظمہ مین اختیار کی
یہان ان کے بیٹے مولانا مجید الدین اور اونکے مولانا شمس الدین صابر اور راون کے قاری
سید عبداللہ اور راون کے قاری سید سلطان پیدا ہوئے اور انکی شادی کتخدائی
سید شاہ عبدالرزاق بن حضرت غوث العظیم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
ساتہہ ہوئی اور ان سے امیر ابراہیم پیدا ہوئے اور ان کے فرزند حاجی الحرمین قاری
سلطان حسین متولد ہوئے اور انہون نے سکونت مدینہ طیبہ مین رکھی اور ان کے سید
عبدالمجید آستانۂ پاک حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربان ہوا اور انکے

Marfat.com

بیٹے قاری شمس الدین[15] خسرو اور ان کے بیٹے سید عبد الصمد[16] اور انکے بیٹے سید عبد اللہ[17] پیدا ہوئے
سید عبد اللہ وارد قصبۂ صحرام ہوئے اور انکے بیٹے سید محمد صدیق[18] المعروف ابو محمد[۵]
خانی بوجہ ظلم و تظلم حکام ایران مع قبایل وارد قصبہ یسوی من مضافات شہر بخارا ہوئے
یہان اس خاندان کے بزرگوار مین روضۂ اقدس حضرت خواجہ احمد یسوی پیر ترکستان
ایک شہرت خاص رکھتا ہے ابتک الحہ بندی ترکون مین روضۂ اقدس پر ہوتی تھے لیکن ابو محمد
صاحب یہان چندروز ہی قیام پذیر رہے اور ہمراہی امیر تیمور صاحب قران ہندوستان
مین آئے اور چندروز شہر ملتان مین قیام کرکے شہر لاہور مین اقامت گزین ہوئے اور یہان
ان کے دو بیٹے پیدا ہوئے۔ بڑے بیٹے قاضی نجم الدین ساکن پٹیالہ ہوئے اور انکی نسل یہان
سے تمامی ہند مین منتشر ہوئی چہوٹے بیٹے امیر نصیر الدین[19] اور انکے اولاد کا قیام شہر بنارس و
غازی پور زمانہ مین رہا بہت سی اولاد آپ کی یہان سے مقامات ہند مین پہلی منجملہ اولاد امیر
نصیر الدین کے ایک بیٹے امیر حبیب اللہ[20] نے شہر اودھ مین ساکن ہوئے اور انکے بیٹے امیر سیف الدین[21]
نے قصبہ کاکوری متصل شہر لکہنؤ مین کونت مستقل اختیار کی اور انکے بیٹے مولانا نظام الدین[22] عبد اللہ
المعروف بہکاری شاہ قصبۂ کاکوری مین سنہ ۸۹۰ھ مین متولد ہوئے یہہ بزرگ اپنے اسلاف
کی یادگار اور عالم باعمل اور درویش کامل تہے پابند شریعت تہے فرامیر نہین سنتے تہے مولانا
ضیاء الدین محدث مدنی اور قاضی عبد اللطیف ہراتی کے شاگرد تہے آپ کی تصنیفات سے
منبع اور تصوف مین معارف اور ترجمہ ملہمات فارسی ہین آپ نے تاریخ ۸۔ ذیقعدہ سنہ ۹۸۱ھ کو
بعمر ۹۱ سال وفات پائی مزار شریف قصبۂ کاکوری مین موجود ہے۔ اولاد آپکی اقطاع ہند
مختلف مقامات مین آباد ہے آپ کی اولاد کو سرکار دہلی اور لکہنؤ اور گورمنٹ انگریزی سے
عہدہ ہائے جلیلہ اور مراتب عالیہ عطا ہوئے کہ ہندوستان مین دوسری نسل کو ایسی ترقی
روزافزون نہین ہوئی اور علم و فضل اور طبیعت داری مین اس نسل کے آدمیونکا خاص حصہ
ہے۔ یہہ خاندان سادات علوی[۵۱] سے ہے چونکہ سلسلہ بیعت اور طریقت اس خاندان مین سالہا
سے چلا آتا ہے اسلئے خطاب شیخ ہر بزرگ خاندان کے ساتہہ استعمال ہونے لگا اور بالآخر قوم

---

۵۱ دیکہو تاریخ سیر المتاخرین اور منبع الانساب۔

Marfat.com

شیخ زادگان معروف ہوگئی مولانا نظام الدین عبداللہ عرف بھکاری شاہ کے چھہ فرزند۔ شیخ عبداللہ۔ شیخ فتن۔ حافظ شہاب الدین۔ شیخ خواجہ۔ شیخ بمن۔ شیخ عالم متولد ہوئے اور منجملہ فرزندان مذکور شیخ عبداللہ اور حافظ شہاب الدین کی اولاد قصبہ کاکوری مین سکونت پذیر رہے مابقی فرزند انکی نسل مختلف مقامات ہند مین آباد ہوئی چنانچہ مولانا شیخ عالم[23] جد نامدار مولف کتاب ہذا اور انکے بیٹے ملا عبدالباسط[24] مقرب سلطانی ہوکر شہر دہلی مین تشریف لائے اور ان کے بیٹے مولانا خلیل احمد[25] عہدہ قضا سرکار بداؤن شاہان دہلی سے عطا ہوا اسلئے وہ ساکن شہر بداؤن ہوئے اور انکی اولاد اس نواح مین پھیلی اور مولانا خلیل احمد کے دو بیٹے ایک قاضی شہاب الدین دوسرے قاضی شمس الدین[26] متولد ہوئے قاضی شہاب الدین اور انکی اولاد شہر بداؤن مین رہی اور مولانا شمس الدین کے بیٹے مولانا محمد طالب کو سرکار کمپنی بہادر انگریزی نے عہدہ مفتی شہر کلکتہ عنایت کیا پس انہون نے شہر کلکتہ مین سکونت اختیار کی اور ان کے دو بیٹے مفتی محمد زمان[27] اور مولوی محمد امان پیدا ہوئے اور مفتی محمد زمان کے مولانا محمد مسیح[28] پیدا ہوئے اور عہدہ قاضی القضات کلکتہ پر ممتاز ہوئے اور انکے بھی دو بیٹے ایک مولوی غلام مرتضی جو ساکن شہر کلکتہ رہے اولاد انکی محلہ کولہو ٹولہ مین موجود ہے دوسرے بیٹے منشی غلام مصطفے خان امتحان وکالت صدر نظامت آگرہ پاس کرکے شہر کانپور مین بغرض کار وکالت تشریف لائے اور نواب گنج متصل کانپور مین اقامت گزین ہوئے مکانات تعمیر کردہ آپ کے ابتک موجود ہین اور بعہد جناب سر جارج کیمبل بارٹش صاحب بہادر بالقابہ نواب گورنر آگرہ بعہدہ میر منشی ایوان گورنری پر ممتاز ہوئے اور شہر آگرہ مین تشریف لیگئے اور خطاب خانصاحب گورنمنٹ عالیہ سے عطا ہوا اور بعہد جناب سر جارج طامس صاحب بہادر گورنر آگرہ بعمر ۴۵ سال رہگرائے عالم بقا ہوئے اور اندرون احاطہ درگاہ حضرت مولانا شاہ ابوالعلا صاحب رحمۃ اللہ علیہ مدفون ہوئے مزار شریف آپ کا جو سنگ سرخ سے تعمیر ہوا تھا اب تک موجود ہے۔ قطعہ سال تاریخ وفات مصنفہ مؤلف کتاب ہذا۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| [illegible] | ابن ملجم کہ بزد تیغ ستم<br>بہ نمازی کہ ستم کرد قضا | | بود در سجدہ علی ذیشان<br>جد امجد بود میان رمضان | ۱۲۵۵ھ<br>[illegible] رمضان |

منشی غلام مصطفی خان علوم عربیہ کے عالم اور زبان فارسی کے پورے محقق اور شاعر تھے
آپ کی تصنیفات مین نثر پر آشوب شہر رنگون اور نظم مین مثنوی دل آویز غیر مطبوع موجود ہین
مرحوم مغفور کے ایک فرزند منشی احمد اللہ خان تخلص مایوس سنہ ۱۲۴۵ھ مین بمقام کانپور متولد ہوئے
وقت وفات اپنے پدر عالیقدر کے نہایت کم سن تھے بسرپرستی عالیجناب نواب گورنر بہادر آگرہ
کالج آگرہ مین زبان انگریزی اور فارسی کی تعلیم پائی اور بعمر اٹھارہ سال نایب سررشتہ دار فوجداری
ضلع بجنور مین ممتاز ہوئے اور اسی سال مین آپ کی شادی کتخدائی دختر شیخ یوسف علیخان
رئیس شہر نجیب آباد کے ساتھہ ہوئی چنانچہ سنہ ۱۸۵۱ء مین ایک فرزند عبداللہ مؤلف کتاب ہذا
متولد ہوا اور اسی سال مین آپ بعہدہ تحصیلداری ضلع دہرہ دون مین ممتاز ہوئے اور
اس درمیان مین آپ کی والدہ ماجدہ اور مؤلف کتاب ہذا کی جدّہ نے بقتضائے الٰہی
شہر نجیب آباد مین دنیا سے رحلت فرمائی۔ قطعہ سال تاریخ وفات مصنفہ مؤلف کتاب ہذا

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۲۶ ربیع الاول سنہ ۱۲۶۷ھ | فیض بی بی چو رفت از دنیا<br>بود بست و ششم ربیع اول<br>گفت قیس نبیرہ اش تاریخ | سیّدہ ذات پاک جدّہ آہ<br>صدمۂ ہولناک جدّہ آہ<br>شد نصیب زیر خاک جدّہ آہ<br>ھ ۱۲ ۶۷ | ۲۶ ربیع الاول سنہ ۱۲۶۷ھ |

آپ برائے تعزیت اپنی مادر گرامی کے وارد شہر نجیب آباد ہوئے اور عالی جناب نواب
محمود خان صاحب والی نجیب آباد سے مشرف بہ ملاقات ہوئے اور جناب نواب ممدوح
کے اصرار پر آپ نے عہدہ تحصیلداری سے استعفاء دیدیا تب جناب نواب ممدوح نے عہدہ
دیوان ریاست پر آپ کو سرفراز فرمایا چونکہ آپ کے عزیزون کا اقتدار شاہ اودہ کے یہان
بڑہا ہوا تھا آپ شہر لکھنؤ مین آئے اور سرکار شاہ اودہ سے آپ کو عہدہ کمان افسری شہر
لکھنؤ عطا ہوا اس بعد اسکے غدر ۱۸۵۷ء واقع ہوا اور جب صوبہ اودہ مین تسلط ہو گیا تو
گورنمنٹ انگریزی نے عہدہ نائب تحصیلداری مقام تحصیل بہار ضلع پرتابگڈہ آپکو عطا کیا
چنانچہ ۱۸۵۹ء سے سکونت آپکی قصبہ مانکپور مین ہو گئی اور جب آپ اس عہدہ سے سبکدوش ہوئے

Marfat.com

تو امتحان دیگر پیشۂ قانونی اختیار کیا چونکہ عملداری سرکار انگریزی اس صوبہ مین جدید قایم ہوئی تہی اسلئے اس پیشہ کو بڑا فروغ ہوا آپ زبان اردو کے شاعر تہے آپکی تصنیفات سے ایک دیوان غزلیات غیر مطبوع موجود ہے آپ نے بتاریخ ۱۷- شہر جمادی الآخر ۱۳۱۵ھ شب یکشنبہ وقت ۱۲ بجے مطابق ۱۳- نومبر ۱۸۹۶ء کو بعارضہ تپ محرقہ ایک ہفتہ بیمار رہ کر مقام قصبۂ مانکپور بعمر ۶۰ سال وفات پائی اور باغ منصوبہ خود واقع موضع ایمہ راجے محمد حیات مین مدفون ہوئے قطعہ سال تاریخ وفات تصنیف کردہ مؤلف کتاب ہذا-

| | |
|---|---|
| بنگر از دیدۂ عبرت بگلستان جہان | کہ بیک لمحہ درین باغ بہاریست خزان |
| باغبان دوش چنین نالہ زحسرت میکرد | گل درین باغ بسے بود بسے سرو روان |
| طوطئ ہند کہ خاموش شد از جور قضا | پدرم بود یکے بلبل گلزار جنان |
| احمد اللہ کہ معروف بہ نائب صاحب | عرفئ عصر بہ تدبیر فلاطون زمان |
| فارسی و عربی ہندی و انگلش آموخت | بود در علم و ہنر لایق و فایق ہمہ دان |
| خوش قلم خوش رقم و منشئ انشا پرداز | شاعرے بود کہ در ملک معانی خاقان |
| زاین سبب آمدہ مایوس تخلص بدلیل | بعدم رفت کسے رفت دلے پر ارمان |
| زر نہ اندوخت کہ بسیار کو الفت ذات | بود آن بحر کرم صاحب جود و احسان |
| علوئی نسل بانساب معلی مشہور | جدّ اعلیٰ کہ بہند آمدہ انداز توران |
| پشتئ دین شدہ اولاد ازو پشت بہ پشت | مفتئ شرع متین مولوی با ایمان |
| گر کسے حاجت تصدیق کلامم باشد | سیر کن نسخۂ تاریخ نعیان اجہ بیان |
| حیف از مرگ مفاجات مفر نیست کسے | چہ امیر چہ فقیر و چہ وزیر و سلطان |
| داد پیغام قضا پیک اجل وا ویلا | آفتاب ندما زیر زمین شد پنہان |
| شب یکشنبہ دران متصل نصف اللیل | ساعت ہجر ہمین است میان تن و جان ۱۳۱۵ھ |
| بود آن ہیجدہم شہر جمادی الآخر | آخری جامہ چو پوشید بروے خندان |
| گریہ کردند بصد نوحہ ہمہ اولادش | در غم مرگ پدر قیس حزین مرثیہ خوان |



Marfat.com

| | |
|---|---|
| بکجاہست کہ جوئیم ترا اے یوسف | بہ کجا رفت ندیدیم مثال تو جوان |
| آہ گر وصل تو حاصل شود از گریہ من | تا بہ محشر پئے دیدار تو باشم گریان |
| یاد کن قیس حدیث نبوی صبر بہ است | چہ کند چارۂ تدبیر چہ سازد انسان |
| احمد اللہ کہ شد فدیہ احمد اللہ | مرحبا گفت بر آن از در جنت رضوان |
| حور و غلمان و ملک قیس ہمین می گویند | روح مرحوم شدی داخل گلزار جنان |
| | ۱۸ جمادی الآخر ۱۳۱۵ھ |

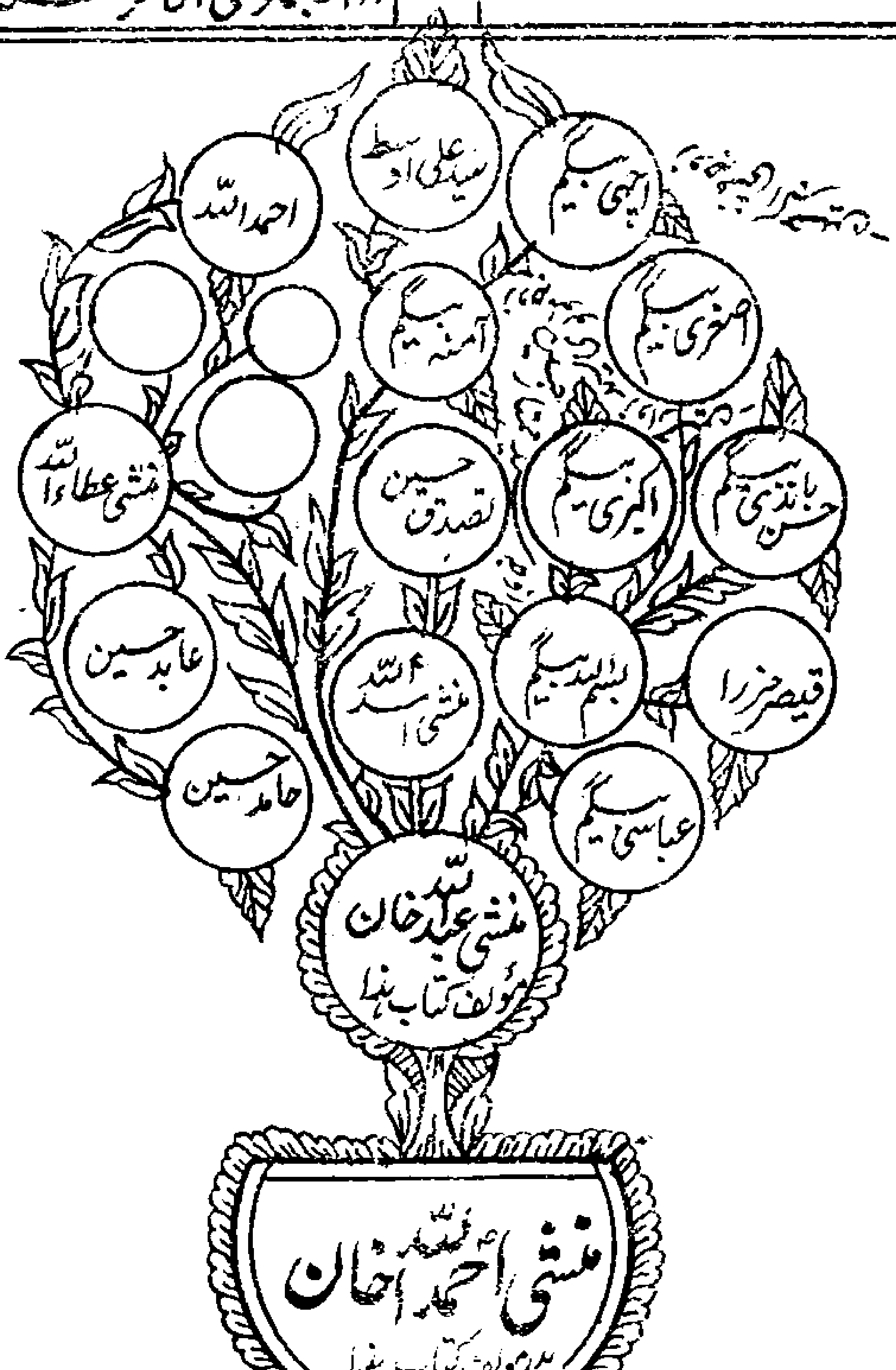




Marfat.com

# حالات خاندان نانہالی مؤلف کتاب ہذا

شیخ عبداللہ بن قاسم ابن محمد بن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ۹۴ھ
مین ہمراہی محمد بن قاسم سپہ سالار فوج اسلام ملک عرب سے بوسیلہ حملہ مجاہدانہ وارد
ہندوستان ہوا بعد فتحیابی ملک گجرات جب لشکر اسلام شہر قنوج مین داخل ہوا تو شیخ عبداللہ
بھی شہر قنوج مین پہونچے اور جب لشکر اسلام قنوج سے واپس ہوا تو شیخ عبداللہ اور چند دیگر
اہل عرب نے نواح قنوج مثل بداؤن وغیرہ کے بود و باش اختیار کی یہہ اول مسلمان نسل
صدیق اکبر سے ہین جنہون نے سکونت ہندوستان اختیار کی ہے اور انکے کئی فرزند متولد
ہوئے منجملہ پسران شیخ عبدالروف نے بداؤن سے ہجرت کر کے قصبہ آنولہ مین بود و باش
پسند کی اور انکی اولاد کو ترقی ہوئی بوجہ مرور ایام بہت لوگ اس نسل سے مختلف مقامات
ہند مین منتشر ہو کر آباد ہوئے چنانچہ شیخ عبدالواحد بن عبداللہ ابن اسحاق - بن
برہان الدین ابن شیخ محمد بن سراج الدین ابن صلاح الدین بن عبدالقادر ابن
محمد حیات بن ابراہیم ابن شیخ مالک بن قاضی ابو بکر ابن محمد طیب بن یحیی ابن ابو سعید
بن اسمعیل ابن نعمان بن شیخ داؤد ابن شیخ اسلم بن محمد ہاشم ابن نور اللہ بن شیخ
ضیا شیخ ابن عبدالواسع بن عبداللہ ابن عبدالرحمن بن عبدالروف شہر دہلی مین تشریف
رکہتے تہے اور ہمراہ نواب نجیب الدولہ وارد شہر نجیب آباد ہوئے گو کہ اس شہر کو نواب
ممدوح نے آباد کیا تہا لیکن اس شہر کے قریب گوشہ شمال و مغرب مین ایک قلعہ سنگین کی
بنیاد ڈالی جسکا نام قلعہ پتہر گڈہ معروف ہوا اس قلعہ کی تعمیر کا انتظام شیخ عبدالواحد
کے سپرد تہا ہنوز یہہ تعمیر اختتام کو نہین پہونچی تہی کہ نواب ممدوح نے اقتضا [illegible] ہی
وفات پائی نواب کے بیٹے نواب ضابطہ خان نے اپنے نام سے ایک آبادی موسوم ضابطہ گنج
آباد کی اور قلعہ کی تعمیر کی جانب کچہہ توجہ نہین کی اس لئے شیخ عبدالواحد شہر نجیب آباد
مین مسکن گزین ہو گئے ان کے بیٹے شیخ غلام پیر متولد ہوئے اور انکے دو بیٹے بڑے
یوسف علی اور چہوٹے فضل علی پیدا ہوئے شیخ یوسف علی قوی ہیکل جوان تہے جو اپنے

Marfat.com

وقت کے رستم تھے سرکار راجہ رنجیت سنگھ والی لاہور کی فوج مین ملازمت اختیار کی اور عہدہ جنرل فوج پر ممتاز ہوئے اور راجہ نے خطاب خان بہادر سے یاد فرمایا کابل کے محاربات مین انہون نے بڑی جانبازی سے شاہ شجاع الملک والی کابل کو شکست دیکر گرفتار کیا اور جب محبوس نے شیخ سے یہہ کہا کہ تو مسلمان ہے اور مجھے قید کر کے حاکم غیر مسلم کے پاس لئے جاتا ہے بروز قیامت کیا جواب دیگا یہہ سنکر فورًا رہا کر دیا بوجہ رہائی شجاع الملک راجہ رنجیت سنگھ بہادر کو ملال خاطر ہوا اسیر شیخ نے ترک ملازمت کر کے اپنے وطن کیطرف مراجعت کی یہان عملداری سرکار انگریزی ہو چکی تہی بوجہ رئیس ہونے اس دیار کے حکام انگریزی نے آپ کو عہدۂ تحصیلداری عطا کیا آپ لکھے پڑھے نہین تھے احکام پر بجائے دستخط آپ کے بعلامت نشان ہلال ہوتی تہی اور آپ کی یادگار مین مکانات پختہ و دیوانخانہ محلہ شاملی شہر نجیب آباد مین ابتک موجود ہین اور قبر آپ کی بیرون شہر جانب دکہن بالائے سڑک بجنور ایک مسجد کے گوشۂ جنوبی مین واقع ہے عمارات اور دیہات زمینداری اولاد عقاب نے ضائع اور تلف کردیئے ـ قطعہ سال تاریخ وفات شیخ یوسف علی خان تصنیف کردہ مؤلف کتاب ہذا۔

والیٔ لاہور کہ رنجیت سنگھ
شیخ کہ در لشکر لاہور بود
رستم پنجاب لقب پہلوان
یافت دران عہدۂ سالار فوج
تاخت برآورد و بکابل رسید
شاہ مسلمان بشکایت گرفت
دید چو این واقعہ رنجیت سنگھ
گفت کہ اے شیخ ستم کردی
ترک ادب کرد و برنجید شیخ

راجہ کہ شہزادۂ عالی جناب
یوسف علی خان بہادر خطاب
پنجہ کہ پیچید در آن پیچ و تاب
بود شجاع و بجہان انتخاب
راجہ و سالار شدہ فتحیاب
شیخ رہا کرد زراہ ثواب
آمدہ در جوش بصد پیچ و تاب
دشمن ما دوستی شیخ و شاب
چون بشنید این سخن لاجواب

Marfat.com

جدّوالش حاجیٔ اسلام بود
ہیچ نہ گفتہ مگر از جوشش غم
شیخ ولی بود رئیس دیار
شد چو در آن سلطنت انگریز
داد باو عہدۂ تحصیلدار
قیس کہ جاوید نماند کسے
شد چو روان حکم قضا و قدر
واقع جانسوز رقم میکنم
یوسف علی چون پدر مادرام
از اجل افسوس کہ پژمردہ شد
شانزدہ ذلیقعدہ بہ یوم الخمیس

سوخت دل شیخ برنگ کباب
در وطن خویش درآمد شتاب
نام درخشندہ کہ چون آفتاب
شیخ بحکم اللہ شدہ فیضیاب
بود یکے حاکم آنجا جناب
زیست بدنیاست چو نقش برآب
افسرِ نے ماند نہ جائے خطاب
نالہ کنم آہ بحالِ خراب
در چمن دہر بشکل گلاب
آن گل گلزار بعہد شباب
رفت ز جان آہ کہ جنت مآب
۱۶- ذلیقعدہ سنہ ۱۲۶۳ھ روز پنجشنبہ

آپکے فرزند اور زوجہ بوجہ ضایع ہوجانے ملکیت زمینداری کے مؤلف کتاب ہذا کے پاس نجیب آباد سے ہجرت کر کے قصبۂ مانک پور میں سکونت پذیر ہوئے اور یہیں وفات پائی۔ قطعہ سال تاریخ وفات نعمت بی بی جدّہ فاسدہ مؤلف کتاب ہذا۔

از وفات تو دگرگونہ شد احوال حقیر
چارشنبہ کہ بہ سہ روز گذشت از ذلیقعدہ

پرورش یافتہ ام نام تو نعمت [illegible]
یعنی این کرد سفر جانب [illegible] بی بی
۳- ذلیقعدہ سنہ ۱۲۶۹ھ روز چہارشنبہ

شیخ فضل علی برادر خورد شیخ یوسف علی خان کو نواب محمود خان والی نجیب آباد نے عہدہ کمیدان فوج عنایت کیا چونکہ یہہ خاندان صاحب سیف تھا اس لئے رؤسا دیار

آپکا پاس ولحاظ کرتے تھے شیخ فضل علی ضعیف ہو گئے تھے اور غدر ۱۸۵۷ء مین ریاست
نواب ضبط ہو گئی شیخ فضل علی نے محلہ رمپورہ شہر نجیب آباد مین سکونت اختیار کی اور دنیا
سے رحلت فرمائی اولاد کی اب حالت شریفانہ ہے اور شہر نجیب آباد مین آباد ہے۔

Marfat.com

# حالات خاندانی نانہال زوجہ مؤلف کتاب ہذا

مسماۃ سیدہ نجم النساء بیگم زوار کربلائے معلی زوجہ مؤلف کتاب ہذا بنت راجہ سید عاشور علیخان رئیس قصبہ مانکپور کا شجرہ و حالات خاندان جدی حالات سادات گردیزی مین تحریر ہوچکے ہین اب سیدہ موصوفہ کا نسب نامہ مادری لکھا جاتا ہے یعنی سیدہ نجم النساء بیگم بنت سیدہ جعفری بیگم بنت مولانا سید فدا علی اخباری لکھنوی بن مولوی احمد علی ابن مولوی حسن علی بن مولوی سید جعفر ابن مولوی سید محمد بن مولوی سید خلیل ابن سید شمس الدین بن سید محمد ہاشم ابن سید جواد بن سید علی اکبر ابن سید بدر الدین بن قاضی علی حسن ابن مفتی نواب علی بن مفتی محمد تقی ابن مفتی محمد نقی بن مولانا حسن طاہر ابن سید محمد جعفر بن سید اسمعیل ابن مولانا حسن بن علامہ عصر مولانا ابو الحسن عرف سید رضی ابن حسین بن موسی ابن محمد بن سیدنا حضرت امام موسی الکاظم علیہ السلام یہ خاندان موسوی مفتی زادگان شہر دہلی سے ہے مولوی سید احمد علی میر منشی عالیجناب نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند کے تھے اولاد اکبر آپکی مولانا سید فدا علی اخباری بعہد نصیر الدین حیدر بادشاہ لکھنؤ شہر دہلی سے حسب طلب بادشاہ لکھنؤ مین تشریف لائے اور بادشاہ نے نہایت تعظیم کے ساتھ آپ کو رکھا اور آپکا عقد نکاح مسماۃ شکرہ بیگم بنت سید علی ابن میر مہتاب شاہ کشمیری جوش صغیر شاہ اودہ کے ساتھ ہوا مولانا فدا علیصاحب اخباریون کے مجتہد اور علم جفر کے کامل اوستاد تھے مولوی گلشن علی بنارسی اور میر محمد شاہ محدث لکھنوی کو آپ کی شاگردی کا فخر حاصل تھا آپ کی شہرت خداداد تھی آپ کے والد بزرگوار مولوی احمد علی شہر کلکتہ سے لکھنؤ کو آرہے تھے اثناء راہ مین بیمار ہوئے اور بمقام قصبہ زمانیہ ضلع غازیپور بقضائے الہی رہگرائے عالم بقا ہوئے اور وہین مدفون ہوئے۔

شجرۂ نسب مولانا فدا علی صفحہ ۲۸۸ مین ہے۔

Marfat.com

## قطعہ سال تاریخ ختم کتاب تصنیف کردہ عالیجناب مولانا حافظ شاہ محمد نعیم عطا صاحب سجادہ نشین خانقاہ قصبہ سلون

| | | |
|---|---|---|
| تصنیف لطیف بے تعصب | گردید کہ از وجود معدوم | |
| بہرسن اختتام خامہ | تاریخ صحیح کرد مرقوم | ۱۳۲۶ھ |

## قطعہ سال تاریخ طبع کتاب ہذا مصنفہ مؤلف کتاب ہذا

| | | |
|---|---|---|
| للہ الحمد کہ حالات کہن تازہ ہوے | سب قلمبند ہوے تھے جو پورا مذکور | |
| چشم انصاف سے گر اہل نظر دیکھینگے | داد تالیف کی تب دینگے مؤلف کو ضرور | |
| قیس تو قوم سے کہدو یہ نوید مطبوع | طبع ہان اب ہوئی تاریخ کرہ ماٹکیور | ۱۹۱۴ء |

کاتب الحروف حقیر محمد فصیح اللہ خوشنویس نقشہ نویس منیجر قیصر ہند پریس شاہ گنج شہر الہ آباد

Marfat.com